اقوالِ اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا انسائیکلوپیڈیا

مرتبہ و مؤلفہ
فقیر محمد جاوید قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقوالِ اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا انسائیکلوپیڈیا

Marfat.com

Marfat.com

اقوالِ اولیاء
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

کا

اِنسائیکلوپیڈیا

مرتبہ و مؤلفہ

فقیر محمد جاوید قادری

مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

110921

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب = اقوالِ اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا انسائیکلوپیڈیا
مرتبہ و مؤلف = فقیر محمد جاوید قادری
نظر ثانی ..... ارسلان احمد
ناشر = مشتاق احمد
بااہتمام = خالد سلیمان
کمپوزنگ = محمد عاطف جاوید "
.. ہجویری کمپوزرز اینڈ ڈیزائنرز
پرنٹرز = اسلم عظمت پرنٹرز
قیمت = 200 روپے

استدعا

پروردگارِ عالم کے فضل، کرم اور مہربانی سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلدسازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔ (ناشر)

Marfat.com

انتساب

سرور کائنات

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(ہادی انسانیت)

کے

نام

Marfat.com

Marfat.com

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حرف ابتدا	33
1	حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	37
2	حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	43
3	حضرت علی بن عبداللہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ	50
4	حضرت شیخ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ	51
5	حضرت خواجہ ابویعقوب یوسف بن ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	52
6	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدانی رحمۃ اللہ علیہ	53
7	حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	55
8	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ	56
9	حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	56
10	حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	57
11	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ	59
12	حضرت خواجہ سید بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	59
13	حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	61
14	حضرت مولانا محمد یعقوب بن عثمان چرخی رحمۃ اللہ علیہ	62
15	حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	63

Marfat.com

16	حضرت مولانا محمد زاہد رخشی رحمۃ اللہ علیہ	66
17	حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ	67
18	حضرت مولانا خواجگی املنکی رحمۃ اللہ علیہ	67
19	حضرت مؤید الدین محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ	68
20	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	69
21	حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ	73
22	حضرت خواجہ سیف الدین صدر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ	74
23	حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ	75
24	حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ	76
25	حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	77
26	حضرت مولانا مولوی محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ	79
27	حضرت حاجی حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ	79
28	حضرت خواجہ قادر بخش جہانخیلی رحمۃ اللہ علیہ	80
29	حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ	80
30	حضرت خواجہ خاوند المعروف ایشاں رحمۃ اللہ علیہ	82
31	حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ	83
32	حضرت ابوالبرکات امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	84
33	حضرت مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ	85
34	حضرت خواجہ عبدالکریم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	86
35	حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمۃ اللہ علیہ	86
36	حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	89
37	حضرت محمد اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالہ رحمۃ اللہ علیہ	90
38	حضرت میاں رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ	90
39	حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	91

Marfat.com

40	حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	91
41	حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ	97
42	حضرت خواجہ محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ	99
43	حضرت خواجہ ابوحازم مکی رحمۃ اللہ علیہ	100
44	حضرت خواجہ یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ	101
45	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ	103
46	حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ	104
47	حضرت خواجہ عتبہ بن غلام رحمۃ اللہ علیہ	105
48	حضرت خواجہ عبداللہ حسین رحمۃ اللہ علیہ	106
49	حضرت خواجہ فتح بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ	106
50	حضرت خواجہ ابوہاشم صوفی رحمۃ اللہ علیہ	107
51	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ	108
52	حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ	113
53	حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	116
54	حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	119
55	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	122
56	حضرت خواجہ ابوسلیمان داؤد رحمۃ اللہ علیہ	122
57	حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ	125
58	حضرت خواجہ عبداللہ بن مبارک المروزن رحمۃ اللہ علیہ	128
59	حضرت خواجہ منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ	130
60	حضرت خواجہ ابوعبداللہ الحارث المحاسبی رحمۃ اللہ علیہ	133
61	حضرت خواجہ احمد بن عاصم انطاکی رحمۃ اللہ علیہ	136
62	حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ	137
63	حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ	142

Marfat.com

64	حضرت خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ	146
65	حضرت خواجہ ابو علی شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ	152
66	حضرت خواجہ احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ	156
67	حضرت خواجہ ابراہیم بن متبتہ رحمۃ اللہ علیہ	157
68	حضرت خواجہ ابو عبداللہ محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ	158
69	حضرت خواجہ محمد بن علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ	162
70	حضرت خواجہ ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ	163
71	حضرت خواجہ ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ	165
72	حضرت خواجہ سید سدید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ	166
73	حضرت خواجہ حاتم بن اصم رحمۃ اللہ علیہ	168
74	حضرت خواجہ ابوسلیمان عبدالرحمٰن دارانی رحمۃ اللہ علیہ	172
75	حضرت خواجہ ابراہیم صیاد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	173
76	حضرت خواجہ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ	173
77	حضرت خواجہ محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ	174
78	حضرت خواجہ ابوایوب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ	175
79	حضرت خواجہ احمد بن حواری رحمۃ اللہ علیہ	176
80	حضرت خواجہ یوسف الحسین رحمۃ اللہ علیہ	176
81	حضرت ابوہبیرہ خواجہ معین الدین بصری رحمۃ اللہ علیہ	177
82	حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ	178
83	حضرت خواجہ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ	182
84	حضرت خواجہ ابوحفص حداد رحمۃ اللہ علیہ	187
85	حضرت خواجہ احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ	188
86	حضرت خواجہ سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ	189
87	حضرت خواجہ ابو حمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	195

Marfat.com

88	حضرت خواجہ محمد بن اسماعیل خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ	196
89	حضرت خواجہ سمنون رحمۃ اللہ علیہ	197
90	حضرت خواجہ ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ	198
91	حضرت شاہ احمد شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ	199
92	حضرت خواجہ علی دینوری رحمۃ اللہ علیہ	201
93	حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	202
94	حضرت خواجہ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ	211
95	حضرت خواجہ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ	213
96	حضرت خواجہ ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ	214
97	حضرت خواجہ ابوالعباس احمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ	215
98	حضرت خواجہ شیخ ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ	216
99	حضرت خواجہ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ	219
100	حضرت خواجہ ہمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ	221
101	حضرت خواجہ عمر بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ	223
102	حضرت خواجہ شرف الدین ابواسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ	223
103	حضرت خواجہ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ	225
104	حضرت خواجہ حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ	228
105	حضرت خواجہ فارس بن عبد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	229
106	حضرت خواجہ ابوالعباس ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ	230
107	حضرت خواجہ ابو محمد حریری رحمۃ اللہ علیہ	231
108	حضرت خواجہ ابوبکر بن طاہر الابہری رحمۃ اللہ علیہ	232
109	حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ	233
110	حضرت خواجہ عبداللہ بن محمد منازل رحمۃ اللہ علیہ	233
111	حضرت خواجہ ابوعلی رودباری رحمۃ اللہ علیہ	234

Marfat.com

112	حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ	235
113	حضرت خواجہ ابویعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ	235
114	حضرت خواجہ عبداللہ بن ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ	236
115	حضرت خواجہ ابوعبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ	237
116	حضرت خواجہ ابوالخیر حماد اقطع رحمۃ اللہ علیہ	238
117	حضرت خواجہ عبداللہ روغدی رحمۃ اللہ علیہ	239
118	حضرت خواجہ عثمان بن مغربی رحمۃ اللہ علیہ	240
119	حضرت خواجہ ابوالقاسم رازی رحمۃ اللہ علیہ	241
120	حضرت خواجہ ابوالعباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ	242
121	حضرت خواجہ ابوالقاسم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ	243
122	حضرت خواجہ ابوالقاسم نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ	243
123	حضرت خواجہ ابو محمد ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	244
124	حضرت خواجہ ابوالعباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ	245
125	حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ	245
126	حضرت خواجہ ابو الفضل بن حسین رحمۃ اللہ علیہ	246
127	حضرت خواجہ ابوالقاسم بشیر یاسین رحمۃ اللہ علیہ	246
128	حضرت خواجہ شیخ لقمان رحمۃ اللہ علیہ	247
129	حضرت خواجہ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ	247
130	حضرت خواجہ ابو علی سیاہ رحمۃ اللہ علیہ	250
131	حضرت شیخ ابو عبدالرحمٰن نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ	250
132	حضرت امیر مسعود رحمۃ اللہ علیہ	251
133	حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ	252
134	حضرت شیخ ابوالعباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ	253
135	حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ	254

Marfat.com

136	حضرت خواجہ ابو عبد اللہ محمد بن علی داغستانی رحمۃ اللہ علیہ	257
137	حضرت شیخ ابو القاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ	258
138	حضرت شیخ ابوالعباس اشقانی رحمۃ اللہ علیہ	258
139	حضرت شیخ ابوالفضل بن حسین رحمۃ اللہ علیہ	259
140	حضرت شیخ علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	260
141	حضرت خواجہ احمد چشتی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ	263
142	حضرت خواجہ ابو اسماعیل عبداللہ ابی منصور انصاری رحمۃ اللہ علیہ	264
143	حضرت شیخ احمد نامقی الجامی رحمۃ اللہ علیہ	265
144	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	265
145	حضرت خواجہ احمد بن مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	266
146	حضرت شیخ ابوطاہر کرد رحمۃ اللہ علیہ	267
147	حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ نساج رحمۃ اللہ علیہ	267
148	حجۃ الاسلام حضرت شیخ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	268
149	حضرت امام عین القضات ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	271
150	حضرت خواجہ ابونصیر محمد ابن احمد بن ابی جعفر ہردی رحمۃ اللہ علیہ	272
151	حضرت سلطان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	273
152	حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ	273
153	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	274
154	حضرت خواجہ احمد لسوئی رحمۃ اللہ علیہ	275
155	حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	275
156	حضرت سید احمد بن ابو الحسین رفاعی رحمۃ اللہ علیہ	276
157	حضرت شیخ عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ	277
158	حضرت شیخ حماد بن مسلم دیاس رحمۃ اللہ علیہ	278
159	حضرت شیخ ابو عبداللہ موصلی رحمۃ اللہ علیہ	279

Marfat.com

160	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	280
161	غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	281
162	حضرت شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ	287
163	حضرت شیخ صدقہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	287
164	حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن طفونج رحمۃ اللہ علیہ	288
165	حضرت شیخ محمد الادانی رحمۃ اللہ علیہ	288
166	حضرت شیخ ابو سعود بن شبلی رحمۃ اللہ علیہ	289
167	حضرت شیخ عدی بن مسافر الشامی الہکاری رحمۃ اللہ علیہ	289
168	حضرت شیخ حیات خراسانی رحمۃ اللہ علیہ	291
169	حضرت شیخ اسحاق ابن الظریف رحمۃ اللہ علیہ	292
170	حضرت شیخ جاگیر رحمۃ اللہ علیہ	292
171	حضرت شیخ موسیٰ سدرانی رحمۃ اللہ علیہ	293
172	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	294
173	حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ	298
174	حضرت شیخ عمر بن محمد شہاب رحمۃ اللہ علیہ	298
175	حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ	302
176	حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ	302
177	حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	303
178	حضرت شیخ حمید الدین سوالی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	304
179	حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ	306
180	حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ	308
181	حضرت شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ	308
182	حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	309
183	حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ	313

Marfat.com

184	حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ	316
185	حضرت شیخ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ	316
186	حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ	317
187	حضرت شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ	317
188	حضرت شیخ محمود نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ	318
189	حضرت شیخ فخر الدین زرادی رحمۃ اللہ علیہ	320
190	حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	321
191	حضرت بندہ نواز سیّد محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ	322
192	حضرت میر سیّد نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ	325
193	حضرت حاجی میر سید عبدالرزاق مکی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	326
194	حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	326
195	حضرت میاں میر المعروف میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ	328
196	حضرت شیخ بہلول رحمۃ اللہ علیہ	331
197	حضرت شیخ شاہ محمد غوث قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ	332
198	حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ	333
199	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ	333
200	حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ	335
201	حضرت شیخ علم الدین رحمۃ اللہ علیہ	336
202	حضرت مولانا فخر الدین محب النبی رحمۃ اللہ علیہ	338
203	حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ	339
204	حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ	340
205	حضرت ابوبکر بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ	342
206	حضرت ابوبکر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ	343
207	حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ	345

Marfat.com

208	حضرت شیخ محمود راجن رحمۃ اللہ علیہ	346
209	حضرت خواجہ محمد اسد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ	348
210	حضرت خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ	349
211	حضرت شیخ خدا یار غوث زماں رحمۃ اللہ علیہ	350
212	حضرت حافظ مولانا محمد جمال ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	351
213	حضرت خواجہ جمال الدین جمن رحمۃ اللہ علیہ	352
214	حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ	353
215	حضرت عثمان الخیری رحمۃ اللہ علیہ	355
216	حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ	356
217	حضرت ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	357
218	حضرت ابو یوسف شیخ محی الدین یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ	358
219	حضرت وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ	359
220	حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ	360
221	حضرت احمد مسروق طوسی رحمۃ اللہ علیہ	361
222	حضرت ابو اسحٰق ابراہیم الخواص رحمۃ اللہ علیہ	362
223	حضرت ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ	363
224	حضرت ابراہیم گاذرانی رحمۃ اللہ علیہ	363
225	حضرت محمد علی رحمۃ اللہ علیہ	365
226	حضرت علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ	366
227	حضرت ابراہیم بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ	366
228	حضرت ابویعقوب بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ	367
229	حضرت ابو علی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	367
230	حضرت ابو عمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ	368
231	حضرت ابو اسحٰق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ	368

Marfat.com

232	حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ	371
233	حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ	372
234	حضرت سلمہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ	372
235	حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	373
236	حضرت عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	375
237	حضرت ابو داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ	375
238	حضرت ابوسفیان دارانی رحمۃ اللہ علیہ	377
239	حضرت ابو حفظ حدّاد رحمۃ اللہ علیہ	379
240	حضرت مرزا بادل بیگ رحمۃ اللہ علیہ	380
241	حضرت شاہ عبدالقادر خان سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	381
242	حضرت محمد داؤد بندگی رحمۃ اللہ علیہ	383
243	حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ	383
244	حضرت شاہ حبیب اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ	384
245	حضرت نورانگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ	384
246	حضرت مخدوم شیخ سلطان حافظ صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ	384
247	حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ	385
248	حضرت شیخ کبیر ابومدین شہیر رحمۃ اللہ علیہ	385
249	حضرت شیخ کبیر ابو عبداللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ	386
250	حضرت شیخ ابَو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ	386
251	حضرت شیخ کبیر ابوسعد خراز رحمۃ اللہ علیہ	386
252	حضرت شیخ ابو نصر سرتاج رحمۃ اللہ علیہ	387
253	حضرت شیبان احمد رحمۃ اللہ علیہ	387
254	حضرت سعدون مجذوب رحمۃ اللہ علیہ	388
255	حضرت ابن القصاب صوفی رحمۃ اللہ علیہ	388

Marfat.com

256	حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن سعد عینی رحمۃ اللہ علیہ	389
257	حضرت راشد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ	389
258	حضرت ابراہیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ علیہ	390
259	حضرت شیخ کبیر جوھر رحمۃ اللہ علیہ	390
260	حضرت عبدالرحمٰن بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	391
261	حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ	392
262	حضرت عبداللہ خبیق رحمۃ اللہ علیہ	393
263	حضرت شیخ ابوبکر بن ھوار بطائحی رحمۃ اللہ علیہ	394
264	حضرت شیخ ابومحمد شبنکی رحمۃ اللہ علیہ	396
265	حضرت شیخ غراز بن مستودع بطائحی رحمۃ اللہ علیہ	399
266	حضرت منصور بطائحی رحمۃ اللہ علیہ	401
267	حضرت شیخ تاج العارفین ابوالوفاء رحمۃ اللہ علیہ	403
268	حضرت شیخ عقیل منجنی رحمۃ اللہ علیہ	404
269	حضرت شیخ ابویعزی مغربی رحمۃ اللہ علیہ	405
270	حضرت شیخ علی بن الھیتی رحمۃ اللہ علیہ	406
271	حضرت شیخ عبدالرحمان طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ	407
272	حضرت شیخ بقا بن بطور رحمۃ اللہ علیہ	409
273	حضرت شیخ ابوسعید تیلوی رحمۃ اللہ علیہ	410
274	حضرت شیخ مظہر باذرانی رحمۃ اللہ علیہ	411
275	حضرت شیخ ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ	412
276	حضرت شیخ ابو محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ	413
277	حضرت شیخ ابو عمرو عثمان بن عرزوق قرشی رحمۃ اللہ علیہ	415
278	حضرت شیخ سوید بخاری رحمۃ اللہ علیہ	416
279	حضرت شیخ حیاۃ بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ	418

Marfat.com

280	حضرت شیخ ارسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ	419
281	حضرت شیخ ابومدین شعیب رحمۃ اللہ علیہ	420
282	حضرت شیخ ابومحمد عبدالرحیم مغربی رحمۃ اللہ علیہ	422
283	حضرت شیخ ابو عمرو عثمان مرزوق بطائحی رحمۃ اللہ علیہ	423
284	حضرت شیخ قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ	424
285	حضرت شیخ مکارم النہر خالصی رحمۃ اللہ علیہ	425
286	حضرت شیخ خلیفہ بن موسیٰ تھرملکی رحمۃ اللہ علیہ	427
287	حضرت شیخ ابوالحسن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ	430
288	حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ	432
289	حضرت شیخ ابوالبرکات بن صغراموی رحمۃ اللہ علیہ	436
290	حضرت شیخ ابواسحاق ابراہیم بن علی ملقب اغرب رحمۃ اللہ علیہ	438
291	حضرت شیخ ابوالحسن علی بن احمد مشہور رحمۃ اللہ علیہ	441
292	حضرت شیخ ابن دقیق العید المعروف شیخ ابن صباع رحمۃ اللہ علیہ	442
293	حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ	443
294	حضرت شیخ علی سنجاری رحمۃ اللہ علیہ	447
295	حضرت شیخ موسیٰ بن ماہین زدنی رحمۃ اللہ علیہ	448
296	حضرت شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	448
297	حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن رحمۃ اللہ علیہ	450
298	حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	451
299	حضرت پیر امیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	451
300	حضرت غلام حیدر شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ	452
301	حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ	453
302	حضرت شمس العارفین خواجہ شمس الحق سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	454
303	حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	459

Marfat.com

304	حضرت بابا بلھے شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ	468
305	حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ	473
306	حضرت شاہ حسین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	475
307	حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ	477
308	حضرت حرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ	480
309	حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ	480
310	حضرت ابو حلیم حبیب بن اسلم الراعی رحمۃ اللہ علیہ	481
311	حضرت احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	481
312	حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ	482
313	حضرت سمنون بن عبداللہ خواص رحمۃ اللہ علیہ	482
314	حضرت عبداللہ بن محمد فضیل بلخی رحمۃ اللہ علیہ	483
315	حضرت علی بن محمد اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ	483
316	حضرت ابومحمد بن احمد الجرزی رحمۃ اللہ علیہ	483
317	حضرت ابوالعباس احمد بن احمد بن سہل اکلی رحمۃ اللہ علیہ	484
318	حضرت ابوبکر بن موسیٰ واسطی رحمۃ اللہ علیہ	484
319	حضرت ابومحمد جعفر نصیر خلدی رحمۃ اللہ علیہ	484
320	حضرت ابوالعباس قاسم بن مہدی لیساری رحمۃ اللہ علیہ	485
321	حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف رحمۃ اللہ علیہ	485
322	حضرت ابراہیم بن محمد نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ	486
323	حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم مصری رحمۃ اللہ علیہ	486
324	حضرت میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ	487
325	حضرت خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ	490
326	حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ	490
327	حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ	491

Marfat.com

328	حضرت شیخ محبوب الحق المعروف مادھولال حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ	491
329	حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ	492
330	حضرت شیخ طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ	494
331	حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	495
332	حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ	496
333	حضرت شاہ عبداللطیف امام بری رحمۃ اللہ علیہ	496
334	حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ	498
335	حضرت میراں محمد شاہ موج دریا بخاری رحمۃ اللہ علیہ	498
336	حضرت عزیز الدین پیر مکی رحمۃ اللہ علیہ	500
337	حضرت صدر الدین عارف ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	500
338	حضرت شاہ رکن عالم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	501
339	حضرت نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ	502
340	حضرت شیخ شرف الدین نیری رحمۃ اللہ علیہ	504
341	حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ	504
342	حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ	504
343	حضرت شاہ آغا محمد رحمۃ اللہ علیہ	505
344	حضرت سید اسحاق گازرونی المعروف حضرت میراں بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ	505
345	حضرت سید محمود حضوری رحمۃ اللہ علیہ	506
346	حضرت نظام الدین چشتی المعروف پیر مہکا رحمۃ اللہ علیہ	506
347	حضرت فرید الدین شیرازی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	507
348	حضرت عبدالرحمٰن پاک رحمۃ اللہ علیہ	508
349	حضرت سید عبدالعلی قادری رحمۃ اللہ علیہ	508
350	حضرت میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ	509
351	حضرت قطب ارشاد فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ	510

Marfat.com

352	حضرت جلال الدین سلہٹی رحمۃ اللہ علیہ	511
353	حضرت سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ	512
354	حضرت سائیں کرم الٰہی المعروف کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ	513
355	حضرت بابا چمکار رحمۃ اللہ علیہ	513
356	حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ	514
357	حضرت ابوالبرکات سید حسن بادشاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ	514
358	حضرت شیخ سیف الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	515
359	حضرت میاں اخوند سعید شوربانی رحمۃ اللہ علیہ	515
360	حضرت سید احمد سون افغانی رحمۃ اللہ علیہ	516
361	حضرت جلال الدین حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ	516
362	حضرت ضیاء الدین نخشبی رحمۃ اللہ علیہ	517
363	حضرت نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	518
364	حضرت ابراہیم بن شہریار رحمۃ اللہ علیہ	518
365	حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ	519
366	حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	519
367	حضرت صاحب زادہ فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ	520
368	حضرت محمد یونس خان آفریدی رحمۃ اللہ علیہ	520
369	حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ	520
370	حضرت سید غوث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	521
371	حضرت شیخ محمد النبی رحمۃ اللہ علیہ	522
372	حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ	523
373	حضرت حسن اجکان رحمۃ اللہ علیہ	524
374	حضرت سخی سیدن شاہ المعروف چن سیدن شاہ رحمۃ اللہ علیہ	524
375	حضرت شیخ شرف الدین منیری رحمۃ اللہ علیہ	525

11092-1

Marfat.com

376	حضرت امید ابوالعلی رحمۃ اللہ علیہ	526
377	حضرت شیخ احمد کھتو رحمۃ اللہ علیہ	526
378	حضرت ابن الفارض العموی رحمۃ اللہ علیہ	527
379	حضرت فقیر نور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ	527
380	حضرت شمس العرفان رحمۃ اللہ علیہ	528
381	حضرت سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ	528
382	حضرت بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ	529
383	حضرت شیخ محمد بن طاہر پٹنی رحمۃ اللہ علیہ	529
384	حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ	530
385	حضرت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ	530
386	حضرت نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ	531
387	حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	531
388	حضرت مولانا عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ	532
389	حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	532
390	حضرت مولانا محمد کریم رحمۃ اللہ علیہ	533
391	حضرت عبدالخالق عارف ربانی رحمۃ اللہ علیہ	533
392	حضرت حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ	535
393	حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ	535
394	حضرت شیخ بہان مصری رحمۃ اللہ علیہ	536
395	حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ	537
396	حضرت شاہ دولہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ	538
397	حضرت شمس الدین کلالی رحمۃ اللہ علیہ	538
398	حضرت سید امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	539
399	حضرت مولانا حمید شاعر قلندر رحمۃ اللہ علیہ	540

Marfat.com

400	حضرت ماہ چشت خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ	541
401	حضرت شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	541
402	حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	541
403	حضرت حاجی نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ	542
404	حضرت میاں نتھا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	542
405	حضرت حاجی مصطفےٰ رحمۃ اللہ علیہ	543
406	حضرت ملا اوحی مسمیٰ بہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ	543
407	حضرت ملا خواجہ کلاں رحمۃ اللہ علیہ	544
408	حضرت حاجی صالح کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	545
409	حضرت ملاں عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ	545
410	حضرت ملا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	546
411	حضرت خواجہ بہاری رحمۃ اللہ علیہ	547
412	حضرت شیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ	547
413	حضرت میاں مراد رحمۃ اللہ علیہ	548
414	حضرت مرزا امداری عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	548
415	حضرت خواجہ فیض کمال چشتی مہاروی رحمۃ اللہ علیہ	549
416	مولوی خدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ	550
417	حضرت سید محمد علی مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ	550
418	حضرت محمد ابراہیم ناچیز قادری رحمۃ اللہ علیہ	553
419	حضرت سید عترت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ	556
420	حضرت عبرت علی شاہ مکی قادری رحمۃ اللہ علیہ	558
421	حضرت سید احمد حسین شاہ قادری المعروف محبوب ذات رحمۃ اللہ علیہ	560
422	حضرت حاجی محمد نوشہ گنج رحمۃ اللہ علیہ	561
423	حضرت عبدالرحمان بھڑی رحمۃ اللہ علیہ	562

Marfat.com

424	حضرت سید غوث رحمۃ اللہ علیہ	563
425	حضرت سید ظہیر الدین دمشقی قادری رحمۃ اللہ علیہ	564
426	حضرت سید عبدالوہاب قادری رحمۃ اللہ علیہ	566
427	حضرت نور الدین نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ	567
428	حضرت اسماعیل درویش رحمۃ اللہ علیہ	569
429	حضرت نعمت اللہ خدا نما رحمۃ اللہ علیہ	570
430	حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ	571
431	حضرت شیخ ماجد بن سہروردی قادری رحمۃ اللہ علیہ	572
432	حضرت شیخ اویس نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	573
433	حضرت حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ	574
434	حضرت صاحب آغا محمد رحمۃ اللہ علیہ	576
435	حضرت فضل شاہ نور والے رحمۃ اللہ علیہ	577
436	حضرت سید حسن کامل شاہ رحمۃ اللہ علیہ	578
437	حضرت معصوم ولی رحمۃ اللہ علیہ	580
438	حضرت سیّدی مولا رحمۃ اللہ علیہ	581
439	حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ	582
440	حضرت حافظ محمد اسحاق قادری رحمۃ اللہ علیہ	583
441	حضرت سید محمود حضوری رحمۃ اللہ علیہ	584
442	حضرت خواجہ محمد عبداللہ محمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ	585

خواتین اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہا

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا	586

Marfat.com

2	حضرت بی بی تحفہ رحمۃ اللہ علیہا	590
3	حضرت بی بی عین الحق ہمشیرہ حضرت حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہا	591
4	حضرت بی بی فاطمہ نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہا	592
5	حضرت بی بی حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا	592
6	حضرت بی بی جوہر براثیہ رحمۃ اللہ علیہا	593
7	حضرت ام ابوسفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہا	593
8	حضرت بی بی رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا	594
9	حضرت ام ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہا	594
10	حضرت عفیرہ العابدہ رحمۃ اللہ علیہا	596
11	حضرت عبقرہ عابدہ رحمۃ اللہ علیہا	596
12	حضرت بی بی فقہ رحمۃ اللہ علیہا	597
13	حضرت ام زینب فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت عباس	597
14	حضرت بی بی کردیہ رحمۃ اللہ علیہا	598
15	حضرت بی بی ام طلق رحمۃ اللہ علیہا	598
16	حضرت نفیسہ بنت حسن رحمۃ اللہ علیہا	599
17	حضرت بی بی مریم بصریہ رحمۃ اللہ علیہا	599
18	حضرت ام امام بخاری رحمۃ اللہ علیہا	600
19	حضرت بی بی ام حسان رحمۃ اللہ علیہا	601
20	حضرت بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت المثنیٰ	601
21	حضرت بی بی ست الملوک رحمۃ اللہ علیہا	602
22	حضرت جاریہ مجہولہ رحمۃ اللہ علیہا	602
23	حضرت حبیبہ مصریہ رحمۃ اللہ علیہا	603
24	حضرت جاریہ سودا رحمۃ اللہ علیہا	603

Marfat.com

25	حضرت لبابلہ معتبدہ رحمۃ اللہ علیہا	604
26	حضرت ریحانہ والیہ رحمۃ اللہ علیہا	604
27	حضرت بی بی امتہ الجلیل رحمۃ اللہ علیہا	605
28	حضرت بی بی میمونہ رحمۃ اللہ علیہا	605
29	حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	606
30	حضرت کریمہ بنت محمد مروزیہ رحمۃ اللہ علیہا	606
31	حضرت بی بی رابعہ شامیہ رحمۃ اللہ علیہا	607
32	حضرت ام زینب رحمۃ اللہ علیہا	607
33	حضرت آمنہ رملیہ رحمۃ اللہ علیہا	608
34	حضرت میمونہ سودا بصری رحمۃ اللہ علیہا	608
35	حضرت بی بی ام ہارون رحمۃ اللہ علیہا	609
36	حضرت میمونہ واعظ رحمۃ اللہ علیہا	609
37	حضرت شعدانہ رحمۃ اللہ علیہا	610
38	حضرت بی بی عاطفہ رحمۃ اللہ علیہا	610
39	حضرت کنیز فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا	611
40	حضرت الماس رحمۃ اللہ علیہا بنت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ	611
41	حضرت ام الابرار رحمۃ اللہ علیہا	613
42	حضرت بی بی صائمہ رحمۃ اللہ علیہا	613
43	حضرت سیدہ فاطمہ ام الخیر رحمۃ اللہ علیہا	614
44	حضرت بی بی خدیجہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہا	615
45	حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا	615
46	حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا	616
47	حضرت ہاجرہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا	617

Marfat.com

48	حضرت سارہ رحمۃ اللہ علیہا	618
49	حضرت ام محمد رحمۃ اللہ علیہا	618
50	حضرت بی بی ام علی رحمۃ اللہ علیہا	619
51	حضرت مریم بی.اماں رحمۃ اللہ علیہا	619
52	حضرت بی اماں صاحب رحمۃ اللہ علیہا	621
53	حضرت سکو بائی رحمۃ اللہ علیہا	621
54	حضرت عاقل بی بی رحمۃ اللہ علیہا	623
55	حضرت بی بی تاری رحمۃ اللہ علیہا	625
56	حضرت مائی نوری رحمۃ اللہ علیہا	625
57	حضرت بی بی معروفہ رحمۃ اللہ علیہا	626
58	حضرت بی بی دمن رحمۃ اللہ علیہا	626
59	حضرت بی بی حفصہ رحمۃ اللہ علیہا	627
60	حضرت بی بی حفصہ بنت شیریں رحمۃ اللہ علیہا	627
61	حضرت بی بی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہا	628
62	حضرت بی بی یمامہ بتول رحمۃ اللہ علیہا	628
63	حضرت بی بی میمونہ حفیظ رحمۃ اللہ علیہا	629
64	حضرت بی بی مریم فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا	629
65	حضرت امت الحفیظ رحمۃ اللہ علیہا	630
66	حضرت بی بی مائی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا	631
67	حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا	631
68	حضرت پاک صابرہ رحمۃ اللہ علیہا	632
69	حضرت بی بی جمال خاتون رحمۃ اللہ علیہا	632
70	حضرت بی بی فاطمہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا	634

Marfat.com

71	حضرت زینب پھوپھی جی رحمۃ اللہ علیہا	634
72	حضرت بی بی میراں ماں رحمۃ اللہ علیہا	635
73	حضرت بی بی رانی رحمۃ اللہ علیہا	635
74	حضرت بی بی حاجیانی رحمۃ اللہ علیہا	636
75	حضرت اماں جی رحمۃ اللہ علیہا	636
76	حضرت بی بی حور رحمۃ اللہ علیہا	637
77	حضرت مائی حمیدہ رحمۃ اللہ علیہا	637
78	حضرت للہ عارفہ رحمۃ اللہ علیہا	638
79	حضرت بی بی سائرہ رحمۃ اللہ علیہا	638
80	حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا	639
81	حضرت بی بی عنیزہ رحمۃ اللہ علیہا	640
82	حضرت بی بی صالح بنت کعب رحمۃ اللہ علیہا	641
83	حضرت بی بی ستارہ رحمۃ اللہ علیہا	641
84	حضرت شمامہ بنت اسد رحمۃ اللہ علیہا	642
85	حضرت ملانی جی رحمۃ اللہ علیہا	642
86	حضرت بی بی نور بصری رحمۃ اللہ علیہا	643
87	حضرت مائی جنت رحمۃ اللہ علیہا	643
88	حضرت بی بی سعیدہ رحمۃ اللہ علیہا	644
89	حضرت بی بی وردہ رحمۃ اللہ علیہا	645
90	حضرت بی بی عائشہ علی رحمۃ اللہ علیہا	645
91	حضرت بی بی علیفہ رحمۃ اللہ علیہا	646
92	حضرت ام معاذ رحمۃ اللہ علیہا	646
93	حضرت عرشیہ بنت شمس رحمۃ اللہ علیہا	647

Marfat.com

94	حضرت آپا جی رحمۃ اللہ علیہا	647
95	حضرت سعیدہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا	649
96	حضرت اسما حبیبہ رحمۃ اللہ علیہا	650
97	حضرت کوئل رحمۃ اللہ علیہا	650
98	حضرت مائی رابو رحمۃ اللہ علیہا	651
99	حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا	651
100	حضرت عائشہ رحمۃ اللہ علیہا بنت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	651
101	حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا بنت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ	652
102	حضرت منفوسہ رحمۃ اللہ علیہا	652
103	حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت بری رحمۃ اللہ علیہ	653
104	حضرت گلبدن رحمۃ اللہ علیہا	653
105	حضرت منتی النساء رحمۃ اللہ علیہا	654
106	حضرت جہاں آراء رحمۃ اللہ علیہا	654
107	حضرت زینب النساء بی بی رحمۃ اللہ علیہا	655
108	حضرت بی بی زلیخا والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا	656
	حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ (رابعہ بصری ثانی)	
109	حضرت بی بی مہ لقا رحمۃ اللہ علیہا	657
110	حضرت زینب رحمۃ اللہ علیہا بنت خیر الدین	657
111	حضرت اباد اماں رحمۃ اللہ علیہا	658
112	حضرت زینت جہاں بی بی رحمۃ اللہ علیہا	659
113	حضرت جہاں بیگم رحمۃ اللہ علیہا	660
114	حضرت نشاط النساء رحمۃ اللہ علیہا	661
115	حضرت بی بی نصیر النساء رحمۃ اللہ علیہا	662

Marfat.com

116	حضرت سیدہ عزیز النساء رحمۃ اللہ علیہا	663
117	حضرت تاج الزلیخا رحمۃ اللہ علیہا	664
118	حضرت عزیز النساء بنت وجیہہ الدین رحمۃ اللہ علیہا	664
119	حضرت فاطمہ بیگم رحمۃ اللہ علیہا	665
120	حضرت سیدہ خیر النساء بہتر رحمۃ اللہ علیہا	666
121	حضرت سیدہ امتہ اللہ رحمۃ اللہ علیہا	667
122	حضرت سیدہ ذاکرہ رحمۃ اللہ علیہا	668
123	حضرت ام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہا	668
124	حضرت ام سعدیہ رحمۃ اللہ علیہا	670
125	حضرت حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا	671
126	حضرت ام الحبیب رحمۃ اللہ علیہا	672
127	حضرت امینہ سعدیہ رحمۃ اللہ علیہا	674
128	حضرت بخت بی بی رحمۃ اللہ علیہا	675
129	حضرت بی بی حاجن رحمۃ اللہ علیہا	677
130	حضرت بی بی احد رحمۃ اللہ علیہا	679
131	حضرت بی بی اسد چشتی رحمۃ اللہ علیہا	681
132	حضرت ام بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہا	682
133	حضرت فاطمہ خضرویہ رحمۃ اللہ علیہا	683
134	حضرت بنت یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہا	684
135	حضرت خیرہ رحمۃ اللہ علیہا ام جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	686
136	حضرت ام الورع بی بی ماہ نور ام خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہا	687
137	حضرت ام الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا والدہ ماجدہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ	689
138	حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا ام شاہ رکن الدین عالم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	690

Marfat.com

139	حضرت ام کلثوم رحمۃ اللہ علیہا والدہ محترمہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ	691
140	حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ	692
141	حضرت ام آغا محمد رحمۃ اللہ علیہا	693
142	حضرت بی بی رقیہ رحمۃ اللہ علیہا	694
143	حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت ام عبیدہ	695
144	حضرت جنت بی بی رحمۃ اللہ علیہا	696
145	حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت حسام الدین ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	698
146	حضرت غلام فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا ام امام بری رحمۃ اللہ علیہ	699
147	حضرت ستر معالی رحمۃ اللہ علیہا ہمشیرہ محمود غزنوی المعروف سید گل رحمۃ اللہ علیہ	700
148	حضرت حاجرہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا	701
149	حضرت سیدہ بی بی خیل رحمۃ اللہ علیہا	702
150	حضرت بی بی عصمۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہا	703
151	حضرت بی بی امتہ رحمۃ اللہ علیہا بنت فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ	705
152	حضرت بی بی حافظ جمال رحمۃ اللہ علیہا بنت خواجہ معین الہند رحمۃ اللہ علیہ	706
153	حضرت بی بی ام فردہ رحمۃ اللہ علیہا ام امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	708
154	حضرت بی بی عفیفہ رحمۃ اللہ علیہا	710
155	حضرت بی بی مستورہ رحمۃ اللہ علیہا	711
156	حضرت ام شمس بوعلی قلندر حافظہ جمال بی بی رحمۃ اللہ علیہا	713
157	حضرت بی بی رشیدہ بانو رحمۃ اللہ علیہا	714
158	حضرت نور بی بی رحمۃ اللہ علیہا	715
159	حضرت سلطان بی بی رحمۃ اللہ علیہا	716
	کتابیات	718

Marfat.com

حرف ابتدا

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے ہی ہیں جو رب العالمین ہے اور جس کی ربوبیت کا اظہار کائنات کے ذرے ذرے سے عیاں اور واضح ہے اللہ تعالیٰ جو ہر شے کا مالک ہے اور کن فیکون اس کی قدرت کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنا نظام قدرت کچھ اس طرح قائم کر رکھا ہے کہ اس میں روز اول سے روز آخر تک سلسلہ ہدایت چلتا رہے اور اس کی مخلوق گمراہیوں کے اندھیاروں میں غرق ہونے کی بجائے ہدایت کی روشنی میں صراط المستقیم پر چلتے ہوئے اپنے رب کی لازوال نعمتوں اور رحمتوں سے ہمیشہ مستفید ہوتی رہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ عزوجل نے اولین انبیاء والمرسلین کا وقتاً فوقتاً نزول فرمایا اور آخری نبی حضور رسول کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا جن کی تعلیمات سراسر وحی الٰہی پر مبنی تھیں اور جن کے زیر سایہ گمراہ لوگوں نے ازلی و ابدی ہدایت پائی اور اس ہدایت کے زیر اثر وہ کائنات کے روشن ستارے بن گئے بعد از وصال حضور رسول کریم ﷺ ان روشن ستاروں یعنی اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اپنے آقا حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے سلسلہ رشد و ہدایت کو مزید آگے بڑھایا اور اس طرح تابعین، تبع تابعین اور پھر ان کے زیر تربیت ایسے افراد کی زنجیر مسلسل کو قائم کیا کہ جس سے زندگی کا نہ کوئی شعبہ ہی ہدایت سے خالی رہا بلکہ ہر دور میں روشن آفتاب

Marfat.com

و ماہتاب کی طرح جاری و ساری رہتے ہوئے اپنی ضوفشاں کرنوں سے تاریک اور مردہ دلوں کو منور و تاباں کرتا رہا۔

یہی وہ منور تاباں ستارے دنیا میں ولی الٰہی کے نام سے موسوم ہوئے اور خاص فضل ربی کے حامل ٹھہرے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ۔

''اور جو اللہ تعالیٰ عزوجل اوراس کے رسول اللہ ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ عزوجل نے فضل (انعام) کیا یعنی انبیاء اور صدیق و شہید اور نیک لوگ' یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کافی ہے جاننے والا۔ (سورہ النساء آیت۶۹ از کنز الایمان)

اس سے واضح پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور انعام پانے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کے ولی ہین کیونکہ ان کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ۔

''سن لو! اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم'' (سورہ یونس آیت ۶۲از کنز الایمان)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہر زمانے میں گمراہ اور بے ہدایت لوگوں کی اصلاح کا بیڑہ تعلیمات رسول اللہ ﷺ اور فرمان الٰہی کی روشنی میں جاری رکھا اور شدید تکالیف و مصائب اٹھا کر بھی اپنے اپنے دور کے لوگوں کو راہ حق کی طرف بلاتے رہے اور انہیں تاریکیوں کے اندھیارے سے نکال کر روشنی حق سے روشناس کراتے ہوئے بلند درجات تک لے جاتے رہے اور پھر ان کی تکمیل عارفیت کے بعد اپنا جیسا رہبر و راہنما اور جانشین بنا کر زنجیر سلسلہ رشد و ہدایت کو کڑی بہ کڑی جوڑتے رہے اور اس دنیا کے حسن کو مہکاتے رہے اور نور ہدایت کی روشنی بکھیرتے ہوئے رشد و ہدایت کے لاکھوں موتی چھوڑ گئے تا کہ آنے والی نسلیں بھی ان موتیوں سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو مہکاتے رہیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے ولیوں کی صف میں شمار کرواتے رہیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد سچا کر دکھاتے رہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہوتا ہے کہ۔

''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا''

(سورہ الاحزاب آیت ۲۳ از کنز الایمان)

اس کے بعد مزید ارشاد ربانی ہوتا ہے کہ۔

''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ عزوجل ہے پھر وہ اس پر مضبوطی سے قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش رہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف بلائے اور نیکی کرے۔'' (سورہ حٰمٓ السجدہ آیت ۳۰ تا ۳۳ از کنزالایمان)

اس سے یہ واضح ہو گئی کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا کام اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف لوگوں کو بلانا اور انہیں نیکی کا راستہ دکھلاتا ہے اوران لوگوں نے اپنے اپنے دور میں اس کام کو بخوبی انجام دیا اور انجام دے رہے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کے ہر خطے کو اپنی سیرۃ' اعمال اور تعلیمات سے لوگوں کے دلوں کو مہکایا ہے اور مہکا رہے ہیں اور ان کے فیضان ہدایت سے طالبان حق بدستور مستفید ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

چونکہ اصلاح احوال بندگان خدا فریضہ تبلیغ دین ہے اور اس سلسلہ میں مختلف روایات' روح پرور واقعات کے ساتھ ساتھ اکثر بزرگان دین کے ان اقوال کا سہارا لیا جاتا ہے جس سے اصلاح کا کام بخوبی ہو سکے اور دلکش اقوال کی اثر پذیری عام نصیحت سے بڑھ کر تیر بہدف کا فریضہ انجام دے سکے۔

Marfat.com

اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیر نظر کتاب میں حتیٰ الوسع کوشش کی گئی ہے کہ اولیاء اللہ کے ان اقوال کو ترجیح دی جائے جو انہوں نے اپنے مریدان کی بالخصوص اور عوام کی بالعموم تربیت کے لئے اپنا سرمایہ حیات چھوڑا ہے۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اولیاء اللہ (مرد و خواتین) کے اقوال کو پیش کیا جائے اب اس معاملہ میں بندہ عاجز کس حد تک کامیاب ہوا ہے اس کا معاملہ قارئین کی استصواب رائے پر چھوڑتا ہوں۔

لاتعداد کتب سیر اور تواریخ کی چھان پھٹک کے بعد نہایت عرق ریزی سے اس گلدستہ اقوال کو خوبصورت انداز میں مزین کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ علمی بصیرت میں اضافہ ہو سکے۔ امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب جو اپنی نوعیت کی اب تک پہلی کتاب ہے انتہائی مفید ثابت ہوگی۔

دُعاگو!

ازخاکپائے اولیاء

محمد جاوید قادری

Marfat.com

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

- اگر تم اپنی عبادت اور ثواب کا کل انتظار کرو تو وہ عبادت اور خدمت نہیں کیونکہ سچے کا اجر حال ہی میں حاصل ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول وہ شخص ہے کہ جو بار خلق کھینچے اور خوئے خوش رکھے۔
- کسی نے دریافت کیا کہ کس طرح حق کو پہنچنا چاہئے فرمایا اندھا، بہرا اور لنگڑا بن کر۔
- خوش خلقی اور خاموشی ہلکی ہیں پیٹھ پر اور بھاری ہیں میزان پر۔
- کسی نے کہا متکبر کس کو کہتے ہیں ؟ فرمایا جو شخص تمام عالم میں اپنے سے زیادہ کوئی چیز خبیث سمجھے۔
- برے اعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ صریح دشمنی کے مترادف ہیں۔
- کسی نے کہا کہ آپ بھوک کی کیوں اتنی تکلیف کرتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر فرعون بھوکا ہوتا تو!

انا ربکم الاعلی (میں خدا تعالیٰ ہوں) ہرگز نہ کہتا۔

- جس کو خدا تعالیٰ مقبول کرتا ہے اس پر ظالم کو مسلط کرتا ہے جو اس کو رنج دیتا ہے۔
- معرفت یہ ہے کہ تو مخلوق کی حرکات وسکنات کو بواسطہ خالق جانے۔

Marfat.com

- تواضع یہ ہے کہ تو درویشوں سے تواضع کرے اور امیروں سے تکبر۔
- توکل یہ ہے کہ تو زندگانی کو ایک دن کے لئے جانے اور کل کی فکر نہ کرے۔
- وہ زمانہ غربت اسلام کا ہے جس میں علماء مفتون دنیا ہوں۔
- جیسا تم خدا کو کل کے لئے چاہتے ہو تم آج اس کے لئے ویسے بن جاؤ۔
- نیک بخت وہ ہے کہ نیکی کرے اور ڈرے اور بدبخت وہ ہے کہ بدی کرے اور مقبولیت کی امید رکھے۔
- جو گن کر کام کرتا ہے اس کا اجر بھی گن کر ملتا ہے۔ (مراد تسبیح)
- نفس ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ باطل کی طرف رخ کرتی ہے۔
- وہ خدا سے بہت قریب ہے جو خوش خلق اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔
- اگر آپ تیس برس میں طاقتور اور چالیس برس میں عقل مند نہیں بنے تو آپ کبھی طاقتور اور عقل مند نہیں بن سکتے۔
- ہر بچے کی پیدائش اس بات کا پیغام ہے کہ خدا ابھی انسان سے مایوس نہیں ہوا۔
- اس وقت تک اپنے آپ کو انسان نہ سمجھو جب تک تمہاری رائے غصے کے زیر اثر ہے۔
- ملک ایک کھیتی ہے اور عدل اس کا پاسبان' پاسبان نہ ہو تو کھیتی اجڑ جاتی ہے۔
- جو شخص قرآن و حدیث سے بے بہرہ ہے اس کی پیروی مت کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔
- آگ بے شک ان لوگوں کے لیے عذاب ہے جو خدا کو نہیں پہچانتے

Marfat.com

لیکن خدا شناس لوگ آگ کے واسطے عذاب ہوں گے۔

- جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کے خوف سے خواہشاتِ نفس کو ترک کیا وہ واصل حق ہوا۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل جسے دوست رکھتا ہے اسے تین خصلتیں عطا فرماتا ہے۔

اوّل۔ سخاوت مثل دریا کے
دوم۔ شفقت مثل سمندر کے
سوم۔ تواضع مثل زمین کے۔

- نماز نہ چھوڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے مگر اس پر بھروسہ بھی نہ کرو کیونکہ مشرک ٹھہرو گے۔
- نیکوں کی صحبت کارِ نیک سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت کار بد سے بدتر ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک قریب وہ ہے جو لوگوں کے کام آتا ہے اور خوش خلق ہے۔
- ساری کوششیں اور ریاضتیں کر کے بھی نظر اس کے فضل پر رکھنی چاہیے نہ کہ اعمال پر کیونکہ اعمال کے اخلاص اور قبولیت کا کچھ پتہ نہیں۔
- وہ شخص حق تعالیٰ سے دور ہے جو فخر و غرور سے اپنا کام اشارہ و کنایہ سے چلاتا ہے اور وہ شخص خدا کے نزدیک ہے جو اس کی مخلوق کے کام آتا اور اس کی تکالیف خود برداشت کرتا ہے۔
- متکبر کو خدا تک راہ نہیں ملتی۔
- اگر ساری عمر میں مجھ سے ایک کلمۂ خیر بھی حق کے لیے نکل جائے تو پھر کوئی خوف نہیں۔

Marfat.com

- اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہو تو اندھے، بہرے اور گونگے بن جاؤ یعنی حرام پر نظر نہ کرو۔ غیبت اور بُری بات نہ سنو، بُرا کلمہ اور غیبت منہ سے نہ نکالو۔
- یاد رکھو تمہارا گناہ تمہیں اتنا نقصان نہ پہنچائے گا جتنا کہ تمہارا کسی مسلمان کو ذلیل کرنا۔
- خدا سے غفلت عذابِ دوزخ کا باعث ہوگی۔
- میں اپنے اعضاء کو عبادت میں مشغول رکھتا تھا جب ایک عضو کو سست پاتا تو دوسرے سے کام لیتا تھا یہاں تک کہ میں بایزید ہوگیا۔
- آسائش کا دروازہ اپنے اوپر بند کرنا اور محنت کے زانوؤں کے نیچے سر رکھنا تصوّف ہے۔
- ایک رکنِ شریعت ترک کر دینے پر عابد وزاہد کو دنیا مسترد کر دیتی ہے اور اس کی وقعت مخلوق کی نظر میں ختم ہوجاتی ہے۔
- نفس حجاب اکبر کا علاج ذلیل لوگوں کے طعنے اور تھپڑ برداشت کرنا ہے۔
- طریقت میں اول ضروری شے دل حقیقی ہے پھر گوش شنوا اس کے بعد مرگ مفاجات۔
- جو مرید طاعت و عبادت میں حلاوت سے خوشی محسوس کرتا ہے تو یہ خوشی اور حلاوت قربت حق میں حجاب بن جاتی ہے۔
- سب سے کم تر درجہ عارف یہ ہے کہ اس میں صفات حق موجود ہوں۔
- معرفت الٰہی کے ایک ذرے سے عارف کے قلب میں جو لذت اور سرشاری پیدا ہوتی ہے اس کے مقابلے میں بہشت کے ایک لاکھ محل بھی ہیچ ہیں۔
- گناہ اس قدر مضر نہیں جس قدر ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو

Marfat.com

ذلیل کرنا اور ایک مسلمان کے لئے اس امر کا اختیار کرنا واجب ہے۔

- جس نے خود کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔
- علوم میں ایک علم ایسا ہے جس سے علماء بے خبر ہیں اور زہد میں ایک زہد ایسا ہے جس سے زاہد بے خبر ہیں۔
- ترک خواہشات سے اللہ تعالیٰ تک رسائی ہوتی ہے۔
- عارفوں کا نفاق مریدوں کے اخلاق سے بہتر ہے۔
- متکبر وہ ہے جو اٹھارہ ہزار عالم میں سے کسی ایک عالم کو بھی اپنے سے حقیر و ناپاک جانے۔
- عارف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خودی کو ترک کر دے۔
- خود کو اتنا ہی ظاہر کرو جس قدر تم ہو۔
- مجاہدہ میں نظر فضل ربی پر رکھنے سے ہی کامیابی ملتی ہے اس کا دارومدار عمل پر نہیں۔
- نفس ایسی شے ہے جس کی تسکین باطل شے سے ہوتی ہے۔
- متواضع وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا حق نہ سمجھے اور نفس کی شرارت اور عیب سے واقف نہ ہو اور یہ خیال نہ کرے کہ مخلوق میں کوئی اس سے بدتر ہے۔
- اللہ تعالیٰ کو پانا ہے تو اپنے نفس کو خیرباد کہہ دو۔
- انسان کے لئے دو باتیں ہی کافی ہیں۔

(۱)۔ اللہ میرے حال سے آگاہ ہے اور جو کچھ میں کرتا ہوں وہ دیکھتا ہے۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ میرے عمل سے بے نیاز ہے۔

- سچا زاہد وہ ہے جو تیغ جہد سے تمام مفردات کا سر کاٹ لے اور اس

Marfat.com

کی تمام شہوات و تمنا محبت حق میں فنا ہو جائیں۔

- عارف حق وہ ہے جو مِلک و مال سے پرہیز کرے۔
- غرور دنیا والوں کے لئے اور سرور آخرت والوں کے لئے ہے۔
- دنیا کا سب سے بھاری کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانا جائے اور اسے دوست رکھا جائے۔
- حاجی کا طواف جسمانی اور اہل محبت کا طواف دل سے ہوتا ہے۔
- جس نے اپنے رب کو پہچانا وہ دست سوال سے مبرّا ہوگیا۔
- عارف باللہ وہ ہے کہ کوئی اس کے مشرب کو بگاڑ نہ سکے اور جو کچھ گدلاپن اس تک پہنچے وہ صاف ہو جائے۔
- جو عارف بہ حق ہے وہ کہتا ہے میں جاہل ہوں اور جو جاہل بہ حق ہے وہ کہتا ہے میں عارف ہوں۔
- زندگی اور حیات علم میں، راحت معرفت میں سرور ذوق و شوق ذکر میں پوشیدہ ہے۔
- بھوکا رہنا ایک ایسا ابر ہے جو رحمت کی بارش کے سوا نہیں برستا۔
- جو شخص غرور سے کام لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے دور تر ہے۔
- عاشق الٰہی کا دل اس چراغ کی مانند ہے جو صاف قندیل میں رکھا ہو اور عالم ملکوت کو روشن کرے۔
- حق تعالیٰ کی محبت فرض اور ترک دنیا سنت ہے۔
- بندہ کا کمال درجہ یہ ہے کہ وہ اپنے عیبوں کو پہچانے اور مخلوق سے دل اٹھا لے۔
- مرد وہی ہے جو ماسوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے دل نہ لگائے۔
- یاد الٰہی کی غفلت سے بڑھ کر کوئی عذاب سخت نہیں۔

Marfat.com

- سکر و محبت آدمی کے کسب کی چیز نہیں بلکہ فضل ربی ہے۔
- سکر یہ ہے کہ جو اپنے رب کو نہ دیکھے بلکہ منعم کو دیکھے اور اس میں غرق رہے۔
- ہر ابتداء اور انتہا کی تمیز دوئی سے ہوتی ہے۔
- دنیا میں سب سے مشکل کام اپنے نفس کو خدا کی راہ پر لگانا ہے اور یہ طریقت ہے۔
- جب تک نفس کو سزا نہ دی جائے وہ قابو میں نہیں آتا اور راہ حق سے بھٹکاتا رہتا ہے۔
- خدا کی رضا چاہتے ہو تو ماں کی خدمت کرنا اپنا شعار بناؤ۔
- تکبر اور خود پسندی درویش کو راہ حق سے بھٹکا دیتی ہے۔

☆ ☆

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا میں اس سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں کہ تمہاری کسی کے ساتھ دشمنی ہو۔
- بے کاری اور سستی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔
- نماز اور روزہ بڑی چیزیں ہیں مگر حسد اور غرور دل سے دور کرنا ان سے بہتر ہے۔
- جو شخص جوان مردوں کی صحبت میں داخل ہوا وہ خدا کی محبت میں داخل ہوا۔

Marfat.com

- جوان مرد وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سو انعام دوسرے کو دے اور اس کو صرف ایک تو وہ بھی دوسرے کے حوالے کر دے۔
- جوان مردی ایک دریا ہے جس سے تین نہریں نکلتی ہیں۔
  (۱)۔ سخاوت
  (۲)۔ لوگوں پر شفقت
  (۳)۔ لوگوں سے بے نیازی اور اللہ تعالیٰ کی نیاز مندی۔
- تھوڑی سی تفہیم بہت سے علم، عبادت اور زہد سے بہتر ہے۔
- جب تک تم دنیا کے طالب رہو گے وہ تم پر غالب رہے گی جب اس سے منہ پھیر لو گے وہ تمہارے ماتحت ہو جائے گی۔
- امام وہ ہے جو دنیا کی ہر روش کا تجربہ حاصل کر چکا ہو۔
- علم سے زیادہ مفید یہ ہے کہ تم اس پر عمل کرو اور سب سے اچھا علم وہ ہے جو تم پر فرض ہے۔
- فقیر کا نفس کسی خواہش کے لئے جس پر اس کو قدرت نہیں ہے غنی کی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔
- اعلانیہ گناہ پوشیدہ کی نسبت زیادہ سخت اور اظہار گناہ دوسرا گناہ ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی دوستی اس شخص کے دل میں نہیں ہوتی جس کو خلق پر شفقت نہیں۔
- جس شخص کی رات اور دن بلا کسی مومن کے دل آزار دینے کے بسر ہوئی گویا اس نے وہ رات رسول اکرم ﷺ کے حضور بسر کی۔
- ایک لمحہ کے واسطے اللہ تعالیٰ کا ہُو رہنا خلائق زمین و آسمان کے اعمال سے بہتر ہے۔
- صدق یہ ہے کہ دل باتیں کرے یعنی وہ بات کہے جو دل میں ہو۔
- میرا ہرگز کوئی مرید نہیں کیونکہ میں نے مرشدی کا دعویٰ نہیں کیا میں

Marfat.com

صرف اللہ تعالیٰ کہتا ہو اور بس۔

- افسوس اتنے ہزار بڑے آدمی، مدبر اور مختلف صورتوں میں معزز بوڑھے اور جوان غفلت کے کفن میں حسرت کی خاک کے نیچے دب کر رہ گئے مگر ایک بھی ان میں سے دین کی راہنمائی حاصل نہ کر سکا۔
- جو کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے کیا جائے وہ اخلاص ہے اور جو خلق کے لئے کرے وہ ریا ہے۔
- عالم وہ ہے جسے اپنا علم ہو، نہ کہ وہ جو اور چیزوں کا علم رکھتا ہو۔
- دین کو شیطان سے بڑھ کر دو شخصیتوں سے زیادہ فتنہ کا اندیشہ ہے۔
  (۱)۔ ایسے عالم سے جو زاہد نہ ہو۔
  (۲)۔ ایسے زاہد سے جو عالم نہ ہو۔
- مخلوق کی اذیت پر صبر کرنا منجملہ علامات ولائت ہے۔
- برائی سے یاد نہ کر مردوں کو، کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں۔
- اگر کوئی ایک آرزو نفس کی پوری کرے اس کو سینکڑوں خدشے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیدا ہوجاتے ہیں۔
- جو شخص زمین کا سفر کرتا ہے اس کے پاؤں میں آبلے پڑتے ہیں اور جو آسمان کا سفر کرے اس کے دل میں آبلے پڑتے ہیں۔
- فقیر کا قرار بے قراری میں ہے اور راحت جراحت میں۔
- نوجوان اگر آج اپنی قوت فضول کاموں میں صرف کریں گے تو کل بڑھاپا ان کے لئے پچھتاوا لائے گا۔
- فرمایا ستر سال گزرے کہ میں اللہ تعالیٰ کا ہو رہا ہوں اور اس مدت میں ایک دفعہ بھی نفس کی مراد پوری نہیں ہوئی۔
- جب حق تعالیٰ نے خلقت کو رزق تقسیم کیا تو غم جوان مردوں کے حصے میں رکھا اور انہوں نے اس کو شکریے کے ساتھ قبول کیا۔

Marfat.com

- تین اشخاص کو خدا تک راستہ ہے۔
(۱)۔ علم اور حجرے والے۔
(۲)۔ گدڑی اور مصلے والے۔
(۳)۔ اہل وعیال والے اور کاروبار والے۔
- میں نے تین چیزوں کی انتہا اور غایت کو نہ پایا۔
اوّل۔ رسول اللہ ﷺ کے درجات عالیہ کی انتہا۔
دوم۔ حق تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی معرفت کی غایت کو۔
سوم۔ مکرو فریبِ نفس کی انتہا کو۔
- رسول اللہ ﷺ کا وارث وہ ہے جو حضور ﷺ کی اقتداء اور مطابعت کرے نہ کہ وہ جو کاغذ سیاہ کرے۔
- نماز، روزہ تو سب کرتے ہیں لیکن مرد وہ ہے جو ساٹھ سال گزارے اور بائیں جانب کا فرشتہ ایک حرف بھی ایسا نہ لکھ سکے جس کے سبب اسے حق تعالیٰ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔
- جس نے مجھے دوست رکھا اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھے گا۔
- جس کی رات اور دن اس حالت میں بسر ہو کہ اس نے کسی کو نہ تو آزار پہنچایا اور نہ کسی کا دل دکھایا تو گویا اس نے وہ رات حضور رسول کریم ﷺ کے حضور بسر کی۔
- جو کسی مومن کو ستاتا ہو اس کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔
- سب سے بہتر وہ دل ہے جو بدی اور شر سے خالی ہو۔
- جوان مردوں اور ولیوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا اللہ تعالیٰ عزوجل کی صحبت میں بیٹھنا ہے۔
- اس شخص کی صحبت میں بیٹھو جو آتش محبت میں جلا ہو اور غریق بحر درد ہو۔

Marfat.com

- جس وقت انسان اپنی ہستی کو فنا کر دے اور خالی ہو جائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ عزوجل ہی اللہ تعالیٰ ہوگا۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنا لطف اپنے دوستوں کے لئے رکھا ہے اور رحمت عاصیوں کے لئے۔
- جب تو اپنی ہستی اس کے حوالے کر کے خود فانی ہو جائے تو وہ تجھے اپنی ہستی عطا کر دے گا۔
- صرف تین جماعتیں ہی شرف حضوری کی حامل ہیں صاحب علم و عرفان، صاحب جبہ و سجاد اور صاحب کسب و ہنر۔
- انسان ہر شے کو سمجھ سکتا ہے مگر رسول کریم ﷺ کے درجہ غایت کو نہیں پا سکتا۔
- سب سے بہترین شے وہ دل ہے جو خدا کی یاد سے معمور ہو۔
- صوفی وہ ہے جس کو دن میں آفتاب اور رات میں چاند ستاروں کی حاجت نہ ہو اور ایسا نیست ہو جائے کہ ہستی کی حاجت باقی نہ رہے۔
- صدق سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ دل میں ہو وہی زبان پر جاری ہو۔
- اخلاص یہ ہے کہ ہر کام خالصتاً اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کیا جائے۔
- ریا یہ ہے کہ ہر کام محض بندوں کے دکھانے کے واسطے کیا جائے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کا دوست وہی ہے جس کی چشم ہر وقت آنسوؤں سے لبریز ہو۔
- جو شخص قرآن پاک پڑھے اور اس سے حق کو طلب نہ کرے اس سے وہ شخص بہتر ہے جو گانا گائے اور اس سے حق طلب کرے۔
- جو شخص صرف کاغذ سیاہ کرے اسے وراثت رسول اللہ ﷺ کا حق حاصل نہیں۔

Marfat.com

- جس دل میں مخلوق نہ ہو وہ دلوں میں سب سے زیادہ روشن دل ہے۔
- جس کام میں مخلوق کا اندیشہ نہ ہو وہ کاموں میں سب سے اچھا کام ہے۔
- جو نعمت بصد کوشش حاصل ہو وہ نعمتوں میں سب سے زیادہ حلال ہے۔
- سب سے بہتر رفیق وہ ہے جس کی زندگانی حق کے ساتھ ہو۔
- تین مقامات ایسے ہیں جہاں پر ملائکہ اولیاء اللہ سے ڈرتے ہیں۔

(۱)۔ نزع کا وقت

(۲)۔ اعمال لکھنے والے کراماً کاتبین

(۳)۔ تیسرے منکر نکیر

لہٰذا ان کی حفاظت کرنا ازحد ضروری ہے۔

- جو شخص فضول باتیں سوچتا ہے وہ دو سال کی راہ کے برابر اللہ تعالیٰ عزوجل سے دور ہو جاتا ہے۔
- طالب دنیا، دنیا کا کتا ہے اور طالب آخرت دنیا کا بادشاہ ہے۔
- ذکر الٰہی سے دل کی کھیتی ہری بھری ہوتی ہے۔
- لالچی عالم سے دین کو جس قدر نقصان پہنچتا ہے اتنا نقصان شیطان سے نہیں پہنچتا۔
- مومن کی زیارت حج و دینار کے صدقہ سے بہتر ہے۔
- مومن کے لئے یہ باتیں ازحد ضروری ہیں۔

(۱)۔ بہت رونا کم ہنسنا

(۲)۔ بہت خاموش رہنا

(۳)۔ کم بولنا

Marfat.com

(۴)۔ بہت داد و عیش کرنا

(۵)۔ کم کھانا

(۶)۔ کم سونا

- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل، حضور رسول کریم ﷺ اور اولیائے کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے شرم و حیا رکھتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل آخرت میں اس سے شرم رکھے گا۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک عزت و وقعت کا دارومدار اخلاص عمل ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات پاک ہے اور وہ پاکی کو ہی پسند کرتی ہے اور راضی ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کو معشوق بنانا ہے تو تن، دل، زبان پر نام اللہ ہو اور دنیا اور آخرت سے مبرّا ہو۔
- وہ دل اللہ تعالیٰ عزوجل کی دوستی اور محبت سے خالی ہے جو مخلوق خدا کے ساتھ شفقت کا برتاؤ نہیں کرتا۔
- سائل کے سوال اور اس کی حاجت کو رد کرنا بہ نسبت قرضدار مرنے اور قیامت کے دن قرض خواہوں کے دامن گیر ہونے سے زیادہ مبرا ہے۔
- لالچ انسان کو اندھا بنا دیتا ہے اور ذلت و خواری کے سمندر میں دھکیل کر ہی سانس لیتا ہے۔
- جو شخص کسی کو خوش رکھنے کے لئے ایک سانس بھی لے تو اس کی یہ عبادت برسوں کے نماز روزے سے بہتر ہے۔
- جس شخص کا ایک دن اور ایک رات اس طرح سے گزرے کہ اس سے کسی مسلمان کو اذیت نہ پہنچے تو یہ بات بالیقین ہے کہ وہ ایک

Marfat.com

شب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا۔

- بعض اوقات اللہ تعالیٰ کا فضل موج میں ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کا غضب نازل ہونے والا ہوتا ہے اگر تو فضل کسی بندے پر نازل ہو جائے تو اس کی دنیا اور آخرت سنور جاتی ہے اور غضب کی صورت میں وہ نہ تو دنیا کا رہتا ہے اور نہ ہی آخرت کا۔
- محفل سماع کے حقدار وہ ہیں جن کو آسمان سے عرش اور زمین سے تحت الثریٰ تک کشادگی نظر آتی ہو اور اس سے تمام حجابات دور کر دیے جائیں۔

☆ ☆

حضرت علی بن عبداللہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

- درویش میں تین باتیں ضروری ہیں۔
  (۱)۔ گدڑی پر درست پیوند لگانا جانتا ہو۔
  (۲)۔ بات درست سننا جانتا ہو۔
  (۳)۔ زمین پر پاؤں درست مارنا جانتا ہو۔
- روزہ دار وہ ہے جس کی نظر میں اپنے روزے کی قدر و مقدار نہ ہو۔
- گناہ کے بغیر کام میں بھائیوں کی موافقت نفلی روزے سے کم نہیں۔
- ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھو کہ سراسر وہ ہو جاؤ یا سراسر تو ہو جائے یا دونوں حق سبحانہ میں گم ہو جائیں کہ نہ تو رہے اور نہ وہ۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

- شیخ وہ ہے جو اپنے اصحاب و مریدین کی تربیت میں طریقہ حسنہ رکھے۔
- شیخ وہ ہے جس کی مجلس مانند کلی ہو جائے اور اس کے مریدین مانند شگوفہ۔
- مسان الوقت کہلانے کا حق دار وہ ہے جو صوفیاء کرام و غرباء کا مرجع ہو۔
- طلب صادق ہو تو منزل مراد مل جاتی ہے۔
- خلوص نیت سے استاد کی خدمت جس نے کسی اس نے اعلیٰ مقام پایا۔
- صادق وہ ہے جو بظاہر اہل دنیا کے ساتھ اور بباطن اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو۔
- جو حد سے زیادہ قسمیں کھائے وہ ناقابل اعتبار ہے اس سے کبھی بھی کوئی معاملہ روا نہ رکھو۔
- جس کا گناہ نہ مٹ سکا وہ سب سے بڑا بدبخت ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف رحمۃ اللہ علیہ

- سماع خدا کی طرف ایک سفیر اور خدا کا قاصد ہے اور خدا کے لطائف اور زواید میں سے ہے۔
- سماع فتح کی ابتدا و انتہا ہے کشف کے معانی اور اس کی بشارت ہے۔
- سماع ارواح کی قوت، جسموں کی غذا، دلوں کی زندگی ، اسرار کے لئے بقا ہے۔
- سماع ستر کو توڑنے والا اور بھر کو کھولنے والا ہے، چمکتی ہوئی بجلی اور چمکتا ہوا آفتاب ہے۔
- اگر اللہ تعالیٰ عزوجل کی محبت چاہتے ہو تو ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو جو خدائے تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھتا ہو۔
- سماع روح کی غذا، جسموں کی خوراک اور دلوں کی زندگی اور اسرار کی بقا ہے۔
- سماع سفیر و قاصد الٰہی ہے جو اسرار کو ظاہر کرنے والا، حجابات کو پھاڑنے والا، چمکنے والی بجلی کی مانند اور چمکنے والا سورج ہے۔
- زیبائش نور الٰہی سے ملائکہ، عرش و فرش پیدا ہوئے ہیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالخالق خجدانی رحمۃ اللہ علیہ

- تقویٰ کو اپنا شعار بنانا۔
- اپنے احوال کا محاسبہ کرتے رہنا۔
- اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔
- اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا حق ادا کرنا۔
- قرآن خواہ حفظ یا دیکھ کر پڑھنا لازم رکھنا۔
- جاہل صوفیوں سے پرہیز کرنا۔
- مداومت سنت و جماعت کرنا۔
- ائمہ سلف کے مذہب پر رہنا۔
- حلال کھانا کہ حلال مفتاح خیر ہے۔
- جماعت ترک نہ کرنا۔
- لوگوں سے حسن خلق کے ساتھ معاملہ کرنا۔
- قہقہہ مار کر کبھی نہ ہنسنا کہ قہقہہ غفلت سے ہوتا ہے اور دل کو مردہ کر دیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔
- موت کو بہت یاد رکھنا۔
- کسی مشائخ کا انکار مت کرنا البتہ اس کا جو امر خلاف شرع ہو۔
- سچی بات کہنا غیر ضروری باتوں سے خاموش رہنا، سوائے ضرورت کلام نہ کرنا۔
- اے فرزند دنیا پر مغرور نہ ہونا صبح یا شام کو کوچ ہو جائے گا دنیا میں

Marfat.com

اس طرح زندگی بسر کرنا گویا مسافر ہے۔

- جاہل صوفیا سے بچو یہ دین کے ڈاکو اور مسلمانوں کے راہزن ہیں۔
- بدعتوں اور مالداروں کی صحبت سے بچو کیونکہ ان کی صحبت سے دین برباد ہو جاتا ہے۔
- رزق حلال نیکی کی کنجی ہے۔
- لقمہ حرام بندہ کو خالق سے دور کر دیتا ہے۔
- اگر عبادت کی لذت سے آشنا ہونا چاہتے ہو تو حلال پہنو۔
- خارج از طریقت لوگوں کی صحبت سے اس طرح بھاگو جیسے درندے شیر سے بھاگتے ہیں۔
- لوگوں کی مذمت وغیبت سے آزردہ خاطر ہونے سے بہتر ہے کہ ان سے کنارہ کش رہا جائے۔
- توکل یہی نہیں کہ کل کی فکر نہ کرو اور نہ ہی اس کے لئے ذخیرہ کیا جائے۔
- جو تمام مخلوق سے ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ عزوجل کے وعدہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ کبھی نامراد نہیں رہتا۔
- مخلوق کے ساتھ زیادہ محبت رکھنا دین کی بربادی ہے۔
- نفس مردہ کے لئے سماع سننا شیطان کی پیروی کرنا ہے۔
- برادری کے لائق وہ شخص ہے جس میں ذیل کی خصلتیں موجود ہوں۔

(۱)۔ امیری پر فقیری کو ترجیح دینا۔

(۲)۔ دین کو دنیا پر ترجیح دینا۔

(۳)۔ عزت کو ذلت پر ترجیح دینا۔

(۴)۔ علوم ظاہر و باطن کا عالم ہو۔

(۵)۔ ہمہ وقت موت کے لئے تیار ہو۔

Marfat.com

- صابر وہ ہے جو تنگی ترش میں بھی شاکر الٰہی رہے۔
- رب جیسا ازل میں تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔
- جس نے عورت پر شہوت کی نظر ڈالی اس نے اپنا ایمان گنوایا۔
- ایسے زاہد سے توبہ ہی بھلی جو دولت مندوں کے کھانوں سے اپنا پیٹ بھر لے اور دعویٰ زہد رکھے۔
- جس نے اللہ کریم کے کاموں میں اپنے آپ کو مشغول کر لیا بحکم الٰہی لوگ اس کے کاموں میں مشغول ہو گئے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

- وقوف قلبی چاہتے ہو تو اپنے دل کے نگران و واقف بنو اور قطع نظر کر کے اس کی طرف توجہ رکھو تا کہ اس میں تفرقہ راہ نہ پائے۔
- دل کو دشمن سے باز رکھو دوست کی طلب کی حاجت نہیں وہ خود جلوہ گر ہو جائے گا۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

- انسان خالق کو اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ خواب غفلت سے بیدار نہ ہو جائے اور توبہ و انابت کی جانب راغب ہو جائے۔
- ذکر جہر اس کے لئے حلال ہے جس کی زبان غیبت اور جھوٹ سے پاک ہو اور جس کا حلق حرام و شبہ سے، دل ریا سے پاک ہو۔

☆.....☆.....

حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

- دل کی قبولیت چاہتے ہو تو دُعا ایسی زبان سے کرو جس سے کبھی گناہ سرزد نہ ہو۔
- بندے کی ایک یاد خدا کی دو یادوں کے درمیان ہوتی ہے اور وہ توفیق یاد اور قبولیت ہیں ان کو اجاگر کرو تا کہ حق بندگی ادا ہو سکے۔
- راہ سلوک اس وقت تک طے نہیں پاتا جب تک بندہ میں طہارت، خاموشی، خلوت، روزہ، ذکر، نگہداشت خاطر، رضا بحکم خدا، صحبت صالحان، شب بیداری اور نگہداشت لقمہ نہ پیدا ہو جائے۔
- مستجاب الدعوات وہ ہے جس کی زبان سے کبھی کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔
- شیخ طریقت وہ ہے جو اپنے مریدان کی اس طرح دیکھ بھال اور

Marfat.com

تربیت کرے جس طرح پرندے پالنے والا اپنے پالتو جانوروں کی دیکھ بھال اور تربیت کرتا ہے۔

- نظر رحمت سے مراد یہ ہے کہ ہر عضو جسم طاعت کے نور سے لبریز ہو جائے اور دل کو فیض پہنچائے۔
- ایمان یہ ہے کہ ماسوائے سے رشتہ توڑ کر حق تعالیٰ سے رشتہ جوڑنا۔
- احسان جتا کر خدمت کرنے کی بجائے احسان مند ہو کر خدمت کرنا ہی اصل درویشی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

- توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس کا اثر باطن میں محسوس نہ ہو۔
- ارادت خدا کی طلب، ترک عادت، وفائے عہد، ادائے امانت، ترک خیانت، اپنی تقصیر کی دید اور اپنے عمل کی نادید کا نام ہے۔
- قیامت کی درماندگی سے بچنا چاہتے ہو تو امر معروف اور نہی منکر بجا لاؤ اور ہمیشہ دل میں غیر شرح امر اور بدعت کے منکر رہو۔
- جو شخص اپنے اعمال کو زر خالص خیال کرتے ہوئے اسے شریعت کی کسوٹی پر نہیں پرکھتا وہ منافق ہے۔
- ظاہری روزہ کی نسبت باطنی روزہ رکھنا دشوار ہے کیونکہ اس میں حرام سننے، حرام پکڑنے اور حرام چلنے سے رکنا اشد ضروری ہے۔
- بخیل خدا تعالیٰ سے اور بندگان خدا کے دلوں سے دور، بہشت سے

Marfat.com

دور لیکن دوزخ کے نزدیک ہے جبکہ سخی خدا کی رحمت سے بزرگان خدا کے دلوں سے نزدیک اور دوزخ سے دور ہے۔

- آدمی کے دین کو کوئی شے درست نہیں کرتی جیسا کہ حسن خلق اور سخاوت۔
- جس نے دنیائے دُوں پر قناعت اختیار کر لی وہ باری تعالیٰ کی معرفت و توحید سے دور ہوگیا۔
- اگر کسی قوم میں اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں کوئی دوست موجود نہ رہے تو وہ قوم آفات وبلیات کا شکار ہو کر فنا ہو جاتی ہے اس لئے ان کی قدر کرو۔
- اگر خدا سے دوری چاہتے ہو تو جاہلوں اور دنیاداروں کی صحبت اختیار کرو۔
- سماع کی کثرت دلوں کو مردہ بنا دیتی ہے اس سے بچو اور حتی الوسع عزیمت پر عمل کرو۔
- انسان اس وقت تک منزل مقصود کو نہیں پاسکتا جب تک لقمہ و لباس پاک نہ رکھے اور شریعت رسول اللہ ﷺ کا اہتمام نہ کرے۔
- طلب علم سے غفلت برتنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔
- خدا ترسی سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔
- توبہ سے مراد صرف زبان سے توبہ کرنا نہیں ہے بلکہ دل میں شرمندگی کا احساس اجاگر ہو اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کی ترغیب۔
- تمام کاموں کی بنیاد اور اصلیت یہ ہے کہ روزی کا غم اپنے دل سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کی فکر اور آخرت کے غم کو اپنے دل میں جگہ دی جائے۔
- اگر اعمال شریعت کی کسوٹی پر پرکھنے سے نیک معلوم ہوں تو تبھی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عزوجل کے ہاں سرخروئی حاصل ہوگی۔

- اگر دونوں جہان کی دولت سے مالا مال ہونا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے طالب رہو۔
- گناہ خواہ صغیرہ ہو، اسے سہل نہ جانو کیونکہ یہ انسان کو دوزخ میں لے جاتا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

- دوست کی عنایت ہی بربناء حکمت ابتلا ہے۔ اسے اپنے اختیار سے طلب کرنا دشوار ہے اس لئے اس سے ہمیشہ بچو۔
- نیکو کار کو اپنے باطن کی حفاظت کرنا لازم ہے تا کہ گمراہی سے بچے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ سید بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص صبح و شام ذکر میں مشغول رہے وہ غافلوں میں سے نہیں ہے بلکہ ذاکروں میں سے ہوتا ہے۔
- ظہور خوارق و کرامت کا کچھ اعتبار نہیں اصل چیز استقامت ہے۔
- میرا طریقہ عروہ وثقیٰ یعنی اتباع سنت پیغمبر علیہ السلام و اقتداء آثار صحابۂ کرام ہے۔

Marfat.com

- مجھ کو اس مقام پر فضل الٰہی لائے ہیں اور آخر تک میں نے فضل ہی دیکھا ہے اپنے عمل سے کچھ نہیں دیکھا۔
- بقدر پلک جھپکانے کے اللہ تعالیٰ سے غافل ہوگا تو باقی طویل عمر اس نقصان کا تدارک نہ کر سکے گا۔
- طریقہ صحبت خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت۔
- سالک وہی ہے جو اپنے نفس کو فرعون کے نفس سے سو بار زیادہ بدتر جانے۔
- خلوت در انجمن سے مراد یہ ہے کہ ظاہر میں خلق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ ہو۔
- ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا وہ تمام مضار و منافع جن پر دل شیدا ہیں ان کی نفی کا اعتقاد پختہ رکھے۔
- پیر طریقت وہ ہے جو اپنے مرید کی تینوں حالتوں ماضی، حال اور مستقبل سے واقف ہو اور باخبر ہو تاکہ اس کی صحیح تربیت کر سکے۔
- شان ادب الٰہی یہ ہے کہ بندہ بہ شرف کمال بندگی ظاہر اور باطن میں باری تعالیٰ کے تمام احکامات کا پابند ہو اور ماسواء اللہ تعالیٰ کو قطعا ترک کر دے۔
- جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو پہچان لیا اس پر کوئی شے پوشیدہ نہیں رہتی۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

- ریاضت سے مراد یہ ہے کہ تعلقات جسمانی کی کلی طور پر نفی کی جائے اور عالم ارواح اور عالم حقیقت کی جانب مکمل متوجہ ہو جائے۔
- راہ سلوک سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے اختیار اور کسب سے موانع راہ تعلقات سے بچ کر گزر جائے۔
- مجاہدات خلق سے مجاہدات حق بہتر ہے۔
- مرشد کی خوشنودی کی طلب کے بغیر سلوک کی منزل طے نہیں ہو سکتی۔
- گو مرشد کی مدد کو بقا حاصل نہیں لیکن طالب کے لئے مانند پہلی سیڑھی ہے اور طالب کو بقدر کوشش حاصل کرنا لازم ہے وگرنہ راہ میں ہی بھٹک جائے گا۔
- مرتبہ فنا یہ ہے کہ ملک و ملکوت طالب سے پوشیدہ و فراموش ہو جائے اور فنا الفنا یہ ہے کہ سالک کی ہستی بھی سالک سے مفقود ہو جائے۔
- جو حق تعالیٰ کے استغناء حقیقی کے ظہور سے نہ ڈرے اور کانپے اور تھوڑی شے کو بہت نہ جانے وہ غافل ہے۔
- ولائیت کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سالک کو اوصاف حیوانی کے ساتھ نہ چھوڑے اور بوقت قصور اس سے باز پرس لازم ہو۔
- حالت جمع و قبول مراقبہ یہ ہے کہ دوسروں پر بخشش کو بنظر غائر دیکھے اور اپنے خطرات نفسانی سے آگاہ ہو کر اپنے باطن کو منور کرے اور سنوارے۔

Marfat.com

- خاموشی کی تین خصلتیں ہیں۔
(۱)۔ خطرات کی نگہداشت
(۲)۔ دل کے ذکر کا مطالعہ
(۳)۔ دل پر گزرنے والے حالات کا مشاہدہ کرنا۔
- خطرات کا روکنا بڑا کام ہے ان کو متمکن نہ ہونے دینا چاہیئے ورنہ فیض کی انتڑیوں میں سُدّہ پیدا ہو جاتا ہے۔
- عشق کی زیادتی یہ ہے کہ عاشق کو اپنے آپ سے غیبت اور معشوق کے ساتھ حضور زیادہ ہو۔
- اہل اللہ کی صحبت میں رہنا عقل معاد کی زیادتی کا ذریعہ ہے۔
- صحبت سنت موکدہ ہے اس کو اپنانے والا غیبت کلی سے محفوظ رہتا ہے۔
- استقامت ترقی باطن کا ذریعہ ہے اور اسے اختیار کرنے والا ولی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت مولانا محمد یعقوب بن عثمان چرخی رحمۃ اللہ علیہ

- جب سالک حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ راہ مستقیم کے سلوک سے منحرف ہو جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

- بعض کا قول ہے بہترین عمل محاسبہ ہے اگر تمام روز عبادت میں صرف ہوا تو شکر کرنا چاہیے اگر معصیت میں صرف ہوا ہو تو استغفار کرے۔
- بہترین عمل یہ ہے کہ اپنے تئیں ایسے شخص کی صحبت میں پہنچائے کہ اس کی صحبت میں ماسوا اللہ تعالیٰ سے دل ملول ہو۔
- فرمایا کہ اعمال و اخلاق کا اثر جمادات پر بھی پڑتا ہے چنانچہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ نماز پڑھے کہ وہاں اعمال و اخلاق ناپسندیدہ ہوتے ہوں تو وہ نماز ایسی پُر برکت و انوار نہ ہوگی جیسی کہ ایسی جگہ ادا ہو جہاں ارباب جمعیت کی حمیت کا پہنچا ہو اور یہی وجہ ہے کہ دو رکعت نماز حرم کعبہ اور جگہ کی ستر رکعت کے برابر ہیں۔
- شیخ ابوطالب مکی قدس سرہ کا مقولہ ہے کہ کوشش کر کہ کوئی آرزو اللہ تعالیٰ کے سوا تیرے دل میں نہ رہے اور اگر یہ بات حاصل ہوگی تو تیرا کام پورا ہوگیا۔
- حضرت مولانا نظام الدین خاموش قدس سرہ شریعت طریقت و حقیقت میں اس طرح مثال دیتے تھے کہ جھوٹ منع ہے پس اگر کوئی شخص اس طرح کوشش کرے کہ اس کی زبان پر جھوٹ نہ جاری ہو لیکن دل میں داعیہ ہو تو یہ شریعت ہے اور اگر دل سے بھی داعیہ جاتا رہے تو طریقت ہے اور اگر باختیار و بے اختیار "زبان و دل" سے یہ بات بالکل جاتی رہے وہ حقیقت ہے۔

Marfat.com

- فرمایا کہ اگر ذکر کا اس قدر ملکہ ہو جائے کہ ہمیشہ دل حاضر ہو اور اگر ذاکر کو اس حضور سے تعلق ہو تو وہ ابرار میں سے ہے۔
- ہمت اسے کہتے ہیں کہ کسی کام کے واسطے اس طرح دل کو جمع کرے کہ اس کے خلاف خیال دل میں نہ آئے۔حتیٰ کہ اگر کوئی کافر بھی کسی کام کے واسطے ہمیشہ دل کو جمع رکھے تو وہ کام ہوجاتا ہے اس میں ایمان اور عمل صالح کی شرط نہیں ہے۔
- منجملہ آداب طریق سے یہ ہے کہ ہمیشہ باوضو رہے فرمایا کہ دوام وضو سے فراخی رزق ہوتی ہے۔
- ارباب جمعیت وہ ہیں جو تمام مخلوق سے منہ پھیر کر مطلوب حقیقی کے مشاہدہ میں غرق ہو جائیں ان کی صحبت سے سعادت دارین حاصل ہوتی ہے۔
- توحید سے مراد غیر حق سبحانہ کی آگاہی سے دل کو آزاد کرنا ہے۔
- وحدت یہ ہے کہ دل کو غیر حق سبحانہ کے وجود کے علم و شعور سے خلاصی پائی جائے۔
- اتحاد سے مراد یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی ہستی میں استغراق مل جائے۔
- سعادت چاہتے ہو تو حق سبحانہ تعالیٰ کی دید کے ساتھ خودی سے خلاصی پاؤ۔
- شقاوت قلبی سے بچنا چاہتے ہو تو اپنی خودی سے باز رہو اور حق کی جانب لوٹ جاؤ۔
- وصل سے مراد یہ ہے کہ وجود حق سبحانہ کے نور کے شہود کے ساتھ اپنے آپ کا نسیان ہو۔
- فضل چاہتے ہو تو دل کو غیر حق سبحانہ سے جدا کرو۔

Marfat.com

- شکر سے مراد یہ ہے کہ ایسے حال کا دل پر ظاہر ہونا کہ دل اس شے کو پوشیدہ نہ رکھ سکے جسے پوشیدہ رکھنا اس حال سے پہلے واجب تھا۔
- ولی کے لئے کرامات و خوارق عادات کے ظہور کی نسبت استقامت ازحد ضروری ہے وگرنہ ولایت بے معنی ہوگی۔
- مریدی یہ ہے کہ ظاہری و باطنی فائدہ جس جگہ پائے اسے اپنے پیر کی برکت سے سمجھے۔
- اگر کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اہل سادات کی تعظیم کرنا سیکھو۔
- ادب یہ ہے کہ بندہ اپنے تئیں حق سبحانہ تعالیٰ کے ارادہ کا تابع بنائے نہ کہ حق تعالیٰ کو اپنے ارادہ کا تابع بنائے۔
- پیر وہ ہے کہ جو ایسا آئینہ ہو جس میں سوائے نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کے کچھ نظر نہ آئے۔
- مرید وہ ہے جس کی خواہش ارشادات کی آگ میں جل گئی ہو اور اس کی مرادوں اور تمناؤں میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے۔
- زبان دل کا آئینہ، دل روح کا آئینہ اور روح حقیقت انسان کا آئینہ ہے اور حقیقت انسان حق سبحانہ تعالیٰ کا آئینہ ہے۔
- غرور خدا کو پسند نہیں مغرور کا سر ہمیشہ نیچا رہتا ہے۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت مولانا محمد زاہد رخشی رحمۃ اللہ علیہ

- اگر باطن کا چراغ روشن چاہتے ہو تو اپنا تیل اور بتی تیار کرو یعنی اپنے آپ کو نفس کی خواہشات سے مکمل طور پر پاک کرو۔
- جس نے بھی اللہ تعالیٰ کو پایا اپنے من میں پایا جس نے باہر ڈھونڈنے کی کوشش کی اس نے خواری اٹھائی۔
- وہ سب سے بڑا نادار ہے جو عمل کے بنا باتوں پر زور دے۔
- اگر صحیح معنوں میں انسان بننا چاہتے ہو تو علم شرعی حاصل کرو۔
- کم سوچنا اور زیادہ بولنا بے وقوفی کی نشانی ہے۔
- جس کو دوسروں کے احساس غم سے روشناسی نہیں وہ دردِ غم سے ناآشنا ہے۔
- مال ایک ایسی ذلیل شے ہے کہ پاس موجود ہو تو سب تعظیم کرنے کو دوڑیں اور جب چلا جائے تو سب کاٹ کھانے کو دوڑیں۔
- جس کے پاس قناعت نہیں اس کے پاس غنا نہیں۔
- جس نے جھوٹ، خیانت اور غیبت سے پرہیز کیا اسی نے نام کمایا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

- وہ لوگ اندھے اور مردہ دل ہوتے ہیں جو شیخ باکمال کی صحبت سے استفادہ حاصل نہ کریں۔
- دوسروں کے تصرفات باطنی کو سلب کرنا شیخی نہیں بلکہ راہزنی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

- درویش وہ ہے جس سے خلاف شریعت کوئی کام صادر نہ ہو۔
- فقیر وہ ہے جو کرامتوں سے دور اور لوجہ اللہ ہو۔
- جب تک پاؤں میں کانٹا نہ چبھے پھول ہاتھ نہیں آتا۔
- فقر کی حلاوت نامردی اور قناعت میں ہے۔
- اگر فیض باطنی چاہتے ہو تو فقراء کے پاس خالصتاً لوجہ اللہ آؤ۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت مؤید الدین محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ

- توحید یہ ہے کہ انسان قدیم کو حادث سے علیحدہ کرے۔
- انسان کو سبب پر نظر رکھنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اسے مسبب پر پہنچنے کے لئے بنایا ہے۔
- سبب کے دروازے کو کبھی بند نہ کرو ورنہ خدا اوپر سے پھینک دے گا اور بے ادب ٹھہرائے گا۔
- مراقبہ کی حقیقت انتظار کرنا ہے اور انتظار کی صفائی مقصود کی طلب میں ہے۔
- توحید یہ ہے کہ نہیں موثر وجود میں کوئی شے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔
- حق سبحانہ تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا پورا پورا اتباع ہو۔
- اتباع باطنی یہ ہے کہ بندہ کے باطن میں سوائے حق سبحانہ کے کوئی مطلب و مقصود نہ ہو۔
- انسان کو منزل اس وقت ملتی ہے جب آدمی اپنے آپ کو منزل کی تلاش و طلب میں فنا نہ کر دے۔
- جس برتن میں جس قدر گنجائش ہو اس سے زائد اگر ڈال دیا جائے تو وہ زائد شے یا تو چھلک جائے گی یا برتن ہی ٹوٹ جائے گا۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

- احسان ہر جگہ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔
- عبادت ان اعمال کا نام ہے جو انسان کو خدا کا ہم آہنگ بنادے۔
- کائنات میں ذات نہیں بلکہ ظل یا عکس ذات ہے۔
- ہم خدا کو نہ آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں نہ کشف سے اس کے متعلق واحد ذریعہ الہام ہے۔
- صفات عین ذات ہیں بلکہ ان کا رشتہ وہی ہے جو نقش و نقاش کلام و متکلم اور نغمہ و معنی کا ہے۔
- علم ایک حقیقت ہے اور جہل عدل علم۔
- دنیا دار اور دولت مند ہی بڑی بلا میں گرفتار ہیں کہ دنیا کی عارضی مسرت کو دیکھتے ہیں اور دائمی مسرت ان سے پوشیدہ ہے۔
- نفس پر شریعت اور نیکی کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں۔
- دنیا میں آرام کا خواہاں بے وقوف اور عقل سے دور ہے۔
- متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے۔
- بچوں پر پیار آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان ہے۔
- آخرت کا کام آج کر، دنیا کا کل پر چھوڑ دے۔
- عمل کی سستی پر مغفرت کی امید ہے لیکن بداعتقادی پر نہیں۔
- ہر عمل جو موافق شریعت ہے، ذکر و عبادت میں شامل ہے اگرچہ خرید و فروخت ہو۔
- اس غرض کو مٹا دینا جو کفار کے ساتھ وابستہ ہو کمال دین ہے۔

Marfat.com

- جس قادر مطلق نے زبان کو گویائی عطا کی وہی قلب کو قوت ذکر عطا فرماتا ہے۔
- ذکر سے مراد غفلت کو دور کرنا ہے۔
- مومن ہو یا کافر کسی کی دل آزاری نہ کرو اس لئے کہ کفر کے بعد یہی سب سے بڑا گناہ ہے۔
- تمام مخلوق میں انسان ہی سب سے زیادہ محتاج ہے۔
- اپنی حاجت پر دوسروں کی حاجت کو مقدم رکھنا ہی حقیقی کرم ہے۔
- اپنے باطنوں کو خالص رکھیں اور ظاہر کو سلامت۔
- اپنے عیبوں کو دیکھتے رہیں اور اپنے گناہوں کے غلبہ کا مشاہدہ کرتے رہیں۔
- اپنی نیکیوں کو زیادہ ہونے کے باوجود تھوڑا سمجھیں اور اپنی برائیوں کا بہت زیادہ خیال رکھیں اگرچہ تھوڑی ہوں۔
- دنیا کے مال کی محبت اور اسے جمع کرنے سے اجتناب کریں۔
- نیک بخت وہ ہے جو عمر کو غنیمت جان کر اسے یادِ خداوندی میں صرف کرے۔
- محبوب کے تابع ہونے کی وجہ سے محبوب کی ہر چیز محبوب ہوجاتی ہے۔
- شریعت کے تین جزو ہیں۔ علم، عمل اور اخلاص ان کا حصول اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔
- سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ شریعت کی ترویج اور احکام الٰہی کے فروغ کے لئے کوشش کی جائے۔
- اخلاص مقام رضا کا لازمی نتیجہ ہے مگر ہزاروں میں سے کوئی ایک اس دولت سے مشرف ہوتا ہے۔

Marfat.com

- انسان تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محتاج ہے۔
- ندامت بعداز گناہ بھی داخل توبہ ہے۔
- اظہار عجز، عبادت ہے۔
- بے عمل عالم پارس پتھر کی مانند ہے جو دوسروں کو سونا بناتا ہے اور خود پتھر کا پتھر رہتا ہے۔
- نرم خو اور متواضع کے لئے جہنم حرام ہے۔
- اپنے مخالفوں سے بحث نہ کرو اور جو نیک بات ہو اسے دوستوں کو بھی سناؤ۔
- سب سے بڑی اور اچھی نصیحت یہ ہے کہ تقلید نبی ﷺ کرو۔
- کمزور پر حملہ بزدلی ہے ہم پلہ پر بدخلقی ہے اور زبردست پر شوخ چشمی ہے۔
- بچوں کو پیار کرنا بھی خدا کو خوش کرنا ہے۔
- دنیا کی مصیبتوں کو برداشت کر کیونکہ یہ تیری ترقی کا سبب بنیں گی۔
- دوست کے ناراض ہونے کے خیال سے اسے حق بات نہ بتانا حق دوستی نہیں۔
- جس کسی شخص کے پاس بیوی، گھر، نوکر اور سواری ہو وہ بادشاہ ہے۔
- سب سے زیادہ مشکل کام نفس پر شریعت اور نیکی کی پابندی ہے۔
- ظاہر دراصل باطن کا نمونہ ہے۔
- سب سے زیادہ عذاب عالم بے عمل پر ہوگا۔
- دل آنکھ کے تابع ہے آنکھ بگڑے گی تو دل کی حفاظت مشکل ہے۔
- عورت کی نامحرم سے نرم لہجے میں گفتگو بھی داخل بدکاری ہے۔
- وہ تھوڑا سا عمل جس پر تو مداومت کرے اس عمل سے اچھا ہے جس سے ملول ہو کر تو اسے چھوڑ دے۔

Marfat.com

- کلام کی آفت طوالت اور کام کی آفت فراغت ہے۔
- حسن ظاہری پر فریفتہ نہ ہو کیونکہ اس کی اصل سراسر غلاظت کی پوٹ ہے۔
- عورت کا باریک کپڑا پہننا اس کے ننگی ہونے کے حکم میں ہے۔
- حادثات دنیا کی تلخی کڑوی دوا کی مثل ہے۔
- جب مومن پر ہیبت الٰہی جم جاتی ہے تو اس کی عبادت و اطاعت کو دوام ہوتا ہے۔
- خیرات دے جس کو چاہے کہ تو امیر ہے اس کا' مانگ جس سے چاہے کہ تو اسیر ہے اس کا۔
- قرب بخشنے والے اعمال فرائض ہیں اور ایک فرض کی ادائیگی ہزار سال کے نوافل ادا کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔
- ذکر سے مراد یہ ہے کہ غفلت کو دور کیا جائے اور آئندہ کے لئے اسی سے بچا جائے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ

- ناجنس اور مخالف طریقہ اور بدعتی کی مجلسوں سے بچو یہ زہر قاتل ہیں۔
- وہ صوفی، صوفی نہیں جس کا عمل خلاف سنت رسول اللہ ﷺ ہو اور وہ مسند شیخی سجائے بیٹھا ہو۔
- جاہل صوفی شیطان ابلیس کا استاد ہے اور گمراہی کا باعث ہے ایسا شخص رہبر بننے کے لائق نہیں۔
- جاہل صوفی شیطان کا جال اور پوشیدہ چور ہے اس لئے اس کی صحبت سے ہر حال میں بچو۔
- فقیر وہ ہے جو کسی سے بگاڑ پیدا نہ کرے۔
- حروف مقطعات جو حق سبحانہ کے اسرار ہیں اس کا اہل وہی ہے جو کلی طور پر رب سبحانہ، کا بندہ بن جائے۔
- بے ادب بے مراد، باادب بامراد۔
- تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو تا کہ ایمان سلامت رہے۔

(۱)۔ غافل علماء

(۲)۔ مداہنت کرنے والے قاری

(۳)۔ جاہل صوفی

- جو شخص کہ مشیخت کی مسند پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا عمل جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق نہیں اس سے ہزار بار پناہ مانگو ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔
- وحدت وجود یہ ہے کہ سالک ممکن کے وجود کو واجب کے ساتھ متحد

Marfat.com

دیکھے اور اخلاق و تقلید کا فرق سمجھے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ سیف الدین صدر الاولیا رحمۃ اللہ علیہ

- دوسروں کی تکلیف برداشت کر، اہل اللہ کا شیوہ ہے۔
- دوسروں پر ظلم کرنے کی بجائے اپنے نفس پر ظلم کرلینا جہاد ہے۔
- خلق اللہ کی خدمت میں سر الٰہی پنہاں ہے۔
- اگر تم نے اپنے نفس کی پہچان کرنی ہے تو در اولیاء پر سرخم کر۔
- ولی اللہ راز و نیاز خداوند سے واقف ہوتے ہیں۔
- جو لوگ راہ دنیا پر مر گئے وہ مردہ ہی رہے۔
- دنیا کی خواہش کم کر کیونکہ دنیا ہمیشہ زوال پذیر رہی۔
- جس عالم دین نے مادیت کو اپنا لیا گویا اس نے حاصل شدہ علم رائیگاں کیا۔
- مادیت اور علم دونوں متضاد ہیں۔
- اے خدا کے بندو! رب تعالیٰ کی خدمت میں شب و روز بسر کرو۔
- اے لوگو! اطیعو اللہ کا ہی حق ادا کرو۔
- تم سوچ لو تمہاری فلاح و بہبود راہ ہدایت ہی میں ہے۔
- کسی کی غیبت نہ کر، اسی میں دونوں جہاں کی فلاح ہے۔
- زناء عذاب دوزخ سے کم نہیں ہے۔
- کنبہ پروری کرو لیکن دوسروں کا خیال زیادہ رکھو۔

Marfat.com

- اسلام نے مسلمانوں کو بہت کچھ دیا اسلام کا احسان مند رہ۔
- عاشق ذات حق کی مجلس میں جا تا کہ تم بھی اسی آگ میں جھلس سکو۔
- دوسروں کے مال کی طلب نہ کر خدا پر توکل سب سے بہتر ہے۔
- خدا کا احسان دیکھ اور اس کا شکر ادا کر۔
- مصائب و آلام میں صبر کر اور اچھے حالات کا انتظار کر۔
- سماع بظاہر میں راکھ کی مانند بباطن آتش کدہ درد وغم کا سوز ہے۔
- احوال باطنی کے اسرار کا اہل وہی ہے جو طریق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پرتو بن جائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

- رکن عمارت دنیا رکن عبارت دل
  کہ عرش اعظم است ایں دل بقول پیغمبر

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ

- بیعت کی تین اقسام ہیں۔
  (۱)۔ برائے توسل پیران کبار
  (۲)۔ برائے توبہ
  (۳)۔ کسب نسبت
- دنیا کی دوستی ہر گناہ کی جڑ ہے جب یہ دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو گناہ بھی یقیناً سرزد ہونے لگتے ہیں۔
- دل ایک ہی ہے اس میں دُنیا اور اللہ تعالیٰ کی محبت یکساں نہیں رہ سکتی ایک کے آنے سے دوسری رخصت ہوجاتی ہے۔
- سماع وہ شے ہے جو رحمت الٰہی کا باعث ہوتی ہے اور حلال ہے۔
- بے مزا طعام شکر دل سے میرا ہوتا ہے۔
- اگر ابواب سعادت کی کشائش چاہتے ہو تو ذکر سے کام لو۔
- حق تعالیٰ کا مجاور ہونا قبروں کے مجاور ہونے سے بہتر ہے۔
- شکر یہ ہے کہ نفس کو بیانات سے روکے اور اس کی مخالفت کرے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

- حقِ نفس غذا کا فرائض و سنن کی طاقت کے مقدار ہونا ضروری ہے تاکہ رضائے نفس حاصل ہو۔
- صوفی وہ ہے جو دنیا و آخرت کو پس پشت ڈال کر مولا کی جانب متوجہ رہے۔
- دنیا میں تین کتابیں بے نظیر ہیں۔

(۱)۔ قرآن شریف

(۲)۔ صحیح بخاری

(۳)۔ مثنوی مولٰنا روم

- عقل دو قسم کی ہے۔

(۱)۔ ایک نورانی

(۲)۔ دوسری ظلمانی

عقل نورانی یہ ہے کہ بغیر واسطہ کے امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر دلالت کرتی ہے۔

عقل ظلمانی یہ ہے کہ مرشد کی ہدایت کے چراغ پر راہ لائے۔

- دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے اور گناہوں کا سرِ کفر ہے۔
- انا الحق کہنا آسان ہے اور انا کو دور کرنا مشکل ہے۔
- جو شخص مخدوم ہونا چاہے وہ اپنے مرشد کی خدمت کرے" ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد"۔
- فقیر کے چار حروف ہیں۔

Marfat.com

(۱)۔ ف (فاقہ)

(۲)۔ ق (قناعت)

(۳)۔ ی (یاد الٰہی)

(۴)۔ ر (ریاضت الٰہی)

اس کے بجا لانے والا چار عنایات سے ہمکنار ہوتا ہے۔

- چار باتیں رسوائی کا باعث ہیں۔

(۱)۔ فصیحت

(۲)۔ قہر الٰہی

(۳)۔ یاس

(۴)۔ رسوائی

- لقمۂ شک زیادتی ظلمت کا نشان ہے۔
- درویشوں کی بھوک والی رات شب معراج کی مانند ہوتی ہے۔
- آدمی چار قسم کا ہے۔

(۱)۔ نامرد.....دنیا کا طالب

(۲)۔ مرد.....عقبیٰ کا طالب

(۳)۔ جوانمرد.....مولا اور عقبیٰ کا طالب

(۴)۔ فرد.....مولیٰ کا طالب

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت مولانا مولوی محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص نماز باجماعت ادا کرے غربا نوازی اور عدل سے کام لے درحقیقت وہی شاکر ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت حاجی حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ

- جو نادان ہے وہی حق پاتا ہے جو دانا ہوا وہ کام سے گیا۔
- توجہ ذکر وفکر پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ اس سے عارف حق منزل مقصود پر جلد پہنچ جاتا ہے۔
- خطرات دل سے پاک چاہتے ہو تو زبان سے ذکر الٰہی کرو اور دل سے خطرات کو برا جانو۔
- جس ویہڑے رب او کیوں کرے غم۔
- کوڑے میں لعل ہو تو نور سوتا ہے اور جب نور جاگتا ہے تو مومن بن جاتا ہے۔
- جس طرح چکی کا کام آٹا پیسنا اور بنجارے کا کام گانا ہے اسی طرح انسان کا کام بھی ذکر الٰہی کرنا اور خطرات کا کام دل سے بھاگنا ہے۔
- ذکر حق کے لئے لازم ہے کہ ایک ہاتھ سے بھیک لے اور دوسرے

Marfat.com

ہاتھ سے کتے کو بھگائے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ قادر بخش جہانخیلی رحمۃ اللہ علیہ

- جو کوئی اپنے محبوب و مطلوب کے سوا کسی اور جانب نظر رکھے وہ طالب کمال نہیں۔
- پیر وہ ہے جو مرید کو مغلق گناہ اور تکلیف سے مرید کو آگاہ رکھے۔

☆ ☆

حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

- اگر بقاو دائم چاہتے ہو تو فنا فی الجان اختیار کرو۔
- مرید کامل وہ ہے جو باوصف پیر سے آگے بڑھ جانے کے پیر کا ادب و تعظیم کرتا ہے۔
- کرامت حقیقی فعل اللہ اور بندہ درمیانی واسطہ ہے اور یہ بلا ارادۂ خیال بندہ سے سرزد ہوتی ہے۔
- طالب مراد وہ ہے جو جذب و محبت اللہ تعالیٰ رکھنے کے باوصف نامکمل ہو اور اپنی تکمیل چاہتا ہو جبکہ مرید وہ ہے جو اس سے مبرا ہو لیکن کسی نگاہ کامل سے مقصود کو پہنچے۔

Marfat.com

- جو مومن اپنے عیوب کو خود دیکھے اور ان پر سزا مقرر کرے اور ان کے نکالنے کے درپے ہو وہی مومن کامل کہلانے کا حقدار ہے۔
- فقیر وہی ہے جو مانند چھاج ہو۔
- توکل یہ ہے کہ مخلوق سے غنا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو۔
- علم کی دو اقسام ہیں۔
  (۱)۔ علم لدنی
  (۲)۔ علم کسبی
- مسائل کی حقیقت جاننا چاہتے ہو تو دل کا طاق کھولو اور اس سے فتویٰ لو۔
- یاد رکھو اللہ تعالیٰ کو عجز و انکساری اور بندے کی گریہ زاری بے حد پسند ہے۔
- نفس انسان کو ہمیشہ ذلت و خواری سے دوچار کرنے کے درپے رہتا ہے توکل اللہ تعالیٰ سے ہی اس کی خرابیاتیاں دور کی جاسکتی ہیں۔
- قدیر کا تعلق قادر کی ذات سے اور محیط کا تعلق اس کی صفات سے ہے۔
- شیطان کا کام ورغلانا اور رحمان کا کام بچانا ہے اس لئے رحمان پر توکل یقین کو پختہ کرو تا کہ شیطان کی شیطانیت سے بچ سکو۔

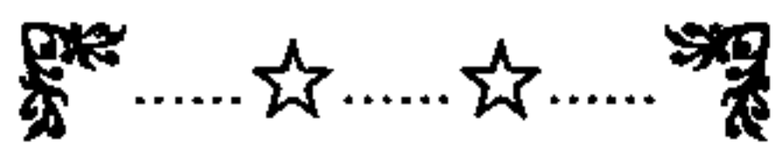

Marfat.com

حضرت خواجہ خاوند المعروف ایشاں رحمۃ اللہ علیہ

- فقیر کے غضب سے بچو جو تیر اس کی کمان سے نکلا وہ واپس کبھی نہیں لوٹا۔
- ایمان صالح دنیائے دوں سے بہتر ہے۔
- گستاخ و بے ادب حرام بود۔
- جو شخص ضمیر کی پروا نہیں کرتا اس پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔
- سالک کو ان اصولوں پر سختی سے کاربند رہنا چاہیئے وہ اصول یہ ہیں۔

(۱)۔ یادداشت

(۲)۔ نگہداشت

(۳)۔ خلوت در انجمن

(۴)۔ سفر در وطن

- فرماتے ہیں کہ ہمارے سلسلے میں سالک کو شیخ کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے اور نماز عصر کے بعد اپنے دن بھر کے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ صبح سے اب تک کیا کیا ہے اور کتنے نفس گم کئے ہیں۔
- فرماتے ہیں کہ مریدوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بزرگوں کے اقوال و ملفوظات کا مطالعہ کرتے رہیں۔
- بزرگوں کی باتیں اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے زمین پر ایک لشکر ہے۔ ان کی برکت سے مریدوں کے احوال قوی ہوتے ہیں اور مشتاقین کا شوق بڑھتا ہے۔
- سالک کو مراقبہ کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔

Marfat.com

- مراقبہ تمام صفات کمال کا جامع ہے اور تمام نقصانات سے پاک ہے۔ذکر کثرت سے کرنا چاہیئے اور اس سے کسی وقت بھی خواب یا پابندی میں غافل نہ رہنا چاہیئے۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ

- درویش وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ کمال استغناء سے پیش آئے اور ان کے معاملات کو درست کر لے۔
- آخرت کے کام آج ہی کرو اور دنیا کے کام کل پر چھوڑو۔
- جو شخص کافروں کو عزیز رکھتا ہے اس نے اہل اسلام کو ذلیل کیا۔
- بُرے علماء وہ ہیں جو لوگوں سے عزت کے طالب رہتے ہیں۔
- جو شخص صبح وشام توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔
- عالم رنگ و بو میں جتنی مخلوق ہے وہ سب آپس میں ایک برادری ہیں۔
- دل آزاری بدترین گناہ ہے اس سے ہر صورت بچو۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت ابوالبرکات خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- عوام کی توبہ یہ ہے کہ ممنوعہ اشیاء سے اجتناب اور گناہوں سے احتراز کیا جائے جبکہ خواص کی توبہ یہ ہے کہ اپنی حالت کی نگہداشت ہو اور نگرانی کریں۔
- حقیقی توبہ یہ ہے کہ گناہ کا خیال اور تصور بھی دل میں پیدا نہ کرو وگرنہ یہ عہد شکنی ہو گی۔
- مرید وہ ہے جو ہر حالت میں متوکل رہے اور رزق کے حیلے ضرور اختیار کرے بیکار نہ بیٹھے بلکہ اس یقین پر کامل ہو کہ اللہ تعالیٰ رزاق العالم اس کا رزق ضرور اسے بہم پہنچائیں گے۔
- جو یقین کامل کو چھوڑتا ہے وہ مصیبتوں کو دعوت دیتا ہے۔
- مرید وہ ہے جو کسی لحہ بھی ذکر سے غافل نہ ہو کیونکہ ذکر الٰہی تمام عبادات کا سر ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ

- اسی کا چہرہ نور سے منور ہوگا جو صلاحیت، پرہیز گاری اور یاد الٰہی میں زیادتی کرے گا۔
- سلوک کی پہلی بھاری شرط محبت شیخ کامل ہے اس کے بغیر منزل سلوک طے نہ ہو سکے گی۔
- سماع کے عوارض سے بچاؤ کے لئے لازم ہے کہ انسان وقوف قلبی اور ذکر خفی اختیار کرے۔
- حسد انسان کو ابوالحکم سے ابوجہل بنا دیتا ہے۔
- جو جیسا ارادہ اور محبت رکھے گا ویسا ہی بن جائے گا۔
- نفع آخرت حاصل کرنا چاہتے ہو تو بزرگان کی خدمت کرو۔
- سالک وہ ہے جو مصائب ایام پر شکوہ کناں نہ ہو بلکہ صبر و استقامت کا مرقع ہو۔
- وہ بے بہرہ ہے جو تصوف اور سلوک کو مغز شریعت نہ جانے۔
- تنگی اور تکلیف کے بغیر خدا کے دوست نہیں بن سکتے۔
- دُعا اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ وساوس اور خیال سے پاک نہ ہو۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالکریم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

- درویش وہ ہے جو جو بدعتی لوگوں کی مجالس اور صحبت زہر قاتل سے اپنا آپ بچائے۔
- مرید وہ ہے جو فروعی مسائل میں بھی اپنے پیشوا کی تقلید کرے۔
- وہ شخص لائق صحبت نہیں جس سے نفسانی خواہشات اور دنیا کی محبت غالب آئے۔
- اس شخص کی صحبت اکسیر کا حکم رکھتی ہے جس سے دنیا کی محبت سرد ہو اور آخرت کا شوق بڑھے۔

.....☆.....☆.....

حضرت پیر جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

- کامیاب شخص وہ ہے جو رات کو ایک گھڑی یاد الٰہی میں اس طرح بسر کرے کہ دل سے اللہ کریم کو کہہ دے کہ یا اللہ اب میں تیرا تو میرا اب میں کسی کا اور نہ میرا کوئی۔
- مراقبہ حقیقی سے مراد یہ ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے خبر ہو جانا۔
- ذاکر وہ ہے جو ہاتھوں سے کام لے پاؤں سے چلے پھر آنکھوں سے دیکھے مگر دل ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔

Marfat.com

- ذکر بغیر فکر بے کار کا رشتہ ہے۔
- ذکر نعمی و اثبات ایک ایسی نعمت عظمیٰ ہے جس سے انسان کا دلِ منور اور مطمئن ہوتا ہے۔
- اس کا دل مردہ اور پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے جو ذکر سے غافل ہو جائے۔
- ایسی دنیا جو ذکر الٰہی اور فرائض شرعی کی انجام دہی سے غافل ہو قابل مذمت ہے۔
- وہ درویش نہیں جو تہجد کا پابند نہیں۔
- بدقسمت ہے وہ رات کے پہلے حصہ میں جاگا اور آخری شب سو گیا اور مغفرت کے دروازوں سے محروم رہ گیا۔
- زیادہ سونے والا خالی ہاتھ رہتا ہے۔
- جہاں دل خواہشات دنیا میں مست ہوا دین وہاں سے بھاگ گیا۔
- صوفی وہ ہے جس کا دل ہوا سے مستغنیٰ ہو کر اللہ تعالیٰ کی جستجو میں رہے اور آداب بجا لاتے ہوئے راضی بہ رضا رہے۔
- فقیر کے لئے اخلاص عمل سے بڑھ کر کوئی شے بہتر نہیں ہے طمع و حرص اسے برباد کر دیتے ہیں۔
- فقیری سے مراد طمع مت کرو، جمع مت کرو، منع مت کرو۔
- جو درویش گفتگو میں الجھاؤ کا شکار ہوا وہ معیوب ہوگیا۔
- تین مرتبہ ایک شے سے حفاظت جنت کا باعث ہے۔

(۱)۔ صبح کی نماز سے سورج نکلنے تک خاموشی کا روزہ۔

(۲)۔ عصر کی نماز سے مغرب تک خاموشی کا روزہ۔

(۳)۔ عشاء کی نماز کے بعد سونے تک خاموشی کا روزہ۔

- جو اپنے حسب نسب پر فخر کرتا ہے وہ علم و ادب سے محروم ہے۔

Marfat.com

- ایمان اور عقیدے کی درستگی چاہتے ہو تو اہل اللہ تعالیٰ کی صحبت اختیار کرو۔
- اگر سخت گرفتِ خداوندی سے بچنا چاہتے ہو تو احکام خداوندی بجا لانے میں کوتاہی نہ کرو۔
- سب سے بہترین بات کسی سے مباحثہ نہ کرنا، کسی فقیر کی بدنامی نہ کرنا، کسی سے بُرا سلوک نہ کرنا ہے۔
- مہمان کے آگے وافر مقدار میں رکھو خواہ ایک ہی روٹی کھائے۔
- اگر مومن اور فقیر سے کچھ پانا چاہتے ہو تو خاموش و باادب رہا کرو۔
- مال اور مرتبہ دو بڑے بت ہیں۔
- حلال خون اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب رزق حلال کمایا جائے۔
- دوست اسے بناؤ جو کبھی فانی نہ ہو۔
- ولی اللہ جب تک دنیا میں زندہ رہتا ہے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے تلوار میان میں اور جب وہ دنیا سے سفر کر جاتا ہے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے ننگی تلوار۔
- نفس مارنا چاہتے ہو تو کم کھاؤ، کم سو، کم بولو۔
- بندہ جس وقت وضو کرتا ہے فرشتے پردہ کر لیتے ہیں اور جب وضو میں گفتگو کرے تو پردہ اٹھا لیتے ہیں۔
- جو شخص نماز روزہ نہیں رکھتا اس کے ساتھ تمام سماجی رابطے ختم کر دینے چاہیے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

- جو مسلمان ایک مرتبہ سود لیتا ہے وہ ستر مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کرتا ہے۔
- بے کار باتوں سے بچو یہ اللہ تعالیٰ عزوجل کو ناپسند ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کا نام دکھاوے کے ساتھ مت لو بلکہ گھر کے دروازے بند کر کے اور کونے میں مصلےٰ بچھا لو تا کہ اسے پاسکو۔
- جب تک انسان خود غرضی، جھوٹ، دغا بازی، بے ایمانی اور حرام کاری نہ چھوڑے وہ کبھی بارگاہ الٰہی میں سرخروئی نہ پا سکے گا۔
- جو کوئی گالی گلوچ کرتا ہے وہ خود بھی تباہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی تباہ کرتا ہے۔
- جب تک دوا اور دُعا یکساں ساتھ نہ ہوں بیماری کبھی دور نہیں ہو سکتی۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل اپنا بندہ بنائے۔
- کسی کو سجادہ نشین نہ بناؤ۔
- شریعت پر سختی سے عمل کرو۔
- نماز ہمیشہ خشوع و خضوع اور حضور سے ادا کریں۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت محمد اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالا رحمۃ اللہ علیہ

- اکلِ حلال کے بغیر عبادت بے کار ہے۔
- قلب کی تاریکی اور ظلمت دور کرنے کے لئے درود شریف سے بہتر کوئی عمل نہیں۔
- غصہ برائے نفس برا اور برائے اللہ تعالیٰ عزوجل اچھا ہے۔

☆.....☆.....

حضرت میاں رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ

- جب بارش ہوتی ہے تو اس کی رحمت کا بادل روڑی پر بھی پڑ جاتا ہے اسی طرح ابر رحمت سے گرنے والی بوند سیپ کے منہ میں جا کر موتی بن جاتی ہے۔

☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- نماز ہر دکھ تکلیف کا مداوا ہے۔
- صوفی اللہ تعالیٰ عزوجل کے اختیار سے ہوتا ہے اور زاہد نفس کے اعتبار سے۔
- اللہ تعالیٰ کے بندے ہمیشہ مشیّت کے تابع ہوتے ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

- جو کام حکمت سے خالی ہو وہ آفت ہے، جو خاموشی سے خالی ہے وہ غفلت ہے جو نظر حکمت سے خالی ہے وہ ذلت ہے۔
- علم کی عظمت حلم سے ہے اور حلم علم سے۔
- جو شخص دنیا میں رہ کر دنیا کی محبت سے بچتا رہے اس نے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچایا اور دوسروں کو بھی۔
- غم سے روح میں توانائی آتی ہے۔
- چشم و زبان کی آزادی روح کے لیے قید ہے۔
- جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔
- لوگ صرف اس سے ڈرتے ہیں جو اللہ سے ڈرے۔
- دنیا کا عذاب یہ ہے کہ تمہارا دل مردہ ہو جائے۔

Marfat.com

- دنیا میں تمہارے نفس سے زیادہ کوئی سرکش جانور نہیں جو سخت ترین لگام کے لائق ہو۔
- دین اسلام سب نیکیوں کا نچوڑ ہے۔
- مصیبت یا خوشی کے وقت ناحق بات سے بچو اور حق بات پر ڈٹے رہو۔
- جنت کے مقابلے میں بڑی سے بڑی نعمت حقیر ہے اور دوزخ کے مقابلے میں بڑی سے بڑی مصیبت آسان اور قابل برداشت ہے۔
- دانا بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔
- جھوٹا شخص سب سے زیادہ نقصان اپنے آپ کو پہنچاتا ہے۔
- دنیا کو اپنی سواری جانو اگر تم اس پر سوار رہے تو یہ تمہیں منزل تک لے جائے گی اور اگر تم نے اسے خود پر سوار کرایا تو تمہارے لئے ذلت وہلاکت ہے۔
- دینی بھائی ہم کو بیوی بچوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں کیونکہ یہ دین کے یار اور ساتھی ہیں لیکن بیوی بچے دنیا کے یار ہیں جن میں سے بعض دین کے دشمن ہو جاتے ہیں۔
- جو شخص خدا کی اطاعت کرتا ہے اسے دوست رکھو۔ کیونکہ صالح شخص کو دوست رکھنا حق تعالیٰ کو دوست رکھنا ہے۔
- آدمی بے چارہ ایسے مکان اور سرائے پر راضی ہوا ہے جس کے حلال کا حساب دینا ہوگا اور جس کے حرام کا عذاب سہنا ہوگا۔
- جس نے دنیا کو پہچان لیا اس نے دنیا کو دشمن سمجھا۔
- میرے نزدیک عاقل وہ ہے جو دنیا کو صرف اور خراب کر کے آخرت کا سامان درست کرے۔

Marfat.com

- وہ بے وقوف ہے جو دنیا بنانے کے لیے عاقبت کا ٹھکانہ خراب کرے۔
- انسان پر تعجب ہے کہ اپنی خواہشات پر بے دریغ خرچ کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک درم بھی خرچ کرنا اسے برا معلوم ہوتا ہے حالانکہ اسی میں اس کا بھلا ہے آخری روز اسے معلوم ہوگا کہ جو نفس کی خواہشات پر خرچ کیا وہ جہنم کا ایندھن بنا اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ پر خرچ کیا وہ نجات کا موجب ہوا۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ دیکھے کہ تیرے بعد تیری دنیا کیسی ہوگی تو تُو دیکھ لے گا کہ دوسرے مرنے والوں کے بعد ان کی دنیا کیا بنی۔
- میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے دنیا طلب کی ہو اور اسے عاقبت بھی مل گئی ہو لیکن جس نے عاقبت طلب کی اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا بھی عطا کر دی۔
- تم اگر دیکھو کہ زاہد یا عالم دنیا دار امیروں سے اپنی تعریف سن کر خوش ہوا ہے تو جان لو کہ بڑا ہی ریا کار ہے۔
- آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو دنیا کمانے کے لیے علم پڑھیں گے اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہو گی کہ علم معدوم نہ ہو اور وہ بے عمل عالم قیامت کے روز اپنے علم کو اپنے لیے وبال پائیں گے۔
- جس کا دل دنیا کی محبت سے لبریز ہو تو اس کا دل مردہ ہے۔
- تنگ دست کو حقیر نہ جانو کیونکہ جب قیامت کے دن تنگ دست اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور میں پیش ہوگا تو باعزت ہوگا۔
- خوفِ خدا ہر دم دل میں جاگزیں ہونا چاہیے۔
- غیبت کا کفارہ استغفار کرنا اور جس کی غیبت کی ہو اس سے معافی چاہنا ہے۔

Marfat.com

- جو خود کو عالم جانے وہ جاہل ہے۔
- جو اپنے کو دوسروں پر فضیلت دے وہ متکبر ہے۔
- راگ (گانا بجانا) ہرگز نہ سنو کہ انجام اس کا فساد ہے۔
- مومن کا کام آہستگی میں عبادت اور تنہائی میں دُعا ہے۔
- دین تقویٰ اور پرہیز گاری کا نام ہے۔
- طمع تقویٰ اور پرہیز گاری کا دشمن اول ہے۔
- دل کا مرجانا انسان کے لئے سب سے بڑی خرابی ہے۔
- اچھا صابر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے حکم کی تعمیل میں صبر کرے۔
- ناقص کامل کو کبھی بھی نفع نہیں پہنچ سکتا۔
- علم نافع اور عمل کامل، اخلاص، قناعت، صبر و جمیل قیامت کے روز بلند مقامات سے نوازتے ہیں۔
- انسان کو بھیڑوں سے سبق سیکھنا چاہیئے بھیڑ اپنے چرواہے کی آواز سن کر چرنا چھوڑدیتی ہے اور جدھر وہ اشارہ کرتا ہے اُدھر چل پڑتی ہے جبکہ انسان اپنے نفس کی پیروی اور حکم میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننے سے انکاری ہو جاتا ہے۔
- قناعت انسان کو دنیا اور لوازمات دنیا سے بے نیاز کر دیتی ہے۔
- تنہائی اختیار کرنا سلامتی، خواہش نفس کو ٹھکرانا، آزادی، زبان پر قابو پانا، دل کو جلانا اور زبان میں اثر پیدا کرنا ہے۔
- غصہ کی حالت میں جھوٹ کو زبان سے نہ نکالنا، ممنوعہ باتوں اور امور سے بچنا اور اوامر کی پابندی کا نام پرہیز گاری ہے۔
- مومن بردبار اور دکھاوے کی نفلی عبادت سے مبرّا ہوتا ہے۔
- علم بلاعمل بیکار اور بے فائدہ شے ہے۔
- مردہ دل کبھی بھی بیدار نہیں ہوتے البتہ سوئے ہوئے دل نیند سے

Marfat.com

جگائے جا سکتے ہیں۔

- ورع کی تباہی کا کام طمع انجام دیتی ہے۔
- موت کے آگے ہر تدبیر بے بس ہے اس لئے اس کا خندہ پیشانی سے استقبال کرو۔
- ریاکاری سے بچو یہ ایک ایسی مہلک بیماری ہے جس سے تمام بلند مراتب آن کی آن میں چھن جاتے ہیں اور خدا کی مہربانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔
- زہد یہ ہے کہ بلاؤں پر صبر کیا جائے اور خدا کی منع کردہ چیزوں سے دور رہا جائے۔
- زہد حقیقی یہ ہے کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے ہو نہ کہ بہشت میں جانے کی خواہش کے لئے۔
- تین چیزوں کی سختی سے پرہیز کرو تبھی قرب الٰہی پا سکتے ہو۔

(۱)۔ بادشاہوں کے قرب اور ان کی عنایات کی تمنا سے۔

(۲)۔ کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے سے۔

(۳)۔ دنیا کے کسی بھی راگ رنگ سے پرہیز۔

- اعمال کی بربادی کا باعث مردہ دل ہوتا ہے۔
- جب دنیا کی محبت، ہوس اور لالچ دل و دماغ پر سوار ہو جائے تو سمجھو کہ دل مردہ ہو چکا ہے اور سارے نیک اعمال ضائع اور برباد ہو جاتے ہیں۔
- جو شخص کسی بدطبقہ کے لوگوں سے رسم و راہ پیدا کرتا ہے تو دراصل یہ اس کی اپنی برائی اور شرارت کا نتیجہ ہوتا ہے۔
- اگر کوئی شخص دو کراماتوں کے نصیب ہونے کے بعد بھی کسی اور کرامت کا طالب ہو وہ فریبی، جھوٹا اور علم و عمل میں غلط کار ہے۔

Marfat.com

- کرامت وہ ایمان ہے جس سے یقین ابھرے اور وہ عمل ہے جو بار آور ہے۔
- مسلمان بننے کا بہترین کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کا زبان سے اقرار انسان کرے اس کو دل سے بھی مان لے پھر اس کو دنیا کی کوئی پرکشش چیز بھی گمراہ نہیں کر سکتی۔
- اگر خدا تمہارا مددگار ہے تو دل میں سے ہر قسم کا خوف نکال دو اور اگر خدا مددگار نہیں ہے تو کسی سے کوئی امید نہ رکھو۔
- تقویٰ کی اصل روح یہ ہے کہ انسان غیض و غضب کی حالت میں بھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔
- صحیح متقی کہلانے کا حقدار وہ ہے جو ہر حال میں حق بات کرے اور معروف باتوں کی پابندی کرے اور ممنوعہ باتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔
- جلوت سے خلوت اچھی ہوتی ہے کیونکہ دوست کے ساتھ راز و نیاز تنہائی میں ہی ہو سکتے ہیں۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص لوگوں کے ساتھ باتیں کرنا اور مشغول ہونا بہ نسبت اللہ تعالیٰ عزوجل کی یاد اور عبادت کے زیادہ پسند کرتا ہے اس کا علم تھوڑا، دل اندھا اور عمر رائیگاں ہے۔
- دنیا داروں کی دوستی مثل فالودہ کے ہے جو خوش رنگ مگر بدمزہ ہوتا ہے۔
- جو شخص خواہشاتِ نفس کی طلب میں مشغول رہتا ہے شیطان اس کی گمراہی سے بے فکر ہو جاتا ہے۔
- جو آیت مبارکہ ایاك نعبد و ایاك نستعین پڑھ اور سن کر بھی نعمت خداوندی سے مستفید نہ ہو اور دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائے وہ سراسر شیطان کے فرمانبردار کارندے ہیں۔
- دنیا میں سب سے بہتر عمل اخلاص ہے اگر اخلاص موجود نہیں تو انسان فقیر دنیا ہے۔
- دنیا والوں سے طلب کرنے والے علماء شیطان کے مرید ہیں۔
- جو عالم دنیا کو دوست رکھتا ہے اس کے دل سے ذکر الٰہی کی حلاوت فنا ہو جاتی ہے۔
- کارسازِ حقیقی کی کارسازی پر راضی رہو تا کہ تجھے نجات حاصل ہو۔
- جس نے راہ الٰہی میں دنیا کو طلاق دی اس کو ماسوائے اللہ تعالیٰ عزوجل کے کسی بھی شے کی حاجت نہ رہی۔
- محبوب ترین عمل وہ ہے جو خلوص پر مبنی ہے۔
- اخلاص عمل کے لئے ایسے ہے جیسے جسم کے لئے روح جس طرح جسم

Marfat.com

بلا روح ایک پتھر ہے اسی طرح عمل بلااخلاص بیکار ہے۔

- اگر باطن کی وقعت چاہتے ہو تو عمل پر زیادہ زور دو۔
- محبوب ترین عمل وہ ہے جو خلوص پر مبنی ہے۔
- اخلاص عمل کے لیے ایسے ہے جیسے جسم کے لئے روح جس طرح جسم بلاروح ایک پتھر ہے اسی طرح عمل بلااخلاص بے کار ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل نے امت محمد مصطفےٰ ﷺ کو دو ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو کسی بھی فرشتے میں نہیں ہیں۔

(۱)۔ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

(۲)۔ جب تم مجھ سے دُعا کرتے ہو تو میں قبول کرتا ہوں۔

- اگر باز پرس آخرت سے بچنا چاہتے ہو تو ہر ہر وقت کارساز کی کارسازی پر راضی رہو۔
- ریاکاری کی عبادت سودِ ضیاءٌ سے زائد کچھ بھی نہیں۔
- کم تول اور سود کھانے والے کی نشانی یہ ہے کہ اسے دم آخر دشواری نظر آتی ہے۔
- جو شخص نفس پر قابو پانے پر قادر ہے تو سمجھ لو کہ اس نے اپنی آخرت کے لئے بہترین سامان کر لیا ہے۔
- جو شخص لغو باتیں زیادہ اور عبادت کم کرتا ہے اس کا علم قلیل، قلب اندھا اور عمر رائیگاں جاتی ہے۔
- اخلاص سے بہتر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔
- سچے دوست کی رضا اور خوشنودی عبادت سے بہتر ہے۔
- سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ عزوجل کی تسلیم و رضا کے خلاف آئندہ کوئی کام نہ کرے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ

- زبان پر نگاہ رکھنا درم و دینار کے نگاہ رکھنے سے زیادہ مشکل ہے۔
- میں نے کوئی بھی ایسی چیز نہیں دیکھی جس میں اللہ تعالیٰ عزوجل کو نہ دیکھا ہو۔
- ایسا شخص کس طرح پاک باطن ہوگا؟ جس کی عمر گھٹ رہی ہو اور گناہ بڑھ رہے ہوں۔
- مقام مشاہدہ یہ ہے کہ بندہ غافل حقیقی کے فعل کو نہ دیکھے بلکہ اس کے اندر فاعل کو دیکھے۔
- کائنات کی ہر شے کے اندر پوشیدہ سرِ اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات ہے۔
- ہر شے نہ خدا ہے اور نہ ہی خدا سے جدا اس لئے خدا لامحدود ہے جو محدود شے میں نہیں سما سکتی۔
- قطرہ اگرچہ سمندر نہیں ہے لیکن سمندر سے جدا نہیں۔
- جو صبح بھوکا اٹھے اور رات کو بھوکا سوئے وہی خوش قسمت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل اس سے راضی رہتے ہیں۔
- ہر شے میں اللہ تعالیٰ عزوجل کو ڈھونڈنے والا ہی حق تعالیٰ کا دیدار پاتا ہے۔
- جس شخص نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو پہچانا وہی گنگ ہوگیا۔
- بہتر شخص وہی ہے جسے حق تعالیٰ اپنی معرفت سے نوازے اور مشاہدۂ حق کے سوا اس کی کسی دوسری شے پر نظر نہ رہے اور کسی شخص کا اس

Marfat.com

پر اختیار نہ ہو۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ابوحازم مکی رحمۃ اللہ علیہ

- نجات آخرت یہ ہے کہ وصول کردہ درہم حلال ہو اور حلال جگہ پر خرچ کیا جائے۔
- اللہ کا ولی وہ ہے جو حق تعالیٰ سے راضی ہو اور خلق خدا سے مستغنی ہو۔
- ماں کی خدمت حج سے بہتر ہے۔
- دو اشیاء ہی حق پہنچاننے کا ذریعہ ہیں۔

(۱)۔ مردہ

(۲)۔ بردہ

- بردہ وہ ہے کہ جس کے لئے جتنی بھی کوشش کی جائے وہ نہ ملے۔
- مردہ وہ ہے کہ جس سے جتنا بھاگو اتنا ہی زیادہ ملے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا اور خلق سے بے نیازی ہی بزرگی ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا ایک دریا ہے جس کے مسافر لوگ' جس کا کنارہ آخرت اور جس کی کشتی تقویٰ ہے۔
- ایسے کام کرنے سے پرہیز کرو جن پر عذر خواہی کی نوبت پہنچے۔
- آنکھ، زبان، مکان اور پیٹ کی حفاظت کرو تا کہ لاپروائی سے رسوائی نہ ہو۔
- کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا زندگی کے بہترین اصول ہیں۔
- نیت نیک ہو تو چھوٹے کام کا اجر بھی بڑے کام کے برابر ہو جاتا ہے۔
- غصے کو ضبط کرو اور خدا کی طرف دھیان رکھو۔
- جو تم سے نیچا ہو اس سے نرمی اور جو اونچا ہو اس کا ادب کرو۔
- راحت، نفس کی خواہشات سے بچنے کا نام ہے۔
- ایسی حالت میں مبتلا ہونے سے بچو جس میں شرمندگی ہو اور ایسی بات مت کہو جس پر خجالت اٹھانا پڑے۔
- سب سے بڑا اور بہتر کام وہ ہے جو علم کے ساتھ وابستہ ہو۔
- جمع سے مراد دل کو معرفت الٰہی میں ڈھالنا ہے۔
- مختلف امور میں دل لگا کر توحید سے ہٹ جانے کا نام تفرقہ ہے۔
- بہ نسبت نماز طلب حلال فرض ہے۔
- دوستی کے نشان حلاوت، مہابت اور محبت ہیں۔
- نماز اگرچہ فرض ہے لیکن جماعت کے ساتھ فرض نہیں لیکن نانِ حلال

Marfat.com

کی طلب فرض ہے کیونکہ حلال کھانا فرض ہے۔ پس نماز جماعت سے زیادہ اس کے لیے کوشش کر۔

- جس کے دل میں حصولِ آخرت کے مقابلہ میں درم و دنیار کی وقعت زیادہ ہے وہ یہ امید کیسے رکھتا ہے کہ حق تعالیٰ اسے آخرت سے حصہ دیں گے۔
- توبہ کے دس مقام ہیں۔

اوّل:۔ دور رہنا جاہلوں سے۔

دوم:۔ منہ پھیرنا تکبر کرنے والوں سے۔

سوم:۔ باز رہنا اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے۔

چہارم:۔ نیک عمل میں کوشش کرنا۔

پنجم:۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجا لانا۔

ششم:۔ صالحین سے ملنا۔

ہفتم:۔ حرصِ دنیا سے مستغنی ہونا۔

ہشتم:۔ قائم رہنا توبہ پر۔

نہم:۔ زائل کرنا شہوت کو۔

دہم:۔ سختی کرنا کسی شخص سے۔

- ہر شخص سے نرمی سے پیش آؤ اگرچہ وہ ادنیٰ درجہ کا ہی کیوں نہ ہو۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

- علم یقین پانا چاہتے ہو تو اپنے اور دنیاوی شہوت کے درمیان لوہے کی دیوار کھڑی کرو۔
- اللہ تعالیٰ کی معرفت چاہتے ہو تو دنیا کی محبت اور اس کی زینت سے دور رہو کیونکہ یہی معصیت اور نافرمانی کی بنیاد ہے۔
- دانش مند وہ ہے جو دل سے دنیا کی محبت کو نکال کر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے اور قرب الٰہی کے قریب کرنے والی چیزوں کی جانب متوجہ ہو۔
- جس نے تجھے پیدا کیا وہی تیرا رازق ہے۔
- دولت دنیا کی تلاش نہ رکھ دولت خدا کی تلاش رکھ۔
- علم کی دولت حاصل کر خواہ فاقہ ہی کرنا پڑے۔
- درویش کو ہرگز روپے کو ہاتھ نہ لگانا چاہیئے۔
- حرص وہوس کو چھوڑ' خدا پر توکل رکھ۔
- علم دولت پیدا کر کیونکہ یہ عظمت کا پتہ دیتے ہیں۔
- تم ایسے لوگوں کی محفل میں بیٹھو جو علم سلوک کا درس دیتے ہیں تاکہ تم بھی صاحب اخلاق گردانے جاؤ۔
- جس نے قناعت کو اختیار کیا وہ بے نیاز ہوگیا۔
- دولت مند کے دشمن بہت ہوتے ہیں اور صاحب علم کے دوست بہت ہوتے ہیں۔
- دولت کی حفاظت تم کرتے ہو اور علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔

Marfat.com

- دولت بانٹنے سے کم ہوتی ہے لیکن علم تقسیم کرنے سے بڑھتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

- یقین کامل سے انسان دریا بھی پاپیادہ پار کر لیتا ہے۔
- بلندی مرتبت پانے کے لئے دل کو گناہوں کی سیاہی سے سفیدی میں بدلنا ہے۔
- علم بغیر تعین کے فضول شے ہے۔
- جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ عزوجل کے سپرد کر دیا اللہ تعالیٰ عزوجل اس کی حفاظت خود فرماتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا کرم بے پایاں ہوتا ہے جو اس پر مکمل بھروسہ کرتا ہے تو اس کے مرتبہ کو بلند کر دیتا ہے۔
- قرآن کو کلام الٰہی جان کر سننے سے دل کی کایا پلٹ جاتی ہے اور گناہ گار مومن بن جاتا ہے۔
- جو جھوٹ بولتا ہے وہ دل کا اندھا ہوتا ہے۔
- رضائے خدا چاہتے ہو تو دل کو غبار، نفاق سے پاک کرو۔
- نفاق خلاف وفاق (دوستی) اور رضا عین وفاق ہے اور دوستی و محبت کا نفاق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی رضا یہ ہے کہ اس کی شان میں جو بھی کلمات ادا کئے جائیں وہ دل سے صحیح طور پر ادا ہوں۔

Marfat.com

- اعلیٰ مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو دل کو سفید کرو اور کاغذوں کو سیاہ نہ کرو۔
- قرآن پاک کے معانی جاننا چاہتے ہو تو دل کو عربی کر لو۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ عتبہ بن غلام رحمتہ اللہ علیہ

- اگر دل میں نور الٰہی چاہتے ہو تو غیر اللہ کی جانب دیکھنا چھوڑ دو۔
- اپنے اندر وہ وصف پیدا کرو جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو یہی مقام تسلیم و رضا ہے۔
- غلامی الٰہی یہ ہے کہ راہ چلتے بھی انسان ماسواء اللہ تعالیٰ کے کچھ بھی نہ دیکھے۔
- رضاء الٰہی کے بغیر جو بھی کام کیا جائے وہ باعث ذلالت ہوتا ہے۔
- دل کو سفیدی بخشنا چاہتے ہو تو کاغذ سیاہ کرنے چھوڑ دو اور اطاعت الٰہی پر کمر بستہ ہو جاؤ۔
- محبوب حقیقی وہی ہے جو محب کی آزمائش پر پورا اترے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ عبید اللہ حسین رحمۃ اللہ علیہ

- چار چیزیں ایسی ہیں جن کا خیال کرنا لازم ہے تب ہی رضا الٰہی پائی جا سکتی ہے۔
(۱)۔ آنکھ (۲)۔ زبان
(۳)۔ دل (۴)۔ خواہش
- یادرکھو آنکھ سے ناجائز چیز مت دیکھو تبھی مشاہدہ حق کر سکتے ہو۔
- جس کی زبان ذکر حق سے خالی ہے وہ برباد ہے۔
- دل کی بیداری یہ ہے کہ وہ خیانت و تکبر سے محفوظ رہے اور وہ ہمیشہ حصول سِر پر لگا رہے۔
- جو راہ حق میں ماسواء اللہ تعالیٰ عزوجل کا طالب ہے وہ سب سے بدتر انسان ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ فتح بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ

- گناہوں کے خوف سے رونا بخشش کا باعث بن جاتا ہے۔
- توکل صحیح وہی ہے جس سے انسان کو نقصان نہ پہنچے۔
- تجرید کی دوستی یہ ہے کہ ملک سلیمان علیہ السلام کو بھی خبر نہ ہو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل نے جس انسان کو جس کام پر معمور کیا ہے اس کو وہ

Marfat.com

کام نہائیت صدق و یقین سے انجام دینا چاہیئے تاکہ منزل مقصود پا سکے۔

- یقین اور صدق دونوں ایسی شے ہے کہ بندہ بلا کسی ابتلاء میں مبتلا کبھی بھی نہیں ہوتا اور اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔
- احسان اور شکر گزاری دونوں ہی انسان کو وصال یار سے ہمکنار کرتے ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابو ہاشم صوفی رحمۃ اللہ علیہ

- کامل ولائت ہونا ہی صوفی ہے۔
- فقر کی انتہا تصوف ہے۔
- صوفی وہ ہے جو اپنے آپ سے فانی اور حق تعالیٰ کے ساتھ باقی ہو۔
- متصوّف وہ ہے جو مجاہدات کے ذریعہ بلند درجہ طلب کرے اور عملی جدوجہد کرے۔
- متصوّف سے مراد دنیاوی جاہ و حشمت کا اظہار کرنا۔
- فقر یہ ہے کہ تیرا کچھ بھی نہ ہو اور اگر کچھ ہو تو تیرا نہ ہو۔
- دوست کی دوستی بلا کی برائی سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

- تمام تر برائیوں کی جڑ دنیا کی دوستی ہے۔
- جس کو تنہائی میں وحشت ہوتی ہے اسے دنیا والوں سے دلچسپی لازمی ہوتی ہے اور جس کو دنیا داروں سے دلچسپی ہو وہ امن وسلامتی سے دور رہے گا۔
- توکل فقراء کی معراج ہے۔
- توکل یہ ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے امید وابستہ نہ رکھے پس متوکل وہی ہے جو ظاہر و باطن ہر حال میں راضی بہ رضائے الٰہی ہو۔
- دنیا داروں کو دنیا راس آئی آخرت کے چاہنے والوں کو آخرت اور عاشق خدا کو ماسوائے خداوند قدوس کے اور کسی شے سے دل نہ لگا۔
- حیف! خدا تجھے دے اور تو لاپرواہی اور غفلت سے جیئے۔
- عاشق و معشوق ایک ہی زمانے میں پیدا ہوتے ہیں اور اسی زمانے میں پردہ پوش ہوتے ہیں۔
- دوسروں کی خاطر جی کے دیکھ۔ اس جینے میں عجب مزا ہے۔
- اہل اللہ مردہ نہیں ہوتے ان کی زندگی ذات حق کے ساتھ ہوتی ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا اور تمام چیزیں اس سے ڈرتی ہیں اور جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے۔
- بہت سے عالم ایسے ہیں جو بادشاہ کے پاس دین لے کر جاتے ہیں لیکن جب واپس آتے ہیں تو دین وہیں چھوڑ آتے ہیں۔

Marfat.com

- جس نے بخیل سے سوال کیا۔ اس نے اپنے آپ کو ذلیل و خوار کیا۔
- جس نے ناشکرے پر احسان کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔
- جس کا غصہ زیادہ ہے اس کے دوست تھوڑے ہیں۔
- سچی دوستی یہ ہے کہ مفلسی میں دوست کی زیادہ عزت کی جائے۔
- حلال کماؤ اور حلال صدقہ کرو۔ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ کیا کھاتا ہے اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا کہ اسے کس راہ سے دوزخ میں ڈالے۔
- جو ریاست دنیا کا طالب ہوا خوار ہوا۔
- جیسے یہ عجیب بات ہے کہ کوئی شخص بہشت میں روئے اس سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ کوئی دنیا میں ہنسے۔
- اگر علم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھا جائے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی نیکی نہیں۔مگر اکثر لوگ رضائے حق کے لیے علم نہیں پڑھتے بلکہ دنیا کے شکار کے لیے جال بناتے ہیں۔
- مومن انگور کی بیل لگاتا ہے (یعنی صالح عمل کرتا ہے) مگر پھر بھی ڈرتا ہے کہ کہیں اس پر کانٹے نہ لگیں لیکن منافق کانٹے بوتا ہے اور خواہش رکھتا ہے کہ اس پر چھوہارے اور میوے لگیں۔''
- بخدا میرے نزدیک جماعت نماز کا چھوٹ جانا صالح فرزند کے مر جانے سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔
- جو شخص اعمال نیک کو چھپانے میں جادوگر سے زیادہ ہوشیار نہ ہو وہ ریا کار ہے۔
- جس نے بخیل سے سوال کیا اس نے اپنے آپ کو ذلیل کیا۔
- زیادہ کھانا زیادہ سونا دل کو فاسد کرتا ہے۔
- جو ریاستِ دنیا کا طالب ہوا خوار ہوا۔

Marfat.com

- اگر ساری دنیا مجھ پر حلال کر دیں تو میں اس سے اسی قدر شرم کروں جس قدر کہ تم مردار سے کرتے ہو۔
- گوشۂ خلوت میں عافیت ہے اور روزی حلال میں نجات ہے۔
- جسے خدا دوست رکھتا ہے اسے مصائب رنج و غم، فقر وفاقہ اکثر دیتا ہے۔
- اگر کوئی صبر و فاقہ، رنج وغم پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقبولوں میں لکھتا ہے اور قیامت کے دن اُسے جنت عطا کرے گا اور اس پر رحم وکرم کی بارش کرے گا۔
- جسے خدا دشمن رکھتا ہو ان پر اکثر دنیا فراخ کرتا ہے۔
- اپنی زبان کو غیبت اور جھوٹ سے بچاؤ۔ لوگوں کے ساتھ فضولیات میں وقت برباد نہ کرو۔
- میں چاہتا ہوں کہ بیمار ہوجاؤں کہ عذر کے سبب مسجد جماعت کے لیے نہ جا سکوں اور لوگوں سے نہ ملوں۔
- نجاتِ اخروی کی آرزو کرنے والے انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ بوڑھوں کو باپ، جوانوں کو بھائی، چھوٹوں کو فرزند اور عورتوں کو ماں، بہن، بیٹی جانے۔
- عقل کی زکوٰۃ غم ہے۔
- بندہ کا حلم اس کے علم کے مطابق ہوتا ہے۔
- دنیا کے حصول کے لئے بندہ آخرت کے توشوں سے محروم رہتا ہے۔
- جس کو اللہ تعالیٰ عزوجل اپنا دوست بناتا ہے اس پر تکالیف کا نزول فرماتا ہے اور جس کو دشمن بناتا ہے اس پر دنیا فراخ کردیتا ہے۔
- دنیا میں تین چیزیں نایاب ہیں۔

(۱)۔ وہ عمل جو علم انسان کے برابر ہو۔

Marfat.com

(۲)۔ ایسا اخلاص جو علم انسان کے مساوی ہو۔

(۳)۔ ایسا بھائی جو بے عیب ہو۔

اظہار مروت کرنے اور دل میں دشمنی رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ عزوجل لعنت پہنچاتا ہے۔

جوانمردی یہ ہے کہ ماسوائے اللہ تعالیٰ کسی سے بھی مدد طلب نہ کرے۔

توکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا اور کسی پر بھروسہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی سے ڈرے۔

جو پیکر تسلیم و رضا بن جاتا ہے وہی زاہد کہلاتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ عزوجل پر یقین و اعتبار رکھتا ہے اور حرف زبان پر شکایت الٰہی نہیں لاتا وہی متوکل کہلاتا ہے۔

بہت سے لوگ طہارت گاہ سے پاک ہو کر آتے ہیں اور بہت سے لوگ بیت اللہ شریف سے ناپاک اور پلید ہو کر آتے ہیں یہی منافق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی دوستی کا راز پوشیدہ رکھو کیونکہ اقرار سے اس میں ریاکاری شامل ہو سکتی ہے۔

عقل مندوں کے ساتھ جنگ کرنا بے وقوفوں کے ساتھ حلوہ کھانے سے بے حد آسان ہے۔

بہت زیادہ سونا اور بہت زیادہ کھانا دل کو فاسد کرتا ہے۔

بادشاہ وقت کی اصلاح سے مخلوق کی اصلاح ہوتی ہے اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا ہے۔

جو معالج بیماری کو خود پاس بلائے وہ دوسروں کا کیا علاج کرے گا اس کی بیماری مال دولت دنیا ہے۔

Marfat.com

- جو عبادت الٰہی میں منہمک ہوا وہی معرفت حق کا وارث بنا۔
- وہی شخص عبادت کے لئے حریص ہوگا جس کے دل میں محبت الٰہی موجود ہوگی۔
- اللہ کا شکر گزار بندہ بننا چاہتے ہو تو اس کے لطف و کرم کا انتظار کرو اور حق بندگی ادا کرتے رہو۔
- محبت سراسر موافقت ہے۔
- دنیا ایک پاگل خانہ ہے جس کے اندر مجنون جمع ہیں اور مجنون بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں مقید ہیں۔
- نفسانی خواہشات ہماری بیڑیاں ہیں اور گناہ ہماری ہتھکڑیاں ہیں۔
- ایک دوسرے کو خوش کرنے والے کلام سے خاموش بے انتہا بہتر ہے۔
- حقیقی خلوت الٰہی چاہتے ہو تو بعداز نصف رات جاگو۔
- بہترین جسم وہ ہے جو دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے۔
- بڑوں کو باپ، جوانوں کو بھائی، چھوٹوں کو بیٹا جاننا اور عورتوں کو بہن جاننے والا ہی اصل حاکم ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی عبادت محبت سے کرو نہ کہ خوف سے تب ہی ذات حق کو پا سکتے ہو۔
- عقل کی اصل حِلم، حلم کی اصل، صبر ہے۔
- روز محشر میں بہت سی حسین صورتیں ہی جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گی۔
- دنیا کا طالب رسوا و ذلیل ہوتا ہے۔
- مخدوم بننے کی بجائے ہمیشہ خادم بننے کی کوشش کرو۔
- جو راضی و برضا رہتا ہو وہ اپنی بساط اور حیثیت سے زائد کا طالب

Marfat.com

نہیں ہوتا۔

- اللہ تعالیٰ کی محبت معراج کمال کو اس وقت پہنچتی ہے جب انسان کے لئے دنیا اور دین دونوں برابر ہو جائیں۔
- عقل دین کی بنیاد ہے جب کہ عقل کی بنیاد علم اور علم کی بنیاد صبر ہے۔
- تین چیزوں کا حصول ناممکن ہے۔

(۱)۔ ایسا عالم جو مکمل طور پر اپنے علم پر عمل پیرا ہو۔

(۲)۔ ایسا عامل جس میں اخلاق بھی ہو۔

(۳)۔ وہ بھائی جو ہر قسم کے عیوب سے پاک ہو۔

- جو کوئی اپنے بھائی کا ظاہری دوست اور باطنی دشمن ہو اس پر سدا خدا کی لعنت برستی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

- خوش خوئی خدا کی ناراضگی دور کرتی ہے۔
- خدا کی شناخت اس کو ہوگی جو خلقت سے کنارہ کش رہے اور عارف ہونے کا دعویٰ نہ کرے۔
- تجربہ ہی سب سے اچھا استاد ہے۔
- اپنے دل کو ہرگز نہ گراؤ۔ دل چھوڑ بیٹھے تو دنیا لٹا بیٹھے۔
- جس شخص کے دل میں نہ مذہب کے لیے پیار ہے نہ دولت کمانے کا

Marfat.com

خیال ہے نہ کام کی خواہش ہے بلکہ ان چیزوں کا احساس بھی نہیں اس کا زندہ رہنا فضول ہے کیونکہ زندگی ایسے کاموں کے لیے ہے۔

انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہوجائے۔

مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کرنے کے لیے الفاظ نہیں اعمال ہوتے ہیں۔

زندگی کی مصیبتیں ہلکی کرنا چاہتے ہو تو گناہ نہ کرو۔

سال بھر میں اگر ایک بوند بھی تیری آنکھ سے خدا کے لیئے نکلے وہی کافی ہے۔

عالم جب تک علم سے دنیا حاصل نہ کرے طبیب ہے اور جب اس نے علم سے دنیا کمانی شروع کر دی تو خود بیمار ہوا اس سے کسی کا علاج ممکن نہیں۔

جو حرام مال سے صدقہ دے یا کسی نیک کام پر خرچ کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ گدھے کے پیشاب سے پلید کپڑے کو پاک چاہتا ہے۔

پہلی عبادت تنہائی ہے پھر طلب علم۔ پھر اس پر عمل اور پھر اس کی اشاعت۔

جس کی نماز میں عجز و انکسار نہیں اس کی نماز ہی نہیں۔

بازاری لوگوں کی ظاہری باتوں اور لباس پر اعتماد نہ کرو کیوں کہ ان کے اندر بھیڑیے چھپے ہیں۔

جو خود کو دوسروں سے افضل سمجھے وہ متکبر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے گناہ کے ساتھ پیش ہونا زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ اللہ تبارک کے ساتھ کسی ایسے گناہ کے ساتھ

Marfat.com

جائے جس کا تعلق بندوں کے ساتھ ہو۔

- یقین کامل وہ ہے کہ جب تجھ پر کوئی آفت آئے تو تو اللہ تعالیٰ پر الزام نہ لگائے بلکہ راحت تصور کر کے اس کا شکر گزار بنے۔
- اگر کسی مجمع میں یہ کہا جائے کہ جسے آج شام تک زندہ رہنے کی امید ہو وہ کھڑا ہو جائے تو کوئی بھی کھڑا نہ ہوگا۔
- اسراف کے کاموں کی طرف نظر حسرت سے بچو۔ کیونکہ اس سے مسرفوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔
- کسی کی مزاج پرسی نہ کرو جب تک حقیقی ہمدردی کا جذبہ و ارادہ نہ ہو۔
- بہترین حاکم وہ ہے جو اہل علم کے ساتھ نشست و برخاست بھی رکھے اور انہیں علم بھی سکھائے۔
- بہترین عالم وہ ہے کہ جو حکام کے ساتھ نشست و برخاست بھی رکھے اور انہیں علم بھی سکھائے۔
- دنیا کو صرف جسم کی خاطر اختیار کرو اور آخرت کو دل کی خاطر۔
- زندگی اس طرح بسر کرو کہ تمہارے نزدیک اچھا اور برا ایک ہو جائے۔
- فخر و تکبر کرنے والا عمل گناہ اور ناراضگی اللہ تعالیٰ عزوجل کا باعث بنتا ہے اس سے بچو۔
- جس کسی نے دل کو دنیا میں الجھایا وہ زاہد نہیں۔
- خدا سے ڈرنے والا کبھی بھی رزق کا محتاج نہیں ہوتا۔
- بہتر بادشاہ وہ ہے جو علمائے متین کی صحبت میں بیٹھے۔
- اولین عبادت تنہائی، پھر طلب علم اور بعدازاں عمل اور اس کی اشاعت

Marfat.com

ہے۔

- متکبر وہ ہے جو دوسروں سے اپنے آپ کو افضل جانے۔
- جس نماز میں عجز و انکساری نہیں وہ نماز نہیں۔
- حرام مال سے صدقہ دینا گویا ناپاک کپڑوں کو خون سے دھو کر پاک کرنا ہے۔
- دنیا کو جسم اور آخرت کو دل کے لئے اختیار کرو۔
- نیک خصلتی اور نیک مزاجی اللہ تعالیٰ عزوجل کے غصہ کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔
- یقین یہ ہے کہ جب انسان پر کوئی مصیبت آئے تو اللہ تعالیٰ عزوجل پر الزام نہ لگائے بلکہ اسے راحت تصور کر کے اس کا شکر ادا کرے۔
- ہر ایک عورت کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے اور ہر مرد کے ساتھ اٹھارہ شیطان ہوتے ہیں جو لوگوں کی نگاہ میں اس کو سنوارتے ہیں۔
- برے دوستوں سے کتا اچھا ہے۔
- گناہ کی مجلس میں جانا بھی گناہ ہے۔
- عمل پر پرہیز کرنا عمل کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت امام شافعی محمد رحمۃ اللہ علیہ

- جس عالم یا پیشوا کو دیکھو کہ وہ تاویلات کی طرف کھینچ تان بہت کرتا ہے اور اس کا دارو مدار زیادہ تر تاویلات پر ہے سمجھ لو کہ وہ حق سے دور اور گمراہی میں مبتلا ہے۔

Marfat.com

- ایمان دار تاجر عابد شب بیدار سے افضل ہے کیونکہ تجارت میں امانت داری بہت مشکل کام ہے۔
- اگر اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی گفتگو اور تہجد کی نماز کا لطف نہ ہوتا تو میں ایک ساعت بھی رہنا گوارا نہ کرتا۔
- کمینہ کی علامت یہ ہے کہ جب صاحبِ منزلت ہوتا ہے تو اپنے خویش و اقارب سے بدسلوکی اور تکبر سے پیش آتا ہے اور ملنے والوں سے بے گانہ بن جاتا ہے۔
- میں ایسے شخص کا غلام ہوں جس نے ایک حرف بھی مجھے ادب و علم سے سکھایا ہے۔
- جب صحیح حدیث مل جائے تو میرے اقوال کو بھول جاؤ۔
- اگر نااہل کو علم سکھاؤ گے تو علم ضائع ہوگا اور اگر اہل کو نہ سکھاؤ گے تو یہ ظلم ہو گا۔
- گناہ کا پتہ ہونے پر بھی گناہ کرنے والا سب سے بڑا جاہل ہے۔
- عالم، جہل کو جہالت کہتے ہیں اور جاہل علم کو۔
- دل زبان کی کھیتی ہے اس میں اچھی بوائی کرو۔ سارے نہیں تو ایک دو دانے ضرور اگ آئیں گے۔
- بڑی کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنے والوں کی میں بہت ہی زیادہ عزت کرتا ہوں۔
- اہل مروت کے لئے دنیا طلب کرنا یا دنیا میں آرام طلب کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ اہل مروت تو مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔
- تنہائی میں نصیحت کرنا شرافت ہے اور باعث اصلاح ہے جبکہ سب کے سامنے نصیحت رسوائی ہے۔
- اس میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کی محبت نہیں رکھتا۔

Marfat.com

- جس نے اپنے آپ کو اپنی اصلی قیمت سے بڑھ کر دکھایا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی اصلی قیمت پر پہنچایا۔
- فیاضی و سخاوت دنیا و آخرت کے عیبوں کو ڈھانکتی ہیں بشرطیکہ اس میں بدعت کی آمیزش نہ ہو۔
- جو منایا جائے اور نہ منے وہ شیطان ہے۔
- جو شخص تم پر ستم کرے اس پر نرم رہو کیونکہ صاف دل بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔
- جس کے کپڑے صاف ستھرے ہوں گے اس کا غم کم ہوگا۔
- جس سے اچھی بو آئے گی اس کی عقل بڑھے گی۔
- میں نے سولہ سال سے پیٹ بھر غذا نہیں کھائی کیونکہ اس سے بدن بھاری ہو جاتا ہے دل پتھر ہو جاتا ہے ذہانت کم ہو جاتی ہے نیند زیادہ آتی ہے اور آدمی عبادت میں سست ہو جاتا ہے۔
- میں نے سچ یا جھوٹ میں کبھی اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں کھائی۔
- جو شخص دنیا اور دنیا کے پیدا کرنے والے دونوں کی محبت کا دعویدار ہو وہ جھوٹا ہے۔
- جب کام زیادہ ہوں تو سب سے پہلے اس کام کو ہاتھ میں لو جو سب سے اہم ہے۔
- زندگی ہمیں اس لیے عطا نہیں کی گئی کہ ہم اسے ان اشغال میں صرف کر دیں جو ہمیں موت کے وقت اس دنیا میں ہی چھوڑنے پڑیں گے۔
- کھانے پینے کا بہتر وقت صاحب توفیق لوگوں کے لیے وہ ہے جب انہیں بھوک لگے اور جنہیں توفیق نہ ہو انہیں جس وقت مل جائے۔
- سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو گناہ سے باخبر ہوتے ہوئے بھی گناہ

Marfat.com

کا مرتکب ہوتا ہے۔

- ایک غبی آدمی کو علم حاصل کرنے کے بجائے کوئی ہنر سیکھنا چاہیے۔
- ایک شریر شخص کو علم اور زیادہ موذی بنا سکتا ہے۔
- وہ بھلائی سے محروم ہے جو علم سے پیار نہیں کرتا۔
- ہمیشہ کسی دوسرے کو تنہائی میں نصیحت کرو۔
- تنہائی میں نصیحت کرنے سے اصلاح جبکہ سرعام نصیحت کرنے سے رسوائی ہوتی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

- ہمسایہ کے ساتھ ہمیشہ اچھے سلوک سے پیش آؤ اور انہیں کبھی تنگ نہ کرو۔
- جب اذان کی آواز سنو تو فوراً نماز کے لیے تیار ہوجاؤ اور نماز اول وقت میں پڑھا کرو۔
- ہر نماز کے بعد کچھ وظیفہ کیا کرو اور تلاوت قرآن بھی قضا نہ کرو۔
- جس عہدہ اور خدمت کی تم میں قابلیت نہ ہو اسے ہرگز قبول نہ کرو۔
- ہر مہینہ میں دو چار دن روزہ بھی ضرور رکھا کرو۔
- اہل بدعت سے ہمیشہ بچے رہو کبھی ان کی مجلس میں شرکت نہ کرو۔
- شاہی دربار میں نہ جاؤ، نہ مقرب بننے کی کوشش کرو، نہ امیروں سے میل جول رکھو اس میں فائدہ کم نقصان زیادہ ہے۔
- جو لوگ آداب مناظرہ سے واقف نہ ہوں یا مجادلہ ومکابرہ یعنی بحث

Marfat.com

کرنا چاہیں ان سے گفتگو نہ کرو۔

- اگر کوئی شخص شریعت میں کسی بدعت کا ارتکاب کرے تو اعلانیہ اس کی غلطی کا اظہار کرو تا کہ لوگ گمراہ نہ ہوں۔
- جب راستہ چلو تو دائیں بائیں نہ جھانکو، نظر ہمیشہ نیچے اور سامنے رکھو۔
- بازاروں میں زیادہ نہ پھرو نہ چلتے چلتے راستہ میں کوئی چیز کھاؤ۔
- عام اور معمولی درجہ کے لوگ اگر مناظرہ کرنا چاہیں تو ان سے احتراز نہ کرو۔
- شاگردوں کے ساتھ ایسے خلوص و محبت سے پیش آؤ کہ کوئی دیکھے تو سمجھے کہ یہ اس کی اولاد ہے۔
- ہر بات میں تقویٰ اور امانت کو پیش نظر رکھو، خدا کے ساتھ دل میں وہی معاملہ رکھو جو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہو۔
- لہو و لعب سے پرہیز کرو۔ اکثر قبرستان میں بھی جایا کرو تا کہ دل دنیا کی طرف مائل نہ ہو۔
- یاد رکھو کہ اگر روٹی کا ایک ٹکڑا اور معمولی سا کپڑا امن و عافیت سے مل جائے تو وہ اس عیش سے بہتر ہے جس کے بعد ندامت ہو۔
- بتاؤ. جو شخص علم حاصل کرنے سے بھی معاصی اور فواحش سے باز نہ رہا اس سے بڑھ کر زیاں کار اور کون ہوگا۔
- یاد رکھو جو شخص علم کو دنیا کے لئے سیکھتا ہے علم اس کے دل میں جگہ نہیں پکڑتا۔
- تعلقات دنیا کو کم کرنا یہ ہے کہ آدمی دنیا سے ضروری چیزیں لے لے اور غیر ضروری چھوڑ دے۔
- جب تک کوئی شخص تمہیں سامنے سے آواز نہ دے تو اس کو جواب نہ دو کیونکہ پیچھے سے پکارنا جانوروں کے لیے مخصوص ہے۔

Marfat.com

- علم بغیر عمل کے ایسا ہے کہ جیسے جسم بغیر روح، جب تک علم بہ ہمہ وجود عمل سے متفق نہ ہو گا کافی نہ ہوگا اور نہ مخلصانہ۔
- مصائب گناہوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ گناہ گار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبتوں کے نزول کے وقت واویلا کرے۔
- تعلقات دنیا کو کم کرنا یہ ہے کہ آدمی دنیا سے ضروری چیزیں لے لے اور غیر ضروری چھوڑ دے۔
- جو علم کو دنیا کمانے کے لیے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔
- حصول علم کے لیے دلجمعی درکار ہے اور دلجمعی معلومات کے بڑھانے سے نہیں گھٹانے سے حاصل ہوتی ہے۔
- وہ علم دل میں گھر کرتا ہے جس کے سکھانے میں دنیاوی لالچ نہ ہو۔
- لالچ کرنا مفلس بننا ہے۔
- بے غرض ہو جاؤ سب سے امیر بن جاؤ گے۔
- کسی سے بھی بدلہ نہ لینے کی روش ہی صبر ہے۔
- تم ہر انسان کے ساتھ نیکی ہی کرو خواہ تمہارے ساتھ کوئی نیکی نہ کرے۔
- تھوڑی بہت روٹی اور تن ڈھانپنے کے لیے کپڑے اگر باعزت ملیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو یہ اس عیش سے بدرجہا افضل ہے کہ تم بعد میں ذلت اٹھاؤ۔
- اگر کوئی بندہ یہاں تک عبادت کرے کہ اس ستون جیسا ہو جائے مگر اس کو اس کی خبر نہ ہو کہ وہ جو کچھ کھاتا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے تو اس کی عبادت قبول نہ ہوگی۔
- رحلت کے بعد ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں

Marfat.com

دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا کیا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ آخر کس سبب سے بخشا تو امام صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ اس وجہ سے کہ لوگ مجھ پر وہ عیب دھرتے ہیں جو مجھ میں نہیں ہیں۔

- اگر بندہ اپنے گمان کی نسبت لب نہ ہلائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔
- علم بلا عمل زہر قاتل ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ

- اخلاص یہ ہے کہ تمہارے اعمال ریا (دکھلاوے) اور نفاق (منافقت) سے پاک ہوں۔
- توکل سے مراد حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔
- رضا الٰہی سے مراد ہر شے اللہ تعالیٰ عزوجل کے سپرد کرنا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابوسلیمان داؤد رحمتہ اللہ علیہ

- شکم جب سیر ہوجاتا ہے تو دوسرے تمام اعضاء شہوت کے بھوکے ہوتے ہیں اور جب بھوکا ہوتا ہے تو اعضاء شہوت سے سیر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

- اگر ایک دوست سے خیانت دیکھو تو عتاب مت کرو کیونکہ وہ ایسی بات کہے گا جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔
- بھوک آخرت کی اور شکم سیری دنیا کی کنجی ہے۔
- وفات کے قریب لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا۔ کچھ خوش خبری دیجئے کیونکہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے اللہ تعالیٰ کے ہاں جاتے ہیں جو غفور ہے فرمایا بلکہ میں ایسے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جاتا ہوں جو گناہ صغیرہ کا حساب لیتا ہے اور گناہ کبیرہ پر عذاب کرتا ہے یہ فرما کر انتقال کیا۔
- بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے موافق ہو۔
- جو کوئی دن کو نیکی کرے اس کا اجر رات کو پالیتا ہے اور رات کو کرے تو دن کو۔
- اگر نقد ثواب نہ پائے تو جانو کہ آخرت میں بھی نہ پائے گا۔ قبولیت کی راحت چاہے تو فوراً مل جائے۔
- اگر ظالم خدا کو یاد کرے تو وہ اسے لعنت کے ساتھ یاد کرتا ہے اگر کوئی ایسے مال سے حج مصارف کرے جس میں شبہ ہو اور اس میں کوئی اور حق مقدم ہو تو بارگاہ کبریائی سے آواز آتی ہے کہ تمہارا فریضہ ادا نہیں ہوگا جب تک کہ اس مال کو حق داروں کے حوالے نہ کرو۔
- آپ" مناجات میں کہا کرتے تھے کہ الٰہی جو شخص تیرے احکام کی پابندی نہیں کر سکتا کیونکر تیری خدمت کے قابل ہو سکتا ہے۔
- الٰہی جس کو تیری نافرمانی کرنے سے عار نہیں وہ کیونکر تیری رحمت کا امیدوار ہو سکتا ہے۔
- اگر غفلت کرنے والے یہ جان لیں کہ وہ اپنی عمر غفلت میں برباد کر

Marfat.com

کے کس قدر نقصان اٹھا رہے ہیں تو گمان غالب ہے اس کے صدمہ سے فوراً مر جائیں۔

- جس نماز میں لطف نہیں اس میں ثواب کہاں؟
- جو شخص قرآن کو اپنی پونجی، دنیا کو اپنی کھیتی، قیامت کو اپنا گودام، رنج و مصائب کو ذریعۂ ثواب اور عبادت کو اپنا پیشہ سمجھ لے وہ یقیناً نجات پاجائے گا۔
- حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے! اگر تو مجھ سے شرم رکھے گا (یعنی گناہ کرتے وقت میرا لحاظ کرے گا) تو میں تیری خطاؤں کو معاف کردوں گا اور تیرے عیبوں کو چھپا دوں گا۔
- ہر چیز کے حصول کا ایک ذریعہ ہوتا ہے اور بہشت کے حصول کا ذریعہ صرف نفس کی خواہشات کا ترک ہے۔
- جس کے دل میں دنیا کی دوستی سما جائے آخرت کی دوستی اسے کیسے حاصل ہو؟
- ایک بار میں سو گیا قریب تھا کہ میرا وظیفہ فوت ہو جائے خواب میں میں نے ایک حور کو دیکھا جو مجھ سے کہہ رہی تھی ''خوب سو رہے ہو۔حالانکہ مدت سے مجھ کو تمہارے لیے تیار کر رہے ہیں۔''
- زبان کو نگاہ رکھنا سلامتی کا قلعہ ہے۔
- تنگی اور بھوک خدا کے خزانے ہیں جسے دوست رکھتے ہیں اسے عطا کرتے ہیں۔
- پیٹ بھر کر کھانے سے چھ چیزیں لائق ہوتی ہیں۔

اوّل۔ عبادت کا مزا جاتا رہتا ہے۔

دوم۔ لوگوں پر شفقت نہیں رہتی۔

سوم۔ خواہش نفس ابھرتی ہے۔

Marfat.com

چہارم۔ عبادت کرنا مشکل نظر آتی ہے۔
پنجم۔ لوگ مسجد کو جاتے ہیں لیکن پیٹ بھرا پائخانہ کی طرف دوڑتا ہے۔
ششم۔ حکمت و حافظ ضائع ہوجاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ

- سب سے مشکل مگر بلند کام تین ہیں۔
  (۱)۔ تنہائی میں پرہیز گاری۔
  (۲)۔ تنگدستی میں سخاوت۔
  (۳)۔ جس سے ڈرو اس کے منہ پر حق بات کہنا۔
- اپنا حال خدا کے سوا کسی اور پر مت ظاہر کرو۔
- نفسانی خواہشات کو اپنا دشمن جانو اور ان کی مخالفت کرو۔
- دنیا میں عزت تین چیزوں میں ہے۔
  (۱)۔ کسی سے حاجت نہ چاہو۔
  (۲)۔ کسی کو برا مت کہو۔
  (۳)۔ کسی کے مہمان کے ساتھ مت جاؤ۔
- وہ شخص ہرگز آخرت کی لذت نہیں پاسکتا جو دنیا میں شہرت، عزت اور مرتبہ چاہنے والا ہے۔
- برے لوگوں کی صحبت نیک لوگوں سے بدگمانی پیدا کر دیتی ہے جبکہ نیک لوگوں کی صحبت بروں کے لئے بھی نیک گمان پیدا کرتی ہے۔

Marfat.com

- اللہ تعالیٰ کا شکر صرف زبان سے ادا کرنا کم شکر ہے کیونکہ آنکھ کا شکر ہے کہ اگر اس سے کوئی اچھی چیز دیکھے تو یاد رکھے کان کا شکریہ یہ ہے کہ جو نیک بات سنے اسے یاد رکھے ہاتھوں کا شکریہ ہے کہ ان سے جو لے دے وہ حق ہو۔ پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کو رزق حلال اور علم و حلم سے پُر رکھے۔ پاؤں کا شکر یہ ہے کہ نیک کام ہی کی طرف چلے۔
- فقیر تین اقسام کے ہوتے ہیں۔

اوّلاً۔ جو کسی بھی حالت میں کسی کے آگے دست سوال نہ پھیلائے اور دوسروں کی امداد و استعانت سے ہمیشہ دور بھاگے۔

دوم۔ جو کسی بھی حالت میں خود دست سوال نہ کرے اور جو کچھ ملے اسے قبول کر لے۔

سوم۔ جو صبر و تحمل سے اپنے اوقات کی حفاظت کرے اور خواہشات نفسانی کو ترک کر دے۔

- خدا کی رضا اس میں ہے کہ انسان کسی غریب اور عیال دار کی خاموشی سے مدد فرمائے۔
- رزق حلال سے اپنے بال بچوں کی پرورش سو حج سے زیادہ بہتر ہے۔
- امیروں کے لئے درویشوں سے شفقت کرنا بہتر ہے اور درویشوں کا تونگروں سے روپے کے معاملے میں تکبّر کرنا اس سے بھی اچھا ہے۔
- جو مخلوق خدا سے حاجت نہ رکھے کسی دوسرے کو برا نہ جانے، کسی کا مہمان بن کر نہ جائے وہ دنیا میں عزیز بننے کے لائق ہے۔
- اگر اللہ تعالیٰ کی جسمانی عبادت کی طاقت نہ ہو تو گناہوں سے پرہیز کرنا ہی عین عبادت ہے۔

Marfat.com

غرور کو توڑنے کے لئے خاموشی سب سے بڑا ہتھیار ہے اگر خاموشی پر فخر و غرور ہو تو پھر بات کرنا زیادہ بہتر ہے۔

اگر شہرت کی تمنا ہو تو دنیا سے محبت رکھو۔

تنگ دستی میں سخاوت حب الٰہی کی نشانی ہے۔

خلوت میں پرہیز گاری دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔

تمام شبہات سے بچنا اور اپنے نفس کا محاسبہ کرنا ہی تقویٰ ہے۔

رواں پانی ہمیشہ صاف اور پاک رہتا ہے جبکہ ٹھہرا ہوا پانی متغیر اور بدبو دار ہوجاتا ہے اسی پر انسان کی طبع نفاست کا دارومدار ہے۔

تقویٰ حقیقت یہ ہے کہ کسی امیر یا حکومتی روشنی میں کوئی کام کرنا بھی ناجائز جانے۔

جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے نام کی عزت کرے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کا ہو جاتا ہے اور بندے کو حد سے زیادہ نوازتا ہے۔

گدڑی صوف صرف اسے زیبا ہے جو اس کی اہلیت رکھتا ہو اور اس کی اطاعت ساری کی ساری خدا کے لئے ہو۔

مخلوق سے مدد طلب کرنا ایسا ہے جیسے ایک قیدی دوسرے قیدیوں سے کچھ طلب کرے۔

مشرف بارگاہ الٰہی کے لئے ذیل کی تین باتیں ضروری ہیں۔

(۱)۔ کسی سے سوال نہ کرنا۔

(۲)۔ کسی کو برا نہ کہنا۔

(۳)۔ کسی کا مہمان نہ بننا۔

جو شخص قاضی الحاجات سے تعلق مضبوط کر لیتا ہے وہ اپنے جیسے انسان کا محتاج نہیں ہوتا۔

اگر عزت دنیا چاہے تو تین چیزوں سے دور رہ۔

Marfat.com

(۱)۔ مخلوق سے کوئی حاجت طلب نہ کر۔

(۲)۔ کسی کو برا نہ کہو۔

(۳)۔ کسی کا مہمان نہ بن

- خلوت میں گناہ سے باز رہنا مقبولوں کا کام ہے۔
- اگر تو خدا کی عبادت نہیں کر سکتا تو اس کی نافرمانی بھی نہ کر اور گناہ سے باز رہ۔
- وہ شخص آخرت کی حلاوت نہ پائے گا جو اس بات کا طالب ہو کہ لوگ مجھے بڑا عالم یا زاہد یا سخی جانیں یا بڑا غازی یا قاری یا حافظ یا حاجی سمجھیں۔
- سب سے مشکل تین کلام ہیں۔

اوّل:۔ تنگ دستی میں سخاوت۔

دوّم:۔ خلوت میں پرہیز گاری۔

سوم:۔ جابر ظالم کے سامنے حق بات کہنا۔

- اگر بندہ ساری عمر شکر کے سجدہ میں پڑا رہے تب بھی اس کا شکر نہ ادا ہو۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ عبداللہ بن مبارک المروزن رحمۃ اللہ علیہ

- کسی مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا خواہ زبان سے ہی کیوں نہ ہو ایسا مال دینے سے بہتر ہے جس کے ساتھ خوش دلی نہ ہو۔
- ایک درہم قرضِ حسنہ دینا ہزار درہم صدقہ سے افضل ہے۔

Marfat.com

- جو شخص اپنے بچوں کی پرورش کرتا ہے انھیں نیک باتیں سکھاتا اور رات کو سوتے وقت کپڑا پہناتا ہے اس کا یہ عمل ہمارے جہاد وقتال سے افضل ہے۔
- جو شخص تجھ سے کم تر ہو اس سے تواضع و انکساری سے پیش آ۔ اور جو شخص تجھ سے بڑا ہے اس سے ادب و تواضع سے مل اور جو متکبر ہے اس کی پرواہ نہ کر۔
- اگر میں غیبت کروں تو اپنے ماں باپ کی کروں کیونکہ میری نیکیوں کے زیادہ حق دار وہی ہیں۔
- نیک انسان کے لئے زیادہ مفید عادات، عقل، حسن ادب، خاموشی اختیار کرنا اور مرگ مفاجات ہوتی ہیں اگر ان میں سے ایک بھی عادت کا وہ حامل نہیں تو نیک نہیں بلکہ برائی کا نشان ہے۔
- جو ادب کو معمولی بات جانے وہ محروم فرائض ہے اور فرائض کو آسان جاننے والا معرفت سے بیگانہ رہتا ہے۔
- زیادہ علم کی نسبت قدرے ادب زیادہ بہتر ہے۔
- اہل و عیال کو اچھی اور نیک تعلیم دینا ان کے لئے رزق بہم پہچانا اور انہیں کپڑا مہیا کرنا عمل جہاد سے افضل ہے۔
- قرض کا ایک درہم واپس لوٹانا ہزار درم کے صدقے سے زیادہ بہتر ہے۔
- ایک حرام پائی بھی توکل کی دشمن ہے توکل مانع کسب رزق نہیں۔
- امیروں سے بہ تکبر پیش آنا اور درویشوں سے عاجزی کرنا حقیقی تواضع ہے۔
- اپنے سے زیادہ امیر سے تکبر اور اپنے سے کم تر کے ساتھ عجز و انکساری سے پیش آنا چاہیے۔

Marfat.com

- دنیا میں اس طرح رہو کہ اللہ تعالیٰ عزوجل حقیقی معنوں میں دیکھ رہا ہے تاکہ گناہوں سے بچا جاسکے۔
- ہر ضرورت کے وقت کارساز حقیقی کی جانب متوجہ ہونے سے وہ ضرورت بلا کسی تکلیف اور پس و پیش کے پورا ہو جاتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ تک جانے کا راستہ یہ ہے کہ خدا کی پہچان کرنے کی سعی کرو۔
- جو خدا کو پہچانتا ہے اور اس کی عبادت نہیں کرتا وہ مردود ہے۔
- وہ اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں جس کا دل پرسکون ہو۔
- عاشقوں کے لئے نہ دنیا میں وصال ہے نہ آخرت میں۔

☆ ☆

حضرت خواجہ منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

- سب سے زیادہ عالم وہ شخص ہے جو باوجود اطاعت کرنے کے ڈرتا ہے۔
- سب سے بڑا جاہل وہ ہے جو گناہ کو گناہ جاننے کے باوصف کرتا ہے اور ڈرتا بھی نہیں۔
- جو کوئی مخلوق کی بڑائی اور ذکر میں مشغول ہوگیا وہ خالق کے ذکر اور بڑائی سے باز رہ گیا۔
- زبان کا خیال رکھو کہ عذر خواہی کی ندامت سے بچے رہو۔
- قلب انسانی ہی وہ شے ہے جو مجموعہ قدرت خداوند تعالیٰ۔
- لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

(۱)۔ وہ جو ہر حاجت حق تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں اور بلند دعوے کرنے والے ہوتے ہیں۔

(۲)۔ جو طلب سے فارغ اور توکل پر قائم رہتے ہیں۔

جب کسی کی جسمانی آنکھ بند ہو جائے اور اس کی جگہ روحانی آنکھ کھل جائے تو اسے ذات باری کے سوا کوئی شے نظر نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ کے ولی کی دو نشانیاں ہوتی ہیں۔

اوّل۔ اس کا خیال سرور کائنات میں گم رہتا ہے۔

دوم۔ اس کا کاروبار اور رہن سہن سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتا ہے۔

عقل کا دائرہ اس کی اصل فطرت کی رو سے صرف اشیاء تک پہنچتا ہے جو محدود ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ غیر مادی ہے بلکہ وہ عقل و منطق کے دائرے سے بھی ماورا ہے۔

خاطر دل پر گزرنے والے خیال چار قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱)۔ منجانب اللہ۔

(۲)۔ منجانب فرشتہ۔

(۳)۔ منجانب نفس

(۴)۔ منجانب شیطان

زندگی جس قدر گزر گئی وہ ایک خواب اور جس قدر باقی رہ گئی وہ محض آرزو اور دھوکا ہوتی ہے۔

شیطان ایک ایسی ہستی ہے جس سے ڈرا جائے اس کی اطاعت سے کوئی فائدہ نہ پہنچے اور اس کی نافرمانی سے کوئی نقصان نہ ملے۔

معرفت دو قسم کی ہوتی ہے۔

(۱)۔ معرفت حق

(۲)۔ معرفت حقیقت

Marfat.com

- ہر شے کے لئے ایک وقت متعین کر دیا گیا ہے انسان مختار نہیں بلکہ مجبور ہے۔
- جب کسی مجبور کو آزادی کا اشارہ کیا جاتا ہے تو وہ حد درجہ جری اور دلیر ہو جاتا ہے۔
- چغل خور وہ ہوتا ہے جس کو شیطان اپنی انگلیوں پر نچانا شروع کر دیتا ہے۔
- سوءظن ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کو ہمیشہ شرمندگی سے دوچار کر کے رہتی ہے۔
- ایسا طبیب کبھی بھی نہ بنو کہ خود مریض ہو اور دوسروں کو علاج بتائے اس سے سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
- عارفین کا قلب مرکز ذکر الٰہی اور دنیا داروں کا دل مخزن حرص و طمع ہوتا ہے۔
- عارفوں کے قلب میں لسان تصدیق سے، زہاد کے قلب میں لسان تفصیل سے، مریدین کے قلب میں لسان تفکر سے، علماء کے قلب میں لسان ذکر سے بات کرتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی نظر میں افضل ترین وہ بندہ ہے جس کا پیشہ عبادت، جس کی خواہش و تمنا درویشی اور گوشہ نشینی ہو جس کے سامنے آخرت اور موت ہو اس کو توبہ کا ہمہ وقت تصور رہے۔
- قلب انسانی مجسم نور ہوتا ہے اور جب اس قلب میں دنیا آباد ہو جاتی ہے تو نور سلب ہو جاتا ہے اور تاریکیاں مسلط ہو جاتی ہیں۔
- اطاعت انسان نفس کو ہلاکت میں ڈال دیتی ہے اور مصیبتوں پر صبر کرنے والے، آخرت کی مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوعبداللہ الحارث المحاسبی رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص چاہتا ہے کہ بہشت کی لذت پائے اسے چاہیے کہ صالح و قانع درویش کی صحبت میں رہے۔
- چند ایسی خصلتیں ہیں جن پر عمل کرنے سے آدمی بزرگ ہو جاتا ہے۔

اوّل۔ سچ یا جھوٹ پر خدا کی قسم نہ کھائے۔

دوم۔ جھوٹ کبھی نہ بولے۔

سوم۔ وعدہ خلافی نہ کرے۔

چہارم۔ کسی پر لعنت نہ کرے۔

پنجم۔ کسی کے حق میں بددُعا نہ کرے ورنہ خدا اس کا بدلہ لے گا۔

ششم۔ ظاہر اور باطن میں گناہ کا قصد نہ کرے۔

ہفتم۔ اپنی تکلیف کا بوجھ دوسرے پر نہ ڈالے۔

ہشتم۔ لوگوں سے امید یا طمع نہ رکھے اور خدا پر نظر رکھے۔

نہم۔ تکبّر اور فخر و غرور نہ کرے اور کسی کو حقیر نہ جانے۔

دہم۔ کسی پر اتہام کفر و شرک نہ لگائے۔

- تین چیزیں قابل فائدہ ہیں۔

(۱)۔ بادفا دوست

(۲)۔ بادفا امانت

(۳)۔ بادفا شفقت

- صادق وہ ہے جسے کسی بھی قسم کا خوف نہ ہو۔

Marfat.com

- جس وعدہ کو ایفا نہیں کر سکتے وہ وعدہ کبھی بھی نہ کرو۔
- کسی پر لعنت نہ بھیجو خواہ وہ ظالم فاسق ہی کیوں نہ ہو۔
- کسی بھی قسم کی بری عادت نہ مانگو اور نہ کسی کو بددعا دو۔
- اپنے کردار یا گفتار سے بدلہ لینے کی خواہش نہ کرو بلکہ خدا کے لئے برداشت کرو۔
- کسی قسم کی سچی، جھوٹی، ظاہر یا باطن میں کسی قسم کے گناہ کا ارادہ نہ کرو۔
- اپنے اعضاء کو گناہوں سے دور رکھو۔
- اپنا بوجھ خود اٹھاؤ اس بارے میں کسی کو تکلیف نہ دو۔
- اہل دنیا سے کسی بھی قسم کا طمع اور لالچ نہ رکھو اور سب سے مایوس ہو جاؤ۔
- عزت اور بلندی کی ہر وقت جستجو کرو ہر شخص بلکہ ہر شے کو اپنے سے بہتر قیاس کرو۔
- وہ عالم جس کا قلب مطالعہ غیب میں جاری ہو افضل ہے اس عالم سے جو صرف ارواح یعنی اعضا سے عمل پیرا ہے۔
- علم محل کمال ہے اور جہل محل طلب ہے۔
- علم درجہ کمال تک پہنچاتا ہے جبکہ جہل دروازے کے اندر جانے نہیں دیتا۔
- علم افضل ہے عمل سے۔
- حق تعالیٰ کی معرفت علم سے حاصل ہوتی ہے عمل سے نہیں۔
- علم صفت الٰہی ہے اور عمل صفت بندہ۔
- قلب کا ذکر اعضاء کی عبادت سے بہتر ہے۔
- ایک ساعت کا تفکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

Marfat.com

- اعمال سرِ (باطن) اعمالِ جوارح (اعضاء) سے بہتر ہے۔
- عالم کی نیند عبادت اور جاہل کی بیداری معصیت (گناہ) ہے۔
- خدا کا ہو کر رہو ورنہ خود نہ رہو۔
- علم کو عمل سے فائق و افضل جانو تاکہ اللہ تعالیٰ عزوجل کو اپنے علم سے پا سکو۔
- عالم کی نیند عبادت اور جاہل کی بیداری گناہ ہے۔
- غلبہ حق سے مغلوب دل مجاہدے کے باعث حرکات ظاہر پر غلبہ نفس کی نسبت بہتر ہے۔
- قلب الٰہی کی منزل میں قلب علم کا رقیب بن جاتا ہے اور یہ وقت بہت ہی نازک ہوتا ہے۔
- صبر سے مراد احکام الٰہی کی بجا آوری ہے۔
- تسلیم سے مراد مصائب پر شاکر رہنا اور ان کو منجانب اللہ تصور کرنا ہے۔
- حیا سے مراد اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے انقطاع ہے۔
- حُب الٰہی سے مراد ترک دنیا ہے۔
- خوف سے مراد محاسبے سے ڈر کے گناہ نہ کرنا ہے۔
- انس خالق سے مراد مخلوق سے مراد ہے۔
- صادق سے مراد مخلوق کے بُرا سمجھنے کے باوجود اظہار خوشی کرنا۔
- صحیح راہ کے طالب ہو تو اسے پاکیزہ ریاضت کے ذریعے حاصل کرو۔
- دنیا میں رہنا اور اطمینان قلب کی توقع رکھنا ایسا ہی ہے جیسے دو مختلف چیزوں کو یک جا کر دینا۔
- درد مندوں کا یک جا ہونا ناممکنات سے ہے لیکن دنیا میں رہ کر دنیا سے دوری اختیار کرنا ناممکنات میں سے نہیں ہے۔

Marfat.com

- بذریعہ علم عقل سے وہ کام لو جو اللہ تعالیٰ عزوجل چاہتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان اس کا عرفان حاصل کرے۔
- عقل اس چراغ کی مانند ہے جو راستے میں اس لئے روشن کر دیا گیا ہو اس سے لوگ رہنمائی حاصل کریں مگر گھروں میں کیا کچھ ہو رہا ہے چراغ کو اس کا کچھ علم نہیں۔
- عقل ایک چھوٹا سا ترازو ہے جس میں پہاڑوں کو نہیں تولا جا سکتا۔
- شک اور تردد اس کے پھل ہیں تذبذب اور بے یقینی اس کا حاصل۔
- خدا ایک ناقابل تقسیم وجود ہے ایک ابدی چیز ہے جو کبھی مجسم نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ مظاہر کے ساتھ متحد یا مخلوط ہو سکتی ہے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ احمد بن عاصم انطاکی رحمۃ اللہ علیہ

- جو کوئی نفس پر مطمئن رہتا ہے اس کی ہلاکت نہایت خوفزدہ ہوتی ہے۔
- جو کوئی اپنے نفس سے زیادہ خوف کھاتا ہو وہ سب سے زیادہ نجات پر ہے۔
- پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں۔

(۱)۔ خالی پیٹ رکھنا۔

(۲)۔ اہل اصلاح سے محبت

(۳)۔ نماز تہجد

(۴)۔ تلاوت قرآن پاک

Marfat.com

(۵)۔ صبح کا گریہ

- سب سے زیادہ فائدہ مند فقر وہ ہے کہ جس سے تیرا حسن ظاہر ہو اور تو اس سے خوش رہے۔
- فقر مال و دولت کے عدم کا نام ہے۔
- غنا مال و دولت کے وجود کا نام ہے۔
- فقر بلا مال حق تعالیٰ سے تعلق کا نام ہے۔
- عمل کا امام علم اور علم کا امام عنایت خداوندی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ

- حصول خدا کے لئے کوشش کرنا عین ثواب ہے۔
- راہ حق پر جان دینا شہادت اکبر ہے۔
- دل و دماغ کو راہ خدا کے لئے صرف کرنا ہی زندگی کی بہترین صورت ہے۔
- فقیر کی شان یہ ہے کہ خدا دے تو دوسرے حاجت مندوں میں تقسیم کر دے اور خدا نہ دے تو شکر ادا کرے۔
- اگر مسافر راہِ خدا کو بھوک ستائے تو اس وقت تک صبر سے کام لے جب تک خداوند قدوس از خود اپنے بندے کی خوراک کا بندوبست نہ کرے خواہ موت کا سامنا ہی کیوں نہ ہو؟
- اگر کسی قسم کا گناہ کرو تو خدا کی زمین چھوڑ کر کرو۔
- اگر کوئی گناہ کرو تو جان لو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

- جب موت کا فرشتہ روح قبض کرنے آئے تو اس سے کہہ دینا کہ مجھے توبہ کرنے کی مہلت دے دو وہ کیوں قبول کرنے لگا؟ اگر تم! اس پر قادر نہیں تو پھر ملک الموت کے آنے سے پہلے توبہ کرلو۔
- خدا پر بھروسہ کر کے زندگی گزارنا عین عبادت ہے۔
- نماز۔ روزہ۔ حج اور جہاد سے وہ درجہ نہیں ملتا جو حلال کی روزی کھانے سے حاصل ہوتا ہے۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ تیری ہر دُعا قبول ہو تو لقمہ حلال کے سوا پیٹ میں کچھ نہ ڈال۔
- ہر مرتبہ روزی حلال کھانے سے ہی ملتا ہے۔
- اگر تو ان چھ باتوں پر عمل کرے گا تو ہر بلا (نقصان) سے محفوظ رہے گا۔

اوّل۔ کہ جب تو گناہ کرنا چاہے تو خدا کا رزق کھا کر نہ کرے کیونکہ یہ مناسب نہیں کہ تو جس کا رزق کھائے اسی کا گناہ کرے۔

دوم۔ کہ جب تو گناہ کرنا چاہے تو اس کی زمین پر نہ کرے کسی اور جگہ کرے یہ بہت بُری بات ہے کہ اسی کا رزق کھا کر اسی کی زمین پر گناہ کیا جائے۔

تیسرا۔ کہ جب تو گناہ کرے تو ایسی جگہ کرے جہاں سے وہ تجھے نہ دیکھے بڑے شرم کی بات ہے کہ اسی کا رزق کھا کر اسی کی زمین پر اسی کے سامنے گناہ کیا جائے۔

چوتھا۔ کہ جب ملک الموت تیری روح قبض کرنے لگے تو تُو اس سے کہے کہ تھوڑی دیر ٹھہرو کوئی نیک عمل کرلوں چونکہ وہ ایک ساعت مہلت نہیں دیتا اس لیے یہ وقت

Marfat.com

غنیمت جان اور نیک عمل کر۔

پانچواں۔ کہ جب قبر میں منکر نکیر آئیں تو ان کو سوال و جواب سے باز رکھ ورنہ ان کے سوالوں کا صحیح جواب تیار رکھ۔

چھٹا۔ کہ جب قیامت کے روز تجھے دوزخ کی طرف لے کر چلیں تو نہ جا ورنہ وہ کام نہ کر جس کے باعث فرشتے تجھے دوزخ کی طرف کھینچیں بلکہ وہ عمل کر کہ تجھے بہشت عطا ہو۔

- جس کا دل تین مواقع پر حاضر اور رجوع نہ کرتا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس پر دروازے رحمت کے بند ہو چکے ہیں۔
  (۱)۔ نماز کی حالت میں
  (۲)۔ کلام اللہ کی تلاوت کے وقت
  (۳)۔ ذکر و افکار کے عالم میں
- جب حجابات عالم اٹھ جاتے ہیں تو سائل کے دل کے دروازے کھل جاتے ہیں۔
- سالک کے لئے لازم ہے کہ:۔
  (۱)۔ وہ دوعالم کی سلطنت و حکومت لے کر بھی اظہار مسرت نہ کرے۔
  (۲)۔ سب کچھ چھین جانے پر بھی غمگین نہ ہو۔
  (۳)۔ کسی قسم کی عطا و تعریف پر فریفتہ نہ ہو۔
- بے جا اظہار مسرت حرص وطمع کا باعث ہے۔
- اپنی تعریف پر فریفتگی کم عقلی کی نشانی ہے۔
- جو بال برابر بھی دنیا و آخرت کی پرواہ رکھتا ہے وہ کبھی بھی ولی نہیں بن سکتا۔

Marfat.com

- خدا کے سوا کسی اور کا خیال دل میں لانا اپنے آپ کو اس سے دور کرنا ہے۔
- بلندی معرفت کا حامل وہ شخص قرار پاتا ہے جس نے اپنی روزی کو ہر قسم کی غلاظت سے پاک رکھا۔
- حرام لقمہ سے نہ تو دُعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی اطاعت و عبادت میں ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔
- افضل عبادت یہ ہے کہ حلال روزی کا غم وفکر کیا جائے۔
- لہو و لعب میں مبتلا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ اشیاء کو دوست رکھنے سے حجابات الٰہی سے محرومی پانا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا رزق کھا کر اس کی نافرمانی کرنے والا کبھی بھی مرد نہیں کہلا سکتا۔
- مرد کامل وہ ہے جس کے نزدیک اس کی بیوی بیوہ، بچے یتیم اور خاک پر کتوں کی مانند سونا حرام۔
- جب تک دنیا و آخرت کی کسی شے کی رغبت نہ چھوڑی جائے اور اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالی نہ کیا جائے تب تک اللہ والا بننا ممکن نہ ہے۔
- نیکی کا مقام حاصل کرنا ہے تو ذیل کی چھ دشوار گزار پہاڑیوں کو طے کرنا ضروری ہے۔

(۱)۔ عزت کا دروازہ بند کر ذلت کا دروازہ کھول۔

(۲)۔ راحت کا دروازہ بند کر، مشقت کا دروازہ کھول۔

(۳)۔ نیند کا دروازہ بند کر۔ بیداری کا دروازہ کھول۔

(۴)۔ خوشحالی کا دروازہ بند کر، مصیبت و آفات کا دروازہ کھول۔

Marfat.com

(۵)۔ خدا کا دروازہ بند کر' فقر کا دروازہ کھول۔

(۶)۔ آرزوں اور خواہشات کا دروازہ بند کر' موت کی تیاری کا دروازہ کھول۔

- اللہ تعالیٰ عزوجل سے مضبوط تعلق چاہتے ہو تو اللہ سے دوستی لگاؤ اور خلقت کو ایک طرف پھینک دو۔
- محبت الٰہی کا تقاضہ یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کی مخالفت کرو۔
- جو کوئی ہوائے نفس سے جدا ہوتا ہے وہ واصل خدا ہوتا ہے۔
- اگر اللہ تعالیٰ کو پانا چاہتے ہو تو دنیا و آخرت کی ذرہ برابر پرواہ نہ کرو اور خود کو غیر اللہ سے خالی کر لو۔
- صوم و صلوٰۃ، جہاد و حج پر کسی کو جوان مردی کا مرتبہ اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک اسے یہ احساس نہ ہو کہ اس کا رزق کن ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔
- تمام عبادات و ریاضت کا انحصار صرف حلال کی روزی میں پنہاں ہوتا ہے۔
- غنیٰ وہ ہے جو دولت سے نہیں بلکہ دل سے سخی ہو۔
- جیسا عمل کرو گے ویسا ہی اس کا اجر پاؤ گے۔
- جو دوسروں کی عیب جوئی میں مصروف رہے تو اس کی دُعا بارگاہ ایزدی میں کیسے قبول ہو سکتی ہے۔
- فاقہ مست انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ آخری سانس تک صبر و شکر سے کام لے تاکہ قاتل سے خون بہا لیا جاسکے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

- بغیر عمل کیے ہوئے بہشت کی آرزو کرنا گناہ، بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت رکھنا محض غرور اور دھوکا اور بغیر فرمان برداری امیدوار رحمت ہونا محض جہالت اور حماقت ہے۔
- دولت کے بھوکے کو کبھی حقیقی راحت نہیں ہو سکتی۔
- ایسی بات میں گفتگو کرنا جس کا کوئی فائدہ نہ ہو، علامت ضلالت و گمراہی ہے۔
- جس طرح برائی سننے کو ناپسند کرتا ہے، اسی طرح اپنے آپ کو مدح سرائی سے بھی بچا۔
- حق تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو حسن عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔
- آنکھ سب کی طرف سے بند کر لے خصوصاً بری نگاہ سے کبھی نہ دیکھ۔
- محبت ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے اور کسی کے بتانے کی نہیں ہے۔
- جب دنیا کو ترک کرو کیونکہ اگر دنیا کی ذرا سی چیز بھی تمہارے دل میں ہوگی تو سجدہ کرنے میں بھی تم اس کو فراموش نہ کر سکو گے۔
- جو کچھ رنج و مصیبت میں تم کو پیش آئے اس کی کشودکار اس کے پوشیدہ رکھنے ہی میں ہے۔
- شرک ظاہر بتوں کی پرستش اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا ہے۔
- تواضع یہ ہے کہ جس کسی سے بھی تو ملے اپنے سے بہتر جانے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا عالم ہو یا جاہل، مومن ہو یا کافر۔

Marfat.com

- شیطان کو سب سے پیارا بخیل مسلمان اور ناپسند گنہگار سخی ہے۔
- عقل مند وہ ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتو اول روز وہی کرے جو کہ وہ تیسرے روز کرے گا۔
- پوچھا گیا کہ مصائب دنیا کی کیا دوا ہے؟ فرمایا خلق سے دور اور خالق سے نزدیک رہنا۔
- درویشی یہ ہے کہ کسی چیز کی طمع نہ کرے جب بے طلب کوئی لائے تو منع نہ کرے اور جب لے لے تو جمع نہ کرے۔
- عورت طالب حق کا مرشد اس کا شوہر ہے، اگرچہ اس کا شوہر خود طالب حق نہ ہی ہو۔
- جو کوئی ہم کو اللہ تعالیٰ کے نام سے دھوکا دے گا ہم اس کا دھوکا کھالیں گے۔
- اگر صاحب بدعت کو دیکھو کہ ہوا پر چلتا ہے تو بھی اس کو قبول نہ کرو۔
- کسی بزرگ سے کسی گناہ کا سرزد ہوجانا اس کا مباح نہیں کر دیتا۔
- امیروں کی صحبت کے نقصانات احاطہ تحریر سے باہر ہیں، بچو بچو۔
- علم نر ہے اور عمل مادہ۔ دین دنیا کے کام ان کے ملنے سے ہیں۔
- جو شخص علم نیک حصول ثواب کے خیال سے کرتا ہے وہ تاجر ہے جو دوزخ کے خوف سے کرتا ہے وہ غلام ہے، جس طرح غلام مار پیٹ کے خوف سے کام کرتا ہے اور جو شخص صرف خدا کے واسطے کرتا ہے وہ احرار سے ہے۔
- گناہ کرنے والے سے میل جول رکھنا گناہ پر راضی ہونا اور گناہ سے راضی ہونا گناہ کرنے کے برابر ہے۔
- اعتقاد سالم نہ تو عبادت بھی بے کار ہے۔

Marfat.com

- دنیا کا لفظ دنایت سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں خواری، ذلت، کمینگی اس سے اندازہ لگاؤ کہ دنیا کیا چیز ہے۔
- محبت تعلیم و تربیت سے نہیں بلکہ عطائے حق سے حاصل ہوتی ہے۔
- عمل کے بغیر جنت طلب کرنا گناہ ہے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا انتظار سنت کی پیروی کے بغیر ایک قسم کا فریب ہے خدا کی نافرمانی میں رحمت کی امید جہل و حماقت ہے۔
- اس امر سے ڈرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ عزوجل میری طرف دیکھ رہے ہیں اور میں اس وقت غرور و تکبر کے مظاہرہ میں مصروف ہوں۔
- جوانمردی ان تینوں باتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۱)۔ سوال کے بغیر بخشش و عطا۔

(۲)۔ تعریف بلاصلہ و مطلب اور بے غرضانہ۔

(۳)۔ ہر حالت میں وفا شعار رہنا۔

- وفا کی حقیقت یہ ہے کہ انسان غفلت کے بعد ہوشیار ہو جائے اور کسی فضول خیال کو قریب نہ آنے دے۔
- زبان کو تعریف و ستائش سے اسی طرح بچا اور محفوظ رکھ جس طرح اسے مذمت اور برائی سے بچایا جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل رکھو وہی تمہارا حقیقی کفیل ہے اور تمہارے ساتھ ہے اسی کی جانب رجوع رکھو اور تمام شکایات اسی کی بارگاہ میں پیش کرو اس لئے کہ تمام مخلوق بحیثیت مجموعی نہ تو تجھے اس کی مرضی کے بغیر کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی اس میں کوئی قوت ہے کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر تجھے نقصان پہنچا سکتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہی تمام مصائب اور تکالیف کا رفع کرنے والا ہے اور اس کی قوت رکھتا ہے۔

Marfat.com

- مصیبت پڑنے پر اس کو دوسروں سے چھپانا اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور عیاں کرنا ہی علاج ہے بصورت دیگر دکھ ہی دکھ ہے۔
- حاجت مندی کی صورت میں اللہ تعالیٰ عزوجل سے اس کی قسم دے کر مانگیں اور کہیں۔

''اے میرے رب بحق معروف کرخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میری حاجت روائی کر وہ حاجت بفضلہٖ باری تعالیٰ اُسی وقت پوری ہوگی۔''

- صوفی وہ ہے جو حقائق کو اخذ کرتا ہے اور حقائق کو چھوڑ دیتا ہے۔
- اگر خدا کو اپنا انیس بنانا چاہتے ہو تو اس پر توکل کرو تا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تیرے ساتھ ہو۔
- اگر اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت کا دروازہ کھلوانا چاہتے ہو تو اپنے گناہوں سے کلیتہً تائب ہو جاؤ۔
- جس نے نفس سے نجات پائی اس نے اللہ تعالیٰ کی امان پائی۔
- خدا پر توکل کرنے والا مخلوق کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے۔
- بارگاہ خداوندی وہاں ہے جہاں تمہارا وجود باقی نہ رہے۔
- اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے کسی بھی قسم کی آسائش کا سہارا نہ لو یہ توکل کے خلاف بات ہے۔
- خدا سے حیا کرنے والی ہر شے حیا کھاتی ہے۔
- نفس کی اتباع خدا کی گرفت ہے اور جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ اس کا محبوب بن جاتا ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے اس پر خیر کے دروازے کھول کر شر کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔
- اعمال صالحہ کے بغیر جنت کی طلب اور اتباع سنت کے بغیر شفاعت کی امید واری اور نافرمانی کے بعد رحمت کی تمنا حماقت ہے۔

Marfat.com

- دقیق مسائل بیان کرنا اور مخلوق سے امید وابستہ نہ کرنے کا نام ہی تصوف ہے۔
- بندہ کے لئے لازم ہے کہ وہ مخلوق سے آس توڑ کر اللہ تعالیٰ کی طلب کی خواہش کرے۔
- شر سے بچنا چاہتے ہو تو کسی کی برائی یا بھلائی نہ کرو۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ

- جسم کی صحت تھوڑا کھانے میں اور روح کی صحت تھوڑے گناہ کرنے میں ہے۔
- جس دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اس میں کسی اور کا ڈر نہیں سما سکتا۔
- جو چیز خدا سے غافل کر دے وہ دنیا ہے۔
- جس شخص نے اپنی زبان کی حفاظت کی وہ ہر برائی سے محفوظ ہے۔
- خوراک سے پُر معدے میں حکمت کی بات نہیں آسکتی۔
- جو وقت گزر گیا ہے اس پر مت پچھتاؤ، جو وقت آنے والا ہے اس کا اندیشہ نہ کرو جو وقت موجود ہے اس کی قدر اور حفاظت کرو۔
- بیماری دل کی چار علامتیں ہیں۔

(۱)۔ اطاعت میں حلاوت محسوس نہ کرے۔

(۲)۔ اس میں خوف خدا نہ رہے۔

(۳)۔ دنیا کی چیزوں کو نگاہ عبرت سے نہ دیکھے۔

(۴)۔ جو علم سنے اسے سمجھے نہیں۔

Marfat.com

- جس کا ظاہر اس کے باطن پر دلالت نہ کرے اس کے پاس مت بیٹھو۔
- جو معدہ لذیز کھانے سے پُر ہو اس پر انوارِ ربانی نہیں پڑ سکتے۔
- دل کی توبہ حرام چھوڑنے میں ہے۔
- آنکھ کی توبہ حرام چیزیں نہ دیکھنے میں ہے۔
- کان کی توبہ بے ہودہ کلام نہ سننے میں ہے۔
- جو صدیق ہے وہ اپنی تعریف آپ نہیں کرتا اور مدعی نہیں بنتا۔
- جس شخص کو حق تعالیٰ کی حضوری حاصل ہے وہ دعویٰ کا محتاج نہیں اور اگر وہ حضوری سے محجوب و محروم ہے تو یہ دعویٰ ہی اس کی محجوبی و محرومی کا نشان ہے۔
- پیٹ کی توبہ حرام مال نہ کھانے میں ہے۔
- شرم گاہ کی توبہ حرام کاری سے بچنے میں ہے۔
- ہاتھ پاؤں کی توبہ حرام جگہ نہ جانے میں ہے۔
- خدا کی دوستی نفس کی خواہشات کے ترک کرنے میں ہے۔
- خدا کی دشمنی نفس کی خواہشات کے پورا کرنے میں ہے۔
- اخلاص یہ ہے کہ تجھے تعریف اور ہجو کی پرواہ نہ ہو۔
- جو چیز بھی تجھے خدا سے غافل کرے وہی دنیا ہے۔
- جو خدا سے ڈرتا ہے خدا کی دوستی اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔دنیا اس سے ڈرتی ہے وہ دنیا سے نہیں ڈرتا۔
- جب تک لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں گے کام کے رہیں گے جب اس کا خوف دل سے دور ہوجائے گا گمراہ ہوجائیں گے۔
- جس کے دل میں دنیا اور مال دنیا کی وقعت ہے وہ درویش روٹی کا بھوکا ہے۔

Marfat.com

- ایک معمولی نانبائی ہیرے کی قیمت کیا جانے اس کا مول تو کسی جوہری سے لگوانا چاہیے۔
- جھوٹوں کی توبہ یہ ہے کہ گناہ کئے جائیں اور استغفار پڑھتے رہیں۔
- انسان جب تک اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے وہ کام کا رہتا ہے بلا میں مبتلا ہو کر صبر کرنا، اس پر راضی ہونا باعث تعجب بات ہے اور منافی خوف الٰہی ہے۔
- عارف وہ ہے جو مخلوق میں رہتے ہوئے بھی اس سے علیحدہ رہے۔
- معرفت تین اقسام کی ہوتی ہے۔

(۱)۔ معرفت توحید جو عام مومنین کا حصہ ہے۔

(۲)۔ معرفت صحت جو علماء کے لئے مخصوص ہے۔

(۳)۔ معرفت صفات جو اہل ولایت کے لئے مخصوص ہے اور وہ اس میں رہ کر اپنے قلوب مشاہدہ حق کرتے ہیں اور اسرار و انوار سے مستفید ہوتے ہیں۔

- بیماری کی علامات چار ہیں۔

(۱)۔ اطاعت و عبادت میں لطف و لذت محسوس نہ ہو۔

(۲)۔ اللہ سے نہ ڈرے۔

(۳)۔ چیزوں پر عبرت کی نظر نہ ڈالے۔

(۴)۔ جو علم سینہ کے اندر پیدا ہو اسے نہ سمجھے۔

- عام توبہ گناہوں سے بچنا ہے جبکہ خالص توبہ غفلت سے بچنا ہے۔
- توبہ انانیت سے مراد خوف خدا سے توبہ کرنا ہے۔
- توبہ استجابت سے مراد اللہ تعالیٰ کی شرم کے باعث توبہ کرنا۔
- ترک حرام کی نیت دل کی توبہ ہے۔
- حرام اشیاء کی جانب سے نظر پھیرنا چشم کی توبہ ہے۔

Marfat.com

- ناجائز امور کا نہ سننا توبہ گوش ہے۔
- ہاتھوں کو برے کاموں سے روکنا توبہ دست ہے۔
- ممنوعہ امور کی جانب قدم نہ بڑھانے کا نام توبہ پا ہے۔
- حرام اشیاء سے پرہیز توبہ شکم ہے۔
- جو سماع نفس کے ساتھ سنی جائے وہ انسان کو زندیق بنادیتی ہے۔
- مولا کے تصور کے ساتھ سماع سننے سے راہ الٰہی کھل جاتی ہے۔
- توکل سے مراد بہت سے خداوندوں کی اطاعت سے نکل کر ایک ذات کی اطاعت میں مصروف ہونا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے دوستوں سے محبت رکھنا اللہ تعالیٰ عزوجل سے محبت رکھنا ہے۔
- یقین کی تین علامتیں ہیں۔

(۱)۔ ہر امر میں اللہ تعالیٰ عزوجل پر بھروسہ رکھنا۔

(۲)۔ ہر کام میں اسی سے رجوع کرنا

(۳)۔ ہر حال میں اسی سے مدد چاہنا

- دنیا سے مراد ہر وہ شے جو رب تعالیٰ سے غافل کر دے۔
- صوفی سے مراد تمام چیزوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ عزوجل کا ہو جانا ہے۔
- خوف خدا سے تمام خوف ختم ہوجاتے ہیں اور دل کے اندر طمانیت اور حقانیت جاگزیں ہوجاتی ہے۔
- جس کو نہ تو جنت کی طمع ہو اور نہ جہنم کا خوف بلکہ صرف طلب اللہ تعالیٰ عزوجل ہو وہی محب الٰہی کہلانے کا حقدار ہے۔
- عارف وہ ہے جو ہر وقت خدا سے ڈرتا رہے تاکہ ہر ساعت اپنے رب کے قریب رہے۔

Marfat.com

- اللہ کو شکستہ دلوں میں ڈھونڈو۔
- وہ شخص عارف نہیں بلکہ جاہل ہے جس کے دل میں خوف خدا نہ ہو۔
- صدق ارادت سے مراد حسب و نسب سے قطع تعلق کرنا اور حق تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنا ہے۔
- صدق سیف اللہ ہے جس چیز پر پڑتی ہے کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔
- نفس سے صلح کرنے والا شخص خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔
- متوکل علی اللہ کبھی بھی تکلیف سے دوچار نہیں ہوتا۔
- درویشی سے ڈرنے والے قہر الٰہی کے مستحق ہوتے ہیں۔
- چھ باتیں انسان کی تباہی کا باعث ہیں۔

(۱)۔ اعمال صالحہ سے کوتاہی کرنا

(۲)۔ ابلیس کا فرمانبردار ہونا

(۳)۔ موت کو قریب نہ سمجھنا

(۴)۔ رضائے الٰہی کو چھوڑ کر مخلوق کی رضا مندی حاصل کرنا

(۵)۔ تقاضائے نفس پر سنت کو ترک کرنا

(۶)۔ اکابرین کی غلطی کو سند بنا کر ان کے فضائل پر نظر بد نہ کرنا۔

- اگر لطف حیات چاہتے ہو تو اہل تقویٰ کی صحبت اختیار کرو۔
- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ناامید ہونے والا نامراد ہوتا ہے۔
- مرشد کی حیثیت طبیب جیسی ہوتی ہے اور کبھی کبھار طبیب کو زہر سے بھی مریض کا علاج کرنا لازم ہوتا ہے۔
- جن کو قرب الٰہی بہت زیادہ نصیب ہوتا ہے وہ دور رہنے والوں کی نسبت ہمیشہ حیران و سرگرداں زیادہ رہتے ہیں۔
- جب تک صدق صبر کی شمولیت نہ ہو اس وقت تک اخلاص مکمل نہیں

Marfat.com

ہوتا۔

- اخلاص یہ ہے کہ مشکل میں بھی اسے قائم رکھتے ہوئے شکوہ زبان پر نہ آئے۔
- اہل اخلاص وہ ہیں جو اعمال صالحہ کو اس طرح فراموش کر دیں کہ روز محشر خدا سے اس کا وہ معاوضہ بھی طلب نہ کریں۔
- اگر خدا کی محبت اور عقل کامل چاہتے ہو تو اس کے خوف سے ڈرتے رہو۔
- بے سود چیزوں کے حصول کی سعی کرنے سے انسان اس شے سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے جو فائدہ بخش ہو۔
- جس کا ظاہر باطن کا آئینہ دار نہ ہو اس کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کرو۔
- اگر اللہ رب العزت کا قرب چاہتے ہو تو:۔

(۱)۔ اپنے ظاہر کو باطن کے حوالے کر دو اور خدا سے ایسا تعلق قائم کرو جس کی وجہ سے وہ تمہیں مخلوق سے بے نیاز کر دے۔

(۲)۔ یقین پر شک کو ترجیح نہ دو۔

(۳)۔ جب تک نفس اطاعت پر آمادہ نہ ہو اس کی مخالفت کرتے رہو۔

(۴)۔ مصائب میں صبر کرتے ہوئے زندگی کو یاد الٰہی میں گزار دو۔

- جو کوئی خدا کے عطا کردہ دکھ اور تکلیف میں اذیت کا احساس کرتا ہے وہ کبھی خدائی دوستی کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔
- اگر خدا کی رضا اور خوشی چاہتے ہو تو دنیاوی چیزوں سے اپنا پیچھا

Marfat.com

چھڑاؤ اور نادانی سے بچنے کی کوشش کرو۔

- صوفی وہ ہے جو خدا کو اپنا محبوب بنا لے اور خدا بھی اس کو اپنا محبوب سمجھے۔
- اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہو تو اخلاص سے اس کی جانب پہلا قدم بڑھاؤ۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ابوعلی شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص مصیبت میں فریاد کرتا ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے نیزہ پکڑا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے۔
- بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے اور زندگانی کی امید پر توبہ نہ کرے۔
- جب غیر محرم پر نظر پڑے آنکھیں بند کر لے تاکہ ثواب حاصل کر سکے۔
- دل کی صفائی چاہتا ہے تو آنکھ جہان سے بند کر لے، یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار آتا ہے۔
- زبردست گناہوں کا کفارہ زیردستوں کی امداد کرنا اور درماندگان کی دستگیری ہے۔
- جب آنحضرت ﷺ کی حدیث سنو، عمل کرنے کی نیت سے یاد رکھو نہ کہ روایت کرنے کی نیت سے۔
- کوئی گناہ کسی کی رضا مندی سے حلال نہیں ہوتا۔

Marfat.com

- عقل مند وہ ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرے اس سے پہلے کہ خدا کے روبرو بلایا جائے۔
- حلاوت دُعا علامات اجابت ہے۔
- ظالموں اور فاسقوں کے ظلم و فسق کی وجہ سے ان کو دشمن نہ رکھنا ضعف ایمانی کی نشانی ہے۔
- خدا کی خوشنودی صرف چار چیزوں میں ہے۔

اوّل:۔ رازق صرف خدا کو جاننا۔

دوم:۔ عمل و عبادت صرف اسی کی رضا کے لیے کرنا۔

سوم:۔ ہر عمل میں شیطان سے بچنا

چہارم:۔ موت کو نہ بھولنا اور اس کی تیاری میں لگا رہنا۔

- اگر وعظ چاہتا ہے تو موت کو یاد رکھ اسے نہ بھول۔
- اگر یار چاہتا ہے تو خدا سے دوستی لگا۔
- اگر مونس و غمخوار چاہتا ہے تو قرآن کریم سے انس رکھ۔
- اگر رفیق چاہتا ہے تو کراماً کاتبین ہر دم تیرے ساتھ ہیں
- اگر تجھے وعظ، یار، مونس و غمخوار اور رفیق پسند نہیں تو دوزخ ہی تیرے لیے کافی ہے۔
- عقل مند وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہونے سے پہلے اس کی خوشنودی حاصل کرلیتا ہے اور حرص دنیا سے دست کش ہوجاتا ہے۔
- لوگ چار باتوں میں اللہ تعالیٰ کی موافقت کرتے ہیں مگر عمل میں مخالفت کرتے ہیں۔

اوّل:۔ کہتے ہیں کہ ہمارا رازق اللہ تعالیٰ ہے لیکن دل اس پر نہیں رکھتے۔

Marfat.com

دوم:۔ کہتے ہیں کہ ہم اس کے بندے ہیں لیکن اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

سوم:۔ کہتے ہیں کہ عاقبت اس دنیا سے بہتر اور ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے لیکن مال صرف دنیا پر خرچ کرتے ہیں آخرت کے لیے نہیں دیتے۔

چہارم:۔ کہتے ہیں کہ مرنا لازمی ہے لیکن عمل ایسے کرتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔

قبر اس شخص کے لیے جو اسے یاد رکھے یہ جنت کا ایک ٹکڑا ہے لیکن جو اس سے غافل رہے اس کے لیے جہنم کا ایک گڑھا ہے۔

حقیقی زاہد اپنے زہد کو عمل و عبادت اور اخلاص حق سے مضبوط کرتا ہے لیکن نقلی زاہد اسے بغیر عمل کے ظاہری لباس اور چرب بیانی سے مزین کرتا ہے۔

اے ہارون تو ایک چشمہ کی مانند ہے اور تیرے عمال (حاکم) تیری نہریں ہیں اگر چشمہ صحیح ہوگا تو نہریں بھی پاک ہوں گی پس عمال کا درست اور نیک ہونا تیرے صحیح ہونے پر موقوف ہے۔

کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کر لیکن نیکی کرنے میں توقف مت کر۔

جب تو سوئے تو موت کو زیر بالیں رکھ ممکن ہے کہ صبح کو اٹھنا نصیب نہ ہو۔

موت کے لئے تیار رہنا چاہیئے کیونکہ جب آتی ہے تو پھر واپس نہیں جاتی اور وہاں پہنچاتی ہے جہاں سے پھر کسی طرح آنا ممکن نہیں۔

ایک گھونٹ پانی کی قیمت پوری سلطنت قربان کرنے سے بھی ادا نہیں ہوسکتی اس لئے پانی کی قدر کرو اور نعمت الٰہی کا شکر ادا کرو۔

Marfat.com

- جو شخص اپنی روزی کے بارے میں اللہ تعالیٰ عزوجل پر اعتماد کرتا ہے اس کی خوش خلقی اور نیک جوئی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔
- جس نے مصیبت میں فریاد کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل سے جنگ کی۔
- تقویٰ کی شناخت تین باتوں سے ہوتی ہے۔
  (۱)۔ احکام دین کی اتباع
  (۲)۔ ممنوعات سے احتراز
  (۳)۔ دین و دنیا کے متعلق باتیں
- عقل مند وہ ہے جسے دنیا فریب نہ دے سکے اور وہ دنیا کو دوست نہ رکھے۔
- تونگر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی تقسیم پر راضی ہو۔
- درویش وہ ہے جسے زائد کی طلب ہو۔
- بخیل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کا حق ادا نہ کرے۔
- اپنی زبان کی خوب حفاظت کرو اور کوئی بات منہ سے نکالنے سے پہلے اچھی طرح سوچ اور سمجھ لو۔
- اس وقت بات کرنے سے گریز کرو جب تک یہ نہ سمجھ لو کہ اس کے نہ کہنے سے فتنہ عظیم پیدا ہو کر تجھے شدید نقصان پہنچائے گا۔
- برکت رزق چاہتے ہو تو نماز چاشت کی پابندی کرو۔
- قبر کا اجالا چاہتے ہو تو نماز تہجد کو اپناؤ۔
- منکر نکیر کے سوالات کا جواب چاہتے ہو تو قرأت قرآن مجید اختیار کرو۔
- پل صراط سے گزرنے کے خواہاں ہو تو روزہ اور صدقہ اپناؤ۔
- قیامت کے روز عرش کا سایہ چاہتے ہو تو خلوت نشینی اختیار کرو۔

Marfat.com

- مرد مومن کی پہچان کرنا ہو تو دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر زیادہ بے خوف رہتا ہے یا مخلوق کے وعدوں پر زیادہ بھروسہ رکھتا ہے۔
- اطاعت کے دس حصے ہیں نو حصے دنیا سے بیزاری اور ایک حصہ خاموشی۔
- ہلاکت تین باتوں میں ہے۔
  (۱)۔ توبہ کی امید پر گناہ کرنا۔
  (۲)۔ زندگی کی امید پر توبہ کرتا۔
  (۳)۔ توبہ کے بغیر رحمت کی امید کرنا۔
- توکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے وعدہ پر دل مطمئن اور سرشار رہے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ

- جو یہ چاہے کہ ہرحالت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہے وہ صداقت کو ضروری سمجھے کیونکہ اللہ تعالیٰ حق پسندوں کے ساتھ ہے۔
- سخاوت، حسن خلق اور تواضع کی حیثیت اس مکان جیسی ہے جو انوار الٰہیہ سے لبریز ہو اور اس کا اثر تمام اعضاء و جوارح پر مرتب ہو۔
- دین اور دنیا دو متضاد اشیاء ہیں اور ان دونوں میں الجھنے والا متضاد زندگی گزارتا ہے اور فوائد حقیقی سے محروم رہتا ہے۔
- نفس کو ہلاک کر کے ہی زندوں میں شمار کروایا جاسکتا ہے۔
- صابر وہ ہے جو صبر کرتا چلا جائے اور حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔

Marfat.com

- معرفت سے مراد باری تعالیٰ کو دوست رکھنا، خیالات فاسدہ سے دل دماغ کو فارغ کرنا اور زبان سے یاد الٰہی میں مصروف ہونا ہے۔
- توبہ کی نہایت غیرت رکھنا ہے اور غیرت حق تعالیٰ کی صفت ہے اور وہاں تک رسائی پانا بے حد مختلف ہے۔
- نماز غیر اللہ تعالیٰ سے کٹ کر اللہ تعالیٰ عزوجل سے پیوستہ ہونا ہے۔
- راہ حق سے مراد اللہ تعالیٰ عزوجل سے پیوستہ ہونا ہے۔
- نفس کو ترک شہوت سے مار ڈالنے سے ہی حیات جاودانی حاصل ہوتی ہے۔
- درویش وہ ہے جو اپنے فقر کی عزت لوگوں سے چھپائے۔
- جو یہ خواہش رکھے کہ وہ ہرحالت میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ رہے وہ صداقت کو لازمی امر سمجھے کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل حق پسندوں کے ساتھ ہے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ابراہیم بن ستبتہ رحمۃ اللہ علیہ

- ترک دنیا سے بہتر کسب حقیقی ہے۔
- کسب حقیقی سے بہتر توکل ہے تاکہ صدق یقین حاصل ہو۔
- تجرید سے مراد اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ صدق، توکل اور حسن اعتقاد پانا ہے۔
- کسب کو چھوڑو اور توکل کو ہی اپناؤ یہی راہ حق ہے۔
- اگر صدق، توکل اور حسن اعتقاد چاہتے ہو تو تنہائی اختیار کرو۔

Marfat.com

- انکسار کے بغیر رفتار، ٹھوکر کا باعث اور انجام بھیانک۔
- جس نے اپنے آپ پر فخر کیا اس نے اپنے آپ کو گنوایا۔
- متکبر وہ ہے جو اپنے آپ کو دوسروں پر برتر جانے اور اپنی فضیلت کی شیخی بگھاڑے۔
- عبادت بلا توجہ محض دھوکا اور فریب۔
- ندامت، عزم ترک اور ظلم سے باز رہنا ہی حقیقی توبہ کے اجزاء ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابوعبداللہ محمد بن فضیل رحمۃ اللہ علیہ

- بعض لوگ جائے طہارت سے پاک ہو کر باہر آتے ہیں بعض لوگ خانہ کعبہ میں سے باہر آتے ہیں تو پلید ہو کر آتے ہیں۔
- عقل مندوں کے ساتھ جنگ کرنا بے وقوفوں کے ساتھ حلوا کھانے سے زیادہ آسان ہے۔
- جو شخص چار پایہ کو لعنت کرتا ہے چارپایہ کہتا ہے کہ میری اور تیری طرف سے آمین ہو اور جو مجھ اور تجھ میں سے خدا تعالیٰ کا زیادہ گہنگار ہے اس پر لعنت ہو۔
- اگر مجھے خبر دیں کہ تیری ایک دُعا قبول ہو گئی جو کچھ چاہتا ہے طلب کر۔ تو میں وہ دُعا بادشاہ کے حق میں صرف کروں گا کیونکہ اگر میں وہ دُعا اپنی اصلاح کے لئے کروں گا تو وہ محض میری ہی اصلاح ہوگی اور بادشاہ کی اصلاح تمام خلق خدا کی اصلاح ہوگی۔
- جس شخص کو تنہائی سے وحشت اور مخلوق سے موانست ہے وہ سلامتی سے

Marfat.com

بعید ہے۔

- تم اپنے عالموں کی تعریف کس طرح کرتے ہو، حالانکہ ان کی گردنیں موٹی، ان کے جسم فربہ، ان کے لباس باریک اور ان کی خوراک مرغن اشیاء ہیں۔
- جب شیطان انسان سے چار باتوں میں سے ایک حاصل کر لیتا ہے تو کہتا ہے مجھے اور ان کی ضرورت نہیں اول اس کا تکبر کرنا، دوم اپنے اعمال کا زیادہ سمجھنا سوم اپنے گناہوں کو بھول جانا، چہارم پیٹ بھر کر کھانا کہ یہ سب کی جڑ ہے کیونکہ باقی تینوں باتیں اس سے پیدا ہوتی ہے۔
- اگر انسان چالیس سال کی عمر تک پہنچ کر بھی گناہ نہ چھوڑے اور اپنی سرکشی سے تائب نہ ہو تو شیطان اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہے کہ نجات نہ پانے والے چہرے پر فدا ہوں۔
- عالم بد خو کی صحبت سے فاسق خوش خلق کی صحبت بدرجہا بہتر ہے۔
- منافق کی علامت غیر موجود صفت کی تعریف پر خوش ہونا اور موجود عیوب کی مذمت پر خفا ہونا ہے۔
- آپ ایک دفعہ بازار میں اپنے عیال کے لئے روٹی لینے گئے دیکھا کہ نانبائی روٹی بیچنے کے وقت کلمہ اور درود وغیرہ پڑھ کر گرم بازاری کرتا ہے آپ نے اس سے نہ خرید کیا اور آپ مع بال بچوں کے سب بھوکے سوئے اور دوسرے روز ایک خاموشی سے روٹی فروخت کرنے والے سے روٹی لائے۔
- جس کا غصہ زیادہ ہے اس کے دوست کم ہیں جس نے بدمعاش پر انعام کیا اس نے بدمعاش کی مدد کی جس نے کسی سے سوال کیا اس نے ذلت اٹھائی جس نے بے عمل سے عمل سیکھا اسکی جہالت کو ترقی دی جس نے

Marfat.com

بے وقوف کو علم بڑھایا اس نے بے فائدہ عمر ضائع کی جس نے ناشکر گزار پر احسان کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔

- جو اچھے کو اچھا نہ جانے وہ برے کو بھی برا نہیں سمجھتا۔
- احسان یہ ہے کہ تو دوست کا احسان مند ہو، اگر اس نے تجھ سے کچھ لیا ہے کیونکہ وہ اگر نہ لیتا تو تجھے ثواب نہ ہوتا، نیز اس نے تجھ سے سوال کیا اور تجھ ہی سے اس کو امید تھی۔
- زبانی استغفار کرنا بغیر اس کے کہ گناہوں سے طبیعت اکھڑ جائے جھوٹوں کی توبہ ہے۔
- انجام کی خرابی ابتداء کی برائی سے ہوتی ہے لہٰذا ابتدا کو اچھا بنا۔
- مجھے رونا آتا ہے جب میں دنیا کو عالم کے ساتھ کھیلتے دیکھتا ہوں۔
- سچی دوستی کی علامت یہ ہے کہ دوست کی عزت اس کی مفلسی کی حالت میں اس کی تونگری سے بڑھ کر کرے کیونکہ افلاس تونگری سے اشرف ہے۔ لہٰذا مفلس بھی بلحاظ اپنے مرتبہ کے زیادہ اکرام کا مستحق ہے نہ کہ تو مفلسی کی وجہ سے اس کو ذلیل سمجھتا ہے۔
- بعض لوگوں کی قدر میرے دل میں ہوتی ہے مگر جب میں انہیں کھانے میں اسراف کرتے دیکھتا ہوں تو اپنے قلت تقویٰ کے باعث میری نظر میں حقیر ہو جاتے ہیں۔
- جو کسی ریاکار کو دیکھنا چاہئے وہ مجھے دیکھ لے۔ پھر داڑھی ہاتھ میں پکڑتے اور روتے اور کہتے اے فضیل۔ جوانی میں تو فاسق تھا اور پیری میں تو ریاکار ہوگیا ہے واللہ فسق ریاکاری سے بدرجہا بہتر ہے کہ اس کی خرابی ظاہر ہے اور اس کی خرابی پوشیدہ ہے۔
- کسی شخص نے آپ کو روتے دیکھا، پوچھا آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا ان غریب مسلمانوں کے رنج میں روتا ہوں جنہوں نے مجھ پر

Marfat.com

ظلم کیا اور فرماتے قیامت کے دن ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اور وہ سزا پائیں گے۔

- ہارون رشید سے فرمایا اگر نجات چاہتا ہے تو رعایا کے ضیعف العمر مسلمانوں کو اپنا باپ، جوانوں کو اپنا بھائی اور چھوٹوں کو اپنا فرزند اور عورتوں کو ماں بہن سمجھ اور ان سے اس طرح معاملہ کر جیسے اپنے ماں باپ بہن بھائی سے معاملہ کرتا ہے۔
- جس حالت میں کہ دنیا مٹی کی ہے اور فانی ہے اور آخرت سونے کی ہے اور باقی ہے تو رغبت آخرت کے ساتھ ہونی چاہیئے نہ کہ دنیا کے ساتھ۔
- انسان کو دنیا میں کوئی شے نہیں دی گئی جب تک کہ آخرت کے توشے اس کے لیے کم نہیں کر لیے گئے۔
- تین چیزوں کی تلاش نہ کر کیونکہ نہ پاؤ گے ایسا عالم کہ جس کا علم میزان عمل میں پورا ہو، نہ پاؤ گے اور بلا علم کے رہو گے۔ ایسا عالم جس کا اخلاص عمل کے موافق ہو۔ نہ پاؤ گے اور بلا عمل کے رہو گے۔ تیسرے ایسا بھائی مت ڈھونڈو جو بے عیب ہو کیونکہ یہ بھی نہ پاؤ گے اور بغیر بھائی کے رہو گے۔
- اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ تو حق تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے تو چپ رہ کیونکہ اگر تو کہے گا کہ نہیں تو کافر ہوگا اگر کہے گا ہاں، دوست رکھتا ہوں تو تیرے افعال دوستوں جیسے نہ ہوں گے اور یہ محض جھوٹ ہوگا۔
- سلامت صدور پانا چاہتے ہو تو حق الیقین قائم کرو۔
- حق الیقین سے مراد علم الیقین پانا ہے۔
- علم الیقین ہی عین الیقین کے ظہور کی بنیاد ہے۔

Marfat.com

- علم الیقین ہی سے عین الیقین کے اسرار و حقائق پائے جاسکتے ہیں۔
- جب تک دوری نفس و ہوا طے نہ کرو گے کبھی بھی کعبہ دل تک نہ پہنچ سکو گے۔

☆.....☆.....

حضرت خواجہ محمد بن علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص ازروئے شریعت اوصاف بندگی سے محروم ہے وہ اوصاف خداوندی کا اہل نہیں۔
- جس شخص کو اپنے نفس کی معرفت نہیں وہ آفات بشریت سے غافل ہے۔
- ظاہر بغیر باطن محال ہے اور باطن بغیر ظاہر ناممکن ہے۔
- بندہ کا کام سہو ہے اور خدا کا کام راستی پر منحصر ہے۔
- بندہ کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر شاکر رہنا چاہیے۔
- نفس کو اپنے قابو میں رکھنا چاہتے ہو تو اس کی ہر بات کی مخالفت کرو۔

☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ

- بدخلقی لقمہ حرام کی طرح ہے لہٰذا اس سے پرہیز کرو۔
- عاقلوں کی صحبت ان کی پیروی سے کرو، زاہدوں کے ساتھ ان کی خاطر مدارت سے اور جاہلوں کی ان کے ساتھ صبر جمیل سے۔
- کمی مال میں دنیا اور آخرت میں فائدہ ہے اور زیادتی مال میں نقصان۔
- حکمت کی پہلی نشانی خاموشی ہے اور صرف حاجت کے موافق بات کرنا۔
- خدا اپنے بندوں کی زبان سے دو چیزیں چاہتا ہے توحید پر اقرار اور لوگوں سے نرم گفتگو۔
- خدا اپنے بندوں کے اعضاء سے دو چیزیں چاہتا ہے خدا کی اطاعت اور مسلمانوں کی امداد۔
- نبوت کے بعد حکمت کے سوا اور کسی چیز کا درجہ بلند نہیں۔
- زبان سے بری بات نہ کرو، کان سے بری بات نہ سنو، آنکھ سے بری چیز نہ دیکھو ہاتھ سے بری چیز نہ چھوؤ اور پاؤں سے بری جگہ نہ جاؤ اور دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔
- شیطان لعین کہتا ہے کہ میں ایسا احمق نہیں ہوں کہ مومن کو پہلے ہی کافری کا مشورہ دوں۔
- شیطان لعین کہتا ہے کہ میں پہلے اس کو شہوت حلال پر حریص کرتا ہوں جب اس امر پر حاوی ہوجاتا ہے تو پھر اس کی نظر میں معاصی

Marfat.com

کو حقیر بناتا ہوں۔

- شیطان لعین کہتا ہے کہ جب گناہ اس کی نظر میں بے حقیقت ہو جاتے ہیں تو تب اسے کفر پر دلیر کرتا ہوں۔
- جب میں علی الصبح اٹھتا ہوں تو میں نہیں جانتا کہ کس نے حلال روزی کھائی اور کس نے حرام۔
- جب کسی کو بے ہودگی اور غیبت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ لقمۂ حرام کھانے والا ہے۔
- جب کسی کو نیکی کی تلقین کرتے اور استغفار پڑھتے ہوئے پاتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ حلال روزی کھانے والا ہے۔
- جب علماء کے اندر خرابی آتی ہے تو لوگوں کی عبادت اور شریعت کی پابندی میں خلل آجاتا ہے۔
- امراء کی خرابی سے معاشرے کی خرابی ہوتی ہے اور فقراء کی خرابی سے لوگوں کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔
- امرا و سلاطین ظلم کی وجہ سے علماء طمع نفسانی کی وجہ سے اور فقراء ریا کی وجہ سے تباہ ہوتے ہیں۔
- جاہل بادشاہ، بے عمل عالم اور بے توکل فقیر شیطان کے چیلے ہیں۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ

- سعادت کی نشانی یہ ہے کہ بندے پر عبادت کرنا آسان اور سہل ہو جائے جملہ کاروبار میں لوگوں پر شفقت کرے اور نیکو کاروں کو دوست رکھے۔ مسلمانوں سے خوش اخلاقی سے پیش آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشی سے خرچ کرے، لوگوں کی حاجت براری میں دریغ نہ کرے اور ان کے کام آئے۔
- بخل سے بچو۔ اس کے تین حرف ہیں۔
  (۱)۔ ب کہ بلاد مصیبت سے مشتق ہے۔
  (۲)۔ خ کہ خسران یعنی گھاٹے و نقصان دین و دنیا سے مشتق ہے۔
  (۳)۔ ل کہ لوم یعنی ملامت و ذلت کی علامت ہے۔
- جو بندہ مالک کے دروزے پر پڑا رہے ضروری ہے کہ مالک اس کے لیے دروازہ کھولے۔
- جاہل صوفی خلقت کے بدترین انسان اور عالم صوفی خلقت کے معزز ترین انسان ہوتے ہیں۔
- جاہل صوفی حقیقت سے خالی لیکن غرور سے پُر ہوتے ہیں۔
- گمان سے بچو یہ خلقت ظنی اور غیر یقینی چیزوں کے ساتھ امید وابستہ کرنا ہے۔
- غافل وہ ہے جو حقیقت سے وابستہ ہونے کی بجائے تہمت کے کاموں میں مشغول رہے۔

Marfat.com

- عقل اور توحید تین اشیاء پر قائم ہے۔
  (۱)۔ خوف
  (۲)۔ رجا
  (۳)۔ محبت
- محبت سراپا نور علیٰ نور ہے۔
- عارف وہ ہے جس نے اپنا پورا دل مولا کو دے دیا اور جسم خلق کو۔
- عارف وہ ہے جو صاحب استقامت ہو نہ کہ صاحب کرامت۔
- کرامت نفس کی رضا اور استقامت اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا ہے۔
- ولی وہ ہے جو اپنے آپ سے فانی ہو اور مشاہدہ حق میں باقی ہو۔

☆ ☆

حضرت خواجہ سید سدید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ

- خدا پر بھروسہ کرنے والے کبھی بھی شکست نہیں کھا سکتے۔
- جس کا خدا پر اعتقاد نہیں وہ فاسق اور کافر و مشرک ہے۔
- خدا ہمیشہ بھروسہ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
- جس نے خدا پر بھروسہ نہ کیا یہ جانو کہ وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔
- جس نے خدا کی مخلوق ہوتے ہوئے نافرمانی کی وہ بہت ہی بڑا نافرمان ہے۔
- دوسروں کی خدمت انسانیت کی خدمت ہے۔
- جو دوسروں کا حق مارتا ہے وہ انسانیت سے خارج ہے۔
- اے لوگو! نادان بے وقوف کی زندگی کو نہ اپناؤ، اپنے مالک حقیقی کا

Marfat.com

شکرانہ ادا کرو۔

- اپنے آپ کو اس قابل بنا کہ سب لوگ تیرے قریب آجائیں اور گرویدہ ہو رہیں۔
- جو رزق خدا پر قناعت کر گیا اس کی بھوک وپیاس مٹ گئی اور دنیاوی اشیاء کی پرواہ نہ رہی۔
- دوسروں کی خاطر مرنے والے ہمیشہ خدا کا قرب تلاش کرتے ہیں۔
- خدا اور مخلوق کے درمیان حجاب (پردہ) ہے۔
- خدا کی باتوں کو بغور سنو کیونکہ وہ تمہاری باتیں بھی اپنے کانوں سے سننے کو تیار ہے۔
- بزرگ کامل کی زندگی خدا کے توکل پر رہتی ہے وہ بے نیاز ہوتا ہے بلکہ دنیا اور دنیا دار ان کے محتاج ہیں۔
- حرص و ہوس دنیا چھوڑ کیونکہ یہ اصل ایمان نہیں۔
- دوسروں کو دھوکا دینے کی بجائے ان کی مدد کرو۔
- زندگی میں موت کو مت بھول۔
- جس نے موت کو بھلا دیا وہ موت سے پہلے ذلیل وخوار ہوا۔
- عاشق الٰہی کے درودیوار کو مقدس جان۔
- دل ونگاہ کی ہر شے سے بڑھ کر حفاظت کر۔
- عاشق الٰہی سے درد دل طلب کر تا کہ تیری اصل زندگی کا آغاز ہو۔
- خدا کو مت بھول اور خوف خدا کر۔
- سوز دل اصل عشق حقیقی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ حاتم بن اصم رحمۃ اللہ علیہ

- اگر چاہتے ہو کہ آسمانوں میں پہچانے جاؤ تو صدق وعدہ کو لازم جانو۔
- اگر زاہدوں اور عالموں کا تکبر و نخوت تولا جائے تو امیروں اور بادشاہوں سے بہت کچھ زیادہ نکلے گا۔
- نفس کی دیکھ بھال چار جگہ کرو۔

(۱)۔ عمل صالح میں ریاء کو مت داخل ہونے دو۔

(۲)۔ گفتگو میں طمع کو نزدیک مت آنے دو۔

(۳)۔ بخشش میں احسان جتانے کا ارادہ نہ ہو۔

(۴)۔ روپیہ جمع کرو تو بخل سے رہ کر، یہ نیت رکھو کہ اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچاؤ گے۔

- جہاد کی قسمیں ہیں پوشیدہ جہاد شیطان کے ساتھ ہے جب تک وہ شکست نہ کھائے۔
- ظاہر جہاد فرائض کے ادا کرنے میں ہے جب تک وہ ادا نہ ہو جائیں جیسے جماعت کے ساتھ نماز اور لوگوں کے سامنے زکوٰۃ دینا۔
- دشمنوں کے ساتھ جہاد کرو تا کہ اسلام کی عزت قائم ہو اور یہ جاری رہے تاوقتیکہ ان کو مار کر مغلوب کر لو یا خود مارے جاؤ۔
- جلد بازی بہت بری چیز ہے مگر پانچ باتوں میں اچھی ہے۔

(۱)۔ مہمان کے سامنے کھانا رکھنا۔

(۲)۔ میت کی تجہیز کرنا۔

Marfat.com

(۳)۔ بالغ لڑکی کا نکاح کرنا۔
(۴)۔ قرض ادا کرنا۔
(۵)۔ گناہ سے توبہ کرنا۔

- اگر دل سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتیں یاد رکھو ہر گناہ دل پر ایک سیاہ داغ چھوڑ جاتا ہے۔
- تین حالتوں میں خبردار رہو جب کام کرو تو یاد رکھو کہ خدا دیکھتا ہے جب بات کرو تو یاد رکھو کہ خدا سنتا ہے اور جب خاموش رہو تو یاد رکھو کہ وہ جانتا ہے کہ کیوں چپ ہو۔
- قیامت کے دن سب سے بدبخت وہ عالم ہوں گے جن کے علم پر لوگ تو عمل کریں لیکن وہ خود بے عمل رہیں۔
- یہ انصاف نہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر لوگوں کو تو بُرا بھلا کہو لیکن اپنے آپ کو کچھ نہ کہو۔
- جو شخص قبرستان سے گزرے مگر عبرت حاصل نہ کرے اور اہل قبور کے لیے دُعائے مغفرت نہ کرے اس نے اہل قبور اور اپنے ساتھ خیانت کی۔
- نیک بیوی دین کا ستون، اطاعت الٰہی کی مددگار اور گھر کی روشنی ہوتی ہے لیکن بُری عورت مرد کے لیے دین و دنیا کا وبال اور خدا سے غافل کرنے والی ہوتی ہے۔
- شائستہ مرید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرے۔
- مرید کو مرشد سے دو چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

(۱)۔ وہ خوشی جو اس کے اپنے قبضہ و اختیار میں ہے۔
(۲)۔ وہ ناامیدی جو دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔

Marfat.com

- نیکی اس طرح کرو کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا کسی کو بھی خبر نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ظاہری عزت اپنی طرف سے انعام میں عطا کرے۔
- جہاں بھی انسان رہے اللہ تعالیٰ عزوجل کی اطاعت میں مصروف رہے تاکہ اس کی مخلوق اس کی خدمت کرے۔
- عالم میں اگر ذیل کی تین باتیں نہ ہوں تو وہ دوزخ کا ایندھن بنتا ہے۔

(۱)۔ اس دن کی حسرت جس دن تم اس کی اطاعت نہ کر سکو۔

(۲)۔ حاصل شدہ فوصت کو غنیمت جاننا اور اپنی اطاعت و عبادت سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا اور اسے کسی حالت میں بھی ناخوش نہ ہونے دینا۔

(۳)۔ اس امر سے ڈرنااور لرزتے رہنا کہ کل کیا پیش آنے والا ہے نجات ہو گی یا ہلاکت۔

- موت سے تین حالتوں میں ہر صورت ڈرنا چاہیے۔

(۱)۔ کبرو غرور کی حالت

(۲)۔ اکڑ اورغصہ کی حالت

(۳)۔ حرص وطمع کی حالت

- حریص اور لالچی لوگوں کو اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک وہ مفلس اورمحتاج نہ ہو جائیں۔
- متکبر اور مغرور شخص ہمیشہ گھر والوں کے ہاتھوں ہی ذلیل ہوتا ہے۔
- خودپسند اور غصہ ور لوگ جب تک غلاظت میں نہ لتھڑ جائیں موت ان سے دور بھاگتی رہے گی۔

Marfat.com

- زاہدوں اور عالموں کا غرور و تکبر امراء و وزراء کے غرور وتکبر کے مقابلے میں انتہائی برا اور قابل گرفت الٰہی ہوتا ہے۔
- دل کی پانچ/اقسام ہیں۔

(۱)۔ دل مردہ، کافر کا دل ہے۔

(۲)۔ دل بیمار، گنہگاروں کا دل ہے۔

(۳)۔ دل غافل، شکم پروروں اور بسیار خوروں کا دل ہے۔

(۴)۔ دل منقبہ، جہلا کا دل ہے۔

(۵)۔ دل صحیح، اطاعت و عبادت میں مصروف ہوشیاروں کا دل ہے۔

- عالیشان کوٹھیاں اور محل بہشت کے مکانوں سے بدتر اور غرور وتکبر کی نشانیاں ہیں۔
- کھانا کھاتے وقت اور بات کرتے وقت اللہ تعالیٰ عزوجل پر اعتماد رکھو اور دیکھنے والی اشیاء سے عبرت الٰہی حاصل کرو۔
- نفس تین مواقع پر انسان کو ضرور ذلیل کرواتا ہے۔

(۱)۔ جب کوئی عمل صالح، ریا و نمود کا حامل ہو جائے۔

(۲)۔ حفاظت امانت کے وقت بخل کا استعمال۔

(۳)۔ دوسروں سے مانگنے اور لینے سے ذلت و خواری۔

- جہاد تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱)۔ پوشیدہ جہاد، جو مرتے دم تک شیطان سے کیا جائے۔

(۲)۔ اعلانیہ جہاد جو ادائے فرض ہے۔

(۳)۔ دشمن دین سے جہاد

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوسلیمان عبدالرحمٰن دارانی رحمۃ اللہ علیہ

- فتنہ و فساد کا باعث خوف پر امید کا غالب آنا ہے۔
- ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔
- انسان کا دل گناہوں سے ایسے پاک ہونا چاہیئے جیسے دھوبی کپڑے دھو کر پاک کرتا ہے۔
- نور حسن و جمال کا راز گریہ بخوف الٰہی ہے۔
- زاہدوں کا آخری درجہ متوکلوں کے ابتدائی درجات کے برابر ہوتا ہے صرف زاہد بننا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے لئے عرفان حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔
- جب عارفین کی چشمِ باطن وا ہوتی ہے تو ان کی ظاہری آنکھ معطّل ہو جاتی ہے اور ان کو ذات باری تعالیٰ کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آتا اور اس موقت میں قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔
- خاموشی معرفت کے حصول میں سب سے بہترین شے ہے اور زیادہ گفتگو معرفت کی موت ہے۔
- نجات کی زادِ راہ یہ ہے کہ دل میں تڑپ اور سوز پیدا ہو جائے اور باعث اذیت بن جائے۔
- آنکھوں کا مصرف دنیا کو نگاہ عبرت سے دیکھنا اور دل و دماغ سے عقبیٰ کی فکر کرنا ہے۔
- حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے دل کو دنیا کے غم سے خالی کر دے اور عبادت الٰہی میں غرق ہو جائے۔

Marfat.com

- شکم سیری دنیا کی اور بھوک آخرت کی کنجی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابراہیم صیّاد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

- وہ فقیر نہیں ہو سکتا جو دعویٰ فقیری کے ساتھ درہم جمع کر کے رکھے۔
- جس نے دوسروں کی خوشی اور آسودگی پر حسد کیا اس نے درحقیقت اپنے ایمان کو آگ میں جلا کر خاکستر کیا۔
- حاسد زوال نعمت سے خوش ہوتا ہے۔
- اپنی روح سے خوش کلامی کے لئے غور وفکر کی عادت اپناؤ۔
- فقیر کے لئے صحبت دنیا، پریشان حالی اور تباہی فقر۔
- عارف وہ ہے جس کا دل ماسوائے اللہ تعالیٰ ہر شے سے ناخوش ہو۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ

- اگلے لوگ سراسر شفاء تھے لیکن آج کے بزرگ سراسر بیماری ہیں۔
- ایک وقت تھا جبکہ واعظوں کو وعظ کہنا اسی قدر مشکل نظر آتا تھا جس قدر کہ اب عالموں کو عمل کرنا مشکل نظر آتا ہے۔
- کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی عزت حاصل نہیں جتنی کہ تنگ دست صابر عیال دار کو۔

Marfat.com

الٰہی! میں نے بے شک بہت گناہ کیے ہیں لیکن تو خوب جانتا ہے کہ یہ گناہ گار تیرے دوستوں سے دلی محبت رکھتا تھا پس اس محبت کو میرے گناہوں کا کفارہ بنا اور مجھے اسی کے سبب بخش دے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ

- جھوٹ اور مکرو حیلہ انسان کو اس مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتا جہاں سچ پہنچا دیتا ہے۔
- جس نے باری تعالیٰ سے بوقت گناہ پردہ نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو کمتر جانا اور جہنم کو اپنا مسکن بنایا۔
- کامیاب انسان وہ ہے جس نے انسانیت کی خدمت کو ہی اپنا شعار بنایا۔
- جس توبہ میں عمل شامل نہ ہو وہ توبہ نہیں، ریا کاری ہے۔
- نادانی یہ ہے کہ ایک ہی گڑھے میں بار بار گرا جائے اور نصیحت نہ پکڑی جائے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابو ایوب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ

- ماسوائے اللہ تعالیٰ دوسروں پر تکیہ کرنا منافی تقویٰ ہے۔
- جو راضی برضا ہو گیا وہ بارگاہ الٰہی میں سرخرو ہو گیا۔
- جس کو ایمان کی دولت نصیب ہو گئی وہ دین و دنیا میں کامیاب ہو گیا۔
- غم ہی آخرت دل کا نور ہے۔
- جس نے بوقت سحر گاہی اپنی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک آنسو بھی ٹپکایا اس نے گویا جہنم کی آگ کو بجھایا۔
- بے بسی کا علاج دل کے آنسو ہوتے ہیں۔
- دل ایک ایسا آئینہ ہے جس میں تصویر یار (اللہ تعالیٰ) نظر آتی ہے اور راہ نما بنتی ہے۔
- جس نے بوقت ابتلاء صبر سے کام لیا وہی حقیقی معنوں میں دوستی کے لائق ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ احمد بن حواری رحمۃ اللہ علیہ

- افضل ترین رونا وہ ہے جو ایسے اوقات کے ضائع ہو جانے پر رویا جائے جس میں کسی قسم کی کوئی نیکی نہ کی گئی ہو۔
- جو کوئی دنیا کو دوستی کی نظر سے دیکھے اس کے دل سے اللہ تعالیٰ عزوجل کا نور فوراً کافور ہو جاتا ہے۔
- جو عبادت کو محبوب رکھے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کا دوست ہے۔
- جو یہ چاہے کہ لوگ اسے اس کی نیکی کی وجہ سے پہچانیں وہ مشرک ہے۔
- اللہ تعالیٰ جسے چاہے واصل کر دے اور جسے چاہے مہجور رکھے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ یوسف الحسین رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے گنہگار بندے کو اس طرح بلاتا ہے جیسے کوئی حاجت مند اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے کسی کو بلاتا ہے۔
- انسان کو ہمیشہ کی طرف نگاہ بخشش رکھنی چاہیے۔
- دریائے توحید میں گرنے والا ہمیشہ پیاس اور تشنگی کا باعث رہتا ہے۔
- جو شے دوست کے ذکر میں مانع نظر آئے اس سے اپنے آپ کو علیحدہ

Marfat.com

رکھو۔

- نفوس کے ذائقے سے انسان کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو پاتا۔
- عورتوں اور خوبصورت لڑکوں کی صحبت آفت و خطرے سے خالی نہیں اس سے بچو۔
- بندہ کو اپنے قول پر قائم رہتے ہوئے کسی کو نصیحت کرنا چاہیے۔
- وہ بات مت کرو جس پر تم خود عمل پیرا نہیں ہو۔
- دنیا میں عزیز ترین اور بہترین شے اخلاص عمل ہے۔
- ریا و نمائش باعث ذلت ہے اس کو دل سے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش و سعی ہی انسان کو راستی پر لاتی ہے۔
- عبودیت کی غایت یہ ہے کہ تو ہر امر میں اس کا بندہ ہو جائے۔
- کسی ناجائز خواہش یا گناہ سے بچاؤ ہی باعث بلند مرتبگی پاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت ابوہبیرۃ خواجہ امین الدین بصری رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا داری سے علیحدگی مومن کی معراج ہے۔
- وہ فقیر نہیں جو حرص وہوس کی زندگی گزارے۔
- وہ نامکمل انسان ہے جس نے ساری زندگی طلب دنیا میں بسر کی۔
- دنیا اور دنیا کی اشیاء سے رغبت کرنا فقیر کا لباس نہیں۔
- ولی کامل بے لوث ومتقی ہوتا ہے ماسوا خدا کے کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔
- انسان فطرتاً محتاج ہے بہتر ہے کہ وہ خدا کا ہی محتاج رہے۔
- حرص نہ کر صرف محنت کر کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔

Marfat.com

- خدا نے جو کچھ عطا کیا ہے اس پر ہی شکر کر۔
- مساکین وغرباء اور مستحق افراد امرا کی دولت میں حصہ دار ہیں۔
- اے لوگو صبر وشکر کا مظاہرہ کرتے رہو خدا اسی سے خوش ہوجاتا ہے۔
- میں نے جو کچھ خدمت خلق سے حاصل کیا وہ آج تک علم سے حاصل نہ کر پایا تھا۔
- زندگی کی معراج اولیاء کرام کی خدمت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔
- جو لوگ جہاد کرنے سے خوف زدہ ہیں وہ منافق ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

- انسان کی زبان دل کی ترجمان اور چہرہ دل کا آئینہ ہے۔
- امیر ہمسایوں، بدخلق عالموں اور بازاری قاریوں سے دور رہو۔
- دوسرے بھائیوں کے غم میں برابر شریک رہو اور ان کا غم دیکھ کر خوش مت ہو۔
- حسن خلق یہ ہے کہ خلقت کو رنج نہ پہنچاؤ اور ان کا رنج اٹھاؤ اور اس معاملے میں بدلے کا خیال نہ ہو۔
- ہر فعل قول کے مطابق کرو کیونکہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔
- مرد وہ ہے جس کا کردار اس کی گفتگو کے مطابق ہو۔
- کاش سب لوگوں کا دکھ مجھے مل جائے اور باقی سب خوش رہیں۔
- جس نعمت کی قدر نہ کی جائے وہ ختم ہوجاتی ہے۔

Marfat.com

- انسان کی سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ وہ اپنے نفس پر غالب آجائے۔
- اے جوانو! پیری (بڑھاپے) سے پہلے آخرت کے لیے کچھ کام کر لو۔ کیونکہ ضعیف ہو کر پھر کچھ نہ کر سکو گے۔
- سب سے زیادہ قوت یہ ہے کہ تو اپنے نفس پر غالب رہے اس کی کوئی بری خواہش تجھ پر غلبہ نہ پاسکے۔
- حسن خلق، خلق کو نہ ستانے میں ہے اور اس کا رنج اٹھانا جوان مردی ہے۔
- بندہ اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ دین کو اپنی خواہشات پر ترجیح نہ دے۔
- مومن سے محض شک و شبہ کی بنا پر علیحدہ نہیں ہونا چاہیے حتیٰ کہ تو ظاہر طور پر اس کا گناہ نہ دیکھ لے۔
- جو خدا کی نعمت کا شکر گزار نہیں ہوتا اس سے وہ نعمت چھینی جاتی ہے۔
- جو حق تعالیٰ کا مطیع ہوتا ہے سب چیز اس کی مطیع ہو جاتی ہے۔
- عارف وہ ہے جو بیماروں کی طرح کھانا کھائے اور مارگزیدہ کی طرح سوئے اور اس کا عیش پانی میں ڈوبے ہوؤں کی طرح ہو۔
- گناہ ترک کرنے کے لئے تین وجوہات ضروری ہے۔

(۱)۔ خوف دوزخ

(۲)۔ خواہش بہشت

(۳)۔ خدا سے شرم

- کامل بننے کے لئے ضروری ہے کہ دین کو اپنی خواہشات پر ترجیح نہ دی جائے۔
- دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا اور خود بے صبری کا مظاہرہ کرنا بے حد

Marfat.com

شرمناک بات ہے۔

- جو شخص ایسے امر کا اظہار کرے جو وہ خود نہیں کرتا اور جس طرح وہ خود کو ظاہر کرتا ہے ویسا نہیں بنتا تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کی نظروں سے گر جاتا ہے۔
- فرمان ربی ہوتا ہے کہ جب بندوں پر میرا ذکر غالب ہو جاتا ہے تو میں ان پر عاشق ہوجاتا ہوں۔
- عارف اپنی صفات و حسنات میں مانند آفتاب ہوتا ہے اور سب پر یکساں روشنی ڈالتا ہے وہ مانند زمین ہے جو تمام مخلوق کا بار اٹھاتا ہے مثل پانی ہے کہ جس سے قلوب کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔
- تصوف سے مراد معرفت زہد و ورع کے نور سمجھنے نہ دینا، باطنی امور میں غلط باتوں سے اجتناب اور حرام سے بچنے والی کرامات اپنا اثر قلوب پر ڈالیں۔
- عبادت کا سرمایہ زہد، قناعت کا سرمایہ دنیا سے روگردانی ہے۔
- زاہد کا عیش بے کار اور عارف کا عیش باکار ہوتا ہے کیونکہ عارف اپنے سے بالکل علیحدگی اختیار کر لیتا ہے۔
- دولت مند عالموں، امیر ہمسایوں اور بازاری قاریوں سے ہمیشہ دور رہو۔
- دین کی سلامتی، جسم و روح کی راحت، فکر و غم میں کمی کے طالبوں کو دنیا سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے۔
- اپنے نفس پر قابو پانا ہی سب سے زیادہ تنومندی اور طاقتوری ہے۔
- گناہ محض خواہشات کے جوش میں ہو تو اس کی بخشش کی امید کی جاسکتی ہے مگر گناہ بربنائے غرور وتکبر ہو تو اس کی بخشش کی توقع نہ رکھو۔

Marfat.com

- نعمت الٰہی کی قدر نہ جاننے والے پر نعمت کا زوال آجاتا ہے اور اس کا آغاز بلاگمان ہوتا ہے۔
- دل کی فریاد پہاڑ کی مانند ہوتی ہے جسے کوئی بھی شے ہلا نہیں سکتی بعینہٖ درخت کی مانند ہے جو ہواؤں کی تندی و تیزی سے جھک جاتی ہے پر کی مانند ہے جسے ہوا کا معمولی جھونکا بھی اڑا کر لے جائے۔
- جو اپنے نفس کی اصلاح اور تادیب سے قاصر ہے وہ دوسروں کی تادیب و اصلاح کیا جانے۔
- سب سے دانا اور عقل مند وہ ہے جو اسرار قرآنی کو سمجھے اور اس پر غور و فکر کرے۔
- حسن خلق یہ نہ ہے کہ مخلوق کو نہ ستائے بلکہ کسی سے کینہ بھی نہ رکھے اور خود سب کا رنج اٹھائے۔
- شک و گمان کی بنیاد پر کسی سے علیحدگی اختیار بالکل نہ کرو۔
- بہت زیادہ صحبت خلق انسان کو اللہ تعالیٰ عزوجل سے غافل کر دیتی ہے۔
- صوفی وہ ہے جس کا نور معرفت اس کے نور زہد و ورع کو ماند نہ کر دیتا ہو۔
- بجز پانچ چیزوں کے دنیا فضول ہے۔

(۱)۔ زندگی کو قائم رکھنے والی روٹی

(۲)۔ اتنا پانی جس سے پیاس بجھ سکے۔

(۳)۔ کپڑا کہ ستر چھپ سکے۔

(۴)۔ گھر جس میں عبادت کر سکے۔

(۵)۔ اتنا علم کہ اس پر عمل کر سکے۔

- جس کے ہاتھ پاؤں درست نظر آئیں کمزوری اور لاغری کا نشان بھی

Marfat.com

باقی نہ ہو تو اس کا دعویٰ محبت جھوٹا ہے۔

- توبہ یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو یکسر فراموش کر دے۔
- حجاب مشاہدہ حق کی راہ میں ایک آفت ہے اس سے پناہ مانگو۔
- آگ کا انگارہ ہوا دینے سے زیادہ تیز ہوتا ہے اس سے بچنا ہی مومن کی نشانی ہے۔
- جو خدا کی محبت چھوڑ کر خلق کی محبت میں مشغول ہوا وہی برباد ہوا۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ

- جس کا ظاہر اور باطن جدا جدا ہوں گے اس کے دوست کم ہوں گے۔
- نیک اعمال سے نیک گمان اور برے اعمال سے برا گمان پیدا ہوتا ہے۔
- زیادہ کھانے سے نفس موٹا ہوتا ہے اور عبادت میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- توبہ کے بعد ایک بھی گناہ بدتر ہے بہ نسبت ستر گناہوں کے جو توبہ سے پہلے ہوں۔
- جو شخص عبرت قبول نہیں کرتا وہ معائنہ سے بھی نصیحت نہیں حاصل کرتا۔
- وہ دوست کس کام کا جو خود تمہاری مدد نہ کرے اور تمہیں مانگنا پڑے۔
- دنیا خواب ہے اور آخرت بیداری اگر آدمی خواب میں روئے تو

Marfat.com

بیداری میں ہنستا ہے اسی طرح دنیا میں روئے تو آخرت میں ہنسے گا۔

- صابر کی حقیقت، مصیبت آنے کے بعد معلوم ہوتی ہے۔
- سوچے سمجھے بغیر بات مت کرو، ورنہ پچھتاؤ گے۔
- روپیہ پیسہ بچھو کی مانند ہے ان میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ان کا منتر یاد کر لو ورنہ زہر سے ہلاک ہوجاؤ گے اور منتر یہ ہے کہ انہیں حلال طریقے سے حاصل کرو اور حق طریقے پر خرچ کرو۔
- محبت کی علامت یہ ہے کہ نیکی سے بڑھے اور برائی سے نہ گھٹے۔
- بردبار غصہ کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
- مسلمان کے تم پر تین حق ہیں۔

(۱): اگر فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو نقصان مت پہنچاؤ۔

(۲): اگر خوش نہیں کر سکتے تو رنجیدہ مت کرو۔

(۳): اگر اس کے بارے میں اچھی بات نہیں کہہ سکتے تو بری بات مت کہو۔

- عاقل کی دنیا طلبی جاہل کے ترک دنیا سے بہتر ہے۔
- مال دار کے ساتھ تکبر کرنا عاجزوں کے ساتھ عجز کرنے کے مترادف ہے۔
- معصیت خوش خلقی کے مقابلہ میں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
- حقیقت میں وہی لوگ جنت میں جائیں گے جو زیادہ پرہیزگار ہیں اور صابر ہیں۔
- سب سے بلند تقویٰ تواضع ہے۔
- خدا کا خوف اور اس کا ذکر انسان کے سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔
- عقل مند تین شخص ہوتے ہیں۔

اوّل:۔ وہ جو دنیا کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ترک کرے۔

Marfat.com

دوم:۔ وہ جو اس کے روبرو پیش ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ عزوجل کو راضی کرے۔

سوم:۔ وہ جو قبر میں جانے سے پیشتر سامان قبر مہیا کرے۔

- جو خدا سے دوستی رکھتا ہے اسے نفس سے دشمنی ضرور کرنی پڑتی ہے۔
- حق تعالیٰ کی ایک دن کی وہ عبادت جو محبت کی بناء پر ہو بغیر محنت کے ستر سال کی عبادت سے افضل ہے۔
- یہ کتنی عجیب بات ہے کہ انسان بیماری کے خوف سے تو پرہیز کرے لیکن جان کو جلانے والے اور تکلیف دِہ عذاب کے خوف سے گناہ سے پرہیز نہ کرے حالانکہ اس کا ٹلنا مشکل ہے۔
- جو خدا سے شرم رکھتا ہے اور فرائض کو بجا لاتا ہے خدا اس کو اس کے گناہوں کے سبب عذاب دینے سے شرم رکھتا ہے۔
- اگر تو خدا پر ہر حال میں راضی ہو تو سمجھ لے کہ خدا بھی تجھ پر راضی ہے۔
- یہ بڑی بے وقوفی ہے کہ انسان آگ اور کانٹوں کے بیج بوئے اور امید رکھے کہ پھول کھلیں گے۔
- نیک عمل (نماز وغیرہ) کا فوت ہوجانا موت سے سخت جانو کیونکہ عمل کا فوت ہوجانا حق تعالیٰ سے دوری کا باعث ہوتا ہے۔
- عبادت خدا کا خزانہ ہے اور دُعا اس کی کنجی یا مغز ہے۔
- توحید نور ہے اور شرک نار۔
- شرک سے بچو۔
- اے صاحبانِ علم اور پیرانِ طاہر تمہارے محل قیصر و کسریٰ کے محلات کی مانند ہیں تمہارا کبر و غرور فرعون و نمرود جیسا ہے پھر اثرِ محمدی ﷺ تم سے کیسے ظاہر ہو۔

Marfat.com

- درویشی یہ ہے کہ انسان خدا کے سوا تمام چیزوں سے بے نیاز ہو جائے۔
- جو بندہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرنے لگتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جوارح عبادت کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔
- ہر شے کی ایک زینت ہوتی ہے اور عبادت کی زینت خوف اور خوف کی زینت آرزوؤں اور امیدوں کا کم ہونا ہے۔
- بھوکا رہنا ایک نور ہے اور سیر ہو کر کھانا ایک نار ہے۔
- دنیا عبرت کے انباروں سے پُر ہے جو اس سے عبرت حاصل نہیں کرتا اس کے لئے دنیا میں رہنا عبث ہے۔
- تین اقسام کے لوگوں سے ہمیشہ پرہیز کرو۔
  (۱)۔ غافل علماء سے
  (۲)۔ کاہل قاریوں سے
  (۳)۔ جاہل صوفیوں سے
- تین صفات اولیاء اللہ تعالیٰ کی خاص صفات ہیں۔
  (۱)۔ تمام اشیاء سے بے نیازی۔
  (۲)۔ ہر امر میں اللہ کی جانب رجوع کرنا۔
  (۳)۔ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ عزوجل پر اعتماد کرنا۔
- دنیا داروں کی خدمت کرنے والے لونڈی غلام ہیں اور آخرت والوں کی خدمت کرنے والے آزاد اور بزرگ ہیں۔
- مرد ان تین صفات کے بغیر حکیم نہیں ہوتا۔
  (۱)۔ امیر لوگوں کو نصیحت پکڑنے کے لئے دیکھے نہ کہ حسد کی نگاہ سے۔
  (۲)۔ عورتوں کو شفقت کی نظر سے دیکھے نہ کہ شہوت کی نگاہ

Marfat.com

سے۔

(۳)۔ درویشوں کو تواضع کی نظر سے دیکھے نہ کہ تکبر و رعونت کی نگاہ سے۔

- جس کی تونگری اللہ تعالیٰ عزوجل کے بھروسہ پر ہے وہ ہمیشہ تونگر رہتا ہے اور جس کی تونگری اپنے کسب و قوف کے بھروسہ پر ہے وہ ہمیشہ فقیر ہی رہتا ہے۔
- سب سے بڑی حماقت کام جہنم کے اور آرزو بہشت کی رکھی جائے۔
- توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کرنا توبہ سے پہلے والے گناہوں کے برابر ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے بارے میں نیک گمان رکھنا تمام نیکیوں سے بہتر ہے۔
- دنیا مشغول کی جگہ ہے اور آخرت خوف و خطر کا مقام ہے اس لئے ان سے بچنا لازم ہے۔
- عبادت کی تکمیل اس وقت تک ممکن نہیں جب تک بیم و رجا اس میں شامل نہ ہوں۔
- اس بات سے ڈرو کہ کہیں قیامت کے روز تمہارے اعمال کا وزن بے اعتبار نہ ہو جائے۔
- موت کی امثال ایک پل جیسی ہے جو ایک جیب کو دوسرے جیب سے ملا دیتی ہے۔
- جو شخص اپنے پیر کے افعال سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اس کے لئے پیر کے اقوال بھی بے معنی ہیں۔
- خواہش ایک ایسی ایندھن ہے جس کا کام جلانا ہے اور یہ جب تک اپنے مالک کو جلا نہ دے کسی طور سرد نہیں ہوتی۔

Marfat.com

- نفس کو شکست دیے بغیر صوف پہننا جہالت کے مترادف ہے۔
- ولی کی خاص نشانی یہ ہے کہ وہ منافقت اور ریاکاری سے ہمیشہ دور رہے۔
- اگر انسان کوشش کرے تو وہ محنت شاقہ سے باآسانی منزل کو پا سکتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ

- جو کوئی اپنے اعمال و احوال کو کتاب و سنت کے ترازو میں نہیں تولتا اور خطرات کے نقصان کا خیال نہیں رکھتا وہ ضرور نقصان پائے گا۔
- دنیا ایسا گھر ہے جو انسان کو ہر ساعت نئے گناہ پیش کرتا ہے۔
- جو شخص ہر وقت خداتعالیٰ کے فضل کو اپنے اوپر رکھتا ہے امید ہے کہ وہ ہلاکت سے بچ جائے گا۔
- خدا کی نافرمانیاں کفر کا سبب بن جاتی ہیں۔
- تصوف صرف ادب کا نام ہے سب سے بڑا صوفی سب سے زیادہ مؤدب ہوتا ہے۔
- جو شخص یہ جانتا ہے کہ اس کو اٹھائیں گے اور اس سے حساب لیں گے اور پھر گناہوں سے نہیں چوکتا وہ ثابت کرتا ہے کہ اس کے دل میں مطلق ایمان نہیں۔
- جوان مردی یہ ہے کہ انسان خود تو انصاف کرے لیکن انصاف طلب نہ کرے۔

Marfat.com

- جس طرح ایک دروازے کا غلام بن جانے سے سب دروازے کھل جاتے ہیں اسی طرح ایک آقا (اللہ تعالیٰ عزوجل) کے آگے جھکنے سے تمام دنیا کے آقا انسان کے آگے جھک جاتے ہیں۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ

- کیا ہی اچھا ہوتا اگر میں جان لیتا کہ فلاں شخص نے میری غیبت کی ہے۔تاکہ میں اس کو زرو سیم بھیجتا کیونکہ جب اس نے میرے نامۂ اعمال میں اپنے نیک اعمال بھیج دیے تو لازم ہے کہ میں بھی اس کا کچھ احسان اتاردوں اور بدلہ دوں۔
- جہاں تک ہو سکے حق تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی عبادت کرو تاکہ دنیا تمہیں ہلاکت میں نہ ڈالے۔
- جسے اپنے ٹھکانے کا پتہ نہیں، کہ بہشت ہے یا دوزخ وہ کس طرح بے فکر ہو سکتا ہے۔
- چار باتوں سے انسان اپنی پیدائش کا راز جان سکتا ہے۔

(۱)۔ پیدائش اللہ تعالیٰ عزوجل کی پہچان کے لئے ہوئی ہے اس لئے اس کو اس امر سے پہچانو۔

(۲)۔ رزق بھی اللہ تعالیٰ کی پہچان کا ذریعہ ہے اس سے اس کو جانو۔

(۳)۔ موت سے اس کی قہاری کا پتہ چلتا ہے اس لئے اس سے ڈرو۔

Marfat.com

(۴)۔ موت کے بعد کی زندگی سے اللہ تعالیٰ عزوجل کو اس کی قدرت کے سبب جانو اور پہچانو۔

- دنیا کی دلچسپیوں سے دل لگانا اللہ تعالیٰ عزوجل کو بھول جانا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ

- جب حق تعالیٰ نے روح آدم جسد آدم علیہ السلام میں پھونکی تو فرمایا کہ:۔

"روح کو حضرت محمد ﷺ کے نام سے جسدِ آدم علیہ السلام میں ڈالا اور ان کی کنیت ابو محمد رکھی اور تمام اشیاء کا آغاز آپ ﷺ کے نام سے کیا اب بہشت میں کوئی درخت ایسا نہیں جو نام محمد ﷺ سے نہ بویا گیا ہو اور کوئی پتا نہیں جس پر نام محمد ﷺ نہ لکھا گیا ہو اور تمام انبیاء کا خاتمہ آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر کیا۔

- ہمارے یہ اصول یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا۔

☆ تمسک کتاب اللہ۔

☆ اقتداء رسول اللہ۔

☆ رزق حلال۔

☆ مخلوقِ خدا کو آزار دینے اور نقصان پہنچانے سے بچنا۔

☆ منہیاتِ شرعیہ سے بچنا۔

☆ حق دار کا حق ادا کرنے میں جلدی کرنا۔

☆ اہل بیت رسول اللہ سے محبت کرنا۔

Marfat.com

- سب سے زیادہ نیک خصلت یہ ہے کہ آدمی مصیبت میں کسی کے کام آئے۔
- سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تو بُرائی کے بدلے میں برائی نہ کرے۔
- اللہ تعالیٰ کی بلا یعنی بھوک اور بیماری میں صبر کرنے والا انسان خدا کی رحمت کا حق دار ہوجاتا ہے۔
- عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز مومن کے دل سے زیادہ بزرگ اور عزیز نہیں۔ اگر کوئی اور جگہ عزیز ہوتی تو وہ اپنی معرفت کا مقام اسے بناتا۔
- حرام مال سے صدقہ پلید کپڑے کو پیشاب سے دھونے کے مترادف ہے۔
- خلوت نشینی اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتی جب تک کہ روزی حلال نہ ہو۔
- حلال روزی اس وقت تک میسر نہیں آتی جب تک کہ فضلِ خدا شامل نہ ہو۔
- میرے پاس ایک درویش آیا وہ بہت دنوں سے بھوکا تھا۔ میں نے اسے کھانا پیش کیا جو کسی کے گھر سے آیا تھا اس نے اسے مشتبہ جانا اور نہ کھایا حتیٰ کہ کمزوری کے سبب عبادت بھی نہ کر سکا لیکن اس کی بھوک کا اجر اللہ تعالیٰ نے اسے تین سال کی عبادت سے زیادہ عطا فرمایا۔
- جو اللہ تعالیٰ کے لیے بھوکا رہتا ہے شیطان اس کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتا۔
- خاتمے کا خوف سب سے بڑا خوف ہے کیونکہ آگے کا سب کام اس

Marfat.com

وقت تک کی سلامتی پر منحصر ہے۔

- جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت خود نہیں کرتا اسے دوسروں کی خدمت کرنا پڑتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا کسی اور سے قلبی اطمینان ڈھونڈنا حرام ہے۔
- جس عمل میں مرشد کی اطاعت نہیں ہوتی وہ موجب عذاب و مصیبت ہوتا ہے۔
- عبودیت کا ابتدائی مقام یہ ہے کہ انسان اپنے اختیارات و قدرت کو فراموش کر دے۔
- بری عادتوں کو نیک بنانا بزرگ ترین عمل ہے۔
- طلب عزت اور خوف درویش و افلاس دونوں چیزیں انسان کی ہلاکت کا موجب ہیں۔
- صبر اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب سے انتظار فرصت کرتا ہے۔
- خوف نر اور رجا مادہ اور ایقان دونوں کا فرزند ہے لیکن جس دل میں تکبر ہوتا ہے اس میں خوف ورجا کو جگہ نہیں ملتی۔
- خوف منہیات شرع سے باز رہنا اور رجا ادائے احکام میں عجلت کرنا ہے۔
- خوف میں سب سے بلند ترین مقام یہ ہے کہ انسان اس امر سے ڈرتا رہے کہ خدا جانے اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کی قسمت میں کیا ہونا لکھا ہے۔
- توبہ کی توقع گنہگاروں سے اور کافروں سے تو رکھی جاسکتی ہے لیکن تعلیم یافتہ لوگوں سے امید مت رکھو۔
- جس وجد و حال پر قرآن شہادت نہ دے رہا ہو وہ لغو ہے۔

اللہ تعالیٰ سے نزدیکی حاصل کرنے کے لئے عاجزی و انکساری سے

Marfat.com

نزدیک تر اور کوئی راہ نہیں۔

- فقراء کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو کیونکہ یہ انبیاء علیہم السلام کے جانشین ہوتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا کوئی یارو ناظر نہیں رسول کریم ﷺ کے سوا کوئی رہنما و دلیل نہیں تقویٰ کے سوا کوئی توشہ نہیں اور صبر کے سوا کوئی عمل بھی نہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک خواہشات نفسانی کی مخالفت سے زیادہ کوئی عبادت نہیں۔
- دن بھر کی ناراضگی سے بچے رہنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔
- فرمان الٰہی ہے کہ مجھ سے کہو، نہ کہہ سکو تو مجھے دیکھو اور نہ دیکھ سکو تو مجھ سے اپنی حاجت طلب کرو۔
- جو کوئی کمائی حرام کی جانب سے اپنی آنکھ بند کر لیتا ہے وہ زندگی بھر صدموں سے محفوظ رہتا ہے۔
- جو شخص کسب میں طعن کرتا ہے گویا وہ سنت پر طعن کرتا ہے۔
- جو شخص توکل پر طعن کرتا ہے گویا وہ ایمان میں طعن کرتا ہے۔
- توکل کا مقام اول یہ ہے کہ تمہاری حقیقت قدرت کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے غسال کے ہاتھ میں میت کی ہوتی ہے وہ جس طرح چاہے میت کو الٹ پلٹ کر رکھ دے مگر اس کے اندر کوئی بھی خواہش اور کوئی بھی حرکت پیدا نہ ہو۔
- توکل سے مراد کسی سے سوال نہ کرنا، سامنے آنے پر قبول نہ کرنا اور قبول کرنے پر خرچ کر دینا ہے۔
- متوکل تین باتوں کا حامل ہوتا ہے۔

(۱)۔ مکاشفہ غیبی

Marfat.com

(۲)۔ حقیقت یقینی

(۳)۔ مشاہدات قوت باری تعالیٰ۔

- توکل بلا بذل روح درست نہیں اور بذل روح ترک تدبیر ہے۔
- تمام علائق ماسوا ترک کر دینے کا نام توکل ہے۔
- امور احوال کا چہرہ بھی ہوتا ہے اور پشت بھی لیکن توکل کا چہرہ ہے لیکن پشت نہیں۔
- رضا قضاء کے لئے، شکر نعمتوں کے لئے، تفویض و تسلیم رنج و مصیبت میں ہوتی ہے۔
- خوف و امید اللہ تعالیٰ عزوجل کے الطاف سے، زہد تقویٰ دنیا سے مجتنب رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔
- دوستی اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ ہوتی ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ پر۔
- خوف دہشت سے بالاتر شے ہے۔
- استغراق درویش کے لئے آسودگی کا باعث ہے۔
- انسان کی نجات کم کھانا، کم سونا، خاموشی اختیار کرنا اور تنہا رہنے پر منحصر ہے۔
- انسان کو فانی دنیا کے ساتھ رہنے کی بجائے حق تعالیٰ کے ساتھ رہنے کو ترجیح دینا چاہیے کیونکہ دنیا فانی ہے لیکن حق تعالیٰ لافانی۔
- ردِ شریعت الحاد اور ردِ حقیقت کفر ہے۔
- جس نے تصوف سیکھا فقہ نہ سیکھا گمراہ ہوا جس نے فقہ سیکھا تصوف نہ سیکھا گناہ میں مبتلا ہوا جس نے دونوں کو جمع کیا حقیقت کو پہنچا۔
- جہل وغفلت سے مراد خواہش نفس کی پیروی کرنا ہے۔
- جو حقیقت آسمان سے ناواقف ہوتے ہیں وہی زمین کی چیزوں سے خوف کھاتے ہیں۔

Marfat.com

- رزق حلال سے محرومی خلوت نشینی کے لئے سود مند ثابت نہیں ہو سکتی اور رزق حلال اسی کو ملتا ہے جس کو خدا چاہتا ہے۔
- نفس کے لئے سب سے مشکل مرحلہ اخلاص ہے۔
- اخلاص سے یہ مراد ہے کہ بلا کسی تصرف و تغلب کے دین کو اسی طرح واپس کرنا ہے جس طرح حاصل کیا جاتا ہے۔
- دین تمام غلط راستے سے بچنا پوری شب کی نمازوں سے بہتر ہے۔
- دوستی یہ ہے کہ مخالف اشیاء سے راہ فرار اختیار کی جائے۔
- جو خدا کو دوست رکھتا ہے وہی تمام آسائشوں اور راحتوں کا حقدار ہے۔
- دن رات میں ایک مرتبہ کھانا صدیقین کا شیوا ہے دو مرتبہ کھانا مومنین کی عادت ہے جبکہ تین مرتبہ کھانا چرنے والوں کا کام ہے۔
- اچھا انسان وہ ہے جو لوگوں کا قصور معاف کرتے ہوئے برائی کا بدلہ نہ لے۔
- مرض و بلا پر قابو پانے اور الا ماشاءاللہ کہنے سے بندہ خدا کے کرم کا مستحق ہو جاتا ہے۔
- کم کھانے، خموشی اور تنہائی ہی میں نجات ہے۔
- تقویٰ ایک ایسے پرندہ کا نام ہے جو اہل تقویٰ کو جنت میں داخل کروائے گا۔
- ابلیس کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن شے بندے کا خدا کے ہمراہ راز و نیاز کرنا ہے۔
- جب تک کسی عالم فاضل کی نیت پاک اور ارادہ نیک نہ ہو اس کی اچھی باتوں میں بھی تاثیر نہیں ہوتی۔
- عالم وہ ہے جو ازل سے قائم مقدرات پر خوش رہے۔

Marfat.com

- جو روز محشر کو اپنے مرشد سے ملنا چاہتا ہو تو وہ باطنی زنار کو کاٹ کر پھینک دے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

- جب تیرا نفس تجھ سے سلامت رہا تو اس نے اس کا حق ادا کر دیا جب خلق خدا تجھ سے سلامت رہی تو تو نے اس کا حق ادا کر دیا۔
- غفلت اور فضول باتیں انسان کے اندر سے نور الٰہی کو زائل کر دیتی ہیں اور انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔
- لذت اور خوشی طلب میں ہیں یافت میں نہیں یافت تو سراسر خوف اور ہیبت ہے۔
- جس کے دل میں ماسواء اللہ تعالیٰ کوئی اور نہ سمایا ہو اس کو پہنچنے والی ہر تکلیف راحت بن جاتی ہے۔
- جس کا ظاہر اور باطن عشق میں یکساں ہے وہی صادق العشق کہلانے کے لائق ہے۔
- مجاہدہ صرف تہذیب نفس کے لئے نہ کہ حقیقت قربت کے لئے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد بن اسماعیل خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ

- جس جگہ ایمان ہے وہاں یقین بھی ہے اور جس جگہ یقین ہے وہاں تقویٰ بھی ہے کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔
- جس نے موت کے فرشتے کو دیکھ کر اپنی نماز ترک کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کی نافرمانی کی۔
- جو خیانت کا مرتکب ہوتا ہے وہ سزا کو ضرور پہنچتا ہے۔
- عاقل وہی ہے جو اوّل قلب سے مشورہ کرے اور پھر زبان سے کہے۔
- حقیقی امارت محلات اور زیب و زینت سے نہیں بلکہ بخیلی سے نجات پانے سے ہے۔
- حق شناس حیوان کمینے انسان سے لاکھوں درجہ بہتر ہوتا ہے۔
- مکار اور بخیل کا جنت سے کیا سروکار وہ تو دوزخ کا ایندھن ہیں۔
- بعداز شرک سب سے بڑا گناہ انسان سے مکروفریب کرنا ہے۔
- بے زری خودداری کی دشمن ہے جو انسان کو مفلوج کر دے۔
- بلند مرتبہ پانا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے لو لگاؤ اور حرص و ہوس سے پیچھا چھڑاؤ۔
- فقیر وہ ہے جو دولت کو مصیبت اور غریب کو راحت تصور کرے۔
- خوف الٰہی بندوں کے لئے ایک ایسا تازیانہ جو بڑے بڑے گستاخوں کو راہ راست پر لے آتا ہے۔

Marfat.com

- عامل کا اپنے عمل کو بے وقعت سمجھنا ہی کمال عمل ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ سمنون رحمۃ اللہ علیہ

- تصوف یہ ہے کہ نہ تو کوئی شے تیرے قبضے میں ہو اور نہ ہی کسی شے کا تجھ پر قبضہ ہو۔
- جو کام یا عمل تم نہیں کر سکتے اس کا نام زبان سے مت نکالو ورنہ عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔
- عبادت بلا محبت کرنا بے کار محنت کرنا ہے۔
- محبت کے ساتھ بلا اس لئے لازم ہے تاکہ ہر کوئی دعویٰ محبت نہ کر سکے۔
- فقیر وہ ہے جس کو نقدی سے اتنی ہی وحشت ہو جتنی کہ جاہل کو مفلسی سے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

- جو صدق دل سے دنیا کو چھوڑ دے وہ اس کی آفت سے محفوظ رہتا ہے۔
- توکل اس شے کا نام ہے کہ صبح کو اٹھے تو رات یاد نہ رہے۔
- غریب وہ ہے جسے اپنے رشتہ داروں اور متعلقین سے وحشت ہو اور وہ ان سے بیگانہ رہے۔
- جو اپنے نفس سے وحشت رکھتا ہے وہی پروردگار سبحانہ تعالیٰ کا اُنس پاتا ہے۔
- اصراف یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی رضا کے مطابق خرچ نہ کیا جائے بلکہ دنیاداری مطلوب ہو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل تمہارے ہاتھ سے ترک دنیا اتنا پسند نہیں کرتے جتنا کہ تیرے دل سے دنیا کی دوستی کو ترک کرانا پسند کرتے ہیں۔
- جس کے پاس عمل نہیں اس کی نصیحت میں برکت نہیں۔
- جس نے دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کی جستجو کی اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کے اپنے عیب دنیا والوں پر عیاں کر دیے اور وہ خود ذلیل و خوار ہوا۔
- جس نے دو برائیوں میں تخصیص کرنے کی بجائے ان کو اسی طرح قبول کر لیا وہ تنگ نظر ہے۔
- تحمل کا اظہار ایک ایسی دلیل ہے جس کے سامنے ہر برائی ہیچ ہے۔
- عقل مند شخص وہ ہے جو دنیا کی خواری کو عزت سے بہتر خیال

Marfat.com

کرے۔

- وہ انسان مرد نہیں جس نے غضب میں اپنے ہاتھ اور دستر خوان پر اپنے شکم کی حفاظت نہ کی۔
- محفل ذکر خدا سے رحمت اور محفل لہو و لعب سے غفلت و نسیان ملتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کا پھل چکھنا چاہتے ہو تو بااخلاص بنو۔
- حکمت و دانائی سے مفلس بھی دولت مند بن جاتا ہے۔
- اگر مخلوق خدا پر قابو چاہتے ہو تو اپنے نفس کو لگام دو۔
- علم وہی اچھا جو حکمت الٰہی کے در کھول سکے۔

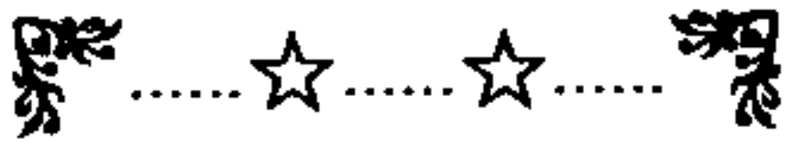

حضرت شاہ احمد شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے خواہشِ نفس کو چھوڑا وہ مراد کو پہنچا۔
- جھوٹ بولنے، غیبت اور خیانت کرنے والوں سے علیحدہ رہو باقی جو کچھ چاہو کرو۔
- صاحبِ فضیلت کو سب پر فضیلت ہوتی ہے بشرطیکہ وہ مغرور نہ ہو۔
- جس کا ایمان ہے کہ وہ شہید ہو کر زندہ رہے گا تو وہ راہِ خدا میں جان دینے اور کفار سے لڑنے میں کب بخل کرے گا۔
- جب علم کی طلب فرض ہے تو معلوم (حق تعالیٰ) کی طلب فرض عین ہے۔
- بے ادبی مردودی کی دلیل ہے۔

Marfat.com

- ادب دربار شاہی سے نکال دیا جاتا ہے۔
- خدا نے اپنے حبیب ﷺ کے ادب کی سخت تاکید کی ہے۔
- یاد رکھ ذرا سی بے ادبی تیرے تمام اعمال کو برباد کر دے گی۔
- غفلت سے جاگو تم نہیں جانتے کہ کس سے بچھڑے جاتے ہو اور کیا کچھ ضائع کر رہے ہو ہوشیار ہو جاؤ ورنہ کفِ افسوس ملو گے۔
- یہ عمل کا وقت ہے کھیل کود اور لہو و لعب میں برباد مت کرو۔
- اگر مہمان کی تلاش ہے تو پہلے آنکھیں پیدا کرو۔
- جو انسان خیانت، جھوٹ اور غیبت سے ہمیشہ بچتا رہے وہی حقیقی بندہ الٰہی ہے۔
- توبہ کرنے سے مراد دنیا اور اس کی آلائشات کو چھوڑنا اور خواہشات نفسانی پر غلبہ پانا ہے۔
- مرغ کو سیخ میں پرو کر آگ پر بھوننے کے بعد اس سے خیریت پوچھنا محض شرمندہ ہونا ہے۔
- یہ دنیا آگ اور اس کی لذتیں سیخ کی مانند ہیں اور اس مرغ کا کیا پوچھنا جس کو سیخ پر پروکر آگ پر رکھ دیا جائے۔
- صدیق کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱)۔ دنیا کی قدرو منزلت دل سے مٹ جائے یہاں تک کہ سونا اور خاک ایک مہینے معلوم ہوں۔

(۲)۔ مخلوق کی خوبیاں اور نقائص اس کی نگاہوں میں ایک جیسی ہو۔

(۳)۔ شہوت کا پورا ہونا دل سے یوں مٹے جیسے کہ دنیا والوں کے دل شہوت کو پورا ہونے کے بعد خوش ہوتے ہیں۔

- جب جس کو کوئی کمال حاصل ہوتا ہے تو وہ اپنے کمال کو کمال نہیں

Marfat.com

سمجھتا اور جب کمال سمجھتا ہے تو کمال ختم ہو جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ علی دینوری رحمۃ اللہ علیہ

- شہباز وقعت وہ ہے جس کو دولت مادر زاد کے علاوہ دل دانا، چشم بینا، گوش شنوا، تن توانا اور مرگ مفاجات حاصل ہو۔
- دولت عرفان وہی اچھی ہے جو مادر زاد (یعنی ماں کے پیٹ سے جو ملے) سے ملے۔
- دل دانا چشم بینا سے بہت بہتر ہے۔
- چشم بینا سے گوش شنوا بہتر ہے۔
- عرس مقررہ یوم پر کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس روز وصال دوست میسر ہو۔
- موت ایک ایسا پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتی ہے۔
- سمجھدار آدمی وہ ہے جو اپنے نقائص کا محاسبہ کرے اور ان پر فخر نہ کرے۔
- دانا اپنی دانائی کو چھپاتا ہے جبکہ احمق اپنی حماقت کی تشہیر کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی بہترین نعمت مخلص دوست کا ملنا ہے۔
- جس حکمت میں نظر الٰہی پوشیدہ نہ ہو وہ ذلت کا باعث بنتی ہے۔
- ذکر سے خالی بات لغو، فکر سے خالی خاموشی سہو اور عبرت سے خالی نظر لہو ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

- جو حافظ قرآن اور حدیث کا پورا عالم نہ ہو اس کی پیروی نہ کرو۔
- جو محمد ﷺ کے راستے پر چلتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ باقی سب راہیں بند ہیں۔
- خلق چار چیزوں میں ہے۔

(۱)۔ سخاوت۔

(۲)۔ الفت۔

(۳)۔ نصیحت۔

(۴)۔ شفقت۔

- محبت خدا کی امانت ہے جو محبت کسی عوض پر ہو وہ ضائع ہوجاتی ہے صرف وہی محبت پائیدار ہے جو خدا کی خاطر ہو۔
- مجھے فصیح و بلیغ جھوٹے سے بدکار سچے کی محبت زیادہ پسند ہے۔
- جب وقت گزر جائے تو ہرگز واپس نہیں آتا اس لئے وقت سے زیادہ قیمتی شے اور کوئی نہیں۔
- توبہ کے تین معنی ہیں پہلے ندامت، پھر عزم ترک دنیا تیسرے ظلم و خصومت سے باز رہنا۔
- ایسے شخص کو دوست رکھو جو نیکی کر کے بھول جائے۔
- سچا وہ ہے جس کی سچائی، اقوال اور افعال میں ہمیشہ قائم رہے۔
- مرد کی سیرت دیکھو اس کی صورت پر نہ جاؤ۔
- علماء کرام کا تمام علم صرف دو باتوں پر محدود ہے۔

Marfat.com

(۱)۔ عقیدے کی درستگی۔

(۲)۔ خدمت میں صرف حق کا لحاظ رکھنا۔

- جو ان مرد اپنا بوجھ دوسروں پر نہ رکھتا ہے بلکہ جو کچھ اپنے پاس ہو اسے خرچ کرتا ہے۔
- تنہائی جب سزا وار ہے کہ تجھے اپنے نفس سے تنہائی حاصل ہو جائے۔
- ہر شے کا غم کھانا مومن کے لئے باعث فضیلت ہے بشرطیکہ کسی گناہ کے سبب سے نہ ہو۔
- اغنیاء کے ساتھ صحبت عزت رکھنا چاہیئے اور فقراء کے ساتھ انکساری سے۔
- محبت کامل نہیں ہوتی جب تک قربانی نہ دی جائے۔
- جب محبت کامل ہوجاتی ہے تو ادب کی شرط گر جاتی ہے۔
- صدق یہ ہے کہ نہایت اہم کام میں سچ بولا جائے حالانکہ جھوٹ کے بغیر اس میں نجات نہ ہو (شاید دوسرے کی نجات استثناء ہو)۔
- اپنے مشاہدے سے فرماتے تھے کہ فتوحات، شام میں ہے۔ فصاحت، عراق میں اور صداقت، خراسان میں۔
- ہمارا طریق تصوّف یہ ہے کہ قرآن مجید کو دائیں ہاتھ میں اور سنت بائیں ہاتھ میں دو شمعوں کی مانند پکڑے اور ان دونوں کی روشنی میں چلے تاکہ شبہے اور گمراہی کے گڑھے میں نہ گر پڑے اور بدعت کی تاریکی میں نہ پھنس جائے۔
- اگر کسی شخص کو ہوا میں چار زانو بیٹھا ہوا دیکھو بھی تو اس کی پیروی اس وقت تک نہ کرو جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے امر و نہی میں اس کا عمل درست نہ پالو۔

Marfat.com

- شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے جو نعمت عطا کی ہے اس کے پیش نظر اس کی نافرمانی ہرگز نہ کی جائے اور اس کی دی ہوئی نعمت کو معصیت کاری اور نافرمانی کا ذریعہ ہرگز نہ بنایا جائے۔
- جو اللہ تعالیٰ رب العزت کی محبت کا مدعی ہو کر آرام طلبی میں پڑا رہے وہ جھوٹا اور کاذب ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کا شکوہ کرنے والا حضوری مشائخ کا اہل نہیں۔
- خوش حال وہ ہے جسے زندگی میں ایک دفعہ ہی حضوری اللہ تعالیٰ عزوجل کا شرف حاصل ہو جائے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل بندہ سے شناخت عبودیت اور شناخت ربوبیت جیسے دو علموں کا طالب ہے اس کے علاوہ ہر شے حظِ نفس ہے۔
- کتاب و سنت کی پیروی نہ کرنے والوں کی تقلید ہرگز نہ کرو۔
- جو کتاب و سنت کی روشنی میں علم نہیں پاتا وہ بدعت کی تاریکی یا شبہات کے غار میں گرتا ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ عزوجل کو نہیں پہچانتا وہ کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔
- بلائیں عارفوں کے لئے خراج مریدوں کے لئے انتباہ اور غافلوں کے لئے ہلاکت میں سکون پائے تو خدا ہی کے ساتھ اور خدا ہی کے لئے اور خدا ہی کے ہمراہ ہو۔
- محبّ وہ ہے جو حب الٰہی کے لئے شفاف کا جام ہو۔ عالم غیب کے پردوں سے رب تعالیٰ اس کے لئے ظاہر ہو چکا ہو۔
- محبّ وہ ہے جو کلام کرے تو حق کے ساتھ، حرکت کرے تو خدا کے ہی حکم سے۔
- مجمع ہر حالت میں نقصان پہنچانے کا ذریعہ ہے خواہ انسان پوری دنیا کا مالک ہی کیوں نہ بن جائے۔

Marfat.com

- بندہ وہ ہے جس سے نہ خدمت میں کوتاہی ہو اور نہ وہ کسی سے شکوہ کرے۔
- وہ تن مردہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی خدمت میں مصروف نہ ہو۔
- زمرہ صوفیا میں وہی شامل ہوتا ہے جس کی بھلائی کا خواہاں خود رب العزت ہو۔
- مرید کے لئے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص ہی سیکھ لینا سب سے زیادہ مفید علم ہے۔
- جس کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مانند دنیا پرستی سے پاک ہو وہ صوفی ہے۔
- تصوف ذکر و وجد سے بھرپور نعمت ہے بصورت دیگر یہ صرف ایک تیشی ہے۔
- فقیر وہ ہے جو نہ کسی سے سوال کرے اگر کوئی اس سے جھگڑا کرے تو وہ خاموش رہے۔
- توکل ترک تدبیر کسب کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر دل کو مطمئن رکھنے کا نام ہے۔
- جوانمردی یہ ہے کہ اپنا بوجھ کسی پر نہ ڈالے بلکہ جو اپنے پاس ہو اسے دوسروں پر خرچ کرے اور فقراء کا امتحان نہ لے۔
- نیک عادات والے فاسق کی صحبت بدخو اور بدمزاج عالم کی صحبت سے بہت زیادہ بہتر ہے۔
- لوگ جو بھی شے مانگیں وہ انہیں بلاتامل دینے کا نام ہی شفقت ہے اور اس پر نہ تو لوگوں پر احسان رکھا جائے اور جس بات سے وہ ناواقف ہوں وہ انہیں دے دی جائے۔
- توبہ سے مراد ندامت، ترک عادات، خود کو جھگڑے اور ظلم سے بچانا

Marfat.com

ہے۔

- ان لوگوں سے صحبت رکھو جو نیکی کر کے بھلادیں اور قصور سرزد ہونے پر معاف کر دیں۔
- بندہ وہ ہے جو دوسروں کی بندگی سے آزاد ہو۔
- عبودیت کی پہچان یہ ہے کہ اس کی نظر میں ہر شے مالک رب ذوالجلال کا پرتو اور عکس ہو۔
- محب وہ ہے جو خود رفتہ ہو، ذکر حق سے واصل ہو اور اس کا حق ادا کرتا ہو، اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب دل سے دیکھتا ہو اور اس کے قلب کو انوار ہیبت نے سوختہ کر دیا ہو۔
- کہتے ہیں دس خصلتیں ایسی ہیں جو مومن اپنائے تو رب تعالیٰ کو اپنے پاس پائے۔

(۱)۔ کتا بھوکا رہتا ہے جو صالحین کی خصلت ہے۔

(۲)۔ کتے کا کوئی خاص مکان نہیں ہوتا جو اہل توکل کی علامت ہے۔

(۳)۔ کتا رات میں بہت کم سوتا ہے جو اہل محبت کی علامت ہے۔

(۴)۔ کتا مرتا ہے تو کوئی وراثت نہیں چھوڑتا جو زاہدوں کی علامت ہے۔

(۵)۔ کتا اپنے مالک کو خواہ وہ جفا کرے نہیں چھوڑتا جو مریدان صادق کا طریقہ ہے۔

(۶)۔ کتا تھوڑی سی جگہ پر قناعت کرتا ہے جو اہل تواضع کی نشانی ہے۔

(۷)۔ کتے کی جگہ پر کوئی قبضہ کر لیتا ہے تو وہ وہاں سے کہیں

Marfat.com

اور چلا جاتا ہے جو اہل رضا کا شیوہ ہے۔

(۸)۔ کتا اپنے مارنے اور ستانے والے کے تھوڑے ٹکڑے پر پھر لوٹ آتا ہے پچھلی بات بھول جاتا ہے جو خاشعین کی صفت ہے۔

(۹)۔ کھانا رکھا ہو تو کتا دور بیٹھا دیکھا کرتا ہے جو مساکین کا طریقہ ہے۔

(۱۰)۔ جس جگہ سے کوچ کرتا ہے پھر پلٹ کر اُدھر نہیں دیکھتا جو غمزدوں کی نشانی ہے۔

- تصوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تیری خودی کو تجھ سے زائل کر کے تجھے فنا کر دے اور اپنے میں ملا کر زندہ و باقی کر دے۔
- صفائی کے وقت غبار کا خیال گزرنا بھی غبار ہے۔
- سماع ایک ایسی شے ہے جو دنیا بھر کی لذتوں کو بھلا کر لذت الٰہی سے آشنا کر دے۔
- حب انسان نفس کی مخالفت کرتا ہے تو اس حالت میں نفس کا مرض ہی اس کی دوا بن جاتا ہے۔
- جو لقمہ حلال کھائے اور حیوانیت کا مظاہرہ نہ کرے وہی درویش کامل ہے۔
- مرید کے لئے تنہائی ایک ایسا زہر ہے جو اسے وادی ظلمات میں پہنچا کر ابلیس کے ہاتھوں ہلاک کروا دیتی ہے۔
- جو کوئی قرآن حکیم کا پیرو نہ ہو اور حضور رسول کریم ﷺ کا مقلد نہ ہو اس کی تقلید ہرگز نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔
- اپنے نفس کی مخالفت کرنا ہی دراصل ابلیس کی مخالفت کرنا ہے۔
- مرد وہ ہے جو اپنے مقصود کو پالے۔

Marfat.com

- کسی کو مرید کرنا بہت آسان ہوتا ہے مگر اس کی نگرانی کرنا بے حد مشکل۔
- عالموں کے کرنے کے دو ہی کام ہوتے ہیں ایک ملت کی اصلاح اور دوسرے مخلوق کی خدمت۔
- جو آنکھ حق تعالیٰ کی صفت کو عبرت سے نہ دیکھے اس کا اندھا ہونا ہی بہتر ہے اور جو زبان حق تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کا قوت گویائی سے محروم ہونا ہی اچھا ہے۔
- جو کان حق تعالیٰ کا کلام سننے کے منتظر نہ ہوں ان کا بہرا ہوجانا ہی مناسب ہے اور بوجہ اس کی خدمت نہ کرے اس کا مردہ ہونا ہی بہتر ہے۔
- عارف وہ ہے جو تیرا راز بتا دے اور خاموش بیٹھا رہے۔
- توحید یہ ہے کہ بندے کی آخری حالت ابتدائی حالت کی جانب رجوع کرے اور وہ ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ عالم وجود میں آنے سے قبل تھا۔
- موحد وہ ہے جب اس کا یہ سمجھنا کہ خلقت کے تمام حرکات و سکنات خدائے وحدہ، لا شریک کے حکم سے ہیں۔
- اگر اللہ تعالیٰ غائب ہے تو غائب کا ذکر کرنا غیبت ہے اور اگر حاضر ہے تو حاضر کے سامنے اس کا نام لینا بے ادبی ہے۔
- تصوف یہ ہے کہ اللہ سبحانہ، اور تیرے درمیان کوئی واسطہ باقی نہ رہے۔
- تصوف ایک جنگ ہے جو نفس کے خلاف جاری رہے اور آخری سانس تک اس سے صلح نہ کرے۔
- تصوف اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملات کے صاف ہونے کا نام ہے اور

Marfat.com

اس کی بنیاد یہ ہے کہ دنیا سے ردگردانی کی جائے۔

- صوفی وہ ہے جو زمین کے مانند ہو کر دنیا بھر کی غلاظت اس پر ڈالی جاتی ہے مگر اس کے اندر سے سرسبز فضل پھوٹتی ہے۔
- حکائتیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس سے مریدوں کے دلوں کو تقویت پہنچتی ہے۔
- جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس کے لئے عبودیت آسان ہوگی۔
- جس نے خدا کو نہ پہچانا وہ کبھی خوش نہ ہوگا۔
- بندہ وہ ہے جو کسی سے شکایت نہ کرے اور نہ ہی منت کرنے میں کوتاہی کرے۔
- صوفی وہ ہے جس کا دل مانند حضرت ابراہیم علیہ السلام دنیا کی دوستی سے سلامت اور فرمان الٰہی کو ماننے والا ہو۔
- صوفی کی صفت یہ ہے کہ وہ مانند حضرت اسماعیل علیہ السلام تسلیم کا مالک ہو اس کا اندوہ حضرت داؤد علیہ السلام کی مانند، اس کا شوق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند اور اس کا اخلاص حضور نبی کریم ﷺ کی مانند ہو۔
- عارف وہ ہے جس کا دل حق تعالیٰ کی کلام کرے مگر عارف خاموش رہے۔
- صادق کی علامت یہ ہے کہ وہ سوال اور جھگڑا نہ کرے اگر کوئی اس سے جھگڑے تو خاموش رہے۔
- صادق وہ ہے جو ایک دن میں ایک حالت سے دوسری حالت میں چالیس مرتبہ رہے۔
- ریاکار وہ ہے جو چالیس سال تک ایک ہی حالت میں رہے۔
- خدا اور اپنی تقصیر کو دیکھتے ہوئے جو حالت ہوتی ہے وہ حیاء ہے۔

Marfat.com

- رضا کے معنی اختیار کو الٹا دینے کے ہیں اور رضا یہ ہے کہ بلا کو نعمت سمجھے۔
- روزہ نصف طریقت ہے۔
- توبہ کے معنی ندامت، عادت کو ترک کرنے کا پختہ ارادہ اور اپنے کو مظالم اور خصومت سے پاک کرنا ہے۔
- حقیقت یہ ہے کہ ذاکر ذکر میں اور ذکر مذکور میں فنا ہو جائے۔
- مکر یہ ہے کہ ایک شخص پانی پر چلے، ہوا میں اڑے اور سب لوگ اس کی تصدیق کریں۔
- مرید کا مکر سے بے خوف ہونا گناہ کبیرہ اور واصل کا بے خوف ہونا کفر ہے۔
- بخل صوفی کے لئے تباہی اور سب سے بڑی بُرائی ہے۔
- صفات محبت کی صفات محبوب ہو جائے تو محبت ہے۔
- بندہ وہ ہے جو دوسروں کی بندگی سے آزاد ہو جائے۔
- مومن کا دل ایک ساعت میں ستر درجے طے کرتا ہے جبکہ منافق کا دل ستر سال میں ایک درجہ بھی طے نہیں کر پاتا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ممشاد علی دینوی رحمۃ اللہ علیہ

- اہلِ اصلاح کی صحبت سے دل کی اصلاح ہوتی ہے۔
- اہلِ فساد کی مجلس سے دل کا فساد پیدا ہوتا ہے۔
- توکل طمع سے نجات دلاتا ہے۔
- حکمت علم اور فکر سے حاصل ہوتی ہے۔
- دل آئینہ حق نما ہوتا ہے انسان جب چاہے اس میں دیدار الٰہی پا سکتا ہے۔
- دوئی سے نکلو یکجائی اختیار کرو تبھی قرب الٰہی پا سکتے ہو۔
- مقام حضوری کے بعد حق تعالیٰ کے غیر کو دیکھنا حق تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔
- وہ شخص کمینہ ہے جو حق تعالیٰ کے کسی دوست کی دوستی کا انکار کرے ایسے شخص سے دولت ایمان چھین لینا چاہیئے۔
- مرید وہ ہے جو مشائخ اور برادران طریقت کی عزت کرے اسباب ترک کر کے توکل اور تجرد اختیار کرے۔
- اگر آخرت کا سودا چاہتے ہو تو درویشوں کی خدمت کرنا سیکھو۔
- جو نفس کو بت بنا کر پوجتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے دور رہتے ہیں۔
- جو شخص اپنے نفس کی نیکی اور بدی پر نفس کی موافقت کرنے کی بجائے اسے ہدف ملامت بنائے وہی بت فروش ہیں۔
- جہاں انسان کا وجود باقی نہ رہے وہی بارگاہ خداوندی ہے۔
- فقر بغیر جدوجہد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔

Marfat.com

- جس شے پر نفس اور قلب راغب ہو اس کو ترک کر دینا توکل ہے۔
- بھوک کی حالت میں نماز پڑھنا اور جب طاقت نہ رہے تو سو جانا فقر ہے۔
- علائق دنیا تین سبب سے ہے۔
  (۱)۔ جب انسان ممنوعہ اشیاء کی طرف راغب ہو جائے۔
  (۲)۔ سابقہ لوگوں کے حالات پر غور کرنا۔
  (۳)۔ فراغت کو زائل کر دینا۔
- اگر آخرت کا سودا چاہتے ہو تو درویشوں کی خدمت کرنا سیکھو۔
- جو نفس کو بت بنا کر پوجتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے دور رہتے ہیں۔
- جو شخص اپنے نفس کی نیکی اور بدی پر نفس کی موافقت کرنے کی بجائے اسے ہدف ملامت بنائے وہی بت فروش نہیں۔
- جہاں انسان کا وجود باقی نہ رہے وہی بارگاہ خداوندی ہے۔
- فقیر بغیر جدوجہد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔

- جس شے پر نفس اور قلب راغب ہو اس کو ترک کر دینا توکل ہے۔
- بھوک کی حالت میں نماز پڑھنا اور جب طاقت نہ رہے تو سو جانا فقر ہے۔
- علائق دنیا تین سبب سے ہے۔
  (۱)۔ جب انسان ممنوعہ اشیاء کی طرف راغب ہو جائے۔
  (۲)۔ سابقہ لوگوں کے حالات پر غور کرنا۔
  (۳)۔ فراغت کو زائل کر دینا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ

- تعجب ہے اس شخص پر جو اس بات کو جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا محسن ہے اس کی طرف مکمل طور پر رجوع نہیں کرتا۔
- جو خود دوسروں کے احسان کا محتاج ہو وہ کسی کے ساتھ کیا بھلائی اور احسان کر سکتا ہے۔
- صدق یہ ہے کہ انسان اپنا عہد پورا کرے۔
- فنا سے مراد بندہ کی فنا اور بقا سے مراد بندہ کی بقا ہے۔
- بندہ حقیقت بندگی کو اس وقت پہنچتا ہے جب وہ اپنے فعل بندگی کو نہیں دیکھتا اور اپنے فعل کے دیکھنے سے فانی اور فضل حق کی دید سے باقی ہوتا ہے۔
- بندہ کے لئے عزیز ترین شے ماضی اور مستقبل کے درمیان وقت کی قدر کرنا ہے۔
- جو اپنی فراست کے نور سے دیکھتا ہے خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے اس کا علم حق کی طرف ہوتا ہے اور وہ غلطی نہیں کھاتا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ

- حق تعالیٰ سے صحبت ہیبت سے چاہیے۔
- نبی کریم ﷺ سے ادب و محبت اور مطابقت سنت سے۔
- اولیاء اللہ سے خدمت و اطاعت سے مل۔
- برادرانِ اسلام سے خلق و محبت سے مل۔
- جاہلوں سے درگزر و دُعا سے مل۔
- اغنیاء سے عزت و غلبہ سے مل۔
- فقراء و مساکین سے فروتنی و انکساری سے مل۔
- جو بے زبان جانوروں پر رحم کھاتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی پیدا فرماتا ہے۔
- جو انسان دنیاوی رازوں سے واقف ہوگیا دنیا سے متنفر ہوگیا۔
- جو شخص حقوق العباد پورے کرنے کا اہل نہیں ہوتا اسے ترک دنیا کر کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت کا انحصار محض عمل پر نہیں ہوتا بلکہ یہ فیضان نظر اور قلبی کیفیات کا کرشمہ ہوتا ہے۔
- تجسس سے بچو یہ بہت بُری بلا ہے۔
- جس کسی کو اللہ تعالیٰ عزوجل اپنی معرفت کا شرف بخشتا ہے اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو گناہوں میں ذلیل نہ کرے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوالعباس احمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص حق تعالیٰ کے ساتھ انس نہیں رکھتا وہی حقیقی معنوں میں غمگین ہے۔
- جو شخص دل میں حق تعالیٰ کے احکام کی تعظیم کرتا ہے وہی حق تعالیٰ کے سب گناہوں سے بچا رہتا ہے۔
- جو اپنے باطن کی جانب نگاہ نہیں رکھتا ہے اس کے دل سے معرفت الٰہی گم ہو جاتی ہے۔
- چار چیزیں چار باتوں سے حاصل ہوتی ہیں۔

(۱)۔ معرفت کے درخت کو فکر (مراقبہ) کا پانی۔

(۲)۔ غفلت کے درخت کو جہالت کا پانی۔

(۳)۔ توبہ کے درخت کو ندامت کا پانی۔

(۴)۔ محبت کے درخت کو موافقت کا پانی۔

- زاہد وہ ہے جس پر حق تعالیٰ کے سوا کوئی شے غالب نہ آسکے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ شیخ ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ

- تجرید سے مراد خلق سے قطع تعلق اور فراغت جبکہ تفرید سے مراد اپنے آپ سے فارغ ہونا ہے۔
- نیک مرد صالح وہ ہے جس کا دین حرص و ہوا اور طلب دنیا سے پاک ہو۔
- وہ دل نور ایمان سے خالی ہے جو صوفیا کی تعظیم کرنا نہیں جانتا اور اپنے آپ کو ان کے موافق نہیں بناتا۔
- آدمی کو چاہیئے کہ بادشاہ کی پہچان رکھے تاکہ بادشاہ کو ہر لباس میں پہچان سکے۔
- صوفی وہ ہے جو نہ تو خود کسی شے کا مالک ہو اور نہ اس کا کوئی مالک ہو۔
- جو شخص صوفیوں میں اٹھتے بیٹھتے اور ان امور میں جن کی یہ تحقیق کر چکے ہوں ان کی مخالفت کرے تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لیتا ہے۔
- ایسا شخص نہ تو نیک رغبت متقی ہو سکتا ہے اور نہ عارف پاکیزہ خو جس کا دین اس کی خواہش ہو اور جس کی ہمت اس کی دنیا ہو۔
- وہ بہت زیادہ خوش نصیب ہے جس کے قول اور فعل میں یکسانیت ہوتی ہے۔
- اگر انسان سے قول کو سلب کر لیا جائے اور فعل کو باقی رکھا جائے تو یہ انسان کے حق میں نعمت ثابت ہوتی ہے۔

Marfat.com

- سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ انسان کے فعل کو سلب کر لیا جائے اور قول بحال رکھا جائے۔
- جس کا قول اور فعل دونوں سلب ہو جائیں اس کے لئے ہلاکت لازم ہے۔
- بروز قیامت دوسری جماعتوں کے لوگوں سے ظاہری شریعت کے مطابق اور صوفیاء سے باطنی شریعت کے مطابق باز پرس ہوگی۔
- جس جگہ انسان کے قلب نے آرام کیا وہی اس کی منزل ٹھہری۔
- تصوف کی اساس یہ ہے کہ فقراء سے تعلق رکھے ہمیشہ عاجزی پر ثابت قدم رہے اور بخشش و عطا پر معترض نہ ہو نیز اعمال صالحہ پر ثابت قدم رہے۔
- خدا کی محبت میں عنایت کا نام توحید ہے۔
- اگر قلب انسان کے اندر خدا کے سوا ہر شے سے نفرت محسوس ہو رہی ہو تو سمجھ لو کہ تمہیں قرب حاصل ہوگیا۔
- قلب عارف ایسا آئینہ ہے جس میں ہر لحہ قیامت کا انعکاس ہوتا رہتا ہے۔
- روح کا خرچ کرنا اس طرح نہیں کہ جہاد میں تجھ کو قتل کر دیا جائے گا بلکہ جان دنیا یہ ہے کہ اپنی جان کے لئے اللہ تعالیٰ عزوجل سے جھگڑا نہ کرے۔
- فدا کاری یہ ہے کہ اپنی جان، اپنے جسم اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے کام میں لگا دے پھر بھی یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اس پر باقی ہے۔
- انس یہ ہے کہ بندہ غیر اللہ سے وحشت کرے کہ یہاں تک اسے اپنے نفس سے بھی وحشت ہو۔

Marfat.com

- محبت کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنی تمام حالتوں میں راضی بہ رضائے الٰہی رہے۔
- رضا یہ ہے کہ مصیبت اور ابتلاء سے لذت حاصل کی جائے۔
- اگر اللہ تعالیٰ تجھ سے فعل لے لے اور قول کو تجھ پر چھوڑ دے تو یہ حال رونے کا ہے اور اس مصیبت سے پناہ مانگنی چاہیے۔
- فقیر کا فقر ہی اس کی عزت اور اس کا ستر ہے اور فقر ہی اس کی غیرت ہے۔
- جس نے فقر کی غیرت کا پردہ اٹھا کر زمانے کو اس کی جھلک دکھا دی وہ فقر کی عزت سے محروم ہوگیا۔
- دوسروں پر فراخی کرنا علم کی پیروی ہے اور اپنے نفس پر تنگی کرنا پرہیز گاری۔
- صوفی کی نجات اسی میں ہے کہ وہ مخلوق سے کنارہ کش رہے۔
- فقر یہ ہے کہ انسان ہمیشہ نفس کی مخالفت کرتا رہے رموز خداوندی کو کبھی بھی آشکار نہ ہونے دے۔
- اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے نزدیک ترک شکایت کا نام صبر ہو۔
- تواضع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے سامنے انسان خود کو ہمیشہ ذلیل جانے۔
- راضی برضائے الٰہی یہ ہے کہ احکام الٰہی کا استقبال خندہ پیشانی سے کیا جائے۔
- زہد یہ ہے کہ ترک دنیا کی جائے۔
- خائف ہونا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے بھی نہ ڈرا جائے۔
- درویش وہ ہے جو ہمیشہ راہ خدا میں جان دینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

Marfat.com

تصوف نفس کو باری تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دینے کا نام ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ

اخلاص یہ ہے کہ کوئی اپنے کام کے بدلے دونوں جہان کی امید نہ رکھے مقصود صرف رضائے حق ہے۔

غیر اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا حق تعالیٰ سے امید رکھنے کو دل سے نکال دیتا ہے۔

خدا کا خوف خدا تک پہنچاتا ہے اور اس سے بے خوفی اور خود بینی اس سے دور کرتی ہے۔

صوفی وہ ہے جو نہ تو خود کسی کی قید میں ہو نہ کوئی اس کی قید میں ہو۔

تصوف رسوم وعلوم سے بالاتر سراسر اخلاق ہی اخلاق ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دوستی دنیا کی دشمنی کا نام ہے۔

مرید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ذکر کے مقابلہ میں اٹھارہ ہزار عالم کو بھی قبول نہ کرے۔

دنیا کا ایک لمحہ عقبیٰ کے ہزار سالہ لمحوں سے بہتر ہے کہ اس لمحہ میں خدا کی اطاعت کی جائے۔

ایثار و قربانی کے بغیر صحبت شیخ جائز نہیں۔

آفات و مصائب کو اسی طرح خوشی کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے جس طرح لوگ مصائب سے نجات پاکر مسرور و مطمئن ہوتے ہیں اسی کا

Marfat.com

نام صبر ہے۔

- آگ کے سات سمندر پار کرنے کے بعد انسان کو معرفت حاصل ہوتی ہے اور جب حاصل ہوتی ہے تو پھر اسے اول وآخر کا علم بھی حاصل ہو جاتا ہے۔
- عیادت یہ ہے کہ دوست کا مرض اپنے اوپر لے لیا جائے۔
- وجد ایک ایسا شعلہ ہے جو سر کے اندر بھڑکتا ہے اور شوق کے ذریعہ ظاہر کیا ہوتا ہے۔
- تصوف نہ تو رسم ہے اور نہ علم اگر رسم ہوتا تو مجاہدات سے اور علم ہوتا تو تعلیمات سے حاصل ہو جاتا۔
- تصوف ایک اخلاقی شے ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے اخلاق و عادات اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔
- دنیا دشمنی اور خدا دوستی کا نام تصوف ہے۔
- جو عمل کہی بات کے مطابق نہ ہو وہ عمل منافقت پر مبنی ہوتا ہے۔
- عارف کا مولا کے ساتھ عبادت کا ایک لحظہ دوسرے عابدین کی ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔
- مراقبے کا کمال بلی سے سیکھو جو ایک چوہے کی خاطر گھنٹوں ساکت بیٹھی رہتی ہے۔
- باطنی اسرار چاہتے ہو تو نفس سے جنگ کرو اور اس کی کوئی مراد پوری نہ کرو۔
- جو صاحب وجد ہوتا ہے خدا اس کی خود حفاظت کرتا ہے۔
- بے عمل عالم سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا اگر انسان میں ایسی بات نہ ہو تو پھر اسے وعظ کرنے کا کوئی حق نہیں۔
- تکالیف اور مصائب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں کے لئے

Marfat.com

ایک انعام ہوتا ہے اس لئے اسے ہنسی اور خوشی سے برداشت کرنا ہی مردانگی ہے۔

- صبر کا تعلق ہمت اور شجاعت سے ہوتا ہے طاقت اور قوت سے نہیں۔
- آگ کے سات سمندر جب تک پار نہ کئے جائیں معرفت الٰہی حاصل نہیں ہوتی۔
- دو ضدیں یکجا کبھی نہیں ہو سکتیں۔
- بے خودی یہ ہے کہ انسان لذت قرب اور لذت وصال میں گم ہو جائے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اشیاء کی پہچان کرتا ہے وہ ہر شے میں صرف خدا کو ہی پاتا ہے شے کو نہیں۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ہمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ

- پہلے لوگ رضائے حق اسلام کی عزت اور اپنے نفس کی نجات کے لیے سخن کرتے تھے مگر ہم دنیا کی طلب، نفس کی عزت اور لوگوں کو خوش کرنے کی خاطر کرتے ہیں۔
- نیک لوگوں سے صحبت رکھو، نیک ہو جاؤ، ورنہ ان کی بدی تم لوگوں میں سرایت کر جائے گی۔
- سب سے بڑی نیک خصلتی سخاوت ہے اور سب سے زیادہ بد خصلتی بُخل ہے۔

Marfat.com

- توکل یہ ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور سعی و تدبیر جاری رکھیں۔
- جس بات کا اپنے آپ سے بھی پوشیدہ رکھنا واجب ہے وہ کسی شخص پر بھی ظاہر نہ کرو۔
- جس کسی میں نیک خصلت ہو اس سے جدائی اختیار نہ کرو۔
- جوکوئی دنیا کی طلب میں آخرت سے غافل ہوگیا وہ دین اور دنیا میں ذلیل و خوار ہوا۔
- شیطان اور اس کے ساتھی تین باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔

(۱)۔ مومن کو قتل کر دیا جائے۔

(۲)۔ کوئی شخص کفر کی حالت میں مر جائے۔

(۳)۔ کسی کے دل میں درویش کی طرف سے خوف ہو۔

- اپنے نفس کو فرعون کے نفس سے بہتر نہ جانو لیکن اپنے قلب کو فرعون کے قلب سے بہتر جانو تو تبھی درویش بن سکتے ہو۔
- اگر مست کو سوتا دیکھو تو ملامت نہ کرو ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس بلا میں مبتلا ہو جاؤ۔
- سخی کے علاوہ کسی کو نیک خو اور بخیل کے علاوہ کسی کو بدخواہ نہ جانو۔
- توکل حق تعالیٰ کے دامن میں ہاتھ ڈالنے کا نام ہے۔
- اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا حیلہ اور تدبیر سے بہتر ہے۔
- مصیبت میں جزع (واویلا) وہ آدمی کرتا ہے جو حق تعالیٰ کو متہم (تہمت لگانے والا) گردانتا ہے۔
- وعظ اس وقت تک موثر نہیں جب تک قول و فعل میں مطابقت نہ ہو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ عمر بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ

- صوفی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی قوت فاعلیٰ کے ظہور کے لئے محض ایک انفصالی آلہ ہے۔
- جب تک سالک ہزار بار نیست نہ ہو وہ ہزار بار مست نہیں ہوتا اور درگاہ عزت میں نہیں پہنچتا۔
- کیفیتِ وجد کو کوئی عبادت بیان نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بندہ مومن کے نزدیک سرِ الٰہی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ شرف الدین ابواسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا میں مکرو فریب جنم لیتے ہیں اور دنیا ہی میں عروج پاکر زوال پذیر ہوتے ہیں۔
- علم حاصل کرو کہ یہ عمل کر سکو۔
- علم زندگی کا سرمایہ ہے کبھی ضائع نہ ہونے دو، کیونکہ علم کے بغیر عمل کی زندگی بے سود ہے۔
- علم نور خدا بھی ہے اس کا حصول آسان ہو یا مشکل ہر صورت حاصل کرو۔
- عارف لوگ خدا کے قریب ترین ہوتے ہیں اور خدا ان کے قریب

Marfat.com

ہوتا ہے۔

- عارف کی زندگی زاہد کی زندگی سے اتنی مختلف نہیں ہوتی۔
- عاشق ذات حق ہی صاحب خدا ہوتے ہیں۔
- متوکل زندگی بھر حق پر بیٹھ کر فخر محسوس کرتے ہیں۔
- صادق اپنے عہد پر پورے اترتے ہیں اور خدا کو راضی رکھتے ہیں۔
- زندگی بھر ایسے کام کرو جو دوسروں کے لئے راحت جان ثابت ہو۔
- ایک دوسرے کی مدد کرو بروقت کام آنا ہی عبادت ہے اور اطاعت خدا کو دعوت دینا ہے۔
- خود کو کسی کامل کے سپرد کر دے تاکہ تیری زندگی میں عجیب انقلاب برپا ہو۔
- دل آئینہ دوست ہے جتنا بھی صاف رکھو گے اتنا ہی مزہ آئے گا۔
- مسافروں، غریبوں، مساکین کی مدد کرو اور ان کو زندگی بہتر طور پر گزارنے کا موقع دو۔
- آداب محفل برقرار رکھو کیونکہ ان کے بغیر اچھا معاشرہ تشکیل نہیں دیا جاسکتا۔
- سماع ہم پر جائز ہے کیونکہ زخم دل کی آلودگی اسی سے صاف ہوتی ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

- جو محبت کا دعویٰ کرے اور محبوب کے سوا کسی اور چیز میں مشغول ہوجائے یا اس چیز کے علاوہ اور چیز طلب کرے وہ تمسخر کرتا ہے۔
- جوان مردی یہ ہے کہ دوسرے کی بھلائی اپنی طرح بلکہ اپنے سے بہتر چاہو۔
- اگر میں نے بادشاہ کی خدمت نہ کی ہوتی تو عام کی خدمت بجا نہ لاسکتا۔
- ابتداء میں خدا کے نام کے عاشق تھے جہاں کہیں دیکھ لیتے چوم لیتے آخر معلوم ہوا کہ اسم کی طلب کب تک؟ مسمی کی جستجو چاہیئے۔
- ایک دفعہ آگ اٹھا کر چل پڑے کہ جا کر کعبے کو جلاتا ہوں تا کہ اس سے ہٹ کر لوگ خداوند کعبہ کی طرف متوجہ ہوں۔
- حضرت جنیدؒ کے ارشاد پر نہاوند واپس جا کر سب لوگوں سے معافی مانگی مگر ایک شخص نہ ملا جس پر ظلم ہوا تھا۔ اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم صدقہ کیا مگر پھر بھی دل کو قرار نہ ہوا۔
- جذبے کی حالت میں آپ کو زنجیر سے باندھتے تھے اور شفا خانے میں رکھتے تھے ایک دفعہ چند شخص ان کی خبر گیری کے لئے گئے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا آپ کے دوست ہیں ان کو پتھروں سے مارنے لگے، وہ بھاگے تو فرمانے لگے کہ جھوٹے ہو، میری دوستی کا دعویٰ کرتے ہو اور میری بلا پر صبر نہیں کرتے۔
- بے غرض اور محض اللہ تعالیٰ کی خاطر دوستی رکھنے والا دوستی کے قابل

Marfat.com

ہے۔

- صوفی وہ ہے جو تمام جہان کو اپنی عیال سمجھے اور سب سے بہ شفقت و مرافقت پیش آئے۔
- شریعت اللہ تعالیٰ کی پرستش کا نام ہے۔
- طریقت اللہ تعالیٰ عزوجل کی طلب کا نام ہے۔
- حقیقت اللہ تعالیٰ عزوجل کو دیکھنے کا نام ہے۔
- فقیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا اور کسی شے کے ساتھ مشغول نہ ہوتا ہو۔
- شکر یہ ہے کہ نعمت کو نہ دیکھے نعمت والے کو دیکھے۔
- جو شخص محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود محبوب کے سوا کسی اور طرف مشغول ہو وہ محبوب کا نہیں بلکہ کسی اور شے کا طلب گار ہوتا ہے اور اس طرح وہ اپنے محبوبؐ کا مذاق اڑاتا ہے۔
- محبت یہ ہے کہ دوست پر ہر شے کو نثار کر دیا جائے۔
- ہیبت کا کام گداز کرنا اور محبت کا کام گدازگی پیدا کرنا ہے جبکہ شوق کا کام نفس کو گداز کرنا ہے۔
- عارف وہ ہے جو کبھی تو ایک مچھر کی بھی تاب نہ لا سکے اور کبھی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اپنے نوک پلک سے اٹھا کر پھینک دے۔
- برے کا کوئی دعویٰ نہیں ہوتا اور ڈرنے والے کو قرار نہیں ہوتا۔
- علم درحقیقت ایک ہی ہے وہ یہ کہ بندہ اپنی حقیقت سمجھ لے۔
- غیرت عشق کی انتہا یہ ہے کہ دوست کی طرف سے ملنے والی ہر برائی کو بخوشی قبول کر لے۔
- زندہ وہی ہے جس کا دل زندہ ہے۔

Marfat.com

- اکرم الذکر میں وہ ہے جو ایک دفعہ کسی کا گناہ معاف کر کے پھر کبھی اس گناہ کی سزا نہ دے۔
- محبت کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے سب کچھ محبوب کی راہ میں لٹا دو۔
- جو کوئی دعویٰ محبت رکھتے ہوئے محبوب کی محبت کے علاوہ کسی اور طرف دھیان کرے تو وہ محبوب کا مذاق اڑاتا ہے۔
- فقیر وہ ہے جو سوائے ذات حق کے کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔
- عارف مانند بجلی کڑکنے، بادل برسنے، ہوا چلنے، پھول کھلنے اور جانور چہچہانے کی مانند ہے وہ ایک آنکھ سے روتا ہے اور دوسری سے ہنستا روا ہے دل سے جلتا ہے سر سے ناز کرتا ہے۔
- عارف وہ ہے جو دنیا کو اپنا تہہ بند بنائے اور آخرت کو اپنی چادر اور دونوں کو اتار کر حق تعالیٰ میں محو ہو جائے۔
- عارف وہ ہے جو بغیر حق تعالیٰ کے نہ بولے، نہ دیکھے اور نہ ہی سوائے ذات حق تعالیٰ کے کسی کو اپنے نفس کا محافظ پائے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ

- علم کا ایک ذرہ کائنات اور تمام جن و انس سے بہتر ہے۔
- اپنے نفس پر نگاہ رکھو اور اسے کسی شے کے ساتھ مشغول نہ ہونے دو۔
- توحید اصل کی حیثیت رکھتی ہے اور حسن ظن محض ایک فرع ہے۔
- رنج راحت دوست پر اثر انداز نہیں ہوتے۔
- صبر یہ ہے کہ اگر ہاتھ پاؤں بھی کاٹ ڈالیں اور سولی پر چڑھادیں تو بھی منہ سے آہ نہ نکلے۔
- علم حقیقی کا ایک ذرہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر اور افضل ہے۔
- دشمن کے پتھر سے تکلیف کی بجائے راحت ملتی ہے اور دوست کے پھول پھینکنے سے سخت اذیت ہوتی ہے۔
- صوفی وہ ہے جو ذات کے لحاظ سے واحد ہو نہ کوئی اس کی طرف متوجہ ہو اور نہ وہ کسی کی طرف متوجہ ہو۔
- بولتی ہوئی زبانوں میں تباہ کن عبارات ہوتی ہیں خاموش دلوں کے لئے۔
- وہی دوست فانی الصفت ہے جس کے لئے نہ راحت نہ زحمت کوئی معانی رکھتی ہو۔
- عاشق صادق وہ ہے جو کسی حال میں بھی محبوب کی بات سے روگردانی نہ کرے اور اسے پورا کرے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ فارس بن عبد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

- مرید وہ ہے جو شروع ہی سے حق تعالیٰ کو اپنا مقصود بنائے اور جب تک وہاں تک رسائی نہ ہو کسی شے سے مطمئن ہو اور نہ کسی شخص کی طرف التفات کرے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل سے دل لگانے سے مراد یہ ہے کہ اس کی عظمت مکمل طور پر دل میں اجاگر ہو اور اس کے بارے میں کسی بھی قسم کا شک دل میں نہ رہے۔
- دونوں جہان سے افضل شے معرفت حق ہے۔
- مرید وہ ہے جو روز اوّل سے ہی حق تعالیٰ کو اپنا مقصود بنالے اور جب تک وہاں تک رسائی نہ ہو کسی بھی شے سے مطمئن نہ ہو اور نہ ہی کسی اور کی طرف التفات کرے۔
- حق تعالیٰ سے دل لگ جانے کی علامت یہ ہے کہ اس کے دل میں عظمت الٰہی کے علاوہ کوئی بھی شے گھر نہ کر سکے۔
- اپنے نفس کو مشغول رکھو قبل اس کے کہ وہ تمہیں مشغول رکھے۔
- جب ساری دنیا تیری خدمت کے لئے آمادہ ہو تو تم اس چیز کے حصول کی کوشش کرو جس کا ایک ذرہ دونوں جہانوں کے وزن سے بھی زیادہ وزنی ہو۔
- سب سے نایاب شے معرفت الٰہی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوالعباس ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ

- غفلت سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔
- اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو چاہے ویسا کر لے اس کے معاملہ میں کوئی دخل نہیں دے سکتا کیونکہ وہ دانا بینا ہے۔
- غریب لوگوں سے امیر افضل ہیں کیونکہ بروز قیامت حق تعالیٰ ان سے حساب لے گا اور براہ راست ان پر عتاب کرے گا اس لئے دوست کا عتاب سب سے افضل ہے۔
- اللہ تعالیٰ غریبوں سے عذر خواہی سے کام لیں گے اور یہ شے حساب سے بھی زیادہ افضل ہے۔
- مغرور وہ ہے جو اپنے غرور سے باز نہ آئے اور مظلوموں کا مال و زر واپس نہ دے۔
- جس نے اپنے نفس کو غیر اللہ تعالیٰ کی جانب لگایا وہی راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ ابو محمد حریری رحمتہ اللہ علیہ

- بلا صدق باطن مجاہدہ کرنا ممکن نہیں۔
- جن لوگوں کے دل خوف خدا سے خالی ہو جاتے ہیں وہ حکومت کے خوف سے معمور ہو جاتے ہیں۔
- دُعا وہی قبول ہوتی ہے جو نزول بلا سے قبل مانگی گئی ہو۔
- جب اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے انوار سے کسی بندے کو زندہ کرتا ہے تو وہ ہرگز نہیں مرتا بلکہ تاابد زندہ رہتا ہے۔
- جب مصطفےٰ ﷺ نے حق کی طرف نظر کی حق کو حق سے دیکھا اور حق کے ساتھ باقی ہو گئے تو بلا قید و مکان و زمان و باد صاف حق تعالیٰ مجرد ہو گئے۔

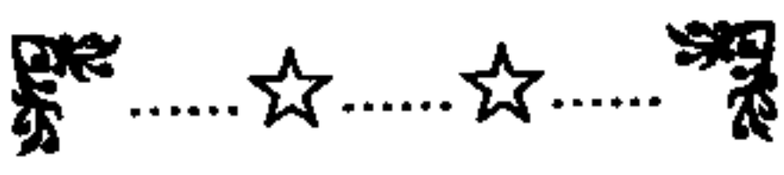

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوبکر بن طاہر الابہری رحمۃ اللہ علیہ

- حقیقت علم سے اور علم حقیقت سے ہے۔
- جو بزرگان بظاہر قرب حق سے دور ہوتے ہیں حقیقت میں وہ قریب والوں سے زیادہ مقرب و محتسب ہوتے ہیں۔
- جو حضرات حریم دوست سے اتصال کر کے باعث قرب میں ہوتے ہیں ان کا شوق کم ہو جاتا ہے اور جو باطن میں قریب اور ظاہراً دور ہوتے ہیں ان کا شوق روز افزوں بڑھتا رہتا ہے۔
- تیرا نفس تجھ سے وہی کام لے گا جس کا تو نے اسے عادی بنا دیا ہے۔
- کسی دوسرے کے گرنے پر خوشی مت کر کیا معلوم کل کو تیرے ساتھ کیا ہوگا؟
- جو شخص اپنی قدر آپ نہیں کرتا کوئی دوسرا شخص بھی اس کی قدر نہیں پہچانتا۔
- زبان سے تیز تیز توبہ کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے اور ایسی توبہ سے توبہ کرنا ضروری ہے۔
- حاسد دوسروں کی خوشی پر جس طرح اظہار افسوس کرتا ہے اسی افسوس کی آگ میں خود ہی جلتا ہے۔
- حاجت مند غرباء کا تمہارے پاس آنا خدائے پاک کا انعام ہے۔
- قضا پر رضا دنیا کی جنت ہے۔
- تم سے کتا بہتر جو اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن تم اپنے رب کو نہیں پہچانتے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے رزاق کی بجائے عبدالرزاق سے دل لگایا اس نے اپنا ایمان گنوایا۔
- باطن خواص سے مراد یہ ہے کہ تن شریعت اور حقیقت جان کی طرف متوجہ ہو۔
- تصوف کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بندہ اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے درمیان نفس باقی نہ رہے۔
- راز علم سرِ اللہ تعالیٰ عزوجل سے مراد یہ ہے کہ اصل یافت (پانا) ہے نہ کہ دریافت (پا لینا ہے نہ کہ تلاش میں رہنا ہے)۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کو پانا چاہتے ہو تو اپنے دل کی چوکیداری اس طرح کرو کہ غیر اللہ تعالیٰ کا گزر بھی اس طرف سے نہ ہو۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ عبداللہ بن محمد منازل رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے عبودیت کا مزہ چکھا وہ دنیا کے عیش و لذائذ سے مستغنی ہوا۔
- جو شخص فرض ضائع کرتا ہے یہ ضروری نہیں کہ اس سے سنتیں بھی ضائع ہوں اور جس نے سنتیں ضائع کیں ضروری ہے کہ وہ بدعت میں پڑ جائے۔

Marfat.com

جو شخص کسب و ہنر کرتا ہے اور خدا پر بھروسہ رکھتا ہے وہ اس شخص سے ہزار گنا بہتر ہے جو کسب و ہنر نہیں کرتا اور خلوت نشین ہو کر اپنا بوجھ دوسروں پر ڈالتا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ

- جو شریعت سے طریقت میں آئے وہ امام ہے ان لوگوں کا جو طریقت سے شریعت کی جانب لوٹے۔
- مجذوب سالک وہ ہے جو حقیقت سے شریعت کی جانب لوٹے۔
- سالک مجذوب وہ ہوتا ہے جو شریعت سے حقیقت کی جانب آئے اور وصل بالحق ہو جائے۔
- ایسے نہ بن جاؤ کہ تمہارا کلام مانند سمندر ہو اور تمہاری سوچ گندے جوہر کی مانند۔
- گناہ کا مرتکب انسان ہوتا ہے اور گناہ کے بعد اس پر اترانے والا شیطان۔
- وہ رزیل ہوا جس نے اپنے نفس کی بلا تامل پیروی کی۔
- مرید وہ ہے جو اپنے لئے کچھ نہ چاہے سوائے اس کے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ اس کے لئے چاہتا ہے۔
- مراد وہ ہے جو کائنات میں سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی شے نہیں چاہتا۔
- محب وہ ہے جو اپنا ارادہ نہ رکھے بلکہ اپنے ارادہ کو ارادہ حق تعالیٰ میں فنا کر دے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

- اگر کوئی مسلمان سچے دل سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے تو ہرگز اس پر آگ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔
- کون و مکان میں صرف وحدہ لا شریک کی ذات ہی کارفرما ہے۔
- کسی کو کسی پر بھی کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔
- شک و شبہات اعتراضات و شکایات کو جنم دیتے ہیں جس سے دلی محبت انتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔
- خدا پرست کو ہمیشہ خدا کے دوستوں سے محبت ہوتی ہے۔
- وحدت میں دوئی نام کی کوئی شے نہیں بلکہ اپنے آپ کو مٹانا ہی فنا فی اللہ ہوتا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ ابو یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے توحید تقلید سے لی طریق صوفیا سے دور رہا۔
- طریقہ صوفیا دل کو غیر سے خالی کرنا اور ایک کے ساتھ ایک ہونا ہے۔
- جب بندہ اپنے آپ سے فانی ہوتا ہے تو حق تعالیٰ سے باقی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

- سب سے بڑا عارف وہ ہے جو حق تعالیٰ کے ساتھ حق میں متحیر ہو۔
- عارف اس وقت تک واصل حق نہیں ہو سکتا جب تک اپنے دل کو تین چیزوں سے کاٹ نہ لے۔

(۱)۔ علم

(۲)۔ عمل

(۳)۔ خلوت

- عارف وہ ہے جو حق کے سوا کسی شے کو نہ دیکھے۔
- حق تعالیٰ کی راہ یہ ہے کہ جاہلوں سے دور رہا جائے اور علمائے ربانی کی صحبت اختیار کی جائے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ عبداللہ بن ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ

- سب سے اچھی صحبت اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی ہے۔
- سب سے بُری صحبت دنیا دار امیروں کی ہے جہاں سوائے غیبت و خوشامد کے اور کچھ نہیں ہوتا۔
- اللہ تعالیٰ کی دوستی صرف اس چیز سے ہے کہ اس کے دشمنوں سے دشمنی کرے خواہ اپنے ہوں یا غیر یا اپنا ہی نفس۔
- صرف اسباب پر بھروسہ کرنا مسبب الاسباب سے علیحدگی ہے۔
- ادائے فرض اس کے حکم کی تعمیل سمجھو ذریعۂ نجات صرف اس کا فضل وکرم ہی ہوتا ہے۔
- وہ شخص اس شخص سے بہتر ہے جو ہوا میں اڑے یا پانی پر چلے یہ

Marfat.com

نسبت اس کے جو اپنی نفسانی خواہش کے خلاف چلے۔

- جب تک ظاہری آداب نہ بجا لائے جائیں باطنی کمال حاصل نہیں ہوتا۔
- معاملات دو اشیاء سے درست ہوتے ہیں وہ صبر و اخلاق ہیں۔
- صبر سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ پیش آئے اسے بخوشی قبول کرے۔
- تصوف ایک ایسا حال ہے جو صوفی کو غیر کی گفتگو سے غائب کرتا ہے۔
- نصیحت کے لئے اس کے پاس جاؤ جو تم سے بہتر ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ ابو عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ

- جنون وہ بیماری ہے جو انسان کو غفلت میں مبتلا کر دے اور حضوری حق سے محروم کردے۔
- جنون غیبت بے حضور موت ہے۔
- تصوف یہ ہے کہ حق تعالیٰ کو پالیا جائے اس وقت جب خلقت اس سے غافل ہو۔
- ملامتی وہ ہے جو قرب حق کی وجہ سے دل میں پیدا ہونے والے تکبر کی مخاصمت کرے۔
- سبک حساب وہ ہے جس کے پاس حساب دینے کے لئے کچھ بھی نہ ہو۔
- جس نے غیر اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اس نے ذلت پائی۔

Marfat.com

- جو آزمائش میں پورا اترا وہی مراد پا گیا۔
- جو شخص زندہ جاوید ہونا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ حرص کو دل میں جگہ نہ دے۔
- خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا دل غیر حق سے مردہ اور حق کے ساتھ زندہ رہ جائے۔
- خوف اور شوق ایمان کے دو ستون ہیں۔ جب تک دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے تو اس سے ذکر اور قناعت پیدا ہوتے ہیں نہ کہ طمع و غفلت۔
- لالچی سے ہر شخص کنارہ کش رہے ورنہ خطرہ ایمان ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ ابوالخیر حماد اقطع رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے عہد توڑا اس نے اپنے آپ کو برباد کیا۔
- جس نے رزاق حقیقی کی بجائے غیر رزاق کی جانب توجہ کی اس کا رزق چھن گیا اور وہ ذلیل ہوا۔
- جس نے قسم توڑی اس نے اپنی عزت گنوائی۔
- مرد کی پہچان اس کی سیرت سے ہے نہ کہ صورت سے۔
- روز محشر اگر اپنا میزان میں نیک اعمال نامہ بھاری چاہتے ہو تو خوش خلقی اپناؤ۔
- اگر مستجاب الدعوات بننے کے خواہاں ہو تو لقمہ حلال کے سوا کوئی اور شے نہ کھاؤ۔

Marfat.com

- شراب حلال شے کو بھی حرام کر دیتی ہے۔
- خلق یہ ہے کہ کسی کے ساتھ شرمت کرو اور کسی کو اپنے ساتھ شر کرنے کا موقع نہ دو۔
- حسد ایک ایسی آگ ہے جو انسان کو اپنی ہی آگ میں جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔
- قناعت بدن کی تازگی اور حسد بدن کا زہر قاتل ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ عبداللہ روغدی رحمۃ اللہ علیہ

- انسان کامل وہ ہے جس کا کتا(نفس) اس کا غلام ہو جائے اور اس کے پیچھے پیچھے دوڑے۔
- مرید اپنی طلب کی بناء پر تکلیف میں ہوتا ہے۔
- صوفی بحق ہوتا ہے اور زاہد بہ نفس۔
- ہر شخص کے معرفت کا انحصار اس کی ہمت اور عمل کے مطابق ہوتا ہے۔
- دنیا کو دنیا کی خاطر ترک کرنا حد درجہ کی دنیا داری ہے۔
- حق تعالیٰ تک رسائی کے لئے حق تعالیٰ کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ عثمان بن مغربی رحمۃ اللہ علیہ

- سب سے افضل چیز جس کو چاہیئے کہ لوگ لازم پکڑیں خواہشات کی نگرانی اور حساب گیری ہے اور سب کاموں پر پورا علم لا کر ان کو سرانجام دینا ہے۔
- صحبت کی خوبی یہ ہے کہ جو اپنے پر فراخ جانو وہ ہم نشین پر فراخ جانو جو کچھ اس کا ہو اس میں طمع نہ کرو۔ اس کی جفا پر تحمل کرو۔ خطا پر اس کا عذر قبول سمجھو۔ اس کو انصاف دو اور اس سے انصاف نہ لو اس کے مطیع بنو اور اس کو مطیع نہ بناؤ۔ جو کچھ تمہیں اس سے ملے اسے بہت زیادہ اور بڑا جانو اور جو تم سے اس کو پہنچے اسے تھوڑا اور حقیر جانو۔
- آخر فقر تصوف ہے اور تصوف حال کا چھپانا ہے اور اپنے مال و جان کو بھلائیوں پر صرف کرنا۔
- فرمایا' اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے دو راستے ہیں ایک نبوت، دوسرا اتباع رسول۔ نبوت تو مرتفع ہو گی۔ اتباع نبوت طالب حق کو لازم ہے بغیر اتباع نبوت کے وصل حق حاصل نہیں ہوسکتا۔
- جس کو پرندوں کی آواز اور درختوں کا ہلنا اور ہوا کا چلنا سماع میں نہ لائے وہ سماع کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔
- ذاکر حقیقت کو اللہ تعالیٰ ایک نور عطا کرتا ہے جس سے وہ تمام ہستی کا ذرہ ذرہ مشاہدہ کرتا ہے اور اسے ذکر سے ایسی لذت حاصل ہوتی ہے کہ اس کی حلاوت کی لذت کو وہ برداشت نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

- جو لوگ فقراء کی صحبت ترک کر کے امراء کی صحبت اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اندھا کردیتا ہے۔
- کسی کے لئے آپ کو کوئی حاجت ہو تو بیان کریں آپ نے فرمایا مجھے خدا سے بھی حاجت نہیں اس لئے کہ میں راضی برضا ہوں پھر مجھے بندے سے کب حاجت ہوسکتی ہے۔
- امراء کی مجلس میں بیٹھنا موت القلب ہے اور درویشوں کی مجلس میں بیٹھنا حیات القلب ہے۔
- اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ فرمان حق کے تحت جو ارح (اعضاء) کی حفاظت کی جائے۔
- گناہ گار دعوے دار سے بہتر ہے کیونکہ وہ توبہ کی جانب رجوع پذیر ہوتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابوالقاسم رازی رحمۃ اللہ علیہ

- نفلی روزے کا ثواب سے دوستوں کی خوشی زیادہ مقدم ہے۔
- جس نے اپنے منعم کی عطا کردہ نعمت میں منعم کا مشاہدہ کیا اس نے قرب وصال پایا۔
- کسی کی بے جا تعریف اسے غرور کے اندھے کنویں میں دھکیل دینا ہے۔
- قبل اس کے توبہ کی تکلیف برداشت کرو گناہ ہی چھوڑ دو۔
- بلا محنت رزق مانگنا ایسے ہے جیسے آسمان سے سیم و زر کی بارش کی

Marfat.com

توقع رکھنا۔

- مخلوق سے ایسا معاملہ کرو جیسا کہ ان سے اپنے حق کے لئے پسند کرتے ہو۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ابوالعباس سیّاری رحمۃ اللہ علیہ

- توحید یہ ہے کہ ماسوائے الٰہی کا خیال تیرے دل میں نہ آئے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل تمہارے لئے جو پسند کرے اس کی نگہداشت کرو اور ماسوا اس کے ہر خواہش دل سے نکال دو۔
- توحید کا راز یہ ہے جہاں بندہ کے کسب کی رسائی نہ ہو۔
- بندہ کا وصف یہ ہے کہ اس کا عقیدہ توحید کے بارے میں درست ہو۔
- حب رسول اللہ ﷺ یہ ہے کہ آن رسول پر تمام سب کچھ قربان کر دیا جائے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوالقاسم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

- حق تعالیٰ سے اس طرح محبت کرو کہ درخت تمہارے حجاب نہ بنے یعنی راہ میں کوئی شے حائل نہ ہو۔
- مرد وہ ہے جو بے شمار مشغولیت میں بھی اپنا دل حق تعالیٰ کے ساتھ وابستہ رکھ سکے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابوالقاسم نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

- فرائض کی ادائیگی سے قرب حق حاصل ہوتا ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے معرفت ملتی ہے اور نوافل کی ہمیشگی سے محبت الٰہی بڑھتی ہے۔
- جھوٹا وہ شخص ہے جو عورتوں کو اپنے پاس بٹھائے اور یہ کہے کہ مجھے ان سے رغبت نہیں۔
- ہرحال میں امر و نہی انسان کے ساتھ ہے پس فرقان رسول ﷺ کو ہر امر میں ملحوظ رکھو۔
- ملعون وہ ہے جو بہشت اور دوزخ کی تحقیر کرے اور اس شے کی تعظیم نہ کرے جس کی حق تعالیٰ نے تعظیم کی ہے۔
- جس شخص کی رغبت عطا(نعمت) کی طرف ہوتی ہے اس کی کوئی قدر

Marfat.com

نہیں اور جس کی رغبت منعم (عطا کرنے والے) کی طرف ہوتی ہے وہ عزیز اور باقدرو قیمت ہے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ابو ناصر الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

- ذکر وفکر الٰہی کو اپنا شعار بنا تاکہ وہ بھی تجھے اپنا سکے۔
- زندگی بھر قرینہ حیات کو سنوار کیونکہ یہی مقصود حیات ہے۔
- صرف اتنا سو کہ غافل نہ ہو سکے اتنا کھا کہ بدنی بیماری نہ لاحق ہو سکے۔
- شب و روز کے دھندوں سے جان چھڑا۔
- اپنی زندگی کو کامیاب کر، فضول و بیکار باتوں سے جان چھڑا۔
- اہل اللہ کی مجالس یقیناً سود مند ثابت ہوتی ہے۔
- دنیا دنیاداروں کے سپرد کر دے تاکہ راہ فلاح نصیب ہو۔
- اہل اللہ کی مجلس سے کوئی بھی خالی از مفاد نہیں رہتا۔
- زندگی کے کام خدا کے سپرد کر کے خدا کے کام کر۔
- سماع دوست کو دوست کے رابطہ کو مضبوط تر کرتی ہے۔
- سب کی خدمت بلا امتیاز اور بے غرض کر۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوالعباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ

- تصوّف یہ ہے کہ اپنے حال کو پوشیدہ رکھے اور اپنے مرتبہ و عزت سے مسلمان بھائیوں کی مدد کرے۔
- حق تعالےٰ ہر مسلمان کو نیک موت عطا کرے۔
- خلق خدا کو چاہیئے کہ رضا و رغبت یا پھر حق تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی خو پیدا کرے ورنہ ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہے گی۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ

- جس کو حق تعالیٰ نے اپنا لیا اس کو ہر شے سے پناہ مل گئی۔
- سستی ایک ایسا مرض ہے جس کا علاج سوائے موت کچھ نہیں۔
- جس کے اپنے اعمال حیوانوں جیسے ہوں اس کو اہل اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا درست نہیں ہے۔
- درویش مانند ایسے خالی گھڑا ہوتا ہے جس کا منہ بند ہے دریا میں کیسا ہی طوفان برپا ہو وہ اس میں ڈوب نہیں ہو سکتا۔
- جس نے اپنی خواہش کے سانپ کو ابتداء ہی میں مار دیا وہی حرام سے بچ گیا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوالفضل بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

- جو مستی سے ہوشیار ہوا اور ہوشیاری سے بیدار ہوا وہی اختلاف سے محفوظ ہوا۔
- حق تعالیٰ کی رحمت گنہگاروں کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔
- گزشتہ کا ذکر نہ کرو اور مستقبل کا منتظر نہ رہو صرف مال کا خیال رکھو اور اسے غنیمت جانو۔

☆ ..... ☆ .....

حضرت خواجہ ابوالقاسم بشیر یاسین رحمۃ اللہ علیہ

- اگر جسم کا ہر بال زبان بن جائے اور شکر الٰہی ادا کرنا چاہے تو بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا۔
- زندگی ایک ایسی شے ہے جو شک کی دیمک کے ہاتھوں گنہا جاتی ہے۔
- جس نے بدگمان کو پالا اس نے دوست کو دشمن بنایا۔
- اگر دل کی بیماری کا علاج چاہتے ہو تو صبر کی تلخی، علم کی شیرینی اور عمل کی سختی کی ہوا سے کام لو۔
- دل ایک آبگینہ ہے جو ذرا سی ٹھیس لگنے سے چکنا چور ہو جاتا ہے اور پھر اس کا مداوا کوئی شے نہیں کر سکتی۔

Marfat.com

- کثرت خاموشی باعث گمراہی اور کثرت گفتار باعث تذلیل ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ شیخ لقمان رحمۃ اللہ علیہ

- پاکیزہ وہ ہے جو تمام علائق دنیا سے پاک ہو۔
- پاکیزہ وہی ہے جو ساری دنیا میں کسی بھی شے سے پیوستہ نہ ہو، نہ ہی دنیا سے نہ آخرت سے اور نہ ہی اپنے نفس کے ساتھ۔
- محبت دنیا یہ ہے کہ انسان انسان سے پیار کرنا سیکھے اور محبت الٰہی یہ ہے کہ بندہ خدا سے پیار پانا سیکھے۔
- صابر وہ ہے جو شکایت کو ترک کر دے۔
- گناہ ایک ایسا ناسور ہے جس کو ترک نہ کیا جائے تو بڑھ کر ناقابل علاج بن جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ

- کسی نے اگر ساری زندگی میں خواہ ایک دن صدق و اخلاص کے ساتھ حق تعالیٰ کی عبادت کی ہو گی تو روز قیامت اس ایک دم کی برکت سے دوزخ اس پر بہشت بن جائے گی۔
- جو حرام کو ترک کرے گا دوزخ اس پر ترک ہوگی۔

Marfat.com

- جو شبہات کو ترک کرے گا بہشت پائے گا۔
- جو گناہ کو چھوڑے گا وہ حق تعالیٰ کو پائے گا۔
- بہترین پاکیزہ مقام رکھنے والے اپنے اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتے ہیں۔
- جس نے حق تعالیٰ کے بغیر کسی شے کا تذکرہ کیا اس نے جھوٹ بولا ہے۔
- غیر سے دل لگانا قلت معرفت ہے۔
- توکل یہ ہے کہ من کو خواہشات سے پاک کرتے ہوئے طمع سے بچا جائے۔
- اللہ تعالیٰ کی رضا کے بغیر انسان کے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔
- مسافت حقیقی یہ ہے کہ انسان اپنے نفس سے صرف ایک قدم جدا ہو کر مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے۔
- ذاتی دشمنی اپنی خودی کا دعویٰ کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔
- جو شخص محبوب کے مکان کا جاروب کش نہ بن سکے اس کا شمار عاشقوں میں نہیں ہو سکتا۔
- جو شخص خدا کے سوا کسی اور سے انس رکھتا ہے وہ خدا کے انس کو قطع کر دینے والا ہے۔
- حقیقت یہ ہے کہ ذکر الٰہی چھوڑ کر کسی اور کا ذکر کرنا لغویات میں مبتلا ہونا ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے کافی ہو جاتا ہے تو پھر اسے کبھی کسی تکلیف سے دوچار نہیں ہونا پڑتا۔
- استاد اور رشتہ کے وسیلے کے بغیر کوئی شخص خدا تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔
- جو شخص ابتداء میں استاد اور مرشد کی اتباع نہیں کرتا اور جب تک کسی

Marfat.com

کامل استاد، مرشد کو اپنا رہنما نہیں بنالیتا اس وقت تک وہ طریقت سے محروم رہتا ہے۔

- ریاضت و مجاہدات سے اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے حالات سکون و راحت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔
- بارگاہ الٰہی کے دروازے تک خدمت و بزرگی، داخلے کے بعد رعب و دبدبہ اور مقام قرب افسردگی کا باعث ہوتا ہے۔
- جس نے اپنے آپ کو خشک گھاس کی پتی کی مانند بنا لیا اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کی اپنے کرم سے معرفت فرمادی۔
- سب سے اعلیٰ صفت یہ ہے کہ انسان برائیوں کا مجموعہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے محل دوستی ٹھہرے۔
- خواہش نفس کو دل سے نکال دینے کا نام توکل ہے۔
- بُرائی ایک ایسی شے ہے جس کا اثر عرصہ دراز تک کبھی بھی زائل نہیں ہوتا۔
- تصور گناہ سے جسمانی پاکی تو برقرار رہتی ہے لیکن باطنی پاکیزگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
- مصیبت دنیا دوزخ کی مصیبت سے زیادہ ہوتی ہے۔
- حرام چیزوں کو چھوڑ دو تو دوزخ سے نجات ہے مشتبہ چیزوں سے احتراز کرو تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابوعلی سیاہ رحمۃ اللہ علیہ

- ماسوا اللہ تعالیٰ عزوجل دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے۔
- اولیاء اللہ تعالیٰ رحمت کے سائبان ہیں اگر یہ نہ ہوں تو دنیا جہنم کا نمونہ بن جائے۔
- صبر وشکر دو ایسے ساتھی ہیں جو ایک دوسرے کے بغیر حاصل نہیں ہو پاتے۔
- جب زبان سیدھی راہ اختیار کرتی ہے تو قلب صالح ہو جاتا ہے۔
- جس نے اپنی زبان کی ٹیڑھی سلاخ سیدھی کر لی اس کا قلب صالح ہو گیا۔
- بُری گفتار کا گھاؤ تلوار کے گھاؤ سے زیادہ گہرا اور ناقابل مندمل ہوتا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ ابوعبدالرحمٰن نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

- جو کوئی خوش خلقی میں زیادہ ہوتا ہے وہی تصوف کا خلق ہے۔
- خلق اعتراض سے اعراض کا نام ہے۔
- جو اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا جانتا ہے وہ خوش خلق نہیں بلکہ خود

Marfat.com

پرست اور شیطان صفت ہے۔

- مقام غربت باعث وحشت ہوتا ہے کیونکہ آدمی اس سے مانوس نہیں ہوتا۔
- صوفی وہ ہے جو احوال میں صادق اور معاملات میں باادب ہو۔
- صادق الحال وہ ہے جس کا حال اور قال دونوں یکساں ہو جس کا ایمان باللہ علم الیقین سے نہ ہو بلکہ تصدیق و مشاہدہ، عین الیقین اور حق الیقین سے ہو۔

☆.....☆.....☆

حضرت امیر مسعود رحمۃ اللہ علیہ

- اولیاء اللہ تعالیٰ کی پہچان یہ ہے کہ وہ لطافت زبان، حسن اخلاق، تازہ روئی، سخاوت اور قلت اعراض کے ساتھ تمام مخلوق پر غایت شفقت کرنے والا ہو۔
- فقیر کی تکمیل ماسوائے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں۔
- حق نیابت الٰہی یہ ہے کہ انسان اپنے وجود کو حق تعالیٰ پر قربان کر دے اور حجاب کا پردہ گرا دے۔
- دوست کی امانت کی حفاظت ازحد احتیاط سے کرو اور بوقت طلب بلا چوں و چراہ اس کے حوالے کر دو یہی ادائے حق دوستی ہے۔
- حاکم کے اپنے اوپر واجب حقوق ادا کرنے کے لئے کمر بستہ رہ اور جو شے اس پر واجب ہے اس کا مطالعہ نہ کر۔
- تصوف کی اصل یہ ہے کہ راہ اللہ تعالیٰ میں بلا کسی پس و پیش اپنی

Marfat.com

جان قربان کر دی جائے۔

- جس نے راہ اللہ میں جہاد کیا اس نے دیدار الٰہی سے اپنے آپ کو ہم کنار پایا۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

- ایک دوسرے کے کام آنا سب سے بڑی عبادت ہے۔
- دنیا محض ریاکاری اور فریب کاری ہے جو اس میں آپھنسا اس کا نکلنا محال ہوا۔
- فقر ایک نعمت باطنی ہے اس کی لذت و لطافت سے وہی آشنا ہے جو فقر کا مستحق ہے۔
- عارف و کامل لوگ دنیا سے بیزار رہتے ہیں۔
- عابد عبادت کی وجہ سے، زاہد تقویٰ کی وجہ سے، صابر اپنے توکل سے پہچانا جاتا ہے۔
- لوگوں کی اکثریت گمراہی کی طرف لوٹتی ہے چاہے مردان حق کی صحبت اختیار کریں۔
- شب و روز اس پر گراں گزرتے ہیں جو خدا کے نام سے غافل رہتے ہیں۔
- بندگان خدا کی صحبت ان کے خدا کی صحبت ہے۔
- مسلمان ہو کر دوسرے کے کام نہ آنا حیف اس کی زندگی پر۔
- اعلیٰ اخلاق سے بہتر اور کوئی شے نہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے گمراہی سے توبہ کی اس نے گوناگوں نعمت الٰہی پائی۔
- اہل عالم خواہ پسند کریں یا نہ کریں انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے وگرنہ رنج میں مبتلا کر دیے جائیں گے۔
- جب بندہ بلا پر راضی ہو گیا تو بلا کی حالت میں بلا سے تکلیف اٹھانے کی بجائے مشاہدہ حق سے مستفید ہوتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل بندے کی رضا یا عدم رضا کی وجہ سے اپنی تقدیر نہیں بدلتا۔
- جو اس پر راضی رہا اس نے راحت پائی۔
- سب سے بڑی کرامت یہی ہے کہ ایک معمولی انسان پر اللہ تعالیٰ عزوجل کے انعامات کی ان گنت بارش ہو۔
- کرامت یہ ہے کہ بکری کاٹنے والا اولیاء اللہ تعالیٰ کا صدر نشین بن جائے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ

- تصوف نام ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بلاواسطہ دل کے قیام کا۔
- اصحاب مشاہدہ غنی ہوتے ہیں یا کہ فقیر۔
- الہام یہ ہے کہ مشاہدہ پر بلا کسی پس و پیش کے عمل کیا جائے اور وسواس یہ ہے کہ اس عمل سے باز رہا جائے۔
- ہزار دوست تھوڑے ہوتے ہیں ایک دشمن بڑا ہوتا ہے۔
- سرکشی کفر ہے غیر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش رہنا فرض ہے۔
- انسان ایک دن رات میں تیس ہزار سانس لیتا ہے جو سانس اللہ تعالیٰ کے بغیر لیا جائے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔یہ سانس ایسے مردود کی مانند ہے جس سے ہر ایک بدبو محسوس کرتا ہے۔
- جو چیز اللہ تعالیٰ کی نہیں وہ کچھ نہیں جو بندہ اللہ تعالیٰ کا نہیں وہ انسان نہیں۔
- جہاں تم اپنا وجود تسلیم کرتے ہو وہاں دوزخ ہے اور جہاں اپنے وجود کی نفی کرتے ہو وہی بہشت ہے۔
- اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب زمین و آسمان یا عرش و کرسیٰ نہیں بلکہ غرور اور تکبر ہے تکبر کو ہٹا دو اللہ تعالیٰ عزوجل کو پا لو گے۔
- تمام ڈر ہمارے نفس کی وجہ سے ہے اگر اسے نہ مارو گے تو وہ تمہیں مار دے گا اگر اس پر سختی نہ کرو گے تو وہ تم پر سختی اور قہر کرے گا۔

Marfat.com

- اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی ایک ہزار بلکہ کائنات ارضی کے ہر ایک ذرے کے برابر راہیں ہیں مگر سب سے آسان اور محفوظ راہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو آرام و راحت پہنچائی جائے۔
- جو استاد کا ادب نہیں کرتا وہ بطال ہے۔
- جو شخص سانس سے زندہ رہتا ہے وہ موت سے مر جاتا ہے جو اخلاص اور صدق سے زندہ رہتا ہے وہ کبھی بھی نہیں مرتا وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتا ہے۔
- اگر بندہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہے تو وہ بھی اپنے بندے سے راضی ہے۔
- بوجھ اٹھائے بغیر تمہیں چھوڑا نہیں جائے گا اگر حقیقت کا بوجھ اٹھا لو تو نقد راحت ملے گی کل آرام ملے گا۔
- اگر باطل کا بوجھ تمہاری گردن پر ہوگا تو اس کا فائدہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں۔
- دل کی پریشانی دنیا کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے جب تک یہ رہے گی دل مطمئن نہیں ہوگا۔
- اگر چاہتے ہو کہ تمہارا عمل آسان ہو تو بغیر طمع کے کرو۔
- جب تک لین دین سے طمع کو نہ نکالا جائے اس وقت تک دولت اخلاص ہاتھ نہیں آتی۔
- جو اللہ تعالیٰ کا ہو گیا وہ پاک ہوگیا۔
- عبادت کا مشاہدہ صدق اور حق کا انکار زندیقیت ہے۔
- الہام وہ ہوتا ہے جو کسی کام کو کرنے پر آمادہ کرے اور وسوسہ وہ ہوتا ہے جو اس کام سے روکے۔
- یاد رکھو جب بھی نیکی کرنے کا خیال آئے تو اس میں جلدی کرو وگرنہ

Marfat.com

شیطان نیکی کی تکمیل تک حملہ کرتا رہتا ہے۔

- ظریف پاکیزہ شے کا نام ہے اور پاکیزہ شے وہ ہوتی ہے جو کسی دوسری شے سے ملی ہوئی نہ ہو اور نہ ہی کسی دوسری شے سے اس کی پیوند کاری ہو۔
- سب سے قیمتی موتی خدمت خلق ہے۔
- انسان اس وقت شریف ہوتا ہے جب اس میں سات خصلتیں پیدا ہو جائیں۔

(۱)۔ ہمت آزاد گان

(۲)۔ کنواریوں جیسا سر شرم سے جھک جائے

(۳)۔ غرباء سے تواضع

(۴)۔ عشاق کی سی سخاوت

(۵)۔ بادشاہوں کی سی سیاست

(۶)۔ بوڑھوں جیسا علم و تجربہ

(۷)۔ عقل جو دل و دماغ کی رہنما ہو۔

- اللہ تعالیٰ عزوجل کو اپنے بندے کی نیاز مندی اور عاجزی سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں۔
- وجہ تخلیق مخلوق یہ ہے کہ۔

(۱)۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت بے پایاں تھی اللہ تعالیٰ اس کا نظارہ کرانا چاہتا تھا۔

(۲)۔ اس کی نعمتوں کے انبار لگے پڑے تھے انہیں کھلانا چاہتا تھا۔

(۳)۔ اس کی رحمت بہت ہی زیادہ تھی اسے گناہ گاروں کی ضرورت تھی۔

Marfat.com

- تصوف یہ ہے کہ سخت پسے نرم ہو جائے اپنے ہی گردا گرد طواف کرے اور اپنا سفر اپنے طور پر جاری رکھے اور جو نامناسب ہو اسے دور کرے۔
- جو مشاہدہ حق میں ہو اس پر فقر کا نام درست نہیں آتا۔
- اگر کوئی شخص دونوں جہانوں کی عبادت کرے وہ اس شخص کے مقابل نہیں کھڑا ہو سکتا جو مخلوق اللہ تعالیٰ کو سکھ اور راحت پہنچاتا ہو۔
- جو شخص ہمدرد مخلوق ہو خدا کو لوگوں کی نظر سے دیکھے تو دشمنی بڑھائے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے دیکھے تو محبت میں اضافہ ہو۔
- جو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے تو لوگ اس کے عیبوں کے باوصف اس سے خوش رہیں گے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ ابو عبداللہ محمد بن علی داغستانی رحمۃ اللہ علیہ

- توحید میں ادنیٰ ترین درجہ اپنی ملک میں اپنے اختیار کی نفی کرنا اور حق تعالیٰ کے آگے مکمل تسلیم و رضا ہے۔
- شہید حقیقی وہ ہے جو عاشق ہونے کے بعد اپنے اوپر نگاہ رکھے اور راز عشق کو پنہاں رکھے اور اسی درد غم میں جان دے ڈالے۔
- مصائب گناہوں کا نتیجہ ہوتے ہیں گناہ گار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبتوں کے نزول کے وقت واویلا کرے۔
- جس نے حادثات زمانہ کو برا کہا گویا اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو گالی دی۔

Marfat.com

- حاسد کا حسد بجائے دشمن کو نقصان پہنچانے کے حاسد کو ہی نقصان پہنچانے کا باعث بنتا ہے۔
- جس نے کینہ میں ایک رات گزاری اس نے زندگی کا معتدبہ حصّہ جہنم کی آگ کے حوالے کیا۔
- مخلوق خدا یا تو شیطان کی نسل سے تعلق رکھتی ہے یا فرشتہ صفت اور ان میں انسان نہ تو شیطان ہے نہ فرشتہ بلکہ مجموعہ خیر و شر ہے۔

☆ ☆

حضرت شیخ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ

- عجز مکشوفات کا مرہون منت نہیں بلکہ عطائیگی رب دوجہان ہے۔
- خود پسندی کو جب تک نہ چھوڑو گے عجز نہ پاسکو گے۔

☆ ☆

حضرت شیخ ابوالعباس اشقانی رحمۃ اللہ علیہ

- دیدار کے شوق میں نیست و نابود ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ حجاب سے مطمئن ہو جائے۔
- جس قدر کرامات اور مقامات ہیں سب حجاب اور بلا ہیں اور آدمی اپنے حجابات کا عاشق پس دیدار میں نیستی بہتر ہے حجاب کے آرام سے۔

Marfat.com

- جس نے نفس سے غفلت برتی وہ خود غافل ہو گیا۔
- اللہ تعالیٰ سے سچا دعویٰ محبت ہے تو دنیا و عقبیٰ سے نفرت کرو۔
- کوئی بھی کام بلا سبب توارد نہیں ہوتا اور نہ ہی ظہور پذیر ہوتا ہے۔
- بندہ محض محتاج ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عزوجل قادر مطلق اور جس کی رضا کے آگے کسی کی پیش نہیں جاتی۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ ابوالفضل بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا ایک دن کی بہار ہے اور ہم اس ایک دن بھی روزہ دار ہیں۔
- ہر شے کے لئے ایک سبب ہے اور اس سبب کا ظہور رضائے تعالیٰ پر منحصر ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے کسی فعل پر نکتہ چینی اور رنجیدہ خاطر نہ ہو ورنہ ذلت اٹھائے گا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

- انسان کی بزرگی اور رتبے کی بلندی معجزوں سے نہیں عصمت اور کردار کی صفائی سے ہے۔
- سارے ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر موقوف ہے۔ حکمران جب بے علم ہوں۔ عالم جب بے عمل ہوں اور فقراء جب بے توکل ہوں۔
- انسان کی نجات دین کے اتباع میں اور اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں ہے۔
- جس کام میں نفسانی غرض آجائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔
- علم بہت ہیں اور انسانی عمر تھوڑی ہے۔ اس لیے تمام علوم کا سیکھنا انسان پر فرض نہیں البتہ اس حد تک علم ضروری ہے جس سے عمل درست ہو جائے۔
- غافل امراؤ، کاہل فقراء اور جاہل درویشوں کی صحبت سے پرہیز کرنا عبادت میں داخل ہے۔
- نفس کی مثال شیطان کی سی ہے اور اس کی مخالفت عبادت کا کمال ہے۔
- صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول ﷺ ہے۔
- فنا کا مفہوم یہ ہے کہ جہالت خست، خواہشات اور غفلت کو مٹا کر علم طاقت، زہد اور ذکر اللہ کو اپنایا جائے یہ صفت سدا باقی رہتی ہیں اور

Marfat.com

وہی فنا فنا ہے جس کا نتیجہ بقا ہے۔

- رضا کی دو قسمیں ہیں اول خدا کا بندے سے راضی ہونا، دوم بندے کا خدا سے راضی ہونا یعنی اس کی ہر قضا اور ہر فیصلے پر خواہ وہ عطا ہو یا منع مطمئن رہنا جو شخص عطا کے پیچھے معطی (خدا) کا ہاتھ دیکھ سکتا ہے وہ غم و مسرت اور موت و حیات سب کو عطا سمجھتا ہے۔
- تصوف کے کئی مقامات ہیں۔ اول توبہ، دوم رجوع الی اللہ، سوم زہد یعنی لذت دنیا سے اجتناب اور چہارم توکل یعنی اللہ تعالیٰ کا سہارا۔
- مسلسل عبادت سے مقام کشف و مشاہدہ ملتا ہے۔
- راہ حق کے راہبروں کا پہلا مقام توبہ اور استغفار ہے۔
- قلب کے خطرے چھ ہیں۔

(۱)۔ خطرہ نفس

(۲)۔ خطرہ شیطان

(۳)۔ خطرہ فرشتہ

(۴)۔ خطرہ روح

(۵)۔ خطرہ عقل

(۶)۔ خطرہ یقین

- درویش کو چاہیئے کہ بادشاہ کی ملاقات کو سانپ اور اژدہے کی ملاقات کے برابر سمجھے۔
- جو شخص ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کرتا ہے وہ مر کر بھی زندہ رہتا ہے۔
- علم بغیر عمل کے سود مند نہیں۔
- جہاں بے عزتی ہو وہاں نہ جا۔
- نفس امارہ انسان اور خداوند کریم کے درمیان بدترین حجاب ہے اور نفس امارہ ہی ہر قسم کی برائی اور شر کا منبع ہے۔

Marfat.com

- علماء کا کام غور وفکر کرنا ہے۔ جہلاء کا کام صرف سنی سنائی بات کا بیان کرنا ہے۔
- علم کا ترک کرنا بھی جہالت ہے اور جہالت کی مذمت اللہ تعالیٰ اور اس کے صاحب علم بندوں نے پے درپے فرمائی ہے۔
- روزہ آدھی طریقت ہے۔
- درویش اپنے تمام معانی میں غیر اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور تمام اسباب سے بیگانہ ہے۔
- ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور گھر کی زکوٰۃ مہمان خانہ ہے۔
- اگر تم ہفت ہزاری بھی ہو جاؤ تو کیا بنے گا آخر مٹھی بھر خاک میں رہو گے۔
- استاد کا حق ضائع نہ کرو۔
- حرام کے لقمہ سے پرہیز کرو۔
- علم کا کمال یہ ہے کہ پڑھتے پڑھتے اس درجہ پر پہنچ جاؤ کہ بالآخر تمہیں یہ کہنا پڑے کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔
- جو شخص خدا کی عبادت ذاتی اغراض کے لئے کرتا ہے وہ اپنی پرستش کرتا ہے خدا کی نہیں۔
- اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اگرچہ مردہ ہو تو زندہ ہوتا ہے کیونکہ فرشتے اس کی فرمانبرداری پر آفرین آفرین کہتے ہیں۔
- سب نبی ولی ہوتے ہیں مگر ولیوں میں سے کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔
- عارف عالم بھی ہوتا ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ عالم بھی عارف ہو۔
- علم اس حد تک سیکھو جس سے اعمال درست ہوجائیں۔
- کاہل فقیر، غافل امیر اور جاہل درویش کی صحبت سے بچو۔
- جب کسی ملک کا حکمران بے علم، عالم بے عمل اور فقراء بے توکل

Marfat.com

ہوں تو اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔

- علم بہت سے ہیں اور کوئی انسان سب علوم بیک وقت نہیں سیکھ سکتا اور نہ تمام علوم سیکھنا انسان پر فرض ہے۔
- غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔
- غنی وہ ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے خالی ہو۔
- رضا یہ ہے کہ انسان اطاعت الٰہی سے ایک قدم بھی باہر نہ رکھے۔
- تصوف کے کپڑے پہننا اس کے لئے زیبا ہے جو تارک الدنیا اور عاشق الٰہی ہو۔
- دین کی پابندی کرو اگرچہ لوگ تمہیں ملامت کریں۔
- دنیا پانی پر کشتی کی طرح تیر رہی ہے تو بھی غوطہ خور بن جا تاکہ غرقاب ہو۔
- نکاح مرد عورت سب کے لئے جائز ہے جو اہل و عیال کا حق ادا نہ کر سکے اس کیلئے نکاح مسنون ہے اور جو حرام سے نہ بچ سکے اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ احمد چشتی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ کے دوست غیروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں تاکہ حق تعالیٰ کے دوستوں کو کوئی نہ پہچانے اور نہ دوست رکھے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ ابو اسماعیل عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

- فانی ذات حق یہ ہے کہ انسان تمام امور دنیا نپٹانے کے باوصف بھی یاد حق میں غرق رہے اور اسے دنیاوی معاملات کی ذرا برابر بھی خبر نہ ہو۔
- معشوق حقیقی بحرِ لاتعین کا باسی ہوتا ہے جو تعین کی دنیا میں اپنا جلوہ دکھلانے کے لئے آتا ہے۔
- صاحب ایثار وہ ہے جو اپنی جان کے عوض اللہ تعالیٰ عزوجل کو حاصل کرتے۔
- جس نے اپنا حق معاف کیا گویا اس نے سخاوت کی۔
- عزت حقیقی یہ ہے کہ بندہ بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو جائے اور ذلت آخرت سے محفوظ رہے۔
- ظاہر اور باطن اس طرح ہیں جیسے جسم اور روح اور دونوں ایک دوسرے کے پرتو۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شیخ احمد نامقی الجامی رحمۃ اللہ علیہ

- امانت میں خیانت جائز نہیں جو ایسا کرتا ہے وہ راندہ درگاہ الٰہی ہو جاتا ہے۔
- مرید وہی ہے جو حکم شیخ پر بلا کسی تامل کے عمل پیرا رہے اور کسی پس و پیش سے کام نہ لے۔
- انکشافات ربانی بقدر ہمت اوست ہی حاصل ہوتے ہیں زائد نہیں۔
- کرامات وہی ہے جو ناممکن بات کو ممکن بنا دے اور عدم سے وجود میں لے آئے۔

☆.....☆.....☆

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

- کامل مرد خدا دراصل خدا کا بھید ہے۔
- فقیر کا زاد راہ کلمہ طیبہ ہے۔
- کسی کو تکلیف مت دو بلکہ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف جانو۔
- حسن سلوک ہی راز خدا ہے جس نے حسن سلوک اپنایا اس کا سفر راہ خدا ارزاں اور نزدیک ہوگیا۔
- زمانہ سے بہت کچھ سیکھا جاسکتا ہے بشرطیکہ زمانے والوں سے رابطہ رکھو۔

Marfat.com

- خدمت خلق ہی میں عظمت ہے۔
- کام کرو نیک کام، تاکہ جلدی اس کام کا معاوضہ خدا تم کو دے۔
- فرصت کے لمحات سے کنارہ کش رہ اور کام میں لگا رہ۔
- شب و روز کی محنت عظمت انسانی اور معراج کی نشانی ہے جس سے راہ خدا کی تمام حکایات کھل کر سامنے آجاتی ہیں۔
- سماع ایک راز ہے جو ہر کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔
- سماع اولیاء کرام کا ورثہ ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ احمد بن مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

- وصال کا حق دار وہی ہے جو اپنے نفس سے پاک ہو جائے اور اس کے قلب و جاں میں ماسوائے اللہ تعالیٰ عزوجل کچھ بھی باقی نہ رہے۔
- جو مخلوق خدا کے ساتھ شفقت و مروت سے پیش نہیں آتا وہ حُب رسول اللہ ﷺ کا دعویدار نہیں۔
- عاشق وہی ہے جسے معشوق خود چاہے۔
- فقیر وہ ہے جو مال و دولت سے مبرّا ہو اور محتاج الی اللہ ہو۔
- زندگی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اس کی قدر جانو اور اطاعت الٰہی میں اسے گزارو تاکہ اس کے حضور سرخروئی پا سکو۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ ابو طاہر کرد رحمۃ اللہ علیہ

- نفس کو قابو میں لانا چاہتے ہو تو روزے کثرت سے اختیار کرو اور نماز میں ذرا برابر بھی کوتاہی سے کام نہ لو۔
- دل آزاری گناہ کبیرہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب اس سے باز رہو کہیں قہر الٰہی میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔
- رزق حلال راحت جاں و روح اور باعث مسرت، لطف و عنایات الٰہی ہے۔
- عاجزی ایک ایسی شے ہے جو نصیب والوں کے حصّے میں آتی ہے۔
- نفس ایک ایسی شے ہے جس کا مقصود بندے کو راہ حق سے بھٹکانا اور باطل کی جانب موڑنا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ نساج رحمۃ اللہ علیہ

- اگر مطلوب کا دیدار چاہتے ہو تو صدق کی آنکھ سے طلب کے آئینہ میں دیکھو۔
- تصورات پیاس بجھاتے ہیں فکر آتش پیدا کرتی ہے اور طلب مطلوب تک پہنچاتی ہے۔
- موہوم جلایا نہیں جا سکتا اور دل کی آنکھ غیرت غیر کی سوئی سے نہیں

Marfat.com

سی جا سکتی۔

- خلوت خانہ دل شمع تجلیات جاناں سے روشن نہیں ہو سکتا۔
- کاشت شدہ زمین میں تخم نہیں ڈالا جاسکتا اور لکھے ہوئے کاغذ پر لکھا نہیں جا سکتا۔
- جب غیر اللہ تعالیٰ کا وہم و خیال دل میں جاگزیں ہو جائے تو اس کی جگہ موجود حقیقی کا تصور قائم کرنا ازحد مشکل ہو جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

- اپنے آپ کو بڑا جاننا حقیقت میں خدائے اکبر سے لڑنا ہے کیونکہ بڑائی اور کبریائی صرف اسی کی سزاوار ہے۔
- اگر چاہتے ہو کہ تمہاری ہر دُعا قبول ہو تو لقمہ حلال کے سوا پیٹ میں کچھ نہ ڈالو۔
- اہل و عیال کے لیے کسب حلال کرنا ابدالوں کا کام ہے اور ان کو صلاحیت سے رکھنا اور دین و ادب سکھانا جہاد سے افضل ہے۔
- سب سے بڑی دولت زبان ذاکر۔ دل شاکر اور زن فرمانبردار ہے۔
- جو شخص حرام مال کھاتا ہے اس کے تمام اعضاء گناہ میں پڑ جاتے ہیں خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے۔
- فقر یا قرابت دار کو صدقہ دے کر نہ جتاؤ بلکہ اس کے قبول کر لینے سے خود اس کے احسان مند رہو کیونکہ اس نے تمہارے لیے ذخیرۂ آخرت جمع کیا۔

Marfat.com

- جو شخص صدقہ کے ثواب کا فقیر یا قرابت دار سے زیادہ اپنے آپ کو محتاج نہ جانے اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا کسی بزرگ کا قول ہے کہ فقیر لوگ حاجت مند کتنے اچھے ہیں جو ہماری آخرت کا سامان یہاں سے وہاں پہنچا دیتے ہیں۔
- ایمان یہ ہے کہ آدمی زبان سے اقرار توحید و رسالت کرے، دل سے تصدیق کرے اور اعضاء سے اس کے حکموں پر عمل کرے۔
- نماز میں حضور قلب کی تدبیر یہ ہے کہ جو کلام پڑھے اس کے معنی سمجھے اور ان پر خیال جمائے رکھے۔
- تنگ دستی قرض دار کو مہلت دینا یا معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانا ہے۔
- حاسد اس شخص کی طرح جو اپنے دشمن کو پتھر مارنے کے لئے پتھر پھینکے لیکن وہ پتھر دشمن کو لگنے کے بجائے اسی کو مجروح کر دے اور دشمن دیکھ دیکھ کر ہنسے۔
- جس کا لباس باریک اور ہلکا ہوگیا اس کا دین بھی ضعیف ہوگا۔
- ظالم کے مرنے سے ملول ہونا ظلم میں شامل ہوتا ہے۔
- اگر تو اس قدر نماز پڑھے کہ پشت خم ہوجائے اور اس قدر روزے رکھے کہ بدن ہلال بن جائے، ہرگز فائدہ نہ پائے گا تاوقتیکہ مال حرام سے پرہیز نہ کرے گا۔
- بازار کے اندر ذکر الٰہی میں مصروف شخص مردوں میں زندہ کی مثل، مغرروں میں غازی کی مثل اور خشک درختوں میں سرسز کی مثل ہے۔
- محتاجوں سے مہنگا مال خریدنا احسان میں ہے اور صدقہ سے بہتر ہے۔
- امیروں اور بادشاہوں سے میل جول نہ رکھو جو دین سے نفور اور شریعت سے دور ہیں. بلکہ ان کو دیکھو بھی نہیں مسئلہ تقدیر مشکل مسئلہ

Marfat.com

ہے اس میں بحث سے ممانعت ہے۔

- مخلوق سے ایسا معاملہ کرو جو ان سے اپنے حق میں پسند کرتے ہو۔
- خالق سے ایسا معاملہ کرو جو تم اپنے غلام سے اپنے لیے کرانا چاہتے ہو۔
- علم کا مطالعہ کرو اور وہ علم اپنے دل کے حالات جاننے کا ہے۔
- خوراک بھوک سے کم کھاؤ تا کہ قوت عبادت اور صحت میسر آئے زیادہ کھائے گا تو خواہش نفس کا ہو جائے گا کیونکہ عبادت سے غافل ہوگا اور یہی نفس کی خواہش ہے۔
- پاجامہ آدھا لباس ہے کہ یہ زیادہ ستر پوش ہے۔
- مہمان کے ساتھ تکلف نہ کرو ورنہ مہمان رکھنے کو دشمن رکھو گے۔
- مجلس میں تکیہ لگا کر بیٹھنا مردہ ہے اور نشان تکبر، مگر بہ عذر۔
- تکلف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔
- بھوک سے پہلے کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی۔
- کھانے میں عیب نہ نکالو ناپسند ہو تو مت کھاؤ۔
- غریب مہمان آجائے تو قرض لے کر بھی تکلف کر۔
- عابد کو کھانا کھلانا عبادت میں مدد کرنا ہے اور فاسق کو کھانا کھلانا فسق میں مدد کرنا ہے۔
- وہ دعوت سب سے بدتر ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مسکین نہ بلائے جائیں۔
- بدعتی ظالم، فاسق اور متکبر کی دعوت قبول مت کرو۔
- دعوت قبول کرنے میں امیر وغریب کا فرق مت کر۔ راہ دور ہونے کی وجہ سے دعوت رد نہ کر۔
- نیک عورت اور امور دنیا سے نہیں بلکہ اسباب آخرت سے ہے۔

Marfat.com

- مہمان کے آگے کھانا رکھنے سے پہلے اہل وعیال کا حصہ نکال لے۔
- ضیافت کے کھانے میں اسراف نہیں ہے۔
- مجلس کے اندر بیٹھ کر قریب تر لوگوں کی مزاج پرسی کرو۔ میزبان کو انتظار میں نہ ڈالو وقت مقررہ پر جلد پہنچا کرو۔
- تنگ دست قرض دار کو مہلت دینا رحمت الٰہی کو جوش میں لانا ہے۔
- انسان کی دولت طمع اور حرص علم اور دانش کو بھی ضائع کر دیتی ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت امام عین القضات ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

- آہ محبت آہ دکھ سے زیادہ قیمتی اور قبولیت بارگاہ ایزدی ہوتی ہے۔
- جس نے نفس کی بے جا خواہشات کو حقیر جانا اور ان کا محاسبہ کیا وہی حسن خلق کا مالک ہے۔
- معلم ارواح کا محافظ اور ولی قلب کا محافظ ہوتا ہے۔
- دعویٰ علم کرنے والا صوفی نہیں بلکہ شیطان کا ایک روپ ہے۔
- جس نے دنیا میں رہ کر آلائشات دنیا سے اپنا دامن بچایا وہی کامل تقویٰ کہلایا۔
- اگر دارالحزن (دنیا) سے نجات چاہتا ہو تو تکبر، نخوت اور اترانے سے اپنا دامن بچا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ ابونصیر محمد ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ

- اگر محبت میں کامل ہو تو دامن سوختگان کے روزے کی طرح مت بناؤ بلکہ دل سوختگان کے روزے کی طرح بناؤ۔
- مصائب دنیا بہت آسان ہے لیکن موت زیادہ دشوار اس لئے موت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔
- نفس کی تمام بیماریوں کا علاج یاد الٰہی اور موت کا ہمہ وقت خیال ہے۔
- عبادت حقیقی یہی ہے کہ غافل امراء، کامل فقیر اور جاہل درویشوں کی صحبت سے دور رہو۔
- وہ درویش قابل رحم نہیں جو دنیا کے ہاتھوں میں کھلونا بنے۔
- باطن کی صفائی کے لئے وہ رخنہ بند کر دو جو دنیا کو دیکھنے کے لئے آنکھ کہلاتی ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت سلطان مجدد الف رحمۃ اللہ علیہ

- جب تک طالب اور مطلوب یکجان نہ ہو عشق حقیقی نہیں کہلا سکتا۔
- شیطان اور نفس امّارہ ایک ہی لوح کے دو مختلف روپ ہیں اور انسان سے الگ کوئی مستقبل وجود نہیں رکھتے۔
- جس نے دنیا والوں کی تعریف اور خوشامد کے لقمے سے اپنے نفس کی پرواخت کی گویا اس نے اپنے آپ کو آگ سے پُر کیا۔
- عبادت کی جان عجز ہے اور عجز کے گود سے ہی عبادت پرواخت چڑھتی ہے اور انسان کو کامل بناتی ہے۔
- قیدی درحقیقت وہ ہے جس کا دل اپنے رب سے غافل اور خواہشات نفس سے کشادہ ہو جائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

- درویش وہ ہے جو چار اشیاء کو ترک کرے۔

(۱)۔ ترک دنیا

(۲)۔ ترک عقبیٰ یعنی ذات پاک حق سبحانہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ مقصود نہ ہو

(۳)۔ ترک حوزو خواب ماسوائے بقدر ضرورت

Marfat.com

(۴)۔ ترک خواہشات نفسانی، نفس جو کہے اس کے خلاف کرے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

- مرید صادق وہی ہے جس کی محبت کی کشش مرشد کے دل میں اپنا مقام بنائے۔
- حرص ابلیس کا وہ حربہ ہے جس سے وہ مردان خدا کو شکار کرتا ہے اس لئے اس سے دور بھاگو۔
- خواہش نفس ایک حسین اژدھا ہے جو ذرا سی غفلت پر ڈسنے سے باز نہیں آتا اور اپنے زہر کے نشے میں مست و دیوانہ بنا کر راہ حق سے بھٹکاتا ہے۔
- بلا فنا بقا نہیں اور بناء بقاء قرب خداوندی نہیں ہے۔
- دنیا کی زندگی مختصر ترین اور آسان جبکہ قبر کی حیات طویل اور دشوار تر۔
- بہتر یہی ہے کہ اپنے خلوص عمل سے دشوار تر کو آسان بناؤ اور سدا راحت پاؤ۔
- نفس پرور ہنر پروری کے لائق نہیں ہے اور بے ہنر کو سرداری زیب لائق نہیں۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ احمد لسوئی رحمۃ اللہ علیہ

- دھوپ کے وقت سایہ، سردی کے وقت کپڑا اور بھوک کے وقت روٹی ہی درویش کا آموختہ ہونا چاہیئے اس سے زائد حرص ہے۔
- جس نے اپنے مشفق کے حکم کو نہ مانا وہ اس کی شفقت کے سایہ سے محروم ہوا۔
- بلا ایمان و یقین کامل منزل مراد ہاتھ نہیں آتی اور ہمت راہ میں ہی دم توڑ دیتی ہے۔
- مومن وہ ہے جو خدا سے کم از کم اس قدر شرمائے جس قدر وہ اپنے پڑوسی کی دینداری سے شرماتا ہے۔

☆ ☆

حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

- مطیع مغرور گنہگار اور گنہگار خادم مطیع دونوں ہی اپنی فطرت کے لحاظ سے اجر الٰہی کے حقدار بنتے ہیں۔
- بلا کا نزول امتحان اور آزمائش کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔
- جس نے برائی کو معمولی جانا وہی ذلیل و خوار ہوا۔
- شیطان چار باتوں کا شائق ہے اور انہیں سے انسان کو ذلیل و خوار کراتا ہے اور قہقہے لگاتا ہے۔

Marfat.com

- تکبر، کم اعمال کو بہت زیادہ جاننا، گناہوں کا بھول جانا، پیٹ بھر کر کھانا کھانا۔
- جو غصہ ور ہے اس کا کوئی دوست نہیں اور جو بے عمل ہے وہ جہالت پروان چڑھانے کا سزاوار ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت سیّد احمد بن ابوالحسن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے حق تعالیٰ کے کام پر اعتراض کیا وہ قابل سزا وار ٹھہرا۔
- اصحاب تمکین وہ ہوتے ہیں جن کے زیرِ تصرف تمام مخلوق ہو اور وہ پردہ میں رہتے ہیں تا کہ ان کا راز افشاء نہ ہو سکے۔
- وہ دانش سے محروم ہے جو بلا کسی بات کے بندگان خدا سے چھیڑ چھاڑ جاری رکھے۔
- دروغ گو کو مروت اور حاسد کو راحت نہیں اور دونوں ہی اپنی آگ میں جل کر کباب ہوتے ہیں اور حاصل کچھ نہیں کر پاتے۔
- جس نے مال حرام سے ہاتھ نہیں کھینچا اس نے ریاضت سے کچھ نفع نہیں پایا۔
- شیخ وہ ہے جو اپنے مرید کا نام دیوان اشقیاء سے مٹا دے۔
- کشف ایک وقت جاذبہ ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ بصیرت کی آنکھ کو غیب کے فیض کی طرف نور آجائے اور اس کا نور اس سے ایسا متصل ہو جیسے شعاع صاف شیشہ سے ملتی ہے۔
- زہد احوال پسندیدہ اور مراتب روشنہ کا نام ہے۔

Marfat.com

- جس شخص کی بنیاد زہد میں مضبوط نہ ہو تو اس کے بعد اس کی کوئی شے صحیح نہیں ہوتی۔
- جس کی طہارت کامل ہے اس کا ذکر صاف ہے اور ہر اس شے سے کہ وہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے روکے اس کو وحشت ہو اور محبت الٰہی اس کے دل میں کامل ہو۔
- مشاہدہ حضور سے مراد علم ویقین کے بحر میں قرب پانا ہے۔
- توحید دل میں تعظیم پانے کا نام ہے جو کہ تعطیل و تشبیہ سے منع کرتا ہے۔
- حکیم باادب وہ ہے جو ادب کے لئے اغراض کرتا ہو۔

☆ ☆

حضرت شیخ عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ

- نکاح نہ کرنے والا گو شرمگاہ کو بچالے مگر نظروں کا بچانا اس کے لئے محال ہے۔
- عبرت حاصل کرنا چاہتے ہو تو شکستہ قبروں پر غور کرو۔
- متواضع وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو جانا، پہچانا اور اسی کا ہو کر رہ گیا۔
- فقنہ وہ روزی اور معاش ہے جو بلا شکر اور بلا صبر ہو۔
- بقا سے مراد یہ ہے کہ نفس حق کو پہچانے اور فنا سے مراد یہ ہے کہ نفس حظ کو پہچانے۔
- ذلت اس کے لئے سزا وار ہے جو حق تعالیٰ کے سوا دوسرے کے

Marfat.com

آگے دامن پھیلائے اور بالکل نہ شرمائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ حماد بن مسلم دیاس رحمۃ اللہ علیہ

- دل تین قسم کے ہوتے ہیں۔
(۱)۔ دل دنیا جو دنیا میں محو و مشغول رہے ایسا دل زندیق کا ہوتا ہے۔
(۲)۔ دل آخرت جو آخرت کے خیالوں میں مگن رہے۔
(۳)۔ دل مولیٰ وہ ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ عزوجل کے خیال میں گم رہے۔
- محبت کا راستہ ہی قربِ خداوندی کا راستہ ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی محبت اس وقت تک پاک صاف نہیں ہوتی جب تک محب بدون نفس نہ رہ جائے۔
- ازلی محبت کی پہچان تقدیر ہے جبکہ ازلی عشق خلق وافر سے حاصل ہوتا ہے۔
- جس قدر تمہارے نزدیک قدر ہے اس قدر اخلاص کر تاکہ مرض سے بچ سکے۔
- اپنے وجود میں پانے والی شے کی پہچان ہی موحد بننے کا باعث ہے۔
- جو اپنے ارادہ کو اس کی تدبیر سے پہچان لیتا ہے تو فانی ہو جاتا ہے۔
- معرفت یہ ہے کہ انسان کے اندر افعال ربانی پیدا ہو جائیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل سے ملنے کا قریب ترین راہ اس کی محبت ہے۔

Marfat.com

- اللہ تعالیٰ عزوجل کی محبت اس وقت تک خالص نہیں ہوتی جب تک دل نفسانیت سے فارغ نہ ہو۔
- اگر بے انتہا ثواب چاہتے ہو تو افلاس پر راضی برضاء ہو۔
- نفس ایک الاؤ ہے جو انسان کو ہر لحاظ سے جلانے اور راکھ کرنے پر کمربستہ ہے جبکہ انسان اس کے اس فعل سے بے خبر اس کی رضا پانے میں مگن ہے۔
- قرب حق چاہتے ہو تو سیاحت و خلوت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناؤ۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ ابوعبداللہ موصلی رحمۃ اللہ علیہ

- عقل بشری کسی بھی حالت میں اسرار و رموز الٰہی کی حامل نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالیٰ عزوجل خود نہ چاہے۔
- عقل کا ماتم یہ ہے کہ یہ انسان کو بلاوجہ کے گمان میں مبتلا کر کے راہ حق سے بھٹکا دیتی ہے۔
- اگر رضائے خالق چاہتا ہے تو مخلوق کی اذیتوں پر صابر رہ۔
- غافل وہ ہے جو خالق کی بجائے مخلوق پر تکیہ کرے اور پھر ذلت اٹھائے۔
- جس نے دنیا کی جانب منہ رکھا اور خالق کی جانب پشت کی اس نے اپنا سب کچھ گنوایا اور حاصل بے مراد رہا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

- افسوس اس درویش پر جو رات کو سوئے اور دن کو سیر ہو کر کھائے۔
- دنیا ایک جہنم کی مانند ہے جہاں خدا کا حصول ناممکن ہوتا ہے۔
- فقر وفاقہ اختیار کرو۔
- اپنی خواہشات نفس کو جتنا دور رکھو گے، راہ خدا اتنی جلدی میسر ہوگا۔
- راز و نیاز خدا درویش پر عیاں ہوتے ہیں۔
- بندہ خدا کو ماسواء خدا کے کسی اور کی حاجت نہیں ہونی چاہیئے۔
- درویش اپنے احوال کو عوام الناس سے پوشیدہ رکھے۔
- درویش اپنی زندگی کے نشیب و فراز سے نہ گھبرائے۔
- صبر کرنا ایسے ہے جیسے جہاد نفس میں ضبط نفس۔
- اتنا کھا کہ زندگی کے لوازمات پورے ہوں اتنا نہ کھا کہ بے صبری و ناشکری اور غفلت پروان چڑھے۔
- نماز اور شریعت کے فرائض کا منکر کافر ہے۔
- صبر کرنے والے ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں پس تو بھی صبر کیا کر۔
- حاجت مندوں کی مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔
- جس نے عزت نفس کو پامال کیا وہ کسی بھی صورت میں بھی فقیر کہلوانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔
- خداوند تعالےٰ تین گروہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور وہ لوگ عرش کے نیچے ہوں گے۔

(۱)۔ اول وہ جو ہمیشہ ہمت کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۲)۔ دوسرے وہ جو ہمسایوں اور عورت کو خوش رکھتے ہیں۔

(۳)۔ تیسرے وہ جو درویشوں اور عاجزوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

(۱)۔ سب سے افضل نماز ہے۔

(۲)۔ دوسرے درجہ پر صدقہ ہے۔

(۳)۔ تیسرے درجہ پر قرآن شریف پڑھنا۔

- آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اوپر بتائے گئے تینوں درجوں کے بجا لانے میں کوشش کرتا ہے وہ میری امت سے ہے اور وہ بہشت میں جائے گا۔

- جس میں یہ باتیں جمع ہوں بے شک اس کو خدا دوست رکھتا ہے۔

(۱)۔ سخاوت مثل دریا

(۲)۔ شفقت مثل آفتاب

(۳)۔ تواضع مثل زمین

☆ ☆

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

- اسے دیکھو جو تمہیں دیکھتا ہے اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے اس کی سنو جو تمہاری سنتا ہے اپنا ہاتھ اسے دو جو مانگنے کے لئے تیار ہے۔

- جو شخص آسودہ حال ہمسائے سے حسد کرتا ہے وہ رزق (اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

کی حکمت و دانش کا منکر ہے۔

- شکستہ قبروں میں غور کر! کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔
- بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب ہے۔
- خدا کے دشمنوں کو راضی رکھنا عقل و دانش سے دور ہے۔
- نعمت مجھے اپنا پابند نہ بنالے، کہ منعم سے غافل کر دے۔
- اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کرو ورنہ فضول مشقت ہے۔
- خلوت میں خاموشی مردانگی نہیں خلوت میں خاموش رہ۔
- جو شخص اپنے نفس کا معلم نہیں ہو سکتا دوسرے کا کس طرح ہوگا۔
- اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبت فقر و فاقہ سے ملی جلی ہوتی ہے۔
- دنیا کی محبت سے خاصان خدا کو پہچاننے والی آنکھ اندھی رہتی ہے۔
- جو خدا تعالیٰ سے واقف ہوجاتا ہے وہ مخلوق کے سامنے متواضع ہوجاتا ہے۔
- وعظ خالصتاً دین کے مطابق کر، ورنہ تیرا گونگا پن ہی بہتر ہے۔
- جس عمل میں تجھے حلاوت نہ آئے، سمجھ کہ وہ عمل ہی تو نے نہیں کیا۔
- گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔
- جب تک تیرا اترانا اور غصہ کرنا باقی ہے، اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کر۔
- وہ رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو، فتنہ بن جاتی ہے۔
- اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھنا اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔
- اے عالم اپنے علم کو دنیا داروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے میلا نہ کر۔
- تیرا کلام بتا دے گا کہ تیرے دل میں کیا ہے؟
- ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت۔

Marfat.com

- شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا۔
- عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔
- تنہائی محفوظ ہے اور ہرگناہ کی تکمیل دور ہوتی ہے۔
- بجز اپنی اور اپنے بال بچوں کی ضرورت کے گھر سے باہر مت نکل۔
- کوشش کر کہ یہ گفتگو کی ابتدا تیری طرف سے نہ ہوا کرے اور تیرا کلام جواب بنا کرے۔
- غیرضروری بات کا جواب دینے سے بھی زبان کو بند رکھ تاکہ تو خود کسی فضول بات سے بچا رہے۔
- جسے کوئی ایذا نہ پہنچے، اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔
- دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔
- مومن کے لئے دنیا ریاضت کا گھر اور آخرت راحت کا گھر ہے۔
- بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔
- سمجھ دار کسی چیز میں خوشی نہیں پاتا، کیونکہ اس کا حلال حساب ہے اور حرام عذاب ہے۔
- خدا کے دشمنوں کو راضی رکھنا عقل و دانش سے دور ہے۔
- بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہے۔
- ایمان اصل اور اعمال فرع ہیں۔ لہٰذا ایمان میں شرکت سے بچو اور اعمال میں معصیت سے۔
- اول جہل ہوتا ہے، پھر علم پھر اس پر عمل، پھر عمل میں اخلاص اور پھر عقل قلبی۔
- اگر صبر نہ ہو تو تنگ دستی یا بیماری وغیرہ ایک عذاب ہے اور اگر صبر ہو تو کرامت اور عزت ہے۔
- مساکین کو ناخوش رکھ کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی ناممکن ہے، جو مصیبت

Marfat.com

تم پر آئے اس کا علاج مساکین کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

- جس نے مخلوق سے کچھ مانگا، وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔
- تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھ کر برباد کرنے میں۔
- خالق کا مقرب وہی ہے جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے۔
- کفران نعمت اور خود ستائی قرب حق کی ضد ہیں۔
- تجھ جیسے ہزاروں کو دنیا نے موٹا تازہ کیا ہے اور پھر نگل گئی ہے۔
- تیری جوانی تجھ کو دھوکا نہ دے یہ عنقریب تجھ سے لے لی جائے گی۔
- افلاس گناہوں سے بچاتا ہے اور تونگری معصیت کا جال ہے افلاس کو اپنا محافظ خیال کر۔
- افلاس پر رضا مندی بے عد ثواب کا موجب ہے۔
- رحمت کو لے کر کیا کرے گا، رحیم کو لے، ہر متقی شخص محمد کی آل ہے۔
- جس کا انجام موت ہے، اس کے لیے کونسی خوشی ہے۔
- تجھ کو لوگ تکبر کرنے سے بڑا نہیں سمجھتے بلکہ تواضع سے بڑا ہوگا۔
- اپنے دل کو صرف خدا کے لیئے خالی رکھ اور اعضا کے ساتھ بال بچوں کے لئے معاش میں مصروف رہ کہ یہ بھی تکمیل حکم ہے۔
- موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔
- عبادت عادت ترک کرنے کا نام ہے نہ کہ عبادت کو عادت بنا لینے کا۔
- جب عالم زاہد نہ ہو تو اپنے ماننے والوں پر عذاب ہوتا ہے۔
- مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے، اس کا ایمان طاقتور ہوتا ہے۔
- ظلم دل کو تاریک بناتا ہے اور چہرے کو سیاہ کرتا ہے نہ خود ظلم کر اور

Marfat.com

نہ ظالم کا مددگار بن۔

- عمل بے اخلاص محض طمع ہے اور طمع کے تمام حروف خالی ہیں۔
- محض بدنی طہارت تجھے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جب تک دل نجاست سے پاک نہ ہو۔
- کامیاب وہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ مدد کرے اور نامراد وہ ہے جسے اس کی مدد حاصل نہ ہو۔
- فنا یہ ہے کہ باطن میں خدائے واحد کے سوا کسی کا شعور باقی نہ رہے۔
- بقا یہ ہے کہ فانی شے کا اس کے ساتھ تعلق نہ رہے۔
- تکبر یہ ہے کہ عزت اپنی ذات کے لئے حاصل کی جائے اور اپنی ذات میں صرف کی جائے۔
- اللہ تعالیٰ کے کاموں میں زبان یا دل سے اعتراض شیوہ تسلیم و رضا کے منافی ہے۔
- حرص و ہوا کا نتیجہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے ہاں محض رسوائی پانا ہے۔
- صبر ایک ایسا پہلوان ہے جو سب آفات وبلیات کو پچھاڑ دے۔
- کلام الٰہی پر عمل کرو اس کے حرفوں کی سیاہی میں وہ سفیدی چھپی ہوئی ہے جو تمہارے گناہوں کی سیاہی کو دور کر کے تمہارے دل کو نور ایمان سے روشن کر دے۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ وہ دوست ہے جو خلق خدا کو نفع پہنچائے۔
- اپنی نیکی کو چھپانا نیکی کا بہت بڑا خزانہ ہے۔
- تو مخلوق کی غمخواری کر اللہ تعالیٰ تیری غم خواری کرے گا۔

Marfat.com

- حقیقی تصوف شریعت کی پابندی میں ہے۔
- عالم باعمل اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔
- شریعت کی پابندی کے بغیر روحانی ترقی ممکن نہیں۔
- اپنے سروں کو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے سامنے جھکانے سے محفوظ رکھو۔
- عارف مصیبتوں میں مبتلا رہ کر بھی دم نہیں مارتا۔
- فقر و صبر اور سلامتی کے برابر نعمت کسی شے کو نہ سمجھو اپنے فکر میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تونگر بنا رہ۔
- مالدار اور فقیر کے درمیان امتیاز نہ رکھو۔
- دین کو کمائی کا ذریعہ نہ بناؤ۔
- جاہلوں کی صحبت سے بچو وگرنہ خود بھی جاہل بن جاؤ گے۔
- ایسی بات مت کہو جس پر خود عمل پیرا نہیں۔
- دل کی اصلاح تقویٰ سے ہوتی ہے۔
- اگر مصیبتوں پر صبر کرو گے تو فتح قریب ہی ہے۔
- باطن سے جہاد ظاہری جہاد سے زیادہ سخت ہے۔
- مال دار بننے کی آرزو شکست زندگی ہے اس کی آرزو سے بچو۔
- اپنے نفس کا ساتھ نہ دو۔
- طرح طرح کی غذا کھاؤ مگر زہد کے ہاتھ سے نہ کہ رغبت کے ہاتھ سے۔
- اللہ تعالیٰ کی اطاعت قلب سے ہوتی ہے نہ کہ قالب سے۔
- اللہ تعالیٰ کا شکوہ بندے سے نہ کر، غرور سے باز آ۔
- مسلمانی کا ایسا دعویٰ عبث ہے جب کہ تمہارا ہمسایہ بھوکا ہو اور تم خود پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابو معدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے اپنے نفس کو چیونٹی سے بھی زیادہ حقیر بنایا اسے خیر و شر کے خطرات اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتے۔
- ابدال عارف کے قبضہ میں ہوتے ہیں کیونکہ ابدال کا ملک آسمان تا زمین ہے لیکن عارف کا ملک عرش تا تحت الثریٰ ہے۔
- شیخ کامل وہ ہے جس کے دل میں شیطان کوئی وسوسہ نہ ڈال سکے اور اپنی بے بسی پر اپنا سر پیٹے۔
- معمولی گناہ سے عرفان کا سمندر ناپاک نہیں ہوتا بلکہ گناہ اپنی بے بسی پر نادم ہوتا ہے۔

☆ ☆

حضرت شیخ صدقہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

- شیخ وہی ہے جو مرید کو حق کا راستہ دکھائے اور اس پر ثابت قدمی دلائے۔
- جس نے اپنے باطن کو آراستہ کیا اس نے گویا خالق کو پایا۔
- انسان وہی کامل ہے جس کی عصمت بلند اور کردار پاک صاف ہو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن طفونج رحمۃ اللہ علیہ

- صاحب تصرف وہ ہے جو ملک کے ہر احوال سے واقف ہو اور عنایات کاملہ رکھتا ہو۔
- محبت میں محبوب کی رضا ہی انسانیت کی تکمیل کی ضامن ہے۔
- جس نے اپنے ہمسائے سے احسان کیا اس نے جنت میں اعلیٰ مقام پایا۔
- جس نے متکبر کے ساتھ تکبر کیا گویا اس نے صدق کیا۔

☆ ☆

حضرت شیخ محمد الآدانی رحمۃ اللہ علیہ

- شفیق وہی ہے جو مانند سورج اپنی شفقت سے ہر ایک کو مستفید کرے۔
- اگر دعویٰ محبت رکھتا ہے تو اپنے محبوب کی اطاعت حقیقی معنوں میں کر تاکہ محبوب کی دید پا سکے۔
- زندگی کی مصیبتیں ہلکی کرنے کے خواہاں ہو تو گناہوں سے گریز کرو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابوسعود بن شبلی رحمۃ اللہ علیہ

- حق تعالیٰ کا بندہ وہی ہے جس کے لئے پانی اور خشکی کوئی حیثیت نہ رکھتے ہوں اور وہ ہر جگہ یکسوئی سے دید الٰہی میں محو رہے۔
- جو شے حق تعالیٰ سے ملے اس کے رد کرنے کا مطلب نعمت الٰہی کا کفران کرنا ہے۔
- عذاب الٰہی جب نازل ہوتا ہے تو انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔
- شک و شبہ انسان کو اس کے اصل مقام سے نیچے گرا کر ذلت کا لباس پہناتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ عدی بن مسافر الشامی رحمۃ اللہ علیہ

- رزق ہمیشہ زمین سے طلب کرو آسمان سے ہرگز نہ ٹپکایا جائے گا۔
- ایمان جب بھی طلب کرو آسمان سے طلب کر کیونکہ یہ تجھے زمین سے نہ دیا جائے گا۔
- توکل کو اپنی ہمت سے طلب کر بے ہمتی سے کبھی بھی توکل نہ پاسکو گے۔
- بندہ بننے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے اس کے امر سے رزق مانگو۔

Marfat.com

- شیخ وہ ہے جو تجھ کو اپنی موجودگی میں جمع کر دے اور اپنے غائب ہونے کی حالت میں تیری حفاظت کرے اپنے اخلاق سے تجھے مہذب بنائے اور روشوں سے تجھے ادب سکھائے تیری باطن کو اپنی نورانیت سے مشوز کر دے۔
- مرید وہ ہے جس کا دل فقراء کے ساتھ محبت و خوشی سے صوفیوں کے ساتھ ادب و ارتباط سے مشائخ کے ساتھ خدمت کرنے اور رشک سے عارفین کے ساتھ تواضح و انکساری سے منور ہو۔
- وہ مرد مرد حق نہیں جو امر و نہی کے بغیر کرامات اور خرق عادات کا عادی ہو۔
- حسن خلق ہر شخص کا وہ معاملہ ہے جو اس کو مانوس بنائے نہ کہ وحشی۔
- جو شخص مودبین سے ادب نہیں لیتا وہ اپنے متعین کو بگاڑتا ہے۔
- جس میں ادنیٰ بدعت بھی ہو اس کی مجلسوں سے ڈرتے رہو تا کہ اس کی شامت تیری طرف نہ لوٹے۔
- جس شخص نے علم میں بدوں اس کی حقیقت بیان کرنے کے کلام ہی پر اکتفا کیا تو وہ منقطع حقیقی علم ہوا۔
- جس شخص نے عبادت پر بغیر فقر کے کفایت کی تو وہ نکل گیا اور جس نے فقہ پر بغیر پرہیزگاری کے کفایت کی وہ دھوکہ میں پڑا۔
- توحید ماہیت سے مبرا، دل اس کی کیفیات سے پاک، امثال و اشکال سے بلند شے ہے اس کی صفات اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں وہ اپنی صفات میں جسم نہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل مخلوقات کی تشبیات سے بالاتر، بے نام، حکم و ارادہ میں اس کا کوئی ہمسر نہ ہو، عقلوں پر یہ بات حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کو کسی کا مثل بنائے۔

Marfat.com

طریقہ ولایت یہ ہے کہ جھوٹے دعوؤں سے باز رہے اور کسی بھی قسم کی کرامات دکھلانے سے پرہیز کرے۔

اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو کبھی ذلت سے دوچار نہ ہوگے۔

نیکی کا پھل میٹھا اور بدی کا پھل کڑوا ہوتا ہے۔

جس طرح ہڈی کا گودا ہڈی کا جزو لازم ہے اسی طرح عجز عبادت کے لئے لازم و ملزوم ہے جس کے بغیر عبادت عبادت نہیں۔

دولت کا بھوکا حقیقی راحت کا دشمن اور بخل خراب۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ حیات خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل پر کامل بھروسہ کیا اس نے ناکامی سے منہ موڑا اور فلاح پائی۔

جس نے دل کو برائی سے پاک نہ کیا وہ آفت میں مبتلا ہوا۔

حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا خواہ سارا زمانہ مخالف ہی کیوں نہ ہو جائے۔

مومن آخرت کا شائق اور کافر دنیا کا مریض دونوں کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ اسحاق ابن الظریف رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ کے ولی دو حال سے خالی نہیں ہوتے یا تو وہ نیکی بیان کرتے ہیں یا بدی۔
- صفت سے موصوف ہونا ہی ولایت کی نشانی ہے۔
- دنیا آفات و مصائب کا مجموعہ ہے اس لئے دنیا میں صابر بن کر رہو تبھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔
- دل کے باغ میں وہی بیج بار آور ہوگا جو زبان کے ذریعہ غم ریز کیا گیا ہو۔
- سب سے بڑا جاہل وہی ہے جو گناہ سے باخبر ہوتے ہوئے بھی گناہ کا ارتکاب کرے۔
- کائنات کا وجود نور خدا سے قائم ہے اور اس کے علاوہ ہر شے غیر موجود ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ جاگیر رحمۃ اللہ علیہ

- مشاہدہ یہ ہے کہ بندہ سے آداب کے درمیان حجاب اٹھ جائیں اور پھر وہ قلب کی صفائی سے غیب کی خبروں سے مطلع ہو جائے۔
- مشاہدہ، صفات بشریہ سے دور، صفات عبودیت کے ساتھ قائم رہتے

Marfat.com

ہوئے اغیار سے نظریں گم کر دینے کا نام ہے۔

- جب تعظیم کی آگ ہیبت کے نور کے ساتھ، باطن کے چقماق میں بھڑکتی ہے تو ان دونوں سے مشاہدہ کی شعاع پیدا ہوتی ہے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کو پہچان لیتا ہے وہ اس کے غیر سے بالکل نہیں ڈرتا۔
- جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہے تو اس کے سوا کسی اور کا مطالعہ نہیں کرتا۔
- شوق اور سوزش عشق قرار دل کے دشمن ہیں اور ایک دوسرے کے لازم و ملزوم بن کر عاشق کو ماسوٰی سے قریب کر دیتے ہیں۔

☆.....☆.....

حضرت شیخ موسیٰ سدرانی رحمۃ اللہ علیہ

- یہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی صفت ہے کہ وہ جسے چاہے بسط زمان کی کرامت عطا کرے اور جسے چاہے قبض زمان کی کرامت۔
- زبانی استغفار لاحاصل بات ہے کیونکہ گناہوں سے طبیعت کو ہٹائے بغیر توبہ کرنا جھوٹی توبہ ہے۔
- دنیا فانی اور آخرت باقی رہنے والی ہے ایسی فانی شے سے دل کا کیا لگانا بلکہ توشہ آخرت کی فکر دامن گیر ہونی چاہیئے۔
- بخیل انسان خود کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اس کے مال کا فائدہ دوسرے اٹھاتے ہیں۔

☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

- والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی خدا کی خوشنودی کا موجب ہے۔
- عارف ایک قدم اٹھا کر عرش پر پہنچ جاتا ہے اور دوسرا اٹھا کر واپس آجاتا ہے۔
- کائنات میں صرف ایک چیز موجود ہے یعنی نور خدا اور باقی سب کچھ غیر موجود ہے۔
- خدا اور انسان کے درمیان ایک ہی حجاب حائل ہے جس کا نام نفس ہے۔
- کائنات کی کثرت سے فریب مت کھاؤ۔
- دیر و حرم کے امتیازات سطحی ہیں۔
- اگر عشق خود کار رہبر نہ ہو تو وہ کبھی منزل کو نہیں پاسکتی۔
- اللہ تعالیٰ خیر مجسم ہے اور اس کی تقدیرات ہمہ گیر۔
- بے بسوں کی مدد کرنا، مجبوروں کی ضرورت پوری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا عذاب دوزخ سے محفوظ کرتا ہے۔
- گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچاتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل کرنا اور بے عزت کرنا۔
- مومن کی معراج نماز ہے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔
- ہنسی اور قہقہہ کبیرہ گناہ ہے اور قبرستان میں ہرگز نہیں ہنسنا چاہئے

Marfat.com

کیونکہ قبرستان عبرت کی جگہ ہے ہنسی کا مقام نہیں۔

- درویشی وہ ہے جو کسی کو محروم نہ کرے۔
- اے دنیا والو! خدا سے تمہیں شرم آنی چاہیئے کہ اس کے سوا تم دوسرے کی پرستش کرتے ہو۔
- عارف کی پہچان یہ ہے کہ وہ موت کو عزیز رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی شے سے اسے چین نہیں آتا۔
- دل محبت کا آتش کدہ ہے جو کچھ اس میں داخل ہوتا ہے جل جاتا ہے اور بھسم ہو جاتا ہے۔
- علامت محبت یہ ہے کہ اطاعت کے ساتھ ہی محبوب کی ناراضگی سے ڈر۔
- عارف کا کم تر درجہ یہ ہے کہ وہ صفات خداوندی کا مظہر ہو۔
- عارف وہ ہے جو اپنا دل دونوں جہانوں سے ہٹا لے۔
- عارفین خدا آفتاب کی طرح دنیا میں روشن ہوتے ہیں اور سارے جہان کو معرفت کی روشنی سے منور کرتے ہیں۔
- سچا وہ ہے جس کی ملکیت میں کوئی شے نہ ہو اور معاملات دنیا میں کوئی دخل نہ ہو۔
- متوکل وہ شخص ہے جو لوگوں سے مدد نہ لے اور نہ ہی اس کو کسی سے شکایت ہو۔
- عاشق خدا وہ ہے جو ابتدائے عشق ہی میں فنا ہو جائے۔
- عاشق وہ ہے جو نماز فجر ادا کرے اور دوسری صبح تک خیال درست میں محو رہے۔
- اہل محبت کا وہ بلند مقام ہے جو ملائکہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔
- جس نے جھوٹی قسم کھائی اس کے گھر سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

Marfat.com

- بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے۔
- اصل متوکل وہ شخص ہے جو لوگوں سے شکایت نہ کرتا پھرے۔
- مصیبت اور سختی کا آنا صحت اور ایمان کی علامت ہے۔
- مومن وہ شخص ہے جو تین چیزوں کو دوست رکھے موت، فاقہ، اور درویشی۔
- حسد بہت بری شے ہے اسے دل میں ہرگز جگہ نہ دو۔
- مرد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر نظر نہ رکھے اور دنیا وآخرت میں مبتلا نہ ہو۔
- جس نے نعمت پائی وہ سخاوت کے عوض پائی۔
- سچا دوست وہ ہے جو دوست کی بھیجی ہوئی مصیبت کو خوشی خوشی قبول کرے اور دم نہ مارے۔
- جس نے جو کچھ بھی حاصل کیا وہ محنت اور خدمت ہی سے پایا۔
- بھوکے کو کھانا کھلانا، ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا اور دشمن کے ساتھ اچھا سلوک کرنا نفس کی زینت ہے۔
- عارف دنیا اور اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے۔
- خدا کی دوستی اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ جن چیزوں کو خدا اپنا دشمن جانتا ہے ان چیزوں کو بندہ بھی دشمن سمجھے۔
- محبت میں صادق وہ ہے کہ جب بلاوہ دوست کی جانب سے آوے اسے نہایت خوشی سے قبول کرے۔
- رحمت حق سے کوئی شے بعید نہیں مگر انسان کو لازم ہے کہ وہ اطاعت حق تعالیٰ میں کوتاہی نہ کرے اور اس کو کسی حال میں نہ بھولے۔
- حاجت مندوں کی مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔
- اگر کوئی شخص اوراد و وظائف میں مشغول ہو اور کوئی حاجت مند

Marfat.com

آجائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اوراد ووظائف چھوڑ کر اس کی حاجت پوری کرے۔

- تین اشخاص بہشت کی بو سے دور رہیں گے۔

(۱)۔ جھوٹ بولنے والا درویش

(۲)۔ کنجوس امیر

(۳)۔ خیانت کرنے والا سوداگر

- تصوف علم و رسم سے مبرّا خاص اخلاق مشائخ ہے۔
- جو ظاہری اور باطنی اخلاق و محاسن کا حامل نہیں وہ سالک نہیں ہوسکتا۔
- اہل سلوک ذیل کی پانچ باتوں سے ہی سالک بنتے ہیں۔

(۱)۔ والدین کی خدمت

(۲)۔ کلام اللہ کی تلاوت

(۳)۔ علماء و مشائخ کی تعظیم و دوستی

(۴)۔ خانہ کعبہ کی زیارت

(۵)۔ پیر کی خدمت

- نماز دین کا رکن ستون ہے جب ستون قائم ہوگا تو مکان بھی قائم ہوگا بصورت دیگر مکان کی چھت قائم نہ رہے گی۔
- نماز ہی وہ شے ہے جو منزل گاہ عزت کے قریب لاتی ہے اور معراج سے نوازتی ہے۔
- گناہ انسان کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل اور بے عزت کرنا۔
- اہل معرفت سورج کے پرتو ہوتے ہیں اور کائنات میں روشنی بکھیرنے اور راہ حق کے طالبوں کو منزل مقصود پر پہنچاتے ہیں۔
- جس شخص میں دریا جیسی سخاوت، آفتاب جیسی شفقت اور زمین جیسی

Marfat.com

تواضع نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں بن سکتا۔

☆ ☆

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ

- مرشد کامل وہ ہے جو باطنی طور پر اپنے مرید کا تحفظ اور نگرانی کرے۔
- صحبت اولیاء سیکھنی ہے تو کتے سے حاصل کرو کہ وہ کس طرح اپنے مالک کی صحبت سے ہٹنے کو تیار نہیں ہوتا۔
- جس کا رزق جہاں اور جیسے لکھا ہوا ہے اسی طرح ملے گا۔

☆ ☆

حضرت شیخ عمر بن محمد شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

- تواضع سے افضل بندگی کا کوئی لباس نہیں جو تواضع کا خزانہ حاصل کرتا ہے وہ ہر شخص کے سامنے اپنی اصل حیثیت کو قائم رکھتا ہے اور خود بھی ہر ایک کو اس کے صحیح رتبہ پر برقرار رکھتا ہے۔
- جو یہ چاہتا ہے کہ اس کا دل تواضع کرے وہ نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کی عزت کرے اسی طرح ان کے بے حد تواضع کی وجہ سے وہ ان کی اتباع کرے اور تکبر نہ کرے۔
- شیخ نوری سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا میں معزز ترین انسان پانچ قسم کے ہیں۔

Marfat.com

(۱)۔ زاہد عالم
(۲)۔ فقیہہ صوفی
(۳)۔ متواضع دولت مند
(۴)۔ شکر گزار درویش
(۵)۔ روشن ضمیر شریف

- فرماتے ہیں کہ صوفیہ کا دوسرا اہم اخلاق" فعل تحمل و مدارات ہے" وہ مخلوق کی اذیت کو بخوبی برداشت کرتے ہیں۔
- فرماتے ہیں حسن سلوک سے انسان کی انتہائی کم عقل مندی، وسعت علم اور بردباری کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ نفس کی یہ عادت ہے کہ جو اسے ناپسند ہو یا جو اس کی مرضی کے خلاف کام کرے اس وقت اس میں غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھتی ہے لہٰذا حسن مدارات اور نرمی سے نفس کی حدت و طیش اور نفرت کا ازالہ ہوجاتا ہے۔
- فرماتے ہیں صوفیہ کا ایک اخلاقی وصف ایثار و ہمدردی بھی ہے اس کام پر ان کی قدرتی رحم و شفقت اور قوت ایمانی انھیں آمادہ کرتی ہے وہ موجودہ چیز کو قربان کر دیتے ہیں اور گم شدہ چیز پر صبر کرتے ہیں۔
- آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ ذوالنونؒ مصری کا ارشاد فرماتے ہیں کہ فراخ دل زاہد کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱)۔ جمع کی ہوئی چیز کو خرچ کرنا
(۲)۔ گم شدہ چیز کی تلاش نہ کرنا
(۳)۔ اپنی خوراک دوسروں کو دینا۔

- فرماتے ہیں صوفیہ کے اخلاق کی ایک نمایاں خصوصیت سادگی اور بے تکلف ہے۔

Marfat.com

- تصوف کا اصل مفہوم یہ ہے کہ تکلف کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ تکلف ہی تنزل ہے اور اس کی وجہ سے انسان مخلص بندوں کی راہ سے پیچھے رہ جاتا ہے۔
- فرماتے ہیں صوفیہ کرام کی مزید اخلاقی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دنیا کی تھوڑی چیز پر قناعت کرتے ہیں۔
- آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ذوالنون مصری کا ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قناعت اختیار کرتا ہے وہ اپنے زمانہ والوں سے آرام پاتا ہے اور اپنے ساتھیوں پر غالب ہے۔
- فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اچھی روش، بردباری اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں کا ایک حصہ ہے۔
- فرماتے ہیں تصوف سراپا ادب ہے۔
- شیخ ابوحفص سے جب درویشوں کے آداب صحبت پوچھے گئے تو فرمایا:۔

(۱)۔ مشائخ کی تعظیم کرنا۔

(۲)۔ روحانی بھائیوں کے ساتھ اچھی طرح رہنا۔

(۳)۔ چھوٹوں کو نصیحت کرنا۔

(۴)۔ جو ان کی جماعت میں نہ ہوں ان کی صحبت ترک کرنا۔

(۵)۔ ایثار اختیار کرنا۔

(۶)۔ ذخیرہ اندوزی سے کنارہ کشی

(۷)۔ دین ودنیا کے کاموں میں تعاون کرنا۔

- درویشوں کے آداب صحبت کا ایک اصول یہ ہے بھی کہ:۔

''روحانی بھائیوں کی لغزشوں کو درگزر کیا جائے جن باتوں میں نصیحت کی ضرورت ہو ان پر نصیحت کی جائے اور اپنے ساتھی کے عیب کو

Marfat.com

دوسروں سے چھپایا جائے مگر خود اسے اس کے عیوب سے مطلع کیا جائے۔

- فرماتے ہیں کہ ایک نیک بزرگ نے اپنے بھائی کو لکھا اگر تم خلوص نیت سے عمل کرو گے تو تھوڑا عمل بھی تمہارے لئے کافی ہے۔
- فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو نیک نیتی کی توفیق نہ ہو تو وہ اس شخص کی صحبت میں رہے جو اسے نیک نیتی سکھائے۔
- شیخ الشیوخ، شیخ احمد بن خضرویہؒ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ ہرحالت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہے وہ صداقت کو ضروری سمجھے کیونکہ اللہ تعالیٰ حق پسندوں کے ساتھ ہے۔
- نوافل پر خدمت کو فضیلت حاصل ہے خادم کا مقام جس کی طرف سے اسے توفیق ہوتی ہے ایک نادر مقام ہے۔
- جو خادم خالص محبت رکھتا ہے وہ اپنے نفس کی پیروں نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے کام میں لومتہ لائم سے نہیں ڈرتا۔
- سبب کو ڈھونڈنا اور سوال کرنا علوم کا رتبہ ہے اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ مسلوب الاختیار اور غیر اللہ تعالیٰ سے ناواقف ہوتا ہے۔
- تجلی بطریق الصفات سے ہیبت و انس سے پید اہوتا ہے اور تجلی بالذات سے فنا اور بقا نصیب ہوتی ہے۔
- قول کی مثال تخم کی سی ہے اگر تخم خراب ہوتا ہے تو نہیں اگتا۔
- کلام کے تخم کو خراب کرنے والی شے ہوائے نفس بے شیخ طالب کو اس کھوٹ سے پاک و صاف کرنا ہے اور کامل بناتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

- ان لوگوں سے ہوشیار ہو جو علماء کی تحریروں کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔
- اگر تجھ سے کسی سوال کا جواب نہ بن پڑے تو خاموش رہ ممکن ہے اسے تیرے جواب کی ضرورت نہ ہو۔
- کسی آدمی کی سب سے بڑی خوبی اپنے دشمنوں کے ساتھ نرم دلی کا برتاؤ ہے اللہ تعالیٰ خود اپنے دشمنوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔
- جہاں تک ممکن ہو شک و شبہ سے بچو۔
- مجذوبیت کی کیفیت جہل نہیں علم ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

- تم نے اپنے آپ کو کیوں بھلادیا، یہی سب سے بڑی غفلت ہے۔
- تم اپنے آپ کو علم سے آراستہ کرو، کیونکہ یہی مرد کا زیور ہے۔
- بدی سے توبہ کرو، اور بدنام سے سبق سیکھو اور نیکی کو پوشیدہ رکھو۔
- راہ فقر اختیار کرنا ہے تو دنیاوی آلائش و آلام سے دل کو پاک رکھ۔
- درویش کبھی اپنی مرضی نہیں کرتا رضائے خداوندی اس کا مقدر بن جاتا ہے۔

Marfat.com

- جس نے خدا کو راضی کیا خدا نے اپنے اس بندے کو راضی کیا۔
- خدا سے دوستی رکھو کیونکہ کونین میں یہی دوستی کے قابل ہے۔
- جس نے خدا کی اطاعت میں زندگی وقف کی وہ تمام مخلوق پر افضل ہے۔
- بزرگان دین کی زندگی کو سامنے رکھ کر ہی بہترین زندگی گزاری جا سکتی ہے۔
- حسن مطلق ایک سرچشمہ ہے جس سے حسن کے سوتے پھوٹتے ہیں اور کائنات کو منور کرتے ہیں۔
- عشق حسن مطلق کے سرچشمے کی دید اور اس میں گم ہو جانے کا نام ہے۔
- ساقی و جام عشق کے لازمی جزو ہیں اور ان کا اصل تعلق ذات خداوندی سے ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

- بھوکے کے پاس شیطان نہیں آتا اور سیری تمام آفتوں کی جڑ ہے۔
- جب تک نفس مردہ نہ ہو دل زندہ نہیں ہو سکتا۔
- حلال وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے۔
- اللہ تعالیٰ کی قربت کا راستہ عاجزی ہے۔
- اپنے من کو اپنے اندر سے دیکھ۔
- جس نے جس قوم کی تشبیہ کی اسی سے ہوا۔

Marfat.com

- عورت کی ناقص العقلی اور مکاری سے ڈرو ورنہ سخت ترین آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے۔
- یہ دنیا ظاہری طور پر دھوئیں کے مانند ہے جس کا وجود آگ کی وجہ سے ہے خود اس کا اپنا کوئی وجود نہیں۔
- قیل و قال عقل کے موافق ہوتی ہے جبکہ حقیقت عقل سے بالاتر ہوتی ہے۔
- ذوق وجدان عقل و خرد سے بالاتر شے ہے۔
- انکسار و عجز ہی وہ منازل ہیں جن کے سر کر لینے سے انسان عروج کمال حاصل کرتا ہے جب کہ تکبر اور سرکشی انسان کو تحت الثریٰ میں دھکیل دیتے ہیں۔
- وہ علمائے باطن میں نہیں جس کی نظر سطحوں سے نیچے موجودات و ظاہر کے باطن در باطن پر پڑتی ہو۔
- تصوف ایک ایسی شے ہے جو سیکھنے سکھانے سے نہیں بلکہ محض انعام ربانی سے حاصل ہوتی ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ حمید الدین سوالی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص علم و عرفان سے محروم ہوا اُسے سجادگی کا پیرھن پہننا درست نہیں ہے اس سے رہبانیت کی بجائے شیطانیت غلبہ پاتی ہے۔
- خدا رسیدگی اس کا نام نہیں کہ اہل علم کی ناقدری کی جائے۔
- جس کے دل اور گھر میں مال و زر ہو وہ لباس تصوف پہننے کا حق دار

Marfat.com

نہیں ہے۔

- حق اور باطل ایک جگہ یکجا نہیں ہوسکتے۔
- دنیا باری تعالیٰ کی مبغوض ہے اس سے کنارہ کشی اچھی اور خدا دوستی کی علامت ہے۔
- جس کے پاس متر ہوگا وہ سانپ کے زہر سے نقصان نہیں اٹھا سکتا۔
- دنیا ہاتھ میں ہو تو دوا ہے اور دل میں ہو تو درد ہے۔
- دو پہلوانوں کے درمیان تیسرے کا کودنا محض نقصان اٹھانا ہے اور کچلا جانا ہے۔
- جو شخص تزکیہ نفس اور مجاہدہ میں زندگی گزارتا ہے دنیا اس کی غلام بن جاتی ہے۔
- صداقت عین عشق و وجدان سے حاصل ہوتا ہے۔
- فقیری چاہتے ہو تو ایسے شخص کو تلاش کرو جو سود زیاں سے مبرّا قانع اور بے فکر ہو۔
- مدد الٰہی مقررہ وقت میں غیر متوقع انداز میں اسے حاصل ہوتی ہے جو جسم و قلب سے اس کا متمنی ہو۔
- جس نے دنیا میں نیکی کی ہو گی اسے بروز قیامت وہ نیکی جنت کی شکل میں ملے گی اور برائی کرنے والے کو برائی دوزخ کی شکل میں۔
- اللہ تعالیٰ پر قانع رہنے والا کبھی بھی محتاج دنیا نہیں ہوتا۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت مولٰنا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

- انسان کو بلندی پر لے جانا مشکل ہے گرا دینا دشوار نہیں۔
- لوگوں کی جفائیں برداشت کر، نادانوں اور جاہلوں کی صحبت سے گریز کرو۔
- بہترین کلام وہ ہے جو مختصر ہو اور مدلل ہو۔
- عاقلوں نے تکلیفیں برداشت کر کے سونا چاندی زمین سے نکالا تاکہ لوگ فائدہ اٹھائیں لیکن بخیل انہیں پھر مٹی اور پتھر میں دفن کر دیتے ہیں تاکہ لوگ فائدہ نہ اٹھا سکیں۔
- انسان کو محنت کے ذریعے روٹی کمانی چاہیئے۔
- حقیقی کامیابی لگا تار محنت سے حاصل ہوتی ہے۔
- انسان کیا ہے، خلاصہ کائنات، مجموعہ اوصاف عالم، کوزے میں بند دریا ہے اور ایک مختصر سے وجود میں پورا عالم پنہاں ہے۔
- میری عمر کا حاصل بس تین باتیں ہیں۔میں خام تھا، پھر پختہ ہوگیا اور پھر جل بجھا۔
- احتیاج اکثر اوقات بہادر انسانوں کو روبا مزاج اور بزدل بنا دیتی ہے۔
- محبت، مرض سے صحت بخشتی ہے، اور قہر، رحمت میں بدل جاتا ہے۔
- جو شے بھی عدم سے وجود میں آتی ہے وہ ایک شخص کے لئے زہر ہوتی ہے اور دوسرے کے لئے شکر۔
- بیماری دل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں۔

Marfat.com

جب تو بیمار پڑتا ہے تو اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کرتا ہے۔یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ تیری بیماری نے تجھے بیدار کر کے باہوش بنادیا ہے۔

لا الہ الا اللہ کے اثر کا کیا کہنا اس سے روحانیت کا علم بلند ہوتا ہے اس کلمے کا ورد کرنے والا بلندیوں پر گامزن ہوجاتا ہے۔

جانور کھانے پینے سے موٹا ہوتا ہے آدمی کانوں کے ذریعے یعنی اپنی خوشامد سن کر موٹا ہوتا ہے۔

جو شخص اپنی خطاؤں کو معلوم کر کے ان کا اعتراف کرتا ہے وہ کمال کی طرف بہ سرعت ہوتا ہے۔

تمہاری روح کے لئے اس سے زیادہ مہلک کوئی مرض نہیں کہ تم اپنے آپ کو کامل سمجھنے لگو۔

اب سچے طالب نظر نہیں آتے اور مجاہدہ و ریاضت اور مواجب دینداری باقی نہیں رہی، زمانہ خراب ہے حقیقت کو جاننے والے نہیں رہے۔

اگر تو چاہتا ہے کہ دن کی طرح روشن ہو جائے تو اپنی ہستی کو اپنے دوست کے سامنے جلا ڈال۔

شمع بننے کے دعوے سے پروانہ بن جانا زیادہ باعث فخر ہے۔

شہوت کے سانپ کو ابتداء ہی میں مار ڈالو ورنہ تیرا یہ سانپ کسی دن اژدھا بن جائے گا۔

وسوسے کی روئی کان سے باہر نکال تاکہ تیرے کانوں میں آسمانی آوازیں آنے لگیں۔

جن کے افعال شیطان اور درندوں جیسے ہوتے ہیں کریم لوگوں کے متعلق ان کو بدگمانی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے لئے خدمت کر' خلقت کے رود قبول سے تجھ کو کچھ

Marfat.com

حاصل نہیں ہو گا۔

- جب تو کوئی غم دیکھے تو استغفار کر' غم خالق کے حکم سے آتا ہے تو اپنے کام میں لگا رہ۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

- درویشوں کی خدمت و تعظیم کرتے رہنا اور خود کو ان کے دامن سے وابستہ رکھنے سے ہی بجا آوری اور امرالٰہی کی اطاعت و قوت حاصل ہوتی ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

- بلا رہنمائی اور سرپرستی مرشد کے راہ تصوف اور بزرگی کی منزل حاصل نہیں ہوتی۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

- طمانیت قلب چاہتے ہو تو حسد سے دور رہو۔
- خودی کی تکمیل اس عبادت سے ہوتی ہے جس میں ظاہر و باطن دونوں سر بسجود ہوں۔
- وہی دل حکمت و دانش کا مخزن بن سکتا ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہو۔
- جسے لوگ مصیبت کہتے ہیں اسے محبوب (اللہ) کی طرف سے ایک عطیہ سمجھو محبت کا تقاضا یہی ہے۔
- انسان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔ خوف، امید اور محبت۔ خوف خدا گناہ سے بچاتا ہے۔ امید اطاعت پر آمادہ کرتی ہے اور محبت میں محبوب کی رضا کو دیکھنا پڑتا ہے۔
- درویش وہ ہے جو زبان آنکھ اور کانوں کو بند رکھے یعنی بری بات نہ سنے، نہ کہے اور نہ دیکھے۔
- انسانوں میں رذیل ترین وہ ہے جو کھانے پینے اور پہننے میں مشغول رہے۔
- جو سچائی جھوٹ کے مشابہہ ہو اسے اختیار مت کرو۔
- نفس کو اپنے مرتبہ کے لئے خوار نہ کرو۔
- عزت اور حشمت انصاف میں سمجھو۔
- اگر تم بزرگوں کا مرتبہ چاہتے ہو تو بادشاہوں کی اولاد سے دور رہو۔
- جب کوئی مومن بیمار ہو تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بیماری اس کے

Marfat.com

لئے رحمت ہے جو گناہوں سے اس کو پاک کرتی ہے۔

- درویش فاقے سے مرجاتے ہیں مگر لذت نفس کے لئے قرض نہیں لیتے۔
- جس دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہتا ہے وہ دل زندہ ہے اور شیطانی خواہشات اس پر غلبہ نہیں پاسکتیں۔
- زکوٰۃ تین قسموں کی ہے۔

(۱)۔ شریعت کی۔

(۲)۔ طریقت کی۔

(۳)۔ حقیقت کی۔

- وہ شے بیچنے کی کوشش نہ کرو جسے لوگ خریدنے کی خواہش نہ کریں۔
- اچھائی کرنے کے لئے ہمیشہ کسی بہانے کی تلاش میں رہو۔
- دوسروں سے اچھائی کرتے رہو سوچو کہ تم اپنی ذات سے اچھائی کر رہے ہو۔
- کسی سے اس طرح جھگڑا نہ کرو کہ مصالحت کی گنجائش ہی نہ رہے۔
- مہمانوں کی خدمت کے لئے اسراف بے جا نہ کرو۔
- اگر دو آدمی بھی ہوں تو نماز جماعت کے ساتھ ادا کرو۔
- اللہ تعالیٰ کو اس بات سے شرم آتی ہے کہ بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ اس ہاتھ کو خالی لٹا دے۔
- اپنی سرگرمیوں کو لوگوں کی سردکلامی کی وجہ سے ترک نہ کرو۔
- جب فقیر لباس پہنتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ اس نے کفن پہن لیا۔
- قرآن پاک کی تلاوت سے بہتر اور افضل کوئی عبادت نہیں۔
- جیسا تو ہے ویسا ہی نظر آ ورنہ اصلیت خود بخود ظاہر ہوجائے گی۔
- جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے وہ اسراف کرتے ہیں۔

Marfat.com

- فقیر کے مسکن کے سوا اور کوئی ٹھکانہ نہیں کر سکتا۔
- جذبات حق میں سے ایک جذبہ دونوں جہانوں کی عبادت سے بہتر ہے۔
- پیر مشاطہ کی مانند ہوتا ہے یعنی جس طرح مشاطہ دلہن کو بناتی و سنوارتی ہے اسی طرح پیر اپنے مرید کے اخلاق و عادات کو سنوارتا ہے۔
- احمق کو زندہ مت سمجھو۔
- ہر کسی کی روٹی نہ کھا بلکہ ہر شخص کو اپنی روٹی کھلا۔
- گناہ پر کبھی فخر نہ کرو۔
- آرائش کے پیچھے نہ پڑ۔
- اہل دولت کے پاس بیٹھے تو دین کو نہ بھول۔
- ہنر ذلت سے سیکھو یعنی ہنر سیکھنے میں ذلت اٹھانا پڑے تو اٹھالو۔
- دشمن کی دشمنی اس سے مشورہ کرنے میں ٹوٹ جاتی ہے۔
- کوئی مصیبت خدا کی طرف سے آئے تو ہراساں نہ ہو۔
- عاقل نما نادان سے پرہیز کر۔
- انسان کی معراج اس کے احسن احساسات و نظریات و عملیات پر مبنی ہے۔
- انسان کی عظمت کا اندازہ اس کے قول و فعل سے باآسانی لگایا جاسکتا ہے۔
- جب کوئی کم علم بحث کرے تو فقیر پر لازم ہے کہ اس سے بحث نہ کرے بلکہ احتراز کرے۔
- باادب شاگرد ہی ہمیشہ علم سے پورا پورا مستفیض ہوتا ہے۔
- جس نے علم پڑھ کر بھلایا وہ بدنصیب ہے۔
- جس نے حقیقت کو جھٹلایا وہ کبھی راہ راست پر نہ آسکے گا وہ ہمیشہ راہ

Marfat.com

گمراہی پر گامزن رہے گا اور کتے کی موت مرے گا۔

- ناکامی کا دن مردوں کے لئے شب معراج ہے۔
- صوفی وہ جس سے ہر شے صاف ہوجائے اور خود اس کو کوئی آلودہ نہ کر سکے۔
- یہ ممکن نہیں کہ جیسی صحبت میں بیٹھے ویسا نہ بنے۔
- وہ تجھ سے خوف کھاتا ہے تو اس سے ہر وقت ڈرتا رہ۔
- اپنے نیک و بد پوشیدہ رکھو۔
- وقت کو کوئی بدل نہیں۔
- درویش فاقہ سے مر جائیں مگر نفس کے لئے ہرگز قرض نہ لیں۔
- عورتوں کو اسلامی اقدار کا پابند ہونا لازمی ہے کیونکہ معاشرہ کی بنیاد و فلاح اسی سے ہوتی ہے۔
- وہ لوگ جو دوسروں کے سہارے جینے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ تساہل پرست، کم ظرف اور مایوس ہوتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل سے معاملہ درست رکھنا چاہیے وہ جب دیتا ہے اسے کوئی نہیں چھین سکتا اور جب وہ لے لیتا ہے تو کوئی دلا نہیں سکتا۔
- جو شخص تمام دنیا کو دشمن بنانا چاہے تکبر اختیار کرے جو اپنی عزت و اعتبار گنوانا چاہے تو غمازی و دروغ گوئی اختیار کرے۔
- درویش کو چاہیئے کہ ظاہری تزئین وآرائش میں کوشش نہ کرے اور دینوی عزت کے لئے خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے قدر نہ بنائے۔
- سائل کو ہرگز نہ جھڑکو جو میسر ہو دے دو نہ ہو تو نرمی سے منع کر دے برا بھلا نہ کہے۔
- دشمن کے ساتھ دوستی سے اس سے بے خوف نہ رہنا چاہیئے جیسا کہ نفس و شیطان ہے جو تجھ سے ڈرے تو بھی ڈرتا رہ۔

Marfat.com

- اہل اللہ تعالیٰ عزوجل کی صحبت غنیمت سمجھو اور ان کے ملفوظات اور سیرتوں کا مطالعہ کرتا رہ۔ مردان خدا جہاں بھی ہیں وہیں کعبہ اور وہیں بیت المقدس و عرش و کرسی ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ عزوجل نے پیدا کیا ہے سب ان کے پیش نظر رہتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

- دُعا کے وقت کسی گناہ یا اطاعت کا خیال دل میں لانے کی بجائے خدا کی رحمت پر نظر رکھنی چاہیئے۔
- انسانی زندگی کا سب سے بہتر مصرف یہ ہے کہ ہر وقت اپنے پیدا کرنے والے کی یاد میں محو رہے۔
- حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ رکھنی چاہیئے۔
- آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کی نگاہ میں تمام مخلوق مجھر سے بھی کم حقیت معلوم نہ ہو۔
- جو شخص راہ محبت و معرفت میں کامل ہے اس سے عالم باطن و ظاہر میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور نہ پوشیدہ رہتی ہے۔
- ہمسائے کا حق اس قدر ہے جس قدر کہ ماں باپ کا حق ہے۔
- درجہ علم سے بلند تر کوئی درجہ نہیں۔
- توبہ تین قسم کی ہوتی ہے یعنی حال، ماضی اور مستقبل۔

Marfat.com

- معرفت کا نشان یہ ہے کہ اس میں خاموشی بہت ہو اگر کسی وقت بات کرے تو بقدر ضرورت کرے۔
- درویش کے دل میں زمین کی سی وسعت اور سورج کی تواضع ہونی چاہیئے۔
- جو تائب ہوتا ہے اسے اطاعت سے پورا ذوق حاصل ہوتا ہے اور جو پھر گناہ میں مشغول ہوتا ہے اسے اطاعت سے ذوق حاصل نہیں ہوتا۔
- ماں باپ کی شفقت و رحمت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور والدین کا قہر اللہ تعالیٰ کا قہر ہے جس فرزند سے والدین راضی نہیں اس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں۔
- سالک میں عجز وانکساری، تسلیم و رضا، خوف و رجا اور صبر وشکر کے اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔
- دنیا ایسی چیز نہیں ہے جس کو دوست رکھا جائے یا اسے یاد کیا جائے۔
- درویشوں کو بادشاہوں سے کیا کام ہوسکتا ہے۔
- جس نے صلحاء و بزرگوں کا ذکر سنا ہے اس کے دل میں محبت اللہ تعالیٰ زیادہ ہوجاتی ہے ہمت بڑھتی ہے اور اطاعت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- جس کے سید (سردار) حضور ﷺ ہوں اس کو طعام و دنیا سے کیا کام۔
- درویش دوست اور دشمن دونوں کا دوست ہوتا ہے۔
- درویشوں کا راستہ عوام کے راستوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔
- نماز و روزہ توام ہے۔
- زندگی تو عبادت وہی یادِ حق سے ہے۔

Marfat.com

- جو کچھ مردان خدا کرتے ہیں خدا کے لئے کرتے ہیں ان کی نیت سب حق کے لئے ہوتی ہے۔
- قیامت کے بازار میں دلوں کو راحت پہنچانے سے زیادہ کسی چیز کی قدر نہ ہو گی۔
- سماجی نظام چونکہ ہمیشہ تبدیل ہوتا رہتا ہے اس لئے انسان کا اخلاقی ضابطہ بھی اس کے ساتھ بدل جاتا ہے۔
- اس دنیا میں کامیابی کے الفاظ اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہوتے جب تک انسان خدمت خلق کو اس طرح اپنی زندگی کا مقصد نہ بنائے کہ برائی کا خیال ہی اس کے دل میں نہ آئے۔
- برا کہنا برا ہے مگر چاہنا اس سے بھی برا ہے۔
- غصہ کے پی جانے سے بہتر ہے کہ معاف کردو کیونکہ جو شخص غصہ پی جائے اور معاف نہ کرے تو ممکن ہے کہ اس کے دل میں کینہ جڑ پکڑ جائے۔
- اصحاب طریقت اور ارباب حقیقت کا اس باب میں اتفاق ہے کہ انسان کی پیدائش کا اہم مطلوب و مقصد محبت خدا تعالیٰ ہے۔
- کسی کی دل آزاری نہ کربلکہ دوسروں کے دکھ درد میں برابر برابر شریک ہوجا۔
- کچھ ملے تو جمع نہ کر نہ ملے تو فکر نہ کر، خدا ضرور دے گا۔
- کسی کی برائی نہ کرو، قرض نہ لو، جفا کے بدلے عطا کرو ایسا کرو گے تو بادشاہ تمہارے در پر آئیں گے۔
- فقر و فاقہ رحمت الٰہی ہے جس رات فقیر بھوکا سویا وہ شب اس کی شب معراج ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ

- مومن کامل وہ ہے جس کی دوستی خدا سے ہو اور دوستی بھی ایسی کہ اس پر اولاد کی محبت بھی غالب نہ آسکے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

- ہر بڑے آدمی کے پیچھے حاسدوں کا ہجوم رہتا ہے اس لئے ان سے ہوشیار رہو اور اللہ تعالیٰ عزوجل کو یاد کرتے رہو تا کہ حفاظت میں رہ سکو۔
- صبر کی تعریف یہ ہے کہ آفات سماوی کو خاموشی سے برداشت کیا جائے اور حرف شکایت زبان پر نہ لایا جائے۔
- جس نفس میں تھوڑی سی خود پسندی آجائے وہ ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

- مرشد کی ذرا بھر نافرمانی عتاب الٰہی کا باعث ہے۔
- اصلی جنونی وہ ہے جو اپنے آپ اور اپنے گرود پیش میں بے خبر راہ حق میں محو ہو۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

- شریعت بھی کیا شے ہے حضوری سے دربار میں لے آتی ہے۔
- ایک دل میں دو کو جگہ دینا ممکن نہیں۔
- جاہل اورلالچی صوفی شیطان کا مسخرہ ہے۔
- جو فقیر امیروں کے دروازے پر جاتا ہے وہ مکار ہے۔
- رات کو سوتے وقت سوچنا چاہیئے کہ آج کتنے نیک کام کئے ہیں۔
- اضطراب کی حالت میں دُعا ہی کام کی شے ہے اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور دُعا مانگو۔
- راہبر وہی ہے جو اس قدر طاقت رکھتا ہو کہ وہ طالب ہدایت کی کمزوریوں کو اپنی باطنی قوت سے دور کر دے۔
- ترک دنیا سے مراد ترک مکروہات دنیا ہے۔
- اگر باعظمت بننا چاہتے ہو تو سادہ اور حق پرستی کی زندگی اختیار کرو۔

Marfat.com

- استغراق یہ ہے کہ اس میں بجز اللہ تعالیٰ عزوجل کے غیر کا نشان بھی نہ ہو۔
- بے وقوف انسان یہ نہیں جانتا کہ اس کا جسم گنے کی مانند ہے جس طرح گنے کے اندر مٹھاس ہوتی ہے اسی طرح انسان کے اندر بھی روحانی مٹھاس موجود ہے ریاضت و مجاہدات کے ذریعے اپنے اندر لطافت پیدا کر کے نورِ عرفان کی شیرینی حاصل کرنی چاہیئے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ محمود نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

- راتوں کو بیدار رہو اس لئے کہ نزول انوار اکثر راتوں میں ہی ہوا کرتا ہے۔
- جو اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتا ہے اسے اطاعت میں لذت حاصل ہوتی ہے۔
- اگر دنیا ہی مطلوب ہے تو پارسائی اختیار کرو اس لئے کہ تقویٰ کے ساتھ رزق متعلق ہے۔
- علم سے مراد عمل ہے جیسے وضو سے مقصود نماز ہے اسی طرح علم سے مراد عمل ہے۔
- اگر دنیا میں خیر کی نیت ہو تو وہ فی الحقیقت طلب آخرت ہے۔
- زندگی کا رائگاں کرنے والے کبھی بھی محسن انسانیت نہیں ہو سکتے ان سے کنارہ ہی بہتر ہے۔
- خود کو اس قدر مضبوط کر لو کہ نیزہ و تلوار کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔

Marfat.com

- استقامت پذیر رہ کیونکہ منزل مقصود قریب ہے۔
- ہر سو اندھیرا ہے تو روشنی پھیلا۔
- ظلمت کب کسی کو معاف کرتی ہے تو راہ استقامت پکڑ۔
- جب کوئی خار کسی کے پاؤں میں چبھے یا چیونٹی کاٹے تو یہ سمجھے یہ میرے عمل کی سزا ہے۔
- مرشد کی اطاعت کرنے سے جو ادب مرید کو حاصل ہوتا ہے اس کی قدرو منزلت سب دولت سے افضل ترین ہے۔
- دنیا میں ظلمت کے سوا اور کیا ہے؟ اس لئے طالب صادق کو ہمت سے تاریکی کو روشنی میں تبدیل کرنا چاہیئے۔
- خدا پر کامل بھروسہ کرنے والے کبھی خوف زدہ نہیں رہتے۔
- بغیر عبادت اور نیکی کے آخرت میں ثواب و جنت کی خواہش حماقت ہے۔
- جو لوگ مطلوب کی قدر نہیں کرتے اس کے لئے سخت اور دشوار مجاہدے اختیار نہیں کرتے اگر مطلوب کی قدر جانتے تو ان میں دشوار مجاہدہ بھی آسان ہوتا۔
- دل تمام اعضائے جسمانی پر حکومت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ دل کا قبلہ ہے اگر دل ہی اپنے قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو گا تو دوسرے اعضاء جو اس کے تابع ہیں کیسے متوجہ ہوں گے۔
- راہ حق میں لڑنے والے غازی اور راہ حق کو جیتنے والے فاتح اور اس راہ میں مرنے والے شہید ہوتے ہیں۔
- اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں اعمال جوارح اور اعمال قلب جس میں عمل قلب مراقبہ کہلاتا ہے۔
- صاحب وقت وہ ہے جو وقت کو غنیمت جان کر نماز و تلاوت میں

Marfat.com

مشغول رہتا ہے اور وقت کو ہاتھ سے کبھی نہ گنوائے۔

- صاحبِ مال وہ ہے جو حفظ اوقات میں محکم ہو جائے اور محنت کرتا رہے۔
- صاحب انفاس وہ ہے کہ جو اس کے منہ سے نکلے اللہ تعالیٰ عزوجل فوراً پورا کر دے۔
- محبت وہ آدمی ہے کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کریں یا آگ میں جلائیں تو دم نہ مارے بلکہ اسی حال میں ثابت قدم رہے۔
- ہر تکلیف اور مصیبت میں بھی مرشد کے حکم کی بجا آوری لازمی جانو تو تبھی مقام ولایت پا سکتے ہو۔
- چراغ بغیر اذیت اور تکلیف برداشت کئے کبھی دنیا کو روشنی نہیں پہنچا سکتا۔
- اگر کوئی تمہیں شدید تکلیف بھی پہنچائے تو اس کے حق میں کبھی بھی بددُعا نہ کرو ورنہ مزید تکلیف اٹھاؤ گے۔

☆ ☆

حضرت شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

- جب انسان کی عمر ختم ہو جاتی ہے تو اس کی قضا کے لمحات آجاتے ہیں تب اس کی ہونی کو کوئی بھی نہیں ٹال سکتا۔
- غصہ ایک ایسی شے ہے جو انسان کو برباد کر دیتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

- خدا تجھ پر رحم کرے تو اس کی مخلوق پر رحم کر۔
- عقل سے بہتر ہمارا کوئی رفیق نہیں۔
- کاش! لوگ اپنے حق پر راضی رہیں اور انصاف انہیں عزیز ہو جائے۔
- جب نیک اور بدسب گزر جاتے ہیں تو بہتر ہے کہ تیسرا نام نیکی سے زندہ رہے۔
- بڑا آدمی وہ ہے جس کی آواز سینکڑوں ہزاروں تک پہنچتی ہے اور اس سے بھی بڑا وہ ہے جس کی آواز لاکھوں کروڑوں تک پہنچتی ہے اور دنیا میں سب سے بڑا وہ ہے جس کی آواز تمام بنی نوع انسان تک پہنچتی ہے جس کا پیام جس قدر سادہ الفاظ میں ہوگا اسی قدر زیادہ انسانوں تک پہنچے گا۔
- پھول سو پردوں میں بھی پوشیدہ ہو تو اپنی خوشبو کی وجہ سے پوشیدہ نہیں رہتا۔
- جمال مطلق کی تاب پیغمبر بھی نہیں لاسکتے اور حقیقت تک پہنچنے والی نگاہ مجازی جلووں میں گم نہیں ہوتی۔
- عاشق کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایک قدم اپنی جان پر اور دوسرا قدم محبوب کے کوچے میں ہو۔
- جب تک سر کندھوں پر ہوتا ہے دیدار یار نصیب نہیں ہوتا۔
- بادشاہ کا ڈھول اندر سے خالی ہوتا ہے جو شور بہت مچاتا ہے جبکہ وہ شخص جو پانی کے گھونٹ اور روکھی سوکھی پر قناعت کر جائے وہی زمین

Marfat.com

اور سمندر دونوں کا بادشاہ ہوتا ہے۔

- نفس کو غلام بنانا بہتر ہے نہ کہ خود نفس کے غلام بن جائے۔
- سالک وہی ہے جو راہِ طریقت پر چلتے ہوئے شروع میں اپنے آپ کو سمندر میں پانی کے ایک قطرے کی مانند جانے اور جب اسے فنا کا مقام حاصل ہو جائے تو اس کے مرداید ہونے کی صفت ختم ہو جائے۔
- بے صبرا نہ بن' رزاق تمہارا نگہبان ہے اور خود ہی تیرے پاس تیرا رزق بہم پہنچائے گا۔
- جس کے اوپر خدا کی طرف سے نگاہ ہو جائے تو پھر کسی شے کی کمی نہیں رہتی۔
- مرید کو جملہ ولائت و اعزاز مرشد کے قدموں کی بدولت حاصل ہوتے ہیں اس لئے در مرشد چھوڑنے والا ناکام و ذلیل ہوتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت بندہ نواز سیّد محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

- ہمیشہ یہی دُعا کرو کہ خدا ان باتوں سے بچائے جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے اور کجروی، الغزش اور خطا سے اپنی پناہ میں رکھے۔
- دنیا کے دم بھر کے مزہ کی خاطر گناہوں میں مبتلا ہونا عقل و شعور کے منافی ہے۔
- گناہوں سے پرہیز کیا جائے تو دین و دنیا میں مزے ہی مزے ہیں۔

Marfat.com

- قیامت آنے والی ہے اور کھوٹا، کھرا، غافل، محتاط سب ظاہر ہوجائیں گے۔
- خدائے ذوالجلال نے دنیا کو دارالامتحان بنایا ہے۔
- اب سچے طالب نظر نہیں آتے اور مجاہدہ و ریاضت اور دینداری باقی نہیں رہی زمانہ خراب ہے حقیقت کو جاننے والے نہیں رہے۔
- مشاہدہ کے انوار کا قیام ظہور ذات میں ہے۔
- غور کرو جب خدا تعالیٰ سب پر چھا گیا تو کونین کا وجود کہاں رہا کونین اس میں فنا اور گم ہو گئے۔
- اللہ تعالیٰ آسمان و زمین اور ہر شے کا اجالا اور ہر شے پر محیط ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے خوف اور موت سے بے خوفی مسلمان کا طرہ امتیاز ہے۔
- ہر کام کا بدلہ ملتا ہے اچھے کام کے بدلہ کو جزا اور برے کام کے بدلہ کو سزا کہتے ہیں۔
- دنیا حوادثات کی آماجگاہ ہے۔
- اچھے لوگوں کا طور طریقہ اچھے کام کرنا ہے اور اچھے کاموں ہی کو اعمال حسنہ یا اعمال خیر کہتے ہیں۔
- اپنی حاجت پر دوسروں کی ضروریات کو مقدم رکھنا چاہیئے۔
- غلام کی بداخلاقی سے آقا کی خوش اخلاقی پر کوئی حرف نہیں آتا۔
- جس کام میں شرعی حیثیت سے ریاکاری نظر آئے اس سے فوراً علیحدگی اختیار کی جائے۔
- ترک دنیا مسلمانوں کا کام نہیں۔
- بندہ کو چاہیئے کہ غفلت کو راہ نہ دے ورنہ دشمن کے پھندے میں پھنس جائے گا۔

Marfat.com

- لوگوں کی نظر عمل پر رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر نیت پر اس لئے ہر آدمی کو چاہیئے کہ نیت اچھی رکھے بدنیتی کی وجہ سے کام پورا نہیں ہوتا اور نیک نیتی اور خلوص سے جو کام کیا جائے وہ مکمل طور پر درست ہوتا ہے۔
- صوفیا کے لئے خواب مانند آگاہی ہوتا ہے جس سے وہ سر الٰہی تک جا پہنچتے ہیں۔
- خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر کوئی اختیار نہیں۔
- عشق کی دو آفات ہیں۔

(۱)۔ عاشق بہت جدوجہد کرتا ہے لیکن مطلوب کو نہیں دیکھتا یہاں تک کہ اس کا حصول ناممکن سمجھ لیتا ہے اور ناامید ہو جاتا ہے۔

(۲)۔ محبوب کا وصل نصیب ہونے سے فارغ ہو جاتا ہے اور لذت وصال کھو بیٹھتا ہے۔

- مطلوب پانا چاہتے ہو تو درد درماں کے خوگر بنو۔
- اللہ تعالیٰ جس بندے کو درد اور تکلیف دیتے ہیں اس کے گناہوں کا کفارہ بھی اس تکلیف کے ذریعے کر دیتے ہیں اس لئے تکلیف اور درد نعمت الٰہیہ ہیں۔
- صوفی وہ ہے جو کتاب و سنت کے ہر جزئیات پر قولاً و فعلاً اور حالاً عمل کرے دنیا کی محبت اور خلق کے تعلقات کو دل سے کامل طور پر دور کرے۔
- صوفی طالب کا دل تمام کثافتوں اور غلاظتوں سے پاک ہو کر محبت اور عشق الٰہی سے معمور ہوتا ہے۔

Marfat.com

- اللہ تعالیٰ جن بندوں کو مقرب جانتا ہے ان کو کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا رکھتا ہے تاکہ وہ تکالیف و ابتلاء میں بھی حق بندگی ادا کرکے فرشتوں سے آگے نکل جائے۔
- ذوق و راحت جو میسر آئے اسے غنیمت جانو۔
- وضو کو ہر حالت میں قائم رکھو حضوری الٰہی سے مشرف رہو گے۔
- بہت زیادہ نفل نماز پڑھنے سے مراقبہ زیادہ بہتر ہے۔
- انسان کی خلقت کا مدعا عبادت الٰہی کو بجا لانا اور معرفت الٰہی کا حاصل کرنا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت میر سیّد نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے عورت کی حفاظت نہیں کی گویا اس نے شیطان کو خود دعوت گناہ دی۔
- درویشی سے پیار ہے تو شاہوں سے ملنے سے گریز کرو۔
- بادشاہ کو فقیر اور فقیر کو بادشاہ کی صحبت سے گریز کرنا چاہیئے ورنہ کوئی نہ کوئی کسی ایک کی صحبت کا شکار ہو کر اپنی عزت نفس کھو بیٹھے گا۔
- تصوف نیک خوئی کا نام ہے نفس امّارہ اور حرص و ہوا کی غلامی سے آزادی پانا ہے۔
- تصوف باطل کے مقابلے میں جرأت و مردانگی دکھانا اور دنیاوی تکلفات سے بے نیاز رہنا اور اسرار کی محفلوں سے کنارہ کشی کرنا ہے۔

Marfat.com

اگر علم و عرفان کے بحرِ ذخار بننا چاہتے ہو تو کسی درویش کی جبہ سائی حاصل کرو۔

☆ ☆

حضرت حاجی میر سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

دنیا داروں سے الگ تھلگ رہنے ہی میں عافیت ہے۔

☆ ☆

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

جو راہ الٰہی کا راہی بنا آبادیاں اس کے لئے زنجیر بن گئیں۔

عشق الٰہی مانند آتش زدہ لکڑی ہوتی ہے جو خشک و تر ہر شے کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

نور الٰہی ایک ایسی روشنی ہے جو اندھیروں کو دور کرتی ہے اور انسان کو تاریکی سے اجالے میں لاتی ہے۔

ولی وہ ہے جو دنیا کے سامنے بظاہر نیند میں لیکن بباطن وہ دید الٰہی کی خاطر جاگ رہا ہو۔

ہر بشر اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہے جس نے وسیلہ محمد ﷺ کے ذریعہ اس سے استعانت مانگی اس کا کشکول کبھی خالی نہ رہا۔

جس نے اپنے باطن کے مطابق اپنا ظاہر درست کیا وہی بارگاہ الٰہی

Marfat.com

میں مقبول ہوا۔

- علم کی افادیت یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ ریاکاری اور منافقت سے دور رہا جائے۔
- حق بات کی قدر کرو اور جس سے سنو اس پر عمل کرو۔
- تھوڑے کام میں بھی نیت خالص باعث حصول خیرو برکت ہوتی ہے۔
- دنیا دریا ہے اور آخرت کنارا اور اس کا حصول تقویٰ کے بیڑے پر سوار ہوئے بغیر ممکن نہیں۔
- بلا حاجت اور ضرورت کے زبان سے کچھ کہنا اپنے آپ کو رسوائی سے دوچار کرنا ہے۔
- جاہلوں سے صحبت صبر جمیل سے کرو تاکہ ان کے فتنہ سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہو۔
- ولی کامل وہ ہے جو زبان سے بری بات نہ نکالے کان سے بری بات نہ سنے، آنکھ سے بری شے کو نہ دیکھے اور پاؤں سے بری جگہ کا قصد نہ کرے اور دل سے اللہ تعالیٰ کی یاد کو محو نہ کرے۔
- بدخلقی سے پرہیز اس طرح کرو جس طرح لقمہ حرام سے بچتے ہو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل سے اس کے فضل اور مدد کے طالب رہو سارے جہان کی خوشیاں پاؤ گے۔
- فقراء کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والا خود ذلیل ہوتا ہے۔
- جس نے مصیبت و ابتلاء میں صبر سے کام لیا وہی قابل عزت ٹھہرا۔
- خواہشات بے جا سے آزادی ہی حقیقی ملکیت ہے۔
- وصال الٰہی سے اس وقت تک ہمکنار نہیں ہو سکتے جب تک حجاب نفس سے چھٹکارا نہ پاؤ گے۔

Marfat.com

- عبادت حقیقی معنوں میں وہ عمل ہے جو انسان کو خدا کا ہم آہنگ بنا دے۔
- صوفی اس وقت تک صاف نہیں ہوتا جب تک جام توحید نوش نہ کرے۔
- رات عاشقوں کی محرم راز ہوتی ہے اس لئے عاشق اس کے لئے تڑپتے رہتے ہیں۔
- جب تک تو عشق کی آگ میں نہ جلے گا تیرے اندر سے عود کی خوشبو نہ آئے گی۔

☆.....☆.....☆

حضرت میاں میر المعروف میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے حق تعالیٰ کا سہارا لیا اسے کسی ماوئی شے کے سہارے کی ضرورت نہیں۔
- خاطر کے لئے خطرہ لازمی ہے جسے خاطر (دل) ہی نہیں اسے خطرہ کہاں۔
- مرشد وہ ہے جو مرید کے باطن کو ماسوئی اللہ تعالیٰ سے پاک کر دے۔
- حق کی طلب آسان یہ ہے جب تک تم اس کی طلب میں یگانہ نہ ہو جاؤ گے اسے نہیں پا سکو گے۔
- دل میں دو شے کبھی اکٹھی نہیں سما سکتیں کیونکہ دل ایک ہے اور ایک ہی شے سہار سکتا ہے۔

Marfat.com

- جو لالچی ہیں وہ جلدی ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور ان کے لالچ کا شعلہ حسن کے شعلے کی طرح فرو ہو جاتا ہے۔
- جس کا اللہ تعالیٰ ہو وہ فقیر نہیں بلکہ فقیر وہ ہیں جن کا ماسوا اللہ تعالیٰ کوئی اور رازق ہو۔
- اعضاء پر شفقت یہ ہے کہ ان سے کوئی فعل ناجائز خلافِ شرع ظہور میں نہ آئے اور دنیاوی لذتوں سے آسودہ نہ ہوں تاکہ وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار نہ ہوں۔
- صوفی وہ ہے جس کی نظر میں پتھر اور جواہر یکساں ہو۔
- بے خطر نماز وہ ہوتی ہے کہ نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا کسی اور شے کا خیال نہ آئے۔
- نماز کی درستگی کے لئے دل کی حضوری لازم ہے۔
- صوفی کامل اس وقت ہوتا ہے جب اس کا دل خطرے سے پاک ہو جائے اور کوئی شے اسے ضرر نہ پہنچا سکے۔
- تصوف اس بات کا نام ہے کہ ایک گھڑی بے تیمار (بغیر دیدار کے دیکھنا) بیٹھا جائے۔
- جب دل کی آنکھیں صاف اور روشن ہوں تو ظاہری آنکھوں کو بند کئے بغیر بھی عالم ملکوت کا مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہے۔
- عارف کی دلی آنکھیں دونوں جہان اور ان کی چیزوں کو دیکھتی ہیں اور تمام جہان اس کی آنکھوں میں نہ ختم ہونے والی رات کی طرح دکھائی دیتا ہے۔
- لباس ایسا ہونا چاہیئے کہ جس سے کوئی شخص یہ نہ پہچان سکے کہ یہ فقیر ہے یا نہیں۔
- جس نے حق تعالیٰ کا سہارا لیا اسے کسی ماوٰی شے کے سہارے کی

Marfat.com

ضرورت نہیں۔

- بدبختی کی یہ علامت ہے کہ تجھے علم تو دیا جائے لیکن اس پر عمل کی توفیق نہ دے۔
- لمبی امید یہ ہے کہ جو خواہش اور آرزو جوانی میں ہو وہ بڑھاپے میں حرص کی حد تک بڑھ جائے۔
- جب تک طاقت شریعت ظاہر کے حفظ مراتب کی کوشش نہ کرے گا تب تک طریقت تک نہ پہنچ پائے گا۔
- طریقت بری خصلتوں سے باطن کو پاک کرنے اور مرتبہ حقیقت کے ادراک کو پانا ہے۔
- حقیقت کیا ہے یہ وجود کو فانی بنانا، دل کو ماسوئی اللہ تعالیٰ سے خالی کرنا، درجہ قرب کے وصول کا ذریعہ بنانا۔
- انسان تین چیزوں نفس، دل اور روح کا مجموعہ ہے ان میں سے ہر شے کی اصلاح خاص شے ہوتی ہے۔
- نفس کی اصلاح شریعت سے، دل کی طریقت سے اور روح کی حقیقت سے ہوتی ہے۔
- جس طرح نماز بغیر ادا کئے ارکان درست نہیں ہوتی اس طرح دُعا بھی ارکان دُعا کی ادائیگی کے قبول نہیں ہوتی۔
- بدی کرنے والا اگر اپنے کیے پر پشیمان نہیں ہوتا تو وہ کبھی بدی کو نہیں چھوڑ سکتا۔
- بازاروں میں ہمیشہ تنہا چلو، تاکہ یاد الٰہی میں مشغول رہ سکو۔
- حضوری قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی (یعنی نماز میں ہر لحہ یہ دھیان رہنا چاہیئے ہم اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور ہیں)
- جس کا اللہ تعالیٰ کے رازق ہونے پر ایمان ہو، وہ کبھی مفلس نہیں

Marfat.com

ہوتا۔

- دل سے دنیا کی محبت نکال دینا بہت بڑا مجاہدہ ہے۔
- مراتب سلوک میں پہلا مرتبہ شریعت کی پابندی ہے۔
- اولیاء اللہ کی موت ان کے نفس کی موت ہوتی ہے، نفس کی موت کے بعد انہیں ابدالآباد کی زندگی حاصل ہوتی ہے۔
- ہر آدمی تین چیزوں کا مجموعہ ہے یعنی:۔
  (۱)۔ نفس
  (۲)۔ دل
  (۳)۔ روح
- ہر ایک کی اصلاح تین چیزوں سے ہوتی ہے۔
  (۱)۔ اصلاح نفس، شریعت کی پیروی سے۔
  (۲)۔ اصلاح دل، طریقت کے فرائض ادا کرنے سے۔
  (۳)۔ روح حقیقت کے مرتبوں کی حفاظت سے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ بہلول رحمۃ اللہ علیہ

- جو حق داروں کا حق ادا نہیں کرتا وہ اپنے نفس کا بھی حق ادا نہیں کرتا۔
- جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا نام ابرار کی فہرست میں مندرج ہو تو اسے اپنا مال راہ مولا میں خرچ کرنا چاہیئے اور اپنے حسن و جمال کو حرام مال سے بچائے۔

Marfat.com

- بھوکے رہا کرو کیونکہ بھوک تقویٰ کی علامت ہے۔
- وہ شخص عزت نہیں پاسکتا جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور عاجزی اور انکساری اختیار نہ کرے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل سے کچھ مال و دولت، حسن و خوبصورتی اور حکومت پانے کے باوصف ان تینوں کا حق ادا نہ کرے وہ ریاکار ہے۔
- حقیقی حسن و جمال وہ ہے جس پر گناہ کا دھبہ نہ لگا ہو۔
- جو حقداروں کو ان کا حق ادا نہیں کرتا وہ ظالم ہے۔
- غریب کی دو وقت کی روٹی کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ عزوجل اسی طرح ہے جس طرح امیر کے ٹھاٹ کا۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

- بادشاہان وقت کی دولت کو پائے حقارت سے ٹھکرا دو اور نان جویں پر گزر بسر کرنا باعث فخر سمجھو۔
- خلق میں عزت کے خواہاں ہو تو فقراء و مساکین کی خدمت اختیار کرو۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

- ندی نالے اور دریا کے پانی بہنے میں غل اور شور ہوتا ہے لیکن جب سمندر میں جر کر ملتا ہے تو آواز باقی نہیں رہتی اس پر سالک کی منزلوں کو قیاس کرنا چاہیئے۔
- گناہ کرنے سے اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا اپنے کسی بھائی کو بے عزت اور حقیر سمجھنے سے ہوتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

- درویشی پردہ پوشی کا نام ہے۔
- دنیا والوں کی صحبت فقیر کے دل کو پریشان کر دیتی ہے۔
- دنیا کی حرص، غم فروا، حسد و بغض اور حب جاہ جس دل میں ہو وہاں حکمت قرار نہیں پکڑتی۔
- جو بلا دوست کی جانب سے نازل ہو اس کو صبر کے ساتھ برداشت کیا جائے۔
- جس کی آنکھ میں عشق کا سرمہ لگا ہو اس کی نظر میں عرش سے تخت تک کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔
- خدا کا خوف بے ادب بندوں کے لئے تازیانہ ہے تاکہ وہ اس کے

Marfat.com

سبب گناہوں سے بچے رہیں اور نیک راستہ پر قائم رہیں۔

- جس چیز کا علم بندہ کو نہیں وہ خدا جانتا ہے۔
- بدی کا بدلہ اچھائی سے اور اچھائی کا بدلہ اچھائی سے دیں یہی شان اخلاق ہے۔
- دنیا میں ہر شے فانی ہے تو جس سے پیار کرتا ہے وہ بھی فانی ہے پس لافانی سے پیار کرنا سیکھ۔
- زندگی اتنی نازک، کٹھن ہو رہی ہے کہ کم ظرف و کم عقل کا بسیرا مشکل ہے۔
- جو عالم غیب میں ہے سب کچھ خدا جانتا ہے۔
- ہمیشہ سچ کا ساتھ دو سچ تمہارا ساتھ دے گا۔
- برائی کو جبر سے دبا تا کہ تیرا بھی بھلا ہو۔
- اپنے آپ کو غلط فہمیوں کا شکار نہ کر کیونکہ اس سے زندگی اجیرن ہوگی۔
- دنیا کی شان و شوکت ایک تماشہ ہے جو ناپائیدار ہے اور پانی کے بلبلہ سے بھی کم تر وقت رکھتی ہے۔
- دنیا کے تمام لوازمات عارضی ہیں مومن کی شان نہیں ہے کہ اسی پر اکتفا کر کے بیٹھا رہے۔
- موت کو بھولنے والا کبھی بھی کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا۔
- شب و روز کے نشیب و فراز اتنے کٹھن نہیں ہوتے جتنے راہ حق پر۔
- عدل وانصاف برقرار رکھنا مومن کی شان ہے کیونکہ خدا بھی عدل و انصاف کو روا رکھتا ہے۔
- امیروں کی محفل سے بچ اور اپنی مستی میں مگن رہو۔
- امیروں کو ان کے ظرف کے مطابق نواز اور ان سے دور رہو۔
- غریب پروری کو مقدم جان کیونکہ یہی بات تمام عبادات کی جڑ بھی

Marfat.com

ہے۔

- خدا اپنے فضل و کرم سے اپنے تمام بندوں پر تمام پوشیدہ اشیاء آشکار کرتا ہے۔
- خدا غیب کے خزانہ کو دوستوں کے تصرف میں دے دیتا ہے اس لئے خدا دوستوں کو دنیاوی مال و زر کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- بندہ کو اپنے خدائے ذوالجلال سے اتنا قرب و تعلق ضرور ہونا چاہیئے کہ بندہ جو بھی درخواست کرے خدا کی بارگاہ میں قبول ہوجائے ورنہ وہ پھر درویش کہلوانے کے لائق نہیں ہے۔

☆ ..... ☆ .....

حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

- سب سے زیادہ نعمت خداوندی علم ہے اپنی زندگی کو علم سے مزین کر۔
- جو لطف دوسروں کی دل جوئی سے ہے وہ ذاتی مفاد میں نہیں دیکھا گیا۔
- کثافت جسم علم کے نور ہی سے ڈھل سکتی ہے۔
- کثافت باطنی علم پر عمل کرنے سے دور ہوتی ہے۔
- خدا اور بندے کے درمیان حد فاصل ختم کرنا پسند کرتے ہو تو احکامات شریعت کو اپنالو۔
- تیری بھلائی دین خداوندی میں ہے۔
- دوسروں کی بھلائی کر یہی کام عظیم لوگوں کا ہے۔
- اپنے آپ کو بھول، کہ تو کس کی اولاد ہے۔ (مراد حسب نسب سے

Marfat.com

ہے)

- اپنے آپ کو کسی کامل کے سپرد کر۔
- رات کو گریہ کر اور دن میں مخلوق خدا کی خدمت کر۔
- دوسروں کے عیب پوشیدہ رکھ تا کہ خدا تیرے عیب بھی پوشیدہ رکھے۔
- علم شریعت حاصل کرو اس کے بغیر ہر فرد جاہل ہے۔
- علم، دعوت عمل کا دوسرا نام ہے جس نے علم پڑھا اور عمل نہ کیا وہ مردہ ہوا۔
- علم کی قدر اہل علم و فضل ہی جانتے ہیں۔
- علم تمہاری ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے ماں بچے کی۔
- تم علم حاصل کرو، عمل کی توفیق خدا دے گا۔

☆ ☆

حضرت شیخ علم الدین رحمۃ اللہ علیہ

- جو رات کو جی بھر کو سویا اور دن غفلت سے بسر کیا اس پر ہر شے حرام کر دی گئی ہے۔
- خدا کے نام لیوا ہمیشہ خدا کو ساتھ رکھتے ہیں۔
- ذکر و فکر میں گزار ایام شباب کو۔
- جس نے دوسروں کو تنگ کیا خدا نے اس کو اذیت دی۔
- دوسرو ں کا ہمیشہ خیال رکھ۔
- سب سے بہترین عبادت اطاعت ہے۔
- عاشق زردی مائل جسم بھی رکھتے ہوں تو ان کی خدمت میں زندگی

Marfat.com

گزار۔

- ہر سو خدا کا ہی جلوہ ہے تو اس کی پہچان کر۔
- تیرے لئے تیرے والدین کی خدمت ہی کافی ہے۔
- حقوق العباد کا خیال کر، کیونکہ ہم سب کی بہتری اس میں پنہاں ہے۔
- خود سیکھ ہر اچھی بات اور دوسروں کو سِکھا۔
- راتوں کو جاگ، تا کہ کوئی غمزدہ نہ ہو۔
- جس نے آرام پسند کیا وہ جلدی تباہ ہوا۔
- عقل مند بغیر بھوک کے کھانا نہیں کھاتا۔
- غریبی نعمت ہے صبر وشکر سے قبول کر۔
- امیری لعنت ہے کہ یاد الٰہی سے غافل کرتی ہے۔
- خود کو اہل علم کے سپرد کر، تا کہ نور خدا سے مستفیض ہو۔
- تیرے ذمے جو بھی کام تفویض کئے گئے ہوں احسن طریق سے مکمل کر۔
- وعدہ خلافی نہ کر کیونکہ ایفائے عہد ایمان کی نشانی ہے۔
- اگر تو کسی کام پر معاوضہ طلب کرے تو جان کہ طے شدہ کام احسن طریق سے کیا ہے پھر معاوضہ طلب کر۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت مولانا فخر الدین محبّ النبی رحمۃ اللہ علیہ

- علم شریعت کا حصول ممکن ہے ہر شخص پر لازم ہے کہ پہلے علم شریعت حاصل کرے۔
- حرام کے مال کی مالداری سے غربت بہتر ہے۔
- خود غرضی قابل نفرت شے ہے۔
- دنیا داروں نے ہمیشہ ناپائیدار اشیاء پر توکل کیا، لیکن افسوس کہ اشیاء نے بھی ان کو دھوکا دیا۔
- دنیا۔ کی تمام۔ آلائش نے دنیا کو فریب دیااور عاقب بداندیش کے تقاضے پیدا کئے۔
- اے احمق! کبھی تو نے خدا پر بھروسہ کیا تو ہوتا۔
- دنیا اگرچہ دنیا داروں کے لئے بہشت ہے لیکن عاقبت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔
- اے نادان! دنیا سے دل نہ لگا یہ عارضی ٹھکانہ ہے۔
- کبھی بھی دنیاوی آلائش میں دل نہ لگا۔
- جب بھی کوئی راہ فقر پر آیامقربین حق نے اس کو وہی پیار دیا جو ان کو ان کے خدا نے دیا۔
- سماع، بندگان خدا کو نعمت سے مالا مال کرتی ہے، اس لئے سماع اہل اللہ پر جائز قرار پائی۔
- عاشق خدا کی خدمت قبول کر۔
- اخلاق پیدا کر، کیونکہ اوصاف حمیدیہ بھی ان اخلاق ہی پر منحصر ہیں۔

Marfat.com

- عاشق خدا پر عاشق ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ بھی اپنے عشق میں تجھے مبتلا کر لے۔
- سماع سننے والے ہمیشہ بلند حوصلہ ثابت ہوئے۔
- سماع اہل درد کی دوا ہے۔
- سماع کو کان کی کھڑکی کھول کر سن، تا کہ دل انوار الٰہی کو قبول کرے۔

.....☆.....☆.....

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ

- فرمایا تو جنت طلب نہ کر کہ خود جنت تیری طلب گار ہو اور تو دوزخ سے نہ بھاگ بلکہ ایسی شے سے بھاگ کہ جس کی وجہ سے خود دوزخ تجھ سے بھاگے۔
- جب تک راز الٰہی معلوم نہیں ہوتا دریائے عبودیت سے عبور حاصل نہیں ہوتا۔
- اپنے اوقات اور انفاس دونوں کی نگہبانی کرو۔
- سب سے بُرا اخلاق یہ ہے کہ تقدیر کے سامنے جھگڑو، ضد کر کے اس کو بدلنا چاہو اور تغلب آرزو اور دُعا سے اس کو پلٹنے کی خواہش کرو۔
- جو شخص صرف خدا کے لئے کوئی کام کرے وہ ضرور ثواب پائے گا۔
- جو تمہیں معلوم نہیں دوسرے سے پوچھ لے یہی تیرے حق میں بہتر ہے۔
- خلق کی راہ روی میں حق اور حق کی راہ روی میں خلق نہیں ہے۔

Marfat.com

- صادق شخص کی علامت یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ ملا جلا رہے اور دل میں اکیلا ہو صرف اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو۔
- سب اطاعتوں سے افضل اوقات کی حفاظت ہے کوئی لحہ بے کاری اور عبث باتوں میں صرف نہ کرو۔
- فرمایا طریقت کی راہ شیطان سے سیکھو کہ اس نے مردود خلائق ہونا پسند کیا مگر غیر حق کو سجدہ نہ کیا۔
- موحد وہ ہے کہ اگر اس کے سامنے تمام عالم درہم برہم ہوجائے تو بھی اسے ذرہ بھر پریشانی نہ ہو۔

☆.....☆.....☆

حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ

- تم خوشی چاہتے ہو تو اسے نہیں پاتے، یہ بہشت میں ملے گی۔
- تین چیزوں کی دوستی مضر ہے۔
  (۱)۔ نفس
  (۲)۔ زندگی
  (۳)۔ مال
- غنا کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے ہم جنسوں سے مستغنی ہو اور حقیقت فقر یہ ہے کہ تو اپنے ہم جنسوں کا محتاج ہو۔
- جب جذبہ انسان صادق ہو تو نیک کام کرنے سے پہلے ہی اس میں لذت پاتا ہے۔
- سوچ و بچار کی حفاظت کرو۔

Marfat.com

- اچھے خیال کی حفاظت کر اس لئے کہ یہ تمام چیزوں کا مقدمہ ہے کیونکہ جس کسی کا اندیشہ درست ہوگیا اس کے بعد جو کچھ بھی واقع ہوگا افعال و احوال سے وہ سب درست ہو گا۔
- خطرات نفس کو دور کرنے والی عبادت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔
- نفس کی پیروی سے زیادہ کوئی چیز مضر نہیں۔
- دل کی اصلاح کے لئے عبادت و نماز سے زیادہ نفع پہنچانے والی کوئی شے نہیں۔
- جس شخص کے دل میں دنیا کی ذرہ برابر بھی محبت ہو وہ ہرگز رضائے الٰہی کا درجہ نہیں پاسکتا۔
- توکل بخدا یہ ہے کہ انسان خود کو دریائے عبودیت میں غرق کر دے دل کو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ وابستہ رکھے اگر وہ کچھ عطا کرے تو شکر ادا کرے اور اگر وہ کچھ چھین لے تو اس پر صبر کرے۔
- عارف وہ ہے جسے دنیا کی کوئی بھی شے اس کی راہ سے گم نہ کر سکے اس سے تمام ظلمتیں دور ہوں اور تمام تاریکیاں روشن ہو جائیں۔
- خیالات کی حفاظت کرنے سے تمام امور سے آگاہی ہوتی ہے کیونکہ تازہ خیالات تمام امور کا سرچشمہ ہیں۔
- جب بندہ کے اندر صدق و سچائی پیدا ہوتی ہے تو عمل میں حلاوت آنے لگتی ہے اور جب اخلاص پیدا ہوتا ہے تو عبادت میں مزہ آنے لگتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی تین اشیاء ملکیت ہیں جن کو انسان دوست اور عزیز جانتا ہے۔

(۱)۔ نفس کو دوست رکھنا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے۔

(۲)۔ زندگی کو دوست رکھنا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت

Marfat.com

ہے۔

(۳)۔ مال سے محبت رکھنا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔

- خوشی اور آرام کی طلب انسان کو کبھی بھی نصیب نہیں ہوتی کیونکہ یہ دونوں جنت میں نصیب ہوتی ہیں دنیا میں تو محض ان کا نام ہی نام ہے۔
- فقر کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے ہم جنسوں سے ممتاز ہو۔
- فقر کی حیثیت یہ ہے کہ تو اپنے ہم جنسوں کا محتاج نہ ہو۔
- مسلک فقیر یہ ہے کہ اس کا کھانا پینا شراب وصل، اس کا لباس تقویٰ اور مجاہدہ اور اس کا سکن ذات حق (فنا فی اللہ) ہو۔

☆.....☆.....

حضرت ابوبکر بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ

- اگر مجھ سے خدا کا تصور چھین لیا جائے تو میں پاگل ہو جاؤں۔
- تجربے اور جذبات کے مرکب کا نام نظریہ ہے۔
- گناہ کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند نازک ہوتا ہے لیکن انجام جہاز کے رسے کی مانند مضبوط اور ناقابل شکست ہوتا ہے۔
- بے وقوف کے ساتھ جنت میں بیٹھنے سے عقل مند کے ساتھ قید خانے میں بیٹھنا بہتر ہے۔
- اپنی خواہشات پر قابو نہ رکھنے والا سب سے زیادہ کمزور ہے اور سب سے زیادہ طاقتور وہ ہے جو ضبط کی قوت رکھتا ہے۔
- اگر تندرستی چاہتے ہو تو نیک بنو۔ نیک بننا چاہتے ہو تو دانا بنو، دانا بننا

Marfat.com

چاہتے ہو تو مذہب کا مطالعہ کرو اور خوف خدا کرو کیونکہ خدا کا خوف ہی دانائی کی بنیاد ہے۔

- نہ تو اچھی زندگی سے محبت کرو اور نہ ہی نفرت، لیکن تم جو زندگی بسر کر رہے ہو اسے اچھی طرح سے بسر کرو خواہ وہ کتنی ہی طویل یا قلیل ہو۔

☆.....☆.....

حضرت ابوبکر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ

- جو حق بات کہنے میں تامل کر کے چپ رہے وہ گونگا ابلیس ہے۔
- علم اختیار کرنے والا اوامر و نواہی کی پابندی کرتا ہے۔
- مخلوق سے وہ شخص فارغ ہوجاتا ہے جو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صدق اختیار کرے۔
- سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں میں خوبیاں دیکھے اور اپنی خوبیاں نظر انداز کر دے۔
- انسان کو اللہ تعالیٰ یا اس کے بندے کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا صرف یہی راستہ ہے۔
- جو حق تعالیٰ کو اپنے نفس پر اختیار کرے وہ صاحب سخا ہے۔
- جو حق تعالیٰ پر اپنی جان نثار کرنے کو تیار ہو وہ صاحب ایثار ہے۔
- حق کی خاطر اپنی خواہشوں کو ترک کر حتیٰ کہ اپنے نیک ارادوں سے گزر جانا اور قربان ہوجانا بھی ایثار ہے۔
- جو حق تعالیٰ کو اپنے دل پر ترجیح دے وہ صاحب خود ہے۔

Marfat.com

- بادشاہوں کا رعب شیروں کی مانند اور رائے بچوں کی مانند ہوتی ہے اس لئے ان کی صحبت سے بچو۔
- دنیا ایک حکمت خانہ ہے اور ہر شخص اپنی استعداد اور کشف کے موافق فائدہ حاصل کرتا ہے۔
- دولت مندوں کی تواضع درویشوں کے ساتھ دیانت ہے اور دولت مند کے ساتھ درویشوں کی تواضع خیانت ہے۔
- فرشتے طلب علم کے واسطے اپنے پر بچھاتے ہیں اس واسطے علم کی طلب اپنے دل میں پیدا کرو۔
- دُعا ہمیشہ عقبیٰ کی خواہش کے واسطے کرو۔
- ایک چونی فضول ضائع ہونے کو کچھ نہیں سمجھا جاتا لیکن ضائع کرنے والا یہ بھول جاتا ہے کہ سیسے کے اس چھوٹے سے ٹکڑے سے خریدی، ماچس کی تیلیاں مہینہ بھر اس کے چولہے کو روشن رکھ سکتی ہیں۔
- فضول خرچ کی جوانی عیش میں، زمانہ خانہ داری پریشانی اور تنگ دستی میں اور بڑھاپا ماتم اور مایوسی میں گزرتا ہے۔
- حق تعالیٰ سے محبت رکھو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان لوگوں سے محبت رکھو جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔
- لوگوں سے ملاپ کم رکھو اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ۔ کیونکہ آخر اسی کے پاس جانا ہے۔
- بندہ کی تمام حرکات و سکنات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہونے چاہیں۔
- بہتر انسان وہ ہے جو اپنے سے دوسروں کو بہتر سمجھے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

- علم بنی نوع انسان کا زیور ہے۔
- علم کے بعد عملی زندگی بسر کرو کیونکہ اس سے بڑھ کر اور کوئی زندگی نہیں ہوسکتی۔
- علمی زندگی معراج انسانیت ہے اسی میں خداوند نے اپنا راز مضمر کیا ہے۔
- خدا کی اطاعت رسول نبی کریم ﷺ کی عملی زندگی کو اپنانے میں پنہاں ہے۔
- کسی کا دل نہ دکھا ہو سکتا ہے وہ تمہارے سے زیادہ خدا کو عزیز ہو۔
- خدا جس کو عزیز رکھتا ہے اس کو تنگی اولاد و معاش دیتا ہے۔
- جسے خدا چاہے ساری مخلوق اسے چاہنے لگتی ہے۔
- خدا کی زیادہ سے زیادہ تسبیح کرو وہ بھی تمہیں یاد رکھتا ہے۔
- تم خدا کی مخلوق کے کام کرو خدا تمہارے کام کرے گا۔
- تم نے بھوک و پیاس کو کیوں نہ عزیز جانا؟ اس لئے کہ ان کے ثمرات بہت زیادہ ہیں۔
- فاقہ سب فقراء کا پسندیدہ فعل ہے تم بھی اس کی چاہت کرو۔
- تم نے راہ و رسم کو تقویت دے دی اس لئے راہ محبت اور رسم الفت سے بعید ہو گئے۔
- عاشق وہ جو ہر دم یار دوست میں مستغرق رہے۔
- عاشق صبح سے صبح تک ذکر الٰہی میں محو رہتا ہے۔

Marfat.com

- دوسروں کو اچھے اصول سکھاؤ۔
- اچھے معاشرہ کی تشکیل اچھے نظریات پر ہے۔
- تمہاری زندگی خدا کے لئے ہونی چاہیئے۔
- جب تک حرص و ہوس جسد خاکی سے ناپید نہ ہو اس وقت تک بندہ غلطی کا پتلا ہے۔
- اپنی زندگی وقف کرو، بہتر یہی ہے کہ جس کا مال ہے فوراً اسی وقت اس کے سپرد کر دو۔
- جس نے حفظ مراتب کا دھیان کیا وہ بہت جلد منزل مقصود کو پہنچ جائے گا۔
- بشریت کو زائل کرنا اور اہل ثقافت سے اہل لطافت کی طرف لوٹنا مردان خدا کا کام ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ محمود راجن رحمۃ اللہ علیہ

- علم حاصل کرو اور ظلمت دور کرو یہی سب سے بڑا صدقہ جاریہ ہے۔
- دنیا سے کنارہ کش رہ کر ہی راہ فقر کی تکمیل ہوتی ہے۔
- سب سے اچھا برتاؤ کرو، کیونکہ اسی میں نجات ہے۔
- دنیاوی روزگار پر توکل کرنا سب سے بڑی نادانی ہے۔
- اصول حکمت کو کس نے سمجھا اور جس نے سمجھا وہ دیوانہ وار نادم ہو کر خدا رسیدہ ہوا۔
- عارف کی مجلس کا اثر سالوں رہتا ہے۔

Marfat.com

- عارف کے سامنے باادب رہ تا کہ تجھے بھی شاید اپنے جیسا بنالے۔
- خوب تر کی تلاش رکھ تا کہ خوب تر کا حصول ہو۔
- ہر انسان کامل حدود شریعت و حدود اللہ تعالیٰ کا پاسبان بھی ہے۔
- عارف کی زندگی دنیا داروں کی زندگی سے سرے سے مختلف ہوتی ہے۔
- خوبصورت انسان وہ ہے جس نے اخلاق و عادات کو شریعت کے لبادہ میں چھپایا۔
- سب کے کام آؤ خدا تمہارے کام آنے والا ہے۔
- خدا کے گھر کی امید رکھ کیونکہ وہی کارساز ہے۔
- خدا کے بغیر جو بھی قول و فعل سرزد ہوتے ہیں لغو اور ہیچ ہوتے ہیں۔
- خدا کائنات پر مطلق العنان حکمران ہے اسی کے سامنے سر جھکانا ہی عبادت ہے۔
- اے لوگو! خدا کے سامنے سر جھکاؤ اور اسی کی تسبیح کرتے رہو۔
- تمہارے اعمال قابل قبول نہیں تو پھر کیسے دوست کی دوستی کو پہچان سکتے ہو؟
- تم اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی خدمت حاصل کرو، وہ جو کہتے ہیں ان پر عمل کرو یہی تمہارے لئے نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔
- قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے صبح و شام ورد زبان بنا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد اسد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے خلق خدا کا شکریہ ادا کیا اس شخص نے خدا کا بھی شکریہ ادا کیا۔
- صبر سے کام لو، محنت کرو، اچھے دن لوٹ آتے ہیں۔
- دوسروں کی خدمت میں عظمت ہے، غریب پروری سب سے بڑی عبادت ہے۔
- جس نے خود غرضی سے کام لیا جانو وہ بارگاہ ایزدی سے ٹھکرایا ہوا انسان ہے۔
- انسانیت پیدا کر یہی معراج انسانیت ہے۔
- اپنے ملک و قوم کی خاطر جان قربان کر۔
- بیماروں کی تیمارداری، مساکین کی حوصلہ افزائی، ظالم سے مقابلہ عین جہاد اکبر ہے۔
- عارف خدا کی ذات سے آشنا ہو کر بھی ذات حق کا متلاشی رہتا ہے۔
- خاموشی نعمت ہے درگزر جہاد ہے، غریب پروری زاد راہ خدا۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

- کسی کی دل آزاری سے بچنا چاہیئے۔
- خدمت خلق دیگر عبادات سے افضل ترین عبادت ہے۔
- تسبیح وتہلیل سے بہتر خدمت خلق ہے۔
- استغفار پڑھنے کے لئے نہیں بلکہ عمل کرنے کی چیز ہے۔
- پابندی صوم وصلوٰۃ لازم جزو ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لعنت و ملامت سے نہیں ڈرتے۔
- راہ خدا میں ملامت حاصل کرنے کے لئے آپ کو عشق کی حد تک پیار تھا، اسی لئے ارشاد فرماتے تھے کہ اصلاح نفس کے لئے میدان عشق خدا میں ملامت لازمی جزو ہے۔
- ظاہر آراستہ کرنے کے بجائے باطن کی پاکیزگی کو ہمیشہ اہمیت و فوقیت ہونی چاہیئے۔
- جو پیٹ بھر کر سوئے وہ فقیر ہی نہیں کیونکہ فقیر کا حسن فاقہ مستی سے ہی ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ خدایار غوث زماں رحمۃ اللہ علیہ

- جھوٹ انسانی کردار کو کمزور کرتا ہے۔
- غیبت معاشرتی و سماجی برائیوں میں اضافہ کر کے انتشار و نفاق پیدا کرتی ہے۔
- دوسروں کی دل شکنی نہیں کرنی چاہیئے دل نوازی عبادت ہے۔
- کفار و مشرکین کے خلاف جہاد اختیار رکھو۔
- مسلمان کی شان بہت بلند ہے کہ آسمان کے ستارے بھی رشک کرتے ہیں۔
- مومن اور خدا کے درمیان تمام حجابات دور ہوتے ہیں۔
- بندۂ خدا کبھی بھی اپنے مطلوب سے جدا نہیں ہوتا۔
- ذرا اپنی زندگی پر غور کر اور اصلاح کر، تاکہ منزل حق میسر آئے۔
- دوسروں کے لئے وہی چاہو جو تم خود اپنے لئے پسند کرتے ہو۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم وہی ہیں جو دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت حافظ مولانا محمد جمال ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

- خدا کی خوشنودی حاصل کر، تاکہ وہ بھی تیرے لئے وسائل خوشنودی پیدا کرے۔
- علم شریعت عین علم نور ہے۔
- اہل ورد کی بات سن، تاکہ تجھے بھی درد دِل میسر آئے۔
- مسلمان وہ ہے جو دوسروں کی بھلائی کے لئے شب و روز وقف کردے۔
- انسان خدا کا بھید ہے، صاحب کرامت و صاحب نیامت کی حوصلہ افزائی بھی عبادت ہے۔
- کبھی تو نے سوچا کہ تیرے حقوق و فرائض کیا ہیں؟
- اہل محلّہ کا خاص طور پر خیال رکھ، کیونکہ ان کے حقوق رشتے داروں کے حقوق سے کہیں زیادہ ہیں۔
- ہمیشہ کم گو رہ، کیونکہ اس بات میں لاتعداد فوائد ہیں۔
- خدا کے کام کر، خدا تیرے کام کرتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ جمال الدین جمن رحمۃ اللہ علیہ

- زیادہ سے زیادہ خلق خدا کے کام آ۔
- دن کو کم گو رہ اور رات کو جاگ کر کاٹ۔
- انسانی عظمت کا پرچار کر، کیونکہ یہی تمہارے لئے اسباق و اسباب کے اضافہ کا باعث بنتی ہے۔
- اے لوگو! اہل درد کو مت چھیڑو، بلکہ ان کی خدمت کرو۔
- جہاں بھی تم مصیبت زدہ ٹھہرو، اللہ تعالیٰ ہی کا سہارا ڈھونڈو۔
- جو اپنی موت کو خود پکارتا ہے وہ زندگی کی خواہش ترک کرے۔
- عارف کبھی بھی دوسروں کا محتاج نہیں ہوتا۔
- متوکل اپنی زندگی کو داؤ پر لگا کر زندگی حاصل کرتا ہے۔
- اے غافل! اہل اللہ کے پاس جا تاکہ تم کو غفلت کی سزا دے کر رہائی کرا دیں۔
- غفلت اچھی شے کا نام نہیں جہاں بھی غفلت ہو گی ماسوا تباہی و ہلاکت کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔
- اٹھو اور نام خدا بلند رکھو۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ

- زہد چار چیزوں میں ہے۔
اول:۔ کھانے میں کہ آخر اس کا نتیجہ پاخانہ ہے۔
دوسرے:۔ لباس میں کہ آخر اس نے پھٹنا ہے۔
تیسرے:۔ بھائیوں میں کہ آخر ان میں جدائی ہوگی۔
چوتھے:۔ دنیا میں جو آخر فنا ہونے والی ہے۔
- صبر کرنا تنگی میں کشائش کا انتظار کرنا ہے اور دل و زبان پر شکایت نہ کرنا۔
- خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں۔ رسول ﷺ کے سوا کوئی رہبر نہیں، کوئی توشہ نہیں مگر تقویٰ کوئی عمل نہیں مگر صبر ان تین چیزوں پر۔
- خدا تعالیٰ نے مومن کے دل سے زیادہ عزیز اور کوئی چیز نہیں بنائی کیونکہ علم و معرفت سے زیادہ عزیز او رکوئی چیز نہیں اور وہ دل میں ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری شے سے دل کو اطمینان دینا داخل حرام ہے ایسے شخص کو یقین کی بو بھی نصیب نہ ہوگی۔
- بزرگ ترین مقام یہ ہے کہ بری خو کو نیک خوئی سے بدل ڈالو۔
- جو شخص اپنے نفس کا مالک ہوا وہ معزز ہوا اور دوسروں کا بھی مالک ہوا جیسا کہ کہا گیا ہے کہ اپنے آپ کا بادشاہ ہر کسی کا بادشاہ ہے۔
- پانچ چیزیں نفس کے لئے بمنزلہ گوہر کے ہیں۔
(۱)۔ درویشی جس میں تونگری پائی جائے۔

Marfat.com

(۲)۔ وہ بھوک جس میں سیری کا اظہار ہو۔
(۳)۔ وہ غمگین جو خوشی کا اظہار کرے۔
(۴)۔ وہ مرد جو باوجود کسی کے ساتھ دشمنی کے اس سے دوستی کا اظہار کرے۔
(۵)۔ وہ شخص جو دن بھر روزہ رکھے اور رات بھر نماز پڑھے اور اپنے آپ کو قوی ظاہر کرے۔

- ایام وفا میں جفا کا ذکر جفا ہے۔
- توبہ مقدم ہے اور وہ کیا ہے؟ جو برے کام کئے ہوں ان سے ندامت۔

حرکات مذمومہ سے اعمال محمودہ کی طرف پلٹنا اور قبیح خواہشات کو دل سے اکھاڑ پھینکنا۔

- جہل سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔
- ہمارا عمل چھ چیزوں پر ہے۔

(۱)۔ کتاب خدا۔
(۲)۔ سنت رسول ﷺ۔
(۳)۔ اپنا حلال مال کھانا۔
(۴)۔ آزار خلق سے باز رہنا اگرچہ وہ ستائیں۔
(۵)۔ بری باتوں سے کنارہ کشی۔
(۶)۔ دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں جلدی۔

- سہل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ باکرامت تھے مشہور ہوا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس شیر آتا ہے کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ کتا کتے کے پاس آتا ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت عثمان الحیری رحمۃ اللہ علیہ

- عاقل وہ ہے جو کسی چیز سے ڈرنے اور اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اس کا اہتمام اور بندوبست کر رکھے۔
- آپس میں دشمنی کی جڑیں تین چیزوں میں ہیں مال کی طمع، لوگوں سے عزت کی طمع اور ان کے درمیان پسندیدہ ہونے کی طمع۔
- ادب فقراء کا سہارا ہے اور اغنیاء کا سہرا۔
- سعادت اور خوش بختی یہ ہے کہ مطیع ہو کر انسان ڈرتا رہے کہ مبادا خطا کار ہو کر مردود ہوجائے اور شقاوت کی علامت یہ ہے کہ باوجود مصیبت و نافرمانی کے امید رکھے کہ مقبول ہو کر اجر پائے گا۔
- خوف سے محبت درست ہوتی ہے اور ادب کی رعایت سے مستحکم ہوتی رہتی ہے۔
- اغنیاء کے ساتھ صحبت عزت و وقار سے کرنا تواضع ہے اور فقراء کے ساتھ نرمی و عاجزی شریفانہ وضع ہے۔
- کسی نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ خدا کو زبان سے یاد کرتا ہوں مگر دل اس کے ساتھ موافقت نہ کرتا ہو۔ فرمایا شکر کرو کہ خدا کی یاد میں ایک عضو تو مطیع ہوا دوسرا بھی ہوجائے گا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ

- علم اور حیا میں سب سے بڑی ہیبت ہوتی ہے اگر یہ دونوں کسی میں نہ ہوں تو اس میں کچھ بھی نہیں۔
- بہترین عمل وہ ہے جو کر اور کہہ گئے ہیں جو کر نہیں گئے مت کرو اور جو کہہ نہیں گئے مت کہو۔
- عقل عبودیت کا آلہ ہے نہ کہ ربوبیت کا ذریعہ۔
- تقویٰ کا ظاہر اور باطن ہے ظاہر احکام کی پیروی اور ان کی حدود سے نہ گزرنا اور باطن نیک نیت رکھنا اور اخلاص کو دل سے دور نہ کرنا۔
- ہمت یہ ہے کہ عزم کو کوئی عوارض باطل نہ کر سکیں اور ہمت و ارادہ حقیقی ہو وہ جو دنیا میں نہ ہو بلکہ آخرت کو مدنظر رکھے۔
- کسی نے اس وقت تک بلندی نہ پائی جب تک کہ خوش خلقی اختیار نہ کی۔
- جس کی توبہ عمل سے صحیح ہے وہ مقبول ہے۔
- بدترین عبادت وہ ہے جس سے خود بینی وغرور پیدا ہو۔
- جس کو گناہ کے بعد ندامت اور توبہ ہو وہ خود بینی کی ہزار عبادت سے بہتر ہے۔
- جو ادب سے محروم رہا وہ سب بھلائیوں سے محروم رہا۔
- جو بندے کو خدا سے غافل کرے وہی دنیا ہے۔
- اگر کوئی بیس برس تک گناہ میں مبتلا رہے مگر اسی مدت میں کسی مسلمان بھائی کی بھلائی اور حاجت براری میں تھوڑا سا وقت صرف کر

Marfat.com

دے تو وہ اس شخص سے بڑھ جائے گا جس نے ساٹھ برس تک عبادت کی ہو لیکن کسی بھائی کے کام نہ آیا ہو۔

☆ ☆

حضرت ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

- اصل کمال، علم اور عمل کو جمع کرنے میں ہے۔
- جس نے دنیا کے مقابلے میں آخرت سے منہ موڑا وہ محروم رہا اور جس نے اپنی خواہشات کو چھوڑا اس کے حصے میں نیکی آتی ہے۔
- جس علم سے دل میں ہمدردی، سوز، رفت، رنگینی و تابانی پیدا نہ ہوئی اس کا مطالعہ بے کار ہے۔
- کمینوں کے مقابلے میں خاموش رہو۔
- برا نہ ہونا بھی نیکی ہے۔
- اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرو اس سے تمہارے افعال اچھے ہو جائیں گے۔
- دنیا میں زندگی کی سانسیں بہت کم ہیں اور قبر کی زندگی بہت طویل ہے۔
- وقت کو ضائع مت کرو اس کی اہمیت کو محسوس کرو۔
- سانس! ایک خزانے کی مانند ہے تمہارا کوئی سانس بے کار مت جائے ورنہ قیامت کے دن تمہیں اپنا خزانہ خالی دیکھ کر ندامت اور افسوس ہوگا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ابویوسف شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

- سکون قلب حاصل کرنا ہے تو درویش کی زندگی کو اپنا۔
- آخرت کی زندگی جتنی لذیز و لطف اندوز ہے دنیاوی زندگی نہیں۔
- تمہارے لئے اتنا ہی ضروری ہے کہ کسی اہل اللہ کی خدمت کر۔
- غریب پروری کرو کیونکہ خدا غریب سے خوش رہتا ہے۔
- تم آخرت کی لذت کیا جانو تم نے تو دنیاوی لذتوں سے پیٹ بھر لیا ہے۔
- خبردار! کسی اہل اللہ کی شان میں گستاخی نہ کردینا ورنہ تمہاری زندگی پھیکی ہو گی۔
- تمہارے اور ہمارے میں بس اتنا فرق ہے کہ تم دنیاوی لذتوں میں مانوس ہو کر رہ گئے اور ہم آخرت کی لذتوں سے محظوظ ہو رہے ہیں۔
- مجاہدہ نفس کو جس نے اپنایا بالآخر کامیاب ہوگیا۔
- سب سے بڑا کام کسی فقیر کے لئے فنائیت حاصل کرنا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت وارث شاہ رحمتہ اللہ علیہ

- تم جسے کرامت کہتے ہو اس کا دوسرا نام خودی ہے خودی انسان کو کامل بنادیتی ہے۔
- فقر کا دوسرا نام اطاعت ہے جس سے برکت بڑھتی ہے۔
- جو قوم اپنی بیٹیوں کو قتل کرتی ہے وہ کبھی فلاح نہیں پاتی۔
- عورت، فقیر، تلوار اور گھوڑا چاروں کسی کے دوست نہیں۔
- لین دین میں دغا دوسرے کو نہیں خود کو ہی خسارہ دیتا ہے۔
- جس کے کام رب سنوارتا ہے اس کے کام بندے کیسے بگاڑ سکتے ہیں۔
- جس طرح اندھیری رات میں ستارے چمکتے ہیں اس طرح سلیقہ شعار عورت سے گھر کی رونق ہوتی ہے۔
- راہ وہ پکڑ جو بندے کو خالق سے ملا دے۔
- بادلوں کی چھاؤں کی مانند انسان کی زندگی بھی آنی جانی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

- گناہ خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو اسے چھوٹا نہ سمجھو۔ جس نے گناہ کو چھوٹا جانا اس نے خدا کو چھوٹا جانا۔
- موت کو یاد رکھو بہت جلد آنے والی ہے اور امید کو کوتاہ کرو کہ جینا بہت کم ہے۔
- جو شخص تین چیزوں کو دوست رکھتا ہے شیطان اور دوزخ اس کی گردن پر سوار ہوتا ہے۔

(۱)۔ لذیز کھانا کھانا تاکہ خوب پیٹ بھرے۔

(۲)۔ لباسِ فاخرہ زیب تن کرنا۔

(۳)۔ دولت مند غافلوں کی مجلس میں بیٹھنا۔

- سلامتی تنہائی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کا ہم نشیں ہے۔
- وہ عبادت لائق قبول الٰہی نہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ عزوجل پر کامل یقین بشامل نہ ہو۔
- یقینی اور قبولیت والی عبادت وہ ہے جو ہمہ اقسام کے خیالات سے پاک ہو اور انسان مکمل قناعت پسند ہو۔
- جو کوئی اچھا کھانے، عمدہ لباس پہننے اور امیروں کے پاس بیٹھنے کو محبوب سمجھتا ہے دوزخ اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔
- جو کوئی لوگوں کے شر سے بچنا چاہے وہ تنہائی اختیار کرے۔
- شیطان کے غلبہ سے نفس حکمران بنتا ہے۔
- وحدت یہ ہے کہ صحبت خلق کے باوصف شغل حق میں فرق نہ آئے۔

Marfat.com

- جب حق تعالیٰ کی محبت دل میں پیوستہ ہو جائے تو خلقت کا خیال دل سے بھاگ جاتا ہے۔

☆ ☆

حضرت احمد مسروق طوسی رحمۃ اللہ علیہ

- مومن کی عزت و تکریم کرنا اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا مندی میں داخل ہے۔
- جس کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں انس نہ ہوگا اس کو ہر جگہ وحشت رہے گی۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ سے دل لگائے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعضاء کو گناہ سے محفوظ رکھے گا۔
- جو شخص پرہیز گاری کا پابند ہوگا دنیا سے رخصت ہونا اس پر آسان ہو گا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ابواسحٰق ابراہیم الخواص رحمۃ اللہ علیہ

- دل کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے۔
  - اوّل:۔ قرآن کریم تدبر و تفکر سے پڑھنا اور اس پر عمل کرنا۔
  - دوم:۔ رات کو قیام کرنا۔
  - سوم:۔ خالی پیٹ رہنا۔
  - چہارم:۔ سحری کے وقت دُعا اور زاری کرنا۔
  - پنجم:۔ صالحین سے مجلس کرنا۔
- قربِ حق صبح کی زاری میں تلاش کرو اگر وہاں سے حاصل نہ ہوا تو کہیں نہ پاؤ گے۔
- جو شخص خوشنودی کے لیے کسی نیک مرد کی زیارت کرتا ہے قیامت کے روز حق تعالیٰ اسے اپنے جمال بے مثال سے مشرف فرمائے گا۔
- چار قسم کے آدمیوں کے پاس خالی ہاتھ نہ جانا چاہیے۔
  - اوّل:۔ اہل و عیال میں (خواہ اپنے ہوں یا بیگانے)۔
  - دوم:۔ بیمار کے پاس۔
  - سوم:۔ صوفی یا استاد کے پاس۔
  - چہارم:۔ بادشاہ کے پاس۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص مشائخ یعنی نیک لوگوں کی مجلس میں ادب ملحوظ نہیں رکھتا وہ ان کی صحبت کی برکات سے محروم رہتا ہے۔
- ایک زمانہ آنے والا ہے جبکہ مومن اس وقت تک آرام نہ پائے گا جب تک کہ وہ منافقوں کا ہم صحبت نہ بنے گا۔
- ریاء سے بچو کیونکہ اخلاص کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔
- تمہارا عمل بھی سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف نہ ہونا چاہیے۔
- علم اگرچہ دل کی زندگی ہے اور گمراہی کی ظلمت کو دور کرنے والا نور ہے لیکن اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو ہلاکت کا موجب بن جاتا ہے اور عمل بغیر اخلاص کے مکمل نہیں ہوتا۔

.....☆.....☆.....

حضرت ابراہیم گازرانی رحمۃ اللہ علیہ

- علم پڑھنے کے بعد کسبِ حلال سے افضل کوئی چیز نہیں۔ حلال کھاؤ۔ حلال پہنو۔ کیونکہ حرام غذا اور لباس کے باعث نہ تو کوئی عمل ہی قبول ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی دُعا منظور ہوتی ہے۔
- علم دین سے دنیا حاصل نہ کر اور نہ ہی علم کو اپنا پیشہ بنا کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس نے آخرت کے عمل سے دنیا طلب کی اس کا نام

Marfat.com

نیکی کے دفتر سے خارج کر دیا گیا۔

- کسی کے ساتھ بدی مت کر کیونکہ اگر اس کے پاس بدلہ لینے کی طاقت نہ ہوگی تو خدا کسی اور کو مقرر کرے گا کہ وہ تجھ سے اس کا بدلہ لے۔
- جو شخص کسی مسلمان بھائی کو مارنے کے لیے دست دراز کرے وہ ہم میں سے نہیں۔
- خبردار! بے ریش لڑکوں اور نامحرم عورتوں پر کبھی نظر نہ کرو یہ شیطان کے تیروں سے تیر ہیں اور اہلِ بدعت کی مجلس میں نہ جاؤ وہاں سے بُرائی حاصل ہوگی اور ہمیشہ نیکی کی تلقین اور بُرائی سے منع کرتے رہو کیونکہ یہ خدا کا حکم ہے۔
- تین شخص فلاح نہیں پا سکتے۔

  اوّل:۔ بخیل

  دوم:۔ کاہل

  سوم:۔ ملول
- خدا کا دوست دنیا کا دوست ہرگز نہیں ہو سکتا۔
- جو بغیر حق تعالیٰ کے دنیا کی عزت کا طلب گار ہو گا وہ مرنے سے پہلے اپنی ذلت دیکھ لے گا۔
- اہل دنیا متاع دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور میں ذکر خدا اور قرآن شریف کو دوست رکھتا ہوں۔
- جو عاقبت کے عمل سے دنیا طلب کرتا ہے اس کی آبرو جاتی رہتی ہے۔
- صبح کے وقت قرآن شریف ضرور پڑھا کرو کیونکہ اس کے پڑھنے سے رحمت حق نازل ہوتی ہے اور فرشتے سننے کے منتظر ہوتے ہیں قیامت

Marfat.com

کے دن یہ تمہاری شفاعت کریں گے۔

☆ ☆

حضرت محمد علی رحمتہ اللہ علیہ

- یہ عجب معاملہ ہے کہ آدمی جس کسی سے ڈرتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے مگر جب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اسی کی طرف لپکتا ہے۔
- جس کسی کو نیکو کاری اور یادِ خدا میں پاتا ہوں تو اس کے متعلق سمجھتا ہوں کہ اس نے حلال لقمہ کھایا ہے۔
- جس کسی کو بے ہودگی اور بدکاری کے غیبت میں مبتلا پاتا ہوں تو خیال کرتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں لقمۂ حرام ہے۔
- عاجزی صرف اسی کے سامنے کرنی چاہیے جس کی شہنشاہی سے ہم باہر نہیں جاسکتے۔
- حق تعالیٰ کی محبت اس کا ذکر دوام کرنے میں ہے اور اس کا پاک کلام پڑھنا سب سے بڑا ذکر ہے۔
- جس کی ہمت دین کی طرف مصروف ہوتی ہے اس کے تمام کاروبار اس کی برکت سے سرانجام پاتے ہیں۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ

- جب حق تعالیٰ بندے کی سلامتی چاہتا ہے تو نیک اعمال کی توفیق دے دیتا ہے اور شر کا دروازہ بند کر دیتا ہے حتیٰ کہ بُری بات بھی ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔
- بہشت کی آرزو کرنا بغیر عمل کے اور شفاعت کی امید رکھنا بغیر نگہداشت کے آدمی کے نفس کا فریب اور غرور ہے۔
- نافرمانی کرتے ہوئے رحمت کی توقع رکھنا نادانی ہے۔

☆ ☆

حضرت ابراہیم بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ

- سب سے زیادہ ضعیف وہ ہے۔ جو خواہشاتِ نفسانی ترک کرنے میں عاجز رہے۔
- سب سے قوی وہ ہے جو خواہشاتِ نفس پر قادر ہو۔
- مجھے دنیا میں دو چیزیں محبوب ہیں۔
ایک صحبت صلحاء۔
دوم حرمتِ اولیاء۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ابو یعقوب بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں چاہے گا ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا۔
- جس نے خلق کی مدد پر بھروسہ کیا محروم ہوا۔
- توکل ابراہیمی ہو تو توکل ہے ورنہ فضول ہے۔
- اس نعمت پر زوال نہیں ہوتا جس کے ساتھ شکر ہو۔
- اس نعمت کے ساتھ پائیداری نہیں جس کے ساتھ ناشکری ہو۔
- اصل عقل مند کم کھاتا۔ کم سوتا اور کم بولتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت ابو علی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص جوانی میں نافرمانی کرتا ہے پیری میں ذلت و خواری اٹھاتا ہے۔
- جو شخص کسی اللہ تعالیٰ کے مقبول کی خدمت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتا ہے وہ تمام عمر اس کی برکت پاتا ہے پس ایسے شخص کا کیا کہنا جو اپنے سارے اوقات اللہ تعالیٰ کے مقبول کی نظر کرے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل سے ملنے کا سوائے اس کے رحم اور کرم کے اور کوئی وسیلہ نہیں۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت ابو عمرو نحیل رحمۃ اللہ علیہ

- اگر جاننا چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری کیا قدر و عزت ہے تو دیکھ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی قدر و عزت تیرے دل میں کس قدر ہے۔
- جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے گناہ اس پر آسان ہو جاتا ہے۔
- جو شخص وقت کی پرواہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ فرض کی لذت سے اسے محروم کر دیتا ہے۔
- جس کی صحبت تجھے نیک اور مہذب نہ کر دے جان لے کہ وہ خود مہذب اور نیک نہیں۔

☆ ☆

حضرت ابو اسحاق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

- بزرگی تواضع میں ہے اور آزادی قناعت میں۔
- جو شخص نیک لوگوں کی خدمت ترک کر دیتا ہے جھوٹے دعوؤں میں مبتلا ہوتا ہے۔
- خدا کو ہمیشہ یاد رکھ تجھ سے کوئی گناہ صادر نہ ہوگا کم سے کم موت کو تو فراموش نہ کر کیونکہ مرنا ضرور ہے اس طرح بھی گناہ سے بچے گا۔
- جو بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہشت عطا کرے

Marfat.com

گا اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے کسی بھائی کے کام آتا ہے یا کسی مومن کی زیارت کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے جمال سے مشرف فرمائے گا۔

- مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے جو حیا کا ذکر کرے مگر خود خدا سے حیا نہ کرے۔
- عقل مند وہ ہے جو زیادہ بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرے۔
- خاموشی بہت سے گناہوں سے بچاتی ہے۔
- جو کوئی محتسب اعلیٰ کے کام میں دخل دے وہ ناقابل معافی جرم کا مرتکب ہے اور سخت سزا کا حقدار۔
- درویش وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہش سے دور رہے۔
- عارف کا قلب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ہوتا ہے۔
- بارگاہ الٰہی کے دروازے ہمارے حواس ہیں اور اس سے مراد حواس عارف ہیں۔
- جس نے عارف کے حواس کا قرب حاصل کر لیا اس کے لئے بارگاہ الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔
- جس نے اپنے اخلاق پر مالکانہ تصرف حاصل کر لیا اس نے اپنے خالق کی عبادت کی۔
- عارف وہ ہے جس کا خالص مقصود مِلک قدوس ہو چاہے وہ نماز ہو یا روزہ یا سونا اور کھانا۔
- جس نے اپنی عادتوں کو اپنا مالک بنا لیا اس کی عبادتیں رائگاں گئیں لیکن جس نے عادتوں کو قابو میں کر لیا وہی بامراد عارف ٹھہرا۔
- حقیقت الٰہی پانا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو آئینہ بنا کر خود غائب ہو جاؤ۔

Marfat.com

- تمہارے لئے لباس اتنا ہی درکار ہے جس کو پہن کر عاقل تمہیں بے وقوف نہ جانیں اور بے وقوف تمہاری ہنسی نہ اڑائیں۔
- فتنہ و فساد سے بچنا چاہتے ہو تو کھانا اتنا کھاؤ جو جسم کو زندہ رکھنے کے لئے کافی ہو۔
- جو شخص مرغن کھانے کھاتا ہو وہ بیماری سے کبھی بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔
- وہ عبادت بربادی کا باعث ہے جس کے ذریعے انسان اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز اور برتر جانے۔
- جو عاجزی اختیار کرتا ہے اسے بڑے سے بڑا طوفان بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔
- عارف وہ ہے جس کو اپنے وجود پر اتنا اختیار ہو کہ وہ جب اور جہاں چاہے لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔
- توکل کے میدان میں حیل و حجت کا کیا کام؟
- کینہ یہ ہے کہ انسان احسان جتلائے اور خدا سے نہ ڈرے۔
- ہر حالت میں خوش و خرم اور مطمئن رہنا توکل اور قناعت ہے۔
- جس نے توکل اور قناعت کا دامن تھاما وہ بڑے فائدہ میں رہا۔
- اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کی نشانی یہ ہے کہ اس کے دل سے دنیا کی محبت اس طرح نکل جاتی ہے جس طرح آگ سے دھواں۔
- توکل خدا اور بندے کے درمیان ایک راز ہے جو توکل پر قائم ہو گیا تو وہ امانت الٰہی کا حقدار بن گیا۔
- انسان کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ ہر لمحے خدا کو یاد کرتا رہے اور اس کی مشیت پر راضی رہے۔
- جس کے دل میں موت کا خوف موجزن ہوگیا اس کا نفس برائیوں

Marfat.com

سے پاک ہوگیا۔

- علم آداب ظاہری اور تقویٰ آداب باطنی کا خزانہ ہے۔
- اس شے سے ہمیشہ دور رہو جو تمہیں خدا سے دور رکھے۔
- کھوئی ہوئی دولت کبھی ہاتھ نہیں آتی۔

☆.....☆.....☆

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ

- ان کا مقولہ ہے کہ شریف جب بڑھتا ہے تو ''فروتنی'' کرتا ہے اور کمینہ جب بڑھتا ہے تو ''سر اٹھاتا'' ہے۔
- جو محتاج ہوا اس کے دین میں سستی اور عمل میں کمزوری آئی۔
- فقیروں کا ہاتھ پکڑو کیونکہ قیامت کے دن ان کا غلبہ ہوگا۔
- یہ کہتے تھے کہ میں نے خدائے عزوجل کی کچھ اوپر نوے کتابیں پڑھیں اور سب میں یہی دیکھا کہ جس شخص نے مشیت میں کسی چیز کو اپنی ذات سے منسوب کیا اس نے کفر کیا۔
- اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ ''صراط'' پر سب سے جلد تر گزرنے والے وہ ہوں گے جو میرے حکم پر راضی رہتے ہیں اور ان کی زبانیں میرے ذکر سے تازہ رہتی ہیں۔
- ان کا قول ہے کہ خدا کے ساتھ شرک کرنے کے بعد سب سے بڑا گناہ انسان سے مکروفریب کرنا ہے۔
- جس نے عبادت کی اس کی قوت بڑھی اور جس نے کاہلی کی اس کی

Marfat.com

سستی بڑھی۔

- ان کا مقولہ ہے کہ ایمان برہنہ ہے اور پرہیزگاری اس کا لباس اور حیا اس کی زیبائش ہے۔

☆ ☆

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ

- فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی مجلسوں میں بیٹھتا ہے جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے تو خدا اس مجلس کو دس باطل مجلسوں کا کفارہ بنادیتا ہے۔
- آپ روایت فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کہا کرتے تھے علم کے خزانے اللہ تعالیٰ انھیں کو تقسیم فرماتا ہے جن کو دوست رکھتا ہے۔

☆ ☆

حضرت سلمہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

- وہ تمام اعمال جن کی وجہ سے موت کا آنا گراں گزرتا ہو ان کو چھوڑ دو پھر جس وقت بھی موت آجائے تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔
- جو بندہ اپنے اور اپنے رب کے درمیان فرائض و تعلقات کو اچھا اور درست رکھتا ہے خدا اس کے اور دوسرے بندوں کے درمیان تعلقات کو درست رکھتا ہے اور جو بندہ اپنے اور خدا کے درمیان فرائض میں

Marfat.com

کوتاہی کرتا ہے تو خدا اس کے اور دوسرے بندوں کے درمیان فرائض میں کوتاہی پیدا کر دیتا ہے۔

- ایک مرتبہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے آپ سے پوچھا کہ میں حکومت کی ذمہ داریوں کے مواخذہ سے کس طرح بچ سکتا ہوں آپ نے فرمایا بہت آسان ہے۔"ہر چیز کو جائز طریقہ سے لو اور جائز مصرف میں اس کو صرف کرو۔"

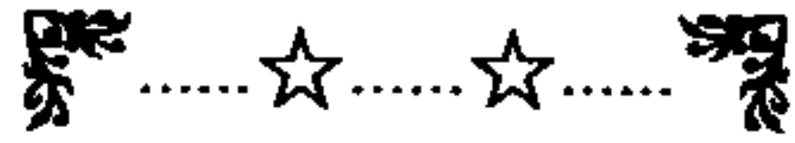

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

- سفیان! جب خدا تم کو کوئی نعمت عطا کرے اور تم اس کو ہمیشہ باقی رکھنا چاہو تو زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرو کیونکہ خدائے تعالےٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ "اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم کو زیادہ دوں گا۔"
- جب تمہارے پاس سلطان وقت یا اور کسی کا کوئی حکم پہنچے تو:۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

زیادہ پڑھو وہ کشادگی کی کنجی ہے۔

- جو شخص اپنی قسمت کے حصہ پر قناعت کرتا ہے وہ مستغنی رہتا ہے اور جو دوسرے کے مال کی طرف نظر اٹھاتا ہے وہ فقیر مرتا ہے۔
- جو شخص خدا کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتا وہ خدا کو اس کے فیصلہ پر متہم کرتا ہے۔
- جو شخص دوسرے کی پردہ دری کرتا ہے خدا اس کے گھر کے خفیہ

Marfat.com

حالات کی پردہ دری کردیتا ہے۔

- جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔
- جو متکبروں کے پاس بیٹھتا ہے وہ حقیر ہوجاتا ہے۔
- جو علما سے ملتا جلتا ہے وہ معزز ہوجاتا ہے۔
- جو برے مقامات پر جاتا ہے وہ بدنام ہوجاتا ہے۔
- ہمیشہ حق بات کہو خواہ تمہارے موافق ہو یا مخالف۔
- آدمی کی اصل اس کی عقل ہے اس کا حسب اس کا دین ہے اس کا کرم اس کا تقویٰ ہے۔
- تمام انسان آدم کی نسبت میں برابر ہیں۔
- سلامتی بہت نادر چیز ہے یہاں تک کہ اس کے تلاش کرنے کی جگہ بھی مخفی ہے اگر وہ کہیں مل سکتی ہے تو ممکن ہے گوشہ گمنامی میں ملے۔
- فرماتے تھے تم لوگ خصومت فی الدین سے بچو اس لئے کہ وہ قلب کو پھنسا دیتی ہے اور نفاق پیدا کرتی ہے۔
- اس ہاتھ کا نہ کھاؤ جو بھوکا ہونے کے بعد آسودہ ہوا ہو۔
- جس کی روزی میں دیر لگی اس کو کثرت سے استغفار پڑھنا چاہیے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

- قتادہ کا بیان ہے کہ عامر جب جہاد پر جاتے اور راستہ میں جھاڑیاں ملتیں اور ان سے کہا جاتا کہ اس میں شیر کا خوف ہے تو جواب دیتے کہ ''مجھے خدا سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور کا خوف کروں۔''
- امراء اور حکام کے یہاں خود ہی حاجت مندوں کا ہجوم رہتا ہے انھیں چاہیے کہ ان کی حاجتیں پوری کیا کریں اور بے غرض لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت ابو داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا سے روزہ رکھو اور آخرت سے افطار کرو۔
- موت کو سمجھو اور لوگوں سے ایسے بھاگو جس طرح کہ شیر سے بھاگتے ہیں۔
- اپنی زبان کی پوری طرح حفاظت کرو اور بے ضرورت بات کبھی بھی نہ کہو۔
- تنہائی اختیار کرو اور ممکنہ حد تک لوگوں سے دل نہ لگاؤ تاکہ راہ الٰہی استوار ہو۔

Marfat.com

- جتنی سعی دنیا میں اپنا رتبہ بلند کرنے کے لئے کرتے ہو اتنی ہی سعی آخرت میں بھی اپنا رتبہ بلند کرنے کے لئے کرو۔
- خود توبہ نہ کرنے اور دوسروں کو نصیحت کرنے والا ایسا ہے جیسے شکار خود کرے اور کباب دوسروں کو نصیب ہوں۔
- جس میں مروت نہیں اللہ تعالیٰ عزوجل اس کی عبادت قبول نہیں کرتا۔
- جھوٹی تعریف سے نفس موٹا ہوتا ہے۔
- چھوٹوں کی صحبت سے دینی امور میں کوئی ہدایت حاصل نہ ہوگی۔
- دن بھر ناراستی سے بچنا رات بھر نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے کہیں بہتر ہے۔
- اس توبہ و عبادت سے بھی بندوں کو وہ فائدہ نہیں پہنچتا جو بندے کو بندوں کی حاجت روائی و خدمت سے پہنچتا ہے۔
- جس طرح اپنے کپڑوں کی دھلائی و صفائی کرتے ہو اسی طرح اپنے قلب کی صفائی بھی کرو تاکہ اللہ تعالیٰ عزوجل تک صحیح معنوں میں رسائی حاصل ہو۔
- اگر سلامتی چاہتے ہو تو دنیا کو خیرباد کہہ دو اور کرامت چاہتے ہو تو آخرت کو تکبیرِ ذبح دے دو۔
- دنیا اور عقبیٰ دونوں ہی بندہ اور خدا کے درمیان حجاب ہیں اور فراغت کا راز ان دونوں کے ترک کرنے میں ہے۔
- حقیقی روزہ دار وہ ہے جو دنیا سے روزہ رکھے اور آخرت میں اس کی افطاری کرے۔
- بدگوئی سے پرہیز ہی مردانگی ہے۔
- درویش وہ ہے جس کے دل سے مخلوق کا خیال بالکل محو ہو جائے۔
- ترک دنیا ہی سے بندہ خدا تک رسائی پاتا ہے۔

Marfat.com

- دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت بننا سم قاتل ہے۔
- دنیا میں سب سے افضل بات دنیا سے کنارہ کشی، دنیا سے حذر، دنیا سے پرہیز، دنیا سے گریز۔
- خواہش ایک موذی سانپ ہے جو انسان کو زندگی بھر ڈستی رہتی ہے۔
- جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے گزند سے بچ گیا۔
- اگر انسان کو عرفان ذات اور عرفان کائنات حاصل ہو جائے تو وہ مسکرانا اور قہقہے لگانا بھول جائے۔
- دنیا میں زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو پل صراط پار کرتا ہوا تصور کرو ہر خرابی سے محفوظ رہو گے۔

.....☆.....☆.....

حضرت ابوسفیان دارانی رحمۃ اللہ علیہ

- ہر شخص کی نجات کا انحصار صرف اللہ تعالیٰ عزوجل پر ہی ہے۔
- امید و رجا کے غلبہ سے دل فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔
- خشوع و خضوع حاصل کرنے کے لئے خوف خدا اختیار کرو۔
- اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ اور اتنی امید اس سے رکھو کہ اس کا خوف دل میں جاگزیں ہو۔
- تمام دن نماز پڑھنے سے ایک رات کا لقمہ حلال زیادہ قیمتی اور پسندیدہ شے ہے۔
- نیک عورت دنیا کی بجائے آخرت سے تعلق رکھتی ہے اور اپنے شوہر کو

Marfat.com

آخرت کی جانب مائل کرتی ہے۔

- اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والا مال و منال منحوس اور باعث خواری ہیں۔
- آہ سرد کا تعلق غم زدہ دل کی ناکامی آرزو اور نامرادی ہے۔
- آہ سرد ہزار سالہ عبادت و ریاضت سے زیادہ بہتر ہے۔
- جس عمل سے دل کو دنیا میں لذت نہ ملے وہ عمل محروم ثواب آخرت ہے۔
- غفلت کرنے والوں کو اپنی غفلت کے نقصان کا صحیح احساس ہو جائے تو صدمہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔
- معرفت ایسی شے ہے جس کے سامنے کوئی مجال و رعنائی نہیں ٹکتی اور ہر روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔
- دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ عزوجل کے سامنے مچھر سے بھی کم ہے۔
- سیر شکم سے عبادت بے مزہ، قوت حافظہ ختم، خلق خدا سے نامہربانی، شہوت میں زیادتی، عبادت گراں اور وساوس کے غلبہ سے انسان مخمور ہو جاتا ہے۔
- بھوک آخرت کی کنجی ہے اور سیر شکمی دنیا کی کنجی۔
- بھوک سے نفس ذلیل ہوتا ہے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے۔
- شہوت دنیا سے وہی آدمی صبر کر سکتا ہے جس کے دل میں نور ہو اور وہ نور اسے آخرت کی جانب مصروف رکھے۔
- جس نے دنیا کی محبت کو لات ماری اس کا دل حکمت کے نور سے روشن ہو گیا۔
- جو اللہ تعالیٰ عزوجل سے شرم کرے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے گناہ پوشیدہ کر دیتا ہے اور لوح محفوظ سے مٹا دیتا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو حفظ حدّاد رحمۃ اللہ علیہ

- جوانمردی یہ ہے کہ انصاف کو کیا جائے لیکن انصاف طلب نہ کیا جائے۔
- مہمان داری میں تکلفات برتنا اپنے اوپر ظلم کرنا اور شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔
- خوف دل کا چراغ ہے اور قلب کی روشنی کا باعث بھی یہی ہے۔
- فقیر اس وقت تک درست نہیں جب تک کسی شے کے دینے کو لینے کے مقابلہ میں عزیز نہ رکھے۔
- جو دے کر نہ لے وہ مرد جواں ہے۔
- جو لے کر نہ دے وہ نابینا ہے۔
- جو لیتا ہے اور دیتا نہیں وہ مکھی ہے۔
- جو اپنے اعمال و افعال کو ہمہ وقت کتاب و سنت کی میزان میں نہیں تولتا رہتا ہرگز مرد نہیں۔
- آفات و خاموشی کی لذت سمجھنے والا انسان عمر نوح کا طالب بن جاتا ہے۔
- دنیا ہر لحہ بندوں کو ایک دوسرے گناہ میں مبتلا کرنے کا نام ہے۔
- متکبر اور مغرور وہ ہے جو ہمہ وقت اپنے آپ کو قصور وار اور متہم نہ کرے۔
- غرور سے مراد عبادت ظاہری میں خوشی اور سرور حاصل کرنا ہے۔
- غرور کے معانی دوسروں پر سبقت حاصل کرنا ہے جبکہ یہ باعث تباہی

Marfat.com

و ذلت خواری ہے۔

- اللہ تعالیٰ عزوجل کی نافرمانی کرنا کفر کا طریق اپنانا ہے۔
- تقویٰ سے مراد خالص حلال روزی کا حصول ہے۔
- جواشیاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عزوجل کو دیکھے اور اشیاء کو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ذریعے نہ دیکھے وہ حقیقی نابینا ہے۔
- جو ذات کو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ذریعہ دیکھتا ہے وہی بینا ہے۔
- ذات واحد کے دروازے کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے سے ہی دین و دنیا کے تمام دروازوں کی کنجی پانا ہے۔
- جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو اپنا سردار مان لیا تو دنیا کے تمام سرداروں کی گردنیں اس کے سامنے جھک گئیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت مرزا بادل بیگ رحمۃ اللہ علیہ

- ابتلاؤں اور مصیبتوں سے گھبرانا سنت رسول اللہ ﷺ کے منافی اور سرکشی اتباع رسول اللہ ﷺ ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کو بندوں سے بے حد محبت ہے وہ کسی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا گناہ دیکھ کر تمہارے لئے فائدہ اور انتباہ کے لئے ٹھوکر لگواتا ہے تنگی معاش پیدا کرتا ہے ٹھوکر پر ٹھوکر لگتی ہے انسان سنبھل جاتا ہے تو سب کچھ دے دیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانتے ہو یاد رکھو نافرمان بن کر روزہ نماز سے غفلت برت کر کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

- غرباء اور ضعفاء کی حاجت روائی سب سے زیادہ مقبول کام ہے۔
- خلیق و نیک بنو مغرور اور ریاکار نہ ہو۔

.....☆.....☆.....

حضرت شاہ عبدالقادر خان سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

- خوب کماؤ، خوب کھاؤ، خوب پہنو مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اس کی یاد سے غافل نہ ہو اور ہر معاملہ پر مذہب کے نکتہ نگاہ سے نظر ڈالو۔
- فقراء کے تین درجے ہیں، صوفی، شیخ اور شاہ اور آخری درجہ کی انتہا کوئی نہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل پر بھروسہ کر کے سعی کرو تو وہ ہزار ناکامیوں میں بھی اسی طرح کامیاب کردیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے اور یکا یک وہاں سے دے دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔
- بندگان خدا اور اہل اللہ کی حاجت روائی اور حسن اخلاق سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نیکی نہیں۔
- ہر حال میں مودب اور باوضو رہو اور یہ سمجھتے رہو کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی نظریں تمہاری حرکات و سکنات پر لگی ہوئی ہیں۔
- نمودو نمائش، ریاو غرور، غیبت و دل آزادی اور رسم و رواج پر اصرار قہر ربانی کو حرکت میں لانے کے لئے کافی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو پھر جو چاہو وہ کرو۔
- جس طرح پیر کا ملنا مشکل ہے اسی طرح مرید ملنا مشکل ہے حقیقی

Marfat.com

مرید چند ہی ہوتے ہیں۔

- تصوف اور علم دونوں ہی غیبی علم ہیں۔
- زیادہ بولنا باطن کو نقصان پہنچاتا ہے۔
- کتاب و سنت کی روشنی میں قدم اٹھایا جائے تو دنیا داری خود ایک مجاہدہ ہے۔
- تنہائی میں غاروں اور جنگلوں کے اندر بھی محنت کرو پھر بھی بے فکری تو ہوتی ہے مگر دنیا دار تھوڑی بھی محنت کرتا ہے تو فکر مندی کے ساتھ کرتا ہے۔
- جوانمردی یہی ہے کہ دنیا میں رہ کر ایک لمحہ کے لئے اللہ تعالیٰ عزوجل کو نہ بھولا جائے۔
- اگر دنیا کے کام اللہ تعالیٰ عزوجل کا حکم سمجھ کر کئے جائیں اور ان میں اپنی خواہش اور اپنے نفس کو دخل نہ ہو، نمود و ریا نہ ہو کسی کی خوشی نہیں اسی کی خوشی مقصود ہو تو یہ دنیا نہیں عین دین ہے۔
- بچوں سے محبت یہ سمجھ کر کی جائے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ایسا حکم دیا ہے انہیں تعلیم اس لئے نہ دلائی جائے کہ ان سے ان کا نام چلے گا اور ہمیں فائدہ پہنچے گا بلکہ اس لئے دلائے کہ انہیں لائق پانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو یہ عین دین ہے۔
- اعمالوں کا دارومدار نیت پر ہے اسے تو دوئی پسند نہیں۔
- دیندار اور سچے مسلمان بننے کی سعی کرو گناہوں سے بچتے رہو اگر شریعت کی پابندی نہ کروگے تو کبھی بھی باطنی کمالات حاصل نہ کر سکو گے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت محمد داؤد بندگی رحمۃ اللہ علیہ

- سماع اہل کے لئے حلال اور نااہل کے لئے حرام ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

- راہ سلوک میں ادب و محبت، ترک رعونت ایک لازمی امر ہے۔
- علماء و فقراء و مساکین کی تعظیم کی پوری سعی کرتے رہو جو خشک و تر میسر ہو پوری تواضع کے ساتھ سامنے رکھ دو قبول کر لیں تو بہتر نہ کریں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔
- فاتحہ نیاز میں ہرگز تکلف نہ برتیں کیونکہ شرع میں تکلف روا نہیں ہے۔
- درویش کا ظاہر تو ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مانند ہونا چاہیئے اور باطن مثل منصور۔
- ہر حال میں بلند ہمت، دل قوی اور، امید صادق رکھنی چاہیئے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شاہ حبیب اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

- حصول معرفت کے لئے دو سوئی کبھی نہیں ہو سکتی یا تو اللہ تعالیٰ عزوجل کو پالو یا پھر مال دنیا۔

.....☆.....☆.....

حضرت نور رنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ

- طالب حق کو ہمیشہ جلوہ حق کا متمنی و منتظر رہنا چاہیئے اسی میں اس کی دلی مراد بر آئے گی۔

.....☆.....☆.....

حضرت مخدوم شیخ سلطان حافظ صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص بال منڈواتا ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ قلندری سے واقف ہو کیونکہ اس راہ میں ہزاروں نکتے بال سے بھی باریک ہیں۔
- قلندری یہ ہے کہ اپنے پاس موجود ایک دانہ، ایک روپیہ حتیٰ کہ تمام مال و اسباب دنیا کچھ بھی اپنے پاس نہ رکھے بلکہ سب راہ خدا میں صرف کر کے اسی کا ہو جائے۔

Marfat.com

- صوفی باصفا وہ ہے جس کی نگاہ جس شے پر بھی رغبت سے پڑے اسے راہ اللہ میں دے کر تہی دامن ہو جائے۔

☆ ☆

حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

- جدائی ایک ایسی تیز آگ ہے جو دل و جان کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔
- خواہ دوست تمہاری قدرو قیمت نہ مانے لیکن دوست کے سر کا ایک بال بھی سارے جہان کے عوض نہ بیچو یہ بات دوستی کے منافی ہے۔

☆ ☆

حضرت شیخ کبیر ابو یدین شہیر رحمۃ اللہ علیہ

- حکومت و سلطنت دو قسم کی ہوتی ہے ایک شہروں اور ملکوں کی اور دوسری لوگوں کے دلوں کی۔
- حقیقی حکمراں و بادشاہ وہی ہیں جو زاہد ہیں۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ کبیر ابوعبداللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ

فقیر وہ ہے جو بھوک اور برہنگی کی تکلیف اٹھائے اور تکلیف کے ساتھ ساتھ ان میں آرام اور لذت بھی پائے اور ان چیزوں کو پسند کرے۔

☆ ☆

حضرت شیخ ابوعثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ

عارف باللہ وہ ہے جس کے لئے علم کے بے شمار انوار چمکیں اور غیب کے عجائبات کا مشاہدہ ہو۔

☆ ☆

حضرت شیخ کبیر ابوسعد خراز رحمۃ اللہ علیہ

جب کسی بندہ کی کفالت و تولیت اللہ تعالیٰ عزوجل چاہتا ہے تو اس شخص پر اپنے ذکر کے دروازے کھول دیتا ہے اور اس کو اپنی حفاظت میں نفس کی خواہشات سے پاک صاف کر دیتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابونصر سرتاج رحمۃ اللہ علیہ

ادب میں لوگوں کے تین طبقات ہیں۔

(۱)۔ اہل دنیا کا طبقہ: جو زبان و بیان کی فصاحت، علوم، قصص و حکایات اور اشعار کا حافظ ہے۔

(۲)۔ دینداروں کا طبقہ: ریاضت نفس، اعضاء وجوارح کا ادب، حدود شرع کی رعایت اور ترک شہوات کرنے والا۔

(۳)۔ خاصان حق کا طبقہ: طہارت قلب، اسرار کی رعایت، وفائے عہد، وقت کی حفاظت، خطرات سے اغماضی، مقامات طلب، اوقات حضور اور مقامات قرب کی رعایت کا حامل۔

☆ ☆

حضرت شیبان احمد رحمۃ اللہ علیہ

جو قلب خدا سے غافل ہو اس کی تادیب و سزا ضروری ہے تاکہ وہ پھر کبھی مولا سے غافل نہ ہو پائے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت سعدون مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا کے طالبو! خبردار! دنیا کو اپنے دشمن کے لئے ترک کرو۔ یہ زمانہ آج جس طرح تجھے ہنسا رہا ہے کل رُلائے گا۔
- جب تک انسان اپنے قلب کو سماوی نہ بنائے دُعا کبھی بھی قبول نہیں ہوتی۔
- جن لوگوں نے مشاہدہ حق سے علم و یقین حاصل کیا یا وہ عمل پر گامزن ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اللہ تعالیٰ ان کی ندائے شوق کو کبھی بھی رد نہیں فرماتا۔

☆ ☆

حضرت ابن القصاب صوفی رحمۃ اللہ علیہ

- حقیقی سخی اللہ تعالیٰ عزوجل ہے جو بندے کو بلا کسی حیثیت و مرتبہ کے اتنا دیتا ہے جس کی گنتی نہ ہو سکے۔
- سب سے بڑا ناشکرا وہ ہے جو کسی مصیبت سے چھٹکارا پائے پھر اسی بلا میں کسی اور دیکھ کر نہ تو عبرت حاصل کرے اور نہ ہی شکر ادا کرے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن سعد یمنی رحمۃ اللہ علیہ

تصوف ایک ایسا کشف ہے جو اسرار پر وارد ہو کر بندے کو اچک لے اور اس کے مال و دولت کو لوٹ لے یہاں تک کہ بندے کے پاس کچھ بھی نہ رہے۔

☆ ☆

حضرت راشد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

عاشق مولیٰ وہ ہوتا ہے کہ جب وہ شب کی تاریکی میں اپنے مالک حقیقی سے عاجزی کر رہا ہو تو رب کریم اس کی دُعا قبول فرمائے اور اس کی صدا پر لبیک کہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ابراہیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ علیہ

- دل کی دوا پانچ چیزوں میں ہے۔
  (۱)۔ فکر و تدبر کے ساتھ تلاوت قرآن۔
  (۲)۔ نماز شب۔
  (۳)۔ خلوت باطن۔
  (۴)۔ وقت سحر سے گریہ وزاری۔
  (۵)۔ صالحین کی ہم نشینی۔
- سارا علم دو لفظوں میں ہے اول یہ کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے تیرے لئے مقدر کیا ہے اس میں فکر مت کر اور دوم جس کا تجھے حکم ملا ہے اس میں کوتاہی مت کر۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ کبیر جوہر رحمۃ اللہ علیہ

- حقیقی باادب وہ ہے جو تدبیر علمی کی بجائے اللہ تعالیٰ عزوجل کے فضل اور اس کی نگاہ کرم سے مستفید ہو۔
- سارنگ بننے کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں۔
  (۱)۔ علم جو اس کی پاسبانی کرے۔
  (۲)۔ ذکر جو انس پیدا کرے۔

Marfat.com

(۳)۔ پرہیز گاری جو اس کی حفاظت کرے۔

(۴)۔ یقین جو اسے اعلیٰ مرتبہ تک لے جائے۔

رعایت حق اسے حاصل ہوتا ہے جو ان باتوں سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔

(۱)۔ صاحب علم

(۲)۔ صاحب انس

(۳)۔ محفوظ

(۴)۔ بلند مقام

☆ ☆

حضرت عبدالرحمٰن بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

توکل یہ ہے کہ اگر اژدھا کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دیا جائے اور اژدھا ہاتھ کو پونچوں تک نگل لے اس وقت بھی تجھے غیر خدا سے کوئی اندیشہ نہ ہو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ

- نفس وہ ہے جس سے اوصاف ذمیمہ پیدا ہوتے ہیں۔
- ادب اور محبت ہی دو ایسی عظیم قوتیں ہیں جن کی وجہ سے انسان کے قدموں میں دین و دنیا کی دولت ڈھیر ہو جاتی ہے یہ دونوں قوتیں ایک دوسرے کے لئے لازم ہیں۔
- آرزوؤں کے پیالوں سے سیراب ہونے والوں کو ماسوائے دوزخ کچھ بھی نہ ملے گا۔
- یاد رکھو حکومت اہل صفا کی صفت اور گوشہ نشینی اللہ تعالیٰ کے وصال کی علامت ہے۔
- نفس کو حقیر جاننے والا متواضع اور دوسرے پر فائق سمجھنے والا متکبر ہوتا ہے۔
- خاموشی اپنے وقت پر مردان حق کی صفت اور موقع و محل پر بولنا شریف خصلت ہے۔
- جو شخص حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔
- انسان کو ایک زبان، دو کان اور دو آنکھیں اس لئے دی گئی ہیں کہ وہ کلام کرنے والے کے مقابلہ میں زیادہ سنے، دیکھے۔
- یاد رکھو عوام کی خاموشی زبان سے، عارفین کی خاموشی دل سے اور محبین کی خاموشی باطن کے خیالات سے ہوتی ہے۔
- زبان ایک درندہ ہے اگر اسے جکڑ کر نہ رکھو گے تو یہ تجھ پر حملہ کر دے گا۔

Marfat.com

- خوف و رجا کی مثال دو پروں کے پرندے کی مانند ہے اگر دونوں یکساں ہو تو پرندہ بھی یکساں رہتا ہے اور اڑان مکمل ہوتی ہے اگر ایک پر میں نقص پیدا ہو جائے تو اڑان میں نقص آجاتا ہے۔ اگر دونوں پروں میں نقص آجائے تو پرندہ کی حالت نیم مردہ کی سی ہو جاتی ہے۔
- غیبت کرنے والے کی مثال یہ ہے کہ اس نے ایک منجنیق تیار کر رکھی ہے اور ہر سمت میں اپنی نیکیوں کو اس منجنیق کا نشانہ بنا رہا ہو۔
- تکالیف اور مصائب دوست کی جانب سے آزمائش ہوتی ہے اور صبر اس کا بہترین پھل۔
- صوفی مرض برسام کے مریض کی طرح ہے جس کی ابتداء گفتار اور انتہا خاموشی ہے اور جب مضبوط ہو تو گونگا پن ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت عبداللہ حبیق رحمۃ اللہ علیہ

- چار چیزیں غلط استعمال کے باعث آخرت میں سخت گرفت کا باعث ہیں۔
  (۱)۔ آنکھ
  (۲)۔ دل
  (۳)۔ زبان
  (۴)۔ خواہش دنیا
- خراب باتیں سننے سے اطاعت کا ذوق مٹ جاتا ہے اور عمل میں

Marfat.com

اخلاص عمل نسبتاً زیادہ سخت ہے۔

- نیکی کرنے کے بعد قبولیت کی امید کم رکھو۔
- گناہ سے تائب ہو کر بخشش کی امید رکھو۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ ابوبکر بن ھوار بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

- توحید وہ ہے کہ وہ حدث سے قدم کو علیحدہ کرے موجودات سے نکلے اور حجاب کو قطع کرے۔
- توحید علم و جہل کا ترک، اپنے وجود کی مخالفت ہے جبکہ اس کا وجود اس کے علم سے جدا ہے اور جب عقلاء کی عقلیں توحید میں منتہی ہوتی ہیں تو پھر حیرت تک پہنچتی ہیں۔
- تصوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ محبت بدوں علاقہ کے ہو اور اس کے ساتھ ذکر اجتماع کے ساتھ، خوف نفع کے ساتھ اور اچھی طرح اتباع ہو۔
- زہد یہ ہے کہ دل اس بات سے خالی ہو جس سے ہاتھ خالی ہے دنیا کو ذلیل سمجھے دل سے اس کے آثار کو مٹادے۔
- زہد تقویٰ کو خوب اچھی طرح پکڑنے اور اسے سانسوں تک جاری رکھنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرنا ہے۔
- خشوع یہ ہے کہ علام الغیوب کے لئے دل ذلیل ہو۔
- تواضع یہ ہے کہ بازو پست اور طرف نرم ہو۔
- نفس امارہ یہ ہے کہ ہلاکتوں کی طرف بلانے والا ہو اور دشمنوں کا

Marfat.com

مددگار ہو جو خواہش نفسانی کے تبع ہیں اور طرح طرح کی برائیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

- کلام انبیاء علیہم السلام سے مراد حضوری کی خبر دینا ، کلام صدیقین سے مراد مشاہدات کے ذریعے باخبر کرنا ہے اور اسی سے عارفین کے دلوں میں زبان تصدیق پیدا ہوتی ہے۔
- کلام انبیاء علیہم السلام بدوں کے دلوں میں زبان توفیق بخشتا ہے اور مریدوں کے دلوں میں زبان تفکر سے بات کرتا ہے۔
- کلام انبیاء علیہم السلام کا کلام علماء کے دلوں میں زبان تذکرہ، عاشقان کے لئے زبان شوق سے حکمت ادا کرنا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ صحبت یہ ہے کہ ادب ہو ہمیشہ ہیبت ہو مراقبہ کا نزول ہو۔
- رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحبت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنت کا اتباع ہو علم سے معانقہ ہو۔
- اولیاء اللہ کی صحبت یہ ہے کہ ان کے لئے دُعا اور رحم کرنا اور خدا کے ساتھ جمع ہونا یہ کہ غیر سے تفرقہ کرنا اور غیر سے تفرقہ جمع ہے۔
- وحدت الذاتی کے طالب کے لئے لازم ہے کہ وہ اولیاء اللہ کی دوستی تک پہنچے اور ان کے قرب سے ناموس ہو یہی حق ہے۔
- جو کوئی اولیاء اللہ سے دوستی سے ملا تو اس کی صفائی ظاہر و باطن بندوں کے درمیان صحیح ہوئی۔
- مشتاق وہ ہے کہ جس کو محبوب کے آثار شاق گزریں اس کا مشاہدہ فنا کر دے پھر ان کے لئے وہ معانی ظاہر ہوں جو کہ غیروں سے چھپے ہوئے ہیں۔
- مشتاق وہ ہے جو محبوب سے زبان ازل دوستی کا اشارہ پائے اور نعمت

Marfat.com

یافتہ بنے جس کے بعد پردہ پڑ جائے اور خوشی رونا بن جائے۔

- خوف وہ شے ہے جو بندے کو اللہ عزوجل تک پہنچاتا ہے اور عجب و سرور اللہ تعالیٰ۔سے تجھ کو قطع کردیتا ہے۔
- تیرا لوگوں کو حقیر جاننا اس قدر بڑا مرض ہے کہ جس کی دوا نہیں ہوسکتی۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ ابو محمد شبنکی رحمۃ اللہ علیہ

- اصل اطاعت پرہیز گاوی نفس سے حساب لینا ہے۔
- نفس کا اصل حساب خوف و امید ہے۔
- خوف و امید کی اصل معرفت وحدود عبد ہے اس کا اصل غوروفکر ہے اس کی سردار عبرت ہے۔
- حسن خلق تکلیف کا برداشت کرنا، غصہ کم کرنا اور رحم زیادہ کرنا ہے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کی آواز نہیں سنتا وہ اس کے دل کی آواز کیسے سنے۔
- خدا کی قدر سے ہی کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا کسی اور شے سے غنی ہوتا ہے۔
- مخلوق کا خدا سے حجاب یہ ہے کہ وہ اپنے نفسوں کے لئے تدبیر کرے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کو قدرت کے ساتھ نہیں پہچانتا تو اس نے اس کو پہچانا ہی نہیں۔

Marfat.com

- جو شخص اپنے نفس پر آداب کے ساتھ غالب ہو تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت کو اخلاص کے ساتھ اپنایا ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا دل سے سب کچھ دور ہو جائے تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے قریب آجاتا ہے۔
- جو شخص محض دکھاوا کرتا ہو اور عمل سے عاری ہو تو اس کے قریب مت پھٹکو۔
- جو شخص ریاست و تعظیم کا طالب ہو اس سے بچو۔
- جو اپنے نفس میں مستغنی ہے تو جان لو کہ وہ جاہل ہے۔
- جو دل کو خدا کی طرف ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کا ظاہر اس بات کی نفی کرے تو اس کے دین میں خرابی ہے اسے تہمت لگاؤ۔
- جو اپنے دوستوں کے ساتھ حالت اطمینان میں کمال وحال کا مدعی ہو تو وہ بے وقوف ہے۔
- جب کوئی مرید قصائدواشعار میں مبتلا ہو کر تن آسان کا میلان رکھے تو اس سے بہتری کی امید نہ رکھو۔
- دنیا کی جانب رجوع رکھنے والے فقیر کی رفاقت زہرِ قاتل ہے اور دل کو سخت اور جسم کو فاقوں سے نوازتی ہے۔
- حقیقت ایمان ہے کہ فرض کو سنت کے ساتھ ادا کیا جائے حلال کو پرہیز گاری کے ساتھ اپنایا جائے ظاہر و باطن میں منہیات سے بچا جائے اور اس بات پر موت تک صبر کرنا ہے۔
- دل کی دوستی تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

(۱)۔ ترکِ دنیا

(۲)۔ خدا کی تقسیم پر رضا

Marfat.com

(۳)۔ آخرت کے لئے طلب علم کا شغل اختیار کرنا۔

- جو کوئی بغیر علم کے دنیا کی شہوت حاصل کرتا ہے تو وہ عذاب خریدتا ہے۔
- بلندیوں کی طرف پہنچنے کے لئے ترقی کی اعلیٰ سیڑھی یہ ہے کہ مراد حق کے لئے باطن کی اصلاح ہو، قرب کے رویہ کے لئے مخلوق کو دور کرنا اور حجابوں کے رفع کے لئے اللہ تعالیٰ عزوجل پر اعتماد کرنا۔
- جو فقراء کے حصہ پر راضی ہونے کے ساتھ باقی کو فانی پر ترجیح دے تو اس کا دل اللہ عزوجل کے قرب سے معمور ہے۔
- اپنے افعال سے پرامید ہونا، قضا کی گواہی دینا اور اپنے ضعف کو عاجز نہ ہونے سے مراد دل کو قرب الٰہی کا مستقر بنانا ہے۔
- دل وہ ہے جو اپنے حال کو ہر صورت چھپائے اور اس کا اقرار نہ کرے جبکہ ظاہراً مخلوق اس کی ولایت کے ذکر سے نہ تھکے۔
- جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ حدود وآداب پر قائم رہے اور اس کے حکم سے تجاوز نہ کرے تو اس کا شمار علماء ربانی میں کیا جاسکتا ہے۔
- تمام علوم میں سب سے زیادہ نافع علم اللہ عزوجل کی ذات و صفات کا علم ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شیخ عزاز بن مستودع بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

- غفلت دو قسم کی ہے۔
(۱)۔ غفلت رحمت
(۲)۔ غفلت غضب
- غفلت رحمت سے مراد عبودیت سے نسیان کا ہونا مگر فرائض و سنن کو برقرار رکھنا، دل کی مراعات سے غافل ہونا مگر مراقبہ واردات ہیبت سے نہیں۔
- جو بندہ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عزوجل کی اطاعت سے بے پرواہ ہو جائے اور صرف کرامات پر تکیہ کرے عبودیت میں استقامت سے غافل ہو وہ غفلت غضب کا شکار ہے۔
- جب تیرا نفس تجھ سے بچ رہا تو بے شک تو نے اس کا حق ادا کیا اور جب تجھ سے مخلوق بچ رہے تو بے شک تو نے ان کا حق ادا کیا یہی خوف خدا ہے۔
- امید و رقت فضل کے گوشہ چشم سے پیدا ہوتی ہے۔
- عاشقوں کے دل جب تک معرفت کے پروں کے ساتھ خدا کی طرف اڑنے والے نہ ہوں اور محبت کے ساتھ اس کی طرف چلنے والے نہ ہوں وہ عاشق نہیں بلکہ فاسق ہے۔
- جو خدا کے سوا کسی کو معبود نہ دیکھے اور محدث کو قدیم بالیقین صفات معلوم کے ساتھ نہ پاسکے وہ عارف نہیں۔
- قلب سلیم وہ ہے جو نیچے سے تو وفا کی طرف اور اوپر سے رضا کی

Marfat.com

طرف، دائیں سے بخشش کی طرف اور بائیں طرف سے آرزوں کی طرف، سامنے سے ملاقات کی طرف، پیچھے سے بقاء کی طرف اشارہ کرے۔

- ارادہ یہ ہے کہ دل تمام اشیاء سے مبرّا ہو کر اپنے رب کی جانب پھر جائے۔
- تصوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ بلا فکر جلوس ہو۔
- تجرد ایک ایسی بجلی ہے جو بقایا کو جلادے، رسوم کو مٹا دے موجودات کے دیکھتے سے بچالے۔
- وجد ایک ایسا نور ہے جو اشتیاق کی آگ سے روشن ہوتا ہے۔
- محبت ایک ایسا پیالہ ہے جس کی بھڑک اور سوزش سینوں کو تپائے اور دلوں میں قرار پاکر انسان کو فنا کر دے۔
- محبت ایک ایسی شئے ہے جو نفوس میں جگہ پا کر ان کو لاشے بنادے ارواح کو اڑادے، عقلوں کو مات کر دے، فکروں کو حیران کر دے۔
- علم بالیقین یہ ہے کہ صفات جلال کی کہنہ تک پہنچنے سے امید منقطع ہو جائے۔
- جو شخص اپنے دل سے اپنے نفس کو اٹھالیتا ہے تو لوگ اس کے سایہ میں چلتے ہیں۔
- افضل وقت وہ ہے جب نفس کے خطرات سے دل پاک ہو اور لوگ اس میں تیری بدظنی سے بچ رہیں۔
- جو کوئی رب تعالیٰ سے محبت کرتا ہے ہر شے اس سے محبت کرتی ہے۔
- جو کوئی اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرتا ہے تو کائنات کی ہر شے اس سے ڈرتی اور لرزتی ہے۔
- جو شخص خدا کو پہچان لیتا ہے تو ہر شے اس سے بے گانہ ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔

☆ ☆

حضرت منصور بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے اپنے کو پہچانا اور کان سے رجبت ی اں ی رضا مندی ہ احترام کیا وہ عارف کہلایا۔
- جس نے اپنے نفس کو نہ پہچانا وہ مغرور ہے۔
- غفلت اور سختی سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ عزوجل کسی بندہ کو نہیں آزماتا۔
- جس کو بیداری و خواب میں فائدہ پہنچے وہی اللہ تعالیٰ عزوجل کا دوست ہے۔
- دنیا میں بلند مرتبگی پانا عذاب کو جلد آنے کی دعوت دینا ہے۔
- مضطرین کا راز راہ صبر، عارفین کا درجہ رضا ہے اور جو صبر پر صبر کرے وہ صابر ہے۔
- جو شخص دین کو لے کر اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف بھاگے تو وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کو اپنے رزق میں متہم کرتا ہے۔
- اولیاء اللہ کی تین خصلتیں ہیں۔

(۱)۔ ہر شے میں اللہ تعالیٰ عزوجل پر بھروسہ کرنا

(۲)۔ ماسوا اس سے ہر شے سے بے پرواہی

(۳)۔ ہر حال میں اس کی طرف رجوع کرنا۔

- نہایت ارادہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف چلے پھر اس کو

Marfat.com

اشارہ سے پائے۔

- توکل یہ ہے کہ معاملہ کو ایک ہی طرف لوٹانا۔
- اللہ کا بندہ وہ ہے کہ دل قرب خدا سے خوش ہو اور سرور پائے اور سکون میں اسی کی جانب نظر ہو۔
- جو شخص صفات عبودیت سے دھوکہ میں آجائے وہ نسیان ربوبیت کا مجرم ہے۔
- جس نے عبودیت کی اقامت کی حالت میں ربوبیت کی صفت کی گواہی دی تو گویا اس نے اپنے نفس سے قطع تعلق کیا۔
- استدراج یہ ہے کہ یقین جاتا رہے کیونکہ یقین ہی کے ساتھ فوائد غیب کا استفادہ ہوتا ہے۔
- کشف یہ ہے کہ دلوں میں ایسے انوار غیب محض اسرار معرفت کی قدرت سے روشن وبلند ہوں۔
- جب حق دلوں پر ظاہر ہوتا ہے تو رجا و خوف کی زیادتی مٹ جاتی ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شیخ تاج العارفین ابوالوفا رحمۃ اللہ علیہ

- شیخ کبھی شیخ نہیں ہوتا جب تک وہ کاف سے قاف تک کی پہچان نہ پالے۔
- جس شخص کو نظر کا اثر پریشان کر دے اور خبر کا سننا بے قرار کر دے وہ شوق کے جنگل کا راہی اور وصل کا طالب بن جاتا ہے۔
- ذکر وہ ہے کہ اپنے وجود سے تجھ کو تجھ سے غائب کر دے اور تجھ سے اپنے شہود کی وجہ سے ہوش لے لے۔
- ذکر شہود حقیقت اور عادات کے کم ہونے کا نام ہے۔
- جو شخص اپنے معاملہ میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے اخلاص کرتا ہے تو وہ جھوٹا نہیں ہے۔
- جو شخص کہ اپنے وقت کے حکم کو ضائع کرتا ہے وہ جاہل ہے اور جو اس سے قاصر رہے وہ غافل ہے اور جو اس کا اہتمام کرے وہ عاجز ہے۔
- تسلیم یہ ہے کہ نفس کو میدان احکام میں چھوڑ دے اور اس پر شفقت جو آئندہ خیالات سے ہوتی ہے ترک کر دے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ عقیل متجنی رحمۃ اللہ علیہ

- معارف یہ ہے کہ اس میں ترجیح اختیار کی جائے۔
- عبودیت حکم سے ہے جبکہ خوف تمام امور کا سردار ہے۔
- عارفین کا خوف ارادہ و افعال الٰہی سے اور اولیاء کا خوف ان کی خواہش اللہ عزوجل کے حکم کے تابع ہو۔
- متقی کا خوف یہ ہے کہ اپنے نفس کو مخلوق کے دیکھنے میں ایسا پائے اگر ان کو تم میں موجود پائے تو شریک ہو جائے اور اگر تجھ کو تجھ پر غالب کر دے تو جھگڑے۔
- خواہش سے مجاہدہ کر کے ہی انسان اللہ تعالیٰ عزوجل کو پہچان سکتا ہے۔
- حال یا مقام طلب کرنے والا کبھی بھی معارف کے طریقوں سے واقف نہیں ہو سکتا۔
- جوان مردی یہ ہے کہ بندوں کی نیکیوں کو دیکھے اور برائیوں سے دور رہے۔
- افسوس، رونا، سستی کو مقام سلوک میں گم کر دینا رسوائی کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابو یعزی مغربی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے خدا کو فضل کی صحبت سے طلب کیا وہ اس تک پہنچ گیا۔
- جو شخص خدا کے ساتھ نہیں وہ کسی کے بھی ساتھ نہیں۔
- زیادہ فائدہ مند وہ کلام ہے جو کہ مشاہدہ سے اشارہ ہو یا حضوری کی تعریف ہو۔
- وہ ولی ولی نہیں جب تک کہ اس کو قدم، مقام، حال، منازلہ سر نہ ہو۔
- قدم وہ ہے کہ تو اپنے راستہ میں حق سبحانہ و تعالیٰ کی جانب چلے۔
- حال یہ ہے کہ تجھ کو فوائد اصول سے بھیجے نہ نتائج سلوک سے۔
- منازلہ یہ ہے جو حضور کے نیچے ہے تو اس کے ساتھ مشاہدہ کی تعریف سے نہ سر کی وصف سے خاص ہو۔
- مقام وہ ہے کہ علم ازلیت میں تیری پیش قدمی تجھ کو اس پر برقرار رکھے۔
- سر یہ ہے کہ تو لطائف ازل کو ہجوم جمع اور سوائے کے مٹنے اور تیری ذات کے لاشے ہونے کے وقت اس کو سپرد کر دے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ علی بن الھیتی رحمۃ اللہ علیہ

- شریعت وہ ہے جس کے ساتھ تکلیف آئے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے افعال کا وجود اور علم کے شروط پر انبیاء کے ذریعہ سے قیام کرنے۔
- حقیقت وہ ہے جس سے تعریف حاصل ہو نیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ شہود و احوال ہو، غلبات حکم کو تقریر سے مانا ہو نہ بالواسطہ، جب تک تمیز باقی رہے تکلیف متوجہ رہے۔
- صحت حال یہ ہے کہ اس کا صاحب جب تک اوقات ہوش میں مغلوب رہے اپنے غلبہ کے احوال میں محفوظ ہو۔
- اپنے رب کے ساتھ وہ ہے جو اس کے حقوق کو ثابت رکھے اور اس کے دوام و شہود میں خالص ہو جائے۔
- احوال مانند بجلی کے ہیں اور ان کو اپنی مدامی و کوشش سے پانا ممکن نہیں اور جب حاصل ہو جائیں تو ان کا پورا لے لینا بھی غیر ممکن ہے۔
- اگر احوال کسی شخص کے لئے غذا بن جائیں اور پھر اس کو اللہ تعالیٰ عزوجل اس سے پرورش کرے گا پھر وہ اس کا وطن اور ٹھکانا بن جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل اس بات سے پرے ہے کہ لوگ اس کو اپنی سمجھوں سے سمجھ لیں یا اپنے علوم سے اس کا احاطہ کریں یا اس پر اپنی معرفتوں سے جھانکیں۔

Marfat.com

- جس شخص کو کسی امر کا کشف ہوتا ہے تو وہ اس کی قوت و ضعف و سستی کے موافق ہوتا ہے اور جس شخص کو حقیقتاً کسی امر کا کشف ہوتا ہے یا تو وہ سوائے حق کے اور کچھ نہیں دیکھتا یا وجود حق کی وجہ سے اپنے مشاہدہ سے اچک لیا جاتا ہے یا وہ حق الحق میں محو ہوجاتا ہے۔
- احوال اہل معرفت سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کو سوائے احوال کے مٹانے اور سکون سے ان میں ترقی و غلبہ پائے۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ

- مراقبہ اس بندے کا ہوتا ہے جو کہ خدا کی حفاظت خدا کے ساتھ کرے اور مصطفےٰ ﷺ کے افعال و اخلاق و آداب میں تابع ہو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل اسی قدر انسان کے قریب ہے جس قدر وہ دیکھتا ہے کہ بندوں کے دل اس کے قریب ہیں۔
- وہ شخص خوش قسمت ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی محبت کی شراب کا پیالہ پیئے اور اس کی مناجات کی نعمت کو چکھے اس کا دل محبت سے بھر جائے۔
- حال قرب حال محبت کا مقتضی ہے اور محبت اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ دل اللہ تعالیٰ عزوجل کے غنا و جلال عظمت علم قدرت کی طرف دیکھے۔
- عاشق وہ ہے جو کہ محبت کی نظر سے محبت کے علم کے فنا سے محبوب کی نظر کی طرف چلا جائے اس طرح سے کہ اس کا محبوب غیب میں

Marfat.com

تھا اور وہ محبت کے ساتھ نہ تھا۔

- محبت ذکر کی متلاشی ہے اور عاشق اس کا منتہی ہوتا ہے جو ہمہ وقت اپنے اوپر محبوب کا ذکر طاری رکھے۔
- اپنے نفس کے دھول سے غافل ہونے کا نام ہی نفس سے غافل ہونا ہے اور یہی فنا فی النفس ہے۔
- جو شخص دنیا کی طلب میں مشغول ہو وہ اس میں ذلت کے ساتھ مبتلا ہوتا ہے۔
- جو شخص اپنے نفس کے قبض سے اندھا ہوتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔
- مغرور وہ ہے جو زوال پذیر شے کو اپنی زینت بنائے۔
- زیادہ نافع علم وہ ہے جو احکام عبودیت کا علم ہو اور اعلیٰ علم معرفت توحید ہے۔
- تکبر کے ساتھ علم و عمل مستحب اور علم مقبول کو نتیجہ سے محروم رکھتا ہے اور انسان کو اوندھے منہ گراتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ

- فقر یہ ہے کہ علائق دنیا سے دل علیحدہ ہو اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ مستقل ہو۔
- فقر صحیح یہ ہے کہ اسباب کی قید سے آزاد ہو نہ ہی اس کا وجود حرکت کرے اور نہ ہی وہ عدم سے ڈرے اور آخرت اور دنیا میں اپنے نفس کے لئے کوئی مقام رکھتا ہو۔
- فقیر صادق وہ ہے جس میں لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچے رہیں اور اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیں اگرچہ ان کو خود احتیاج ہو۔
- مراقب کی بزرگی پانے سے مراد یہ ہے کہ اپنے نفس سے لوگوں سے انصاف کرے اور نصیحت اپنے غیروں سے قبول کرے۔
- جب دل شہوات سے ترقی پائے تو وہ تندرست ہے اور جس کے دل میں کوئی جھڑکنے والا اور ملامت کرنے والا ہو وہ دل خراب ہے۔
- جو شخص اپنے نفس پر اللہ تعالیٰ عزوجل سے مدد نہیں مانگتا وہ نفس کا غلام ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابوسعید تیلوی رحمۃ اللہ علیہ

- فقیر نہ تو کسی شے کا مالک ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی شے اس کی مالک ہوتی ہے اس کا دل ہر میل سے پاک اور اس کا سینہ صحیح و سالم ہوتا ہے اور اس کا نفس سخاوت و ایثار کی جوانمردی سے بھرپور ہوتا ہے۔
- تصوف کے یہ معانی ہیں کہ اپنے غیر سے بیزاری، ماسوئی سے تخلیہ حسن ارادہ سے روشن و مجلوق ہو اور ہر نکمے وصف سے نکل جانا ہے۔
- مراقبہ احوال ہر سانس میں لزوم ادب خدا کی طرف نظر لگا کر اور تکلیف کے ساتھ متوجہ ہونا ہے۔
- توکل یہ ہے کہ مضمون پر بھروسہ کرنا، احکام بجا لانا، دل کی مراعات دونوں جہاں سے علیحدگی حق و صدق سے چمٹنا، وجد کے اشارات کو لوگوں سے چھپنا، شمائل قصد کے ساتھ موجودات سے خفیہ رہنا ہے۔
- توحید یہ ہے کہ ایسی ذات کے مشاہدہ سے جو کہ ہر نقص سے پاک ہے موجودات سے چشم پوشی کرنا ہے۔
- عارف وحدانی الذات ہے جس کو کوئی قبول نہ کرے اور نہ ہی وہ کسی کو قبول کرے۔
- تمام احوال کی بناء تین خصلتوں پر ہے۔

(۱)۔ فقر و احتیاج

(۲)۔ تمسک سخاوت کی عادت

(۳)۔ تعرض و اختیار کو چھوڑ دینا

- صادق وہ ہے جو غنی کے بعد محتاج ہو جائے عزت کے بعد ذلیل ہو

Marfat.com

شہرت کے بعد مخفی ہو جائے۔

- جس نے ارکان طریق کو گرا دیا اس کے آثار کو مٹادیا اس کے راستوں کو بدل دیا اس کے معانی کو متغیر کر دیا وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی نظر سے گر گیا۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ مطر باذرانی رحمۃ اللہ علیہ

- نفوس کی لذت رفیق اعلیٰ کی معرفت اور سرگوشی کرنا ہے۔
- تکبر کا اصل ثمر معرفت ہے معرفت کے پھل کا مزہ عمل ہے عمل کی لذت کا مزہ اخلاص ہے اخلاص کی غایت کی لذت نعیم ہے اور نعیم ایک ایسی غایت ہے کہ جو کبھی ختم نہ ہو۔
- حکمت علوم کی سردار، عدل کی میزان، ایمان کی زبان، بیان کا چشمہ، ارواح کا باغ، اشکال کا نور، خوبیوں کی گردن، حقائق کی میزان، وحشیوں کی محبت، راغبین کی تجارت، مشتاقین کی آرزو اور حق کا پالنا ہے۔
- حکمت عقل پر جب وارد ہو تو ہدایت کے پردوں پر دلالت کر کے دلوں کے زنگاروں کو صاف کرتی ہے باطنوں کے عیوب کو مار ڈالتی ہے۔
- جس شے کو وقت جمع کر دے اس کو وقت ہی متفرق کرتا ہے۔
- جو شخص کسی شے سے مدد طلب کرتا ہے پس فاقہ اس سے ملے گا۔
- جو مادہ کے ساتھ یا دگیری کرتا ہے وہ نسیان میں مبتلا ہے۔

Marfat.com

- وہ شخص کامل نہیں جو مشورہ کر کے بوجھ اٹھائے۔

☆ ☆

حضرت شیخ ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ

- مشتاقوں کے دل نور الٰہی کے ساتھ منور ہوتے ہیں اور جب ان میں اشتیاق حرکت کرتا ہے تو اس کا نور زمین وآسمان میں روشنی بکھیرتا ہے۔
- زاہد صبر کا علاج کرتا ہے جبکہ مشتاق سکر کا اور واصل ولایت کا علاج کرتا ہے۔
- شوق اللہ تعالیٰ عزوجل کی آگ ہے جو دوستوں کے دلوں میں بھڑکتی ہے پھر ان کو اس کی ملاقات ونظر میں آرام ملتا ہے۔
- ہیبت کی آگ دلوں کو پگھلاتی ہے اور شوق کی آگ نفوس کو گلاتی ہے جبکہ محبت کی آگ ارواح کو گلاتی ہے۔
- خاموشی بلا تکلیف عبادت، بلازیور زینت اور بغیر غلبہ کے ہیبت ہے یہ بغیر دیوار کے قلعہ، بغیر پیالہ کے شربت ہے۔
- مرد کے لئے یہ علم ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرے اور اس کی جہالت کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے دل میں خوش رہے۔
- عجب حماقت کی فضیلت ہے جس سے اس کا صاحب اپنے نفس کے عیوب کو چھپا لیتا ہے اور منزل مقصود اس کو تکبر کی راہ پر گامزن کر دیتی ہے۔

Marfat.com

- سکر بندہ کا ایسے وارد سے غائب ہونا ہے جو اسے روایت غیر سے فارغ کر دے۔
- سکر خوشی میں بے قابو ہو جانے کا نام ہے یہ مقام محب ہے کیونکہ فنا کی آنکھیں اس کو قبول نہیں کر سکتیں اور نہ ہی منازل علم وہاں تک رسائی پاسکتے ہیں۔
- سکر کی تین علامتیں ہیں۔

(۱)۔ شغل، سود سے تنگی، تعظیم پر قائم رہنا

(۲)۔ شوق کے بھنور میں گھسنا، تمکیں دائم بحرسرور میں غرق

(۳)۔ صبر متحیر یعنی سکر حرص، سکر جہل، شکر شہوت۔

- جس شخص کا سکر خواہش کے ساتھ ہو تو اس کی ہوش گمراہی کی جانب ہو گی۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ ابو محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

- بلاشہود و وجد گمراہ کرتا ہے۔
- حق کا مشاہدہ شواہد وجود کو فنا کرنے والا ہے اور آنکھوں سے اونگھ غائب کر دیتا ہے۔
- مشاہدہ حق شراب حقیقی کا نشہ ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔
- وجد عقل کو بھگانے والا، مردہ دلوں کو زندہ کرنے والا اور مکانوں اور موجودات کو ایک وجود بنانے کا نام ہے۔
- جس کو اپنے وجود سے گم گشتگی نہ ہو وہ بے وجد ہے۔

Marfat.com

- وجد سے مراد رفع حجاب، مشاہدہ رقیب، حضور فہم، ملاحظہ غیب، باطن سے مطلع ہو کر باتیں کرنا، مفقود سے مانوس ہونا ہے۔
- اہل وجد کے لئے ان دو مقامات کا ہونا ضروری ہے۔ ناظر اور منظور الیہ جس میں ناظر مخاطب اور منظورالیہ غائب ہے۔
- صاحب وجود کے لئے صحو اور محو ہونا اسی طرح سے ہو کہ خدا کے ساتھ اس کی بقا اور حق کے ساتھ فنا ہو اور یہ دونوں حالتیں ایک دوسرے کا پیچھا کر رہی ہوں۔
- وجود کے تین معانی ہیں۔

(۱)۔ وجود علم

(۲)۔ وجود حق

(۳)۔ اولیت کے اشتغراق میں رسم وجودیتی مقام

- حیات تین معنوں میں وارد ہوتی ہے۔

(۱)۔ علم کی زندگی جہل کی موت جو نفس خوف، نفس رجا اور نفس محبت سے پائے۔

(۲)۔ جمع موت تفرقہ جو نفس اضطرار، نفس اختصار اور نفس افتخار سے اپنا اظہار کرے۔

(۳)۔ حیات موجود موت فنا ہے اور وہ زندگی ہے جو نفس ہیبت، نفس وجود اور نفس انفراد کا اتصال ہو۔

- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کے سر کے ساتھ سستی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کی زبان کو اس کے نفس کے عیبوں کے ساتھ ملاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمۃ اللہ علیہ

- جو کوئی اللہ تعالیٰ عزوجل کے ہر حکم اور آیت پر اعتبار کرتا ہے اور اس معرفت و صفات کا راستہ فکر کے ساتھ طے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا قرب عطا کر دیتا ہے۔
- تمام عالم اس کتاب کی مانند ہے جس کے اشخاص کے حروف بصارت والے اپنی بصارت کے موافق پڑھتے ہیں۔
- جب دلوں کے باغوں پر سعادت کی ہوا چلتی ہے اور عنایت کی بجلی چمکتی ہے اور حقائق کی بارش غیوب کے بادلوں کے جلال سے برستی ہے تو اس میں محبوب کے پھول ظاہر ہوتے ہیں۔
- قرب کی ہوا مشاہدہ کی لذت میں پائی جاتی ہے اور حضور کی روشنی کی طلب سماع کی غذا ہے جس کو محبت کی صفائی نے بھڑکایا تو وہ انس سے مقام تک اور وہاں سے نوازنے تک حیرانی کے غلبہ میں سرگرداں رہتا ہے۔
- جو شخص اپنے دل میں کوئی جھگڑنے والا نہ پائے تو وہ خراب ہوگا۔
- جو شخص اپنے مولا کی صحبت پر صبر نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کو غلاموں کی صحبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔
- عبد وہی ہے جو ماسوئی اللہ تعالیٰ عزوجل اوروں سے اپنی تمام امیدیں منقطع کر دے۔
- مطوئی نفس تکبر، بلا سے حاصل رضا الٰہی ہے۔
- عارف کا زیور خوف و ہیبت ہے۔

Marfat.com

- جو وحشت زدوں سے محبت کرتا ہے خود بھی وحشت کا شکار ہوجاتا ہے۔
- غلط صحبت نیک فرد کو بھی غلط بنادیتی ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ سوید بخاری رحمۃ اللہ علیہ

- مقامات عارفین سات اصولوں پر ہیں۔
  (۱)۔ اللہ کی جانب باطن سے قصد کرنا
  (۲)۔ حکم میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ مضبوطی کرنا
  (۳)۔ امر اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ بیٹھنا
  (۴)۔ ظاہر و باطن میں خدا کے بندوں کی خیر خواہی کرنا
  (۵)۔ لپیٹنے اور پھیلانے میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے اسرار کو چھپانا
  (۶)۔ صبر حال کا ثبوت حلم کے ساتھ ہونا
  (۷)۔ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین کا ذکر کرنا
- بصیرت کی تین آنکھیں ہوتی ہیں۔
  (۱)۔ بصر محسوسات کی آنکھ
  (۲)۔ بصیرت، معنویات کی آنکھ
  (۳)۔ روح، پوشیدہ چیزوں کا ادراک کرنے والی آنکھ۔
- استغراق کے دروازے کے پانچ رکن ہیں۔
  (۱)۔ عین مشاہدہ میں قرب
  (۲)۔ جمع کے سمندر میں علم کا ہونا

Marfat.com

(۳)۔ بحرازل میں فنا ہونے والے کا ہلاک ہونا

(۴)۔ قدم کے لپیٹنے میں وجود کا استغراق

(۵)۔ ابدی تجلی میں بقا کا معدوم ہونا

- حرکت ظاہر الحکم، حکم ظاہر الامر، امر ظاہر الخطاب، خطاب ظاہر الایمان، ایمان ظاہر الصفات اور صفات ظاہر الذات ہے اسی سے امر کا سمجھنا ذرہ سے حکمتوں کا سمجھنا ہے۔
- ایمان بصیرت العقل، سیز بصیرت الروحہ، امر بصیرت الحکم اور حکم بصیرت الحرکت ہے عارف کے لئے یہی راہ سلوک کے طریق ہیں اور یہی درجہ معرفت میں منتہٰی ہے۔
- علم تین اقسام کے ہیں۔

(۱)۔ علم منجانب اللہ عزوجل جو امر، نہی، احکام، حدود پر مشتمل ہے۔

(۲)۔ علم بالساتھ اللہ تعالیٰ عزوجل سے جو خوف و رجا، محبت وشوق ہے۔

(۳)۔ علم بہ اللہ عزوجل جو اس کی نعمتوں اور صفات کا علم ہے۔

- جوعلم باطن کو ظاہر پر قائم نہ کرے وہ علم باطل ہے۔
- اصل عقل خاموشی ہے جس کا باطن اسرار کو چھپاتا ہے اس کا ظاہر پیروی سنت ہے جب خواہش نفسانی غالب ہوا کرتی ہے تو عقل چھپ جاتی ہے۔
- عیب کی پوشیدگی علوم کے حجاب میں ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ حیاۃ بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ عزوجل کے امر کا تمکین یہ ہے کہ اس کا نور معرفت اس کے نور اتقاء کو نہ بجھائے علم باطن میں ایسا کلام نہ کرے جس کا علم ظاہر کو توڑ دے اور کرامات اس کو اس قدر برانگیختہ نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے محارم کے پردوں کی ہتک ہو۔
- حقیقت وفا یہ ہے کہ غفلات کی نیند سے باطن کو افاقہ ہو جمع کائنات سے حقیقتوں کو فراغت ہو۔
- نفس صرف اسی وقت گلے گا اور صاف ہوگا جب اسے اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب موڑا جائے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کے غلبہ کی طرف نگاہ کرتا ہے اس کا غلبہ نفس جاتا رہتا ہے کیونکہ تمام نفوس اسی کی ہیبت کے نزدیک فقیر ہوتے ہیں۔
- جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا خوف دل میں دیکھے صدیقین کے نشانات کو دیکھے تو وہ لقمہ حلال کے سوا کچھ نہ کھائے سوائے سنت یا ضرورت کے اور کوئی کام نہ کرے۔
- مشاہدہ ملکوت سے محرومی' برا کھانے اور مخلوق کے ایذا دینے سے منسلک ہے۔
- غفلت دل کو توے سے زیادہ سیاہ کرتی ہے۔
- سستی سے بلاعذر بچتے رہو کیونکہ وہ ندامت والوں کے لئے جائے پناہ ہے۔

Marfat.com

- خوف عمل کا رقیب اور امید محنت کی شفیع ہے اور صادق کے لئے یہ پہلا قدم ہے۔
- سچا مرید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ذکر سے ست نہ ہو اس کی محبت سے اکتا نہ جائے اس کے غیر سے محبت نہ کرے، سنت و فرض کو لازم پکڑے۔
- سنت ترک دنیا اور فرض صحبت مولیٰ ہے۔
- جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل سے اس امر کا حیا کیا کہ اس کے غیر کو ایسی شے کے ساتھ بدلے جس کی اس کے نزدیک قدر نہیں بلا کے نزول کے وقت حقیقت صبر یہی ہے۔
- زہد کو اپنا پیشہ نہ بناؤ بلکہ عادت بناؤ۔
- محبت دل کے تعلق کا نام ہے جو کہ ہیبت اور انس کے درمیان ہوتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ رسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

- عارف وہ ہے جس کے دل کو اللہ عزوجل ایک تختی بنادے جو اسرار موجودات سے منقش ہے اور انوار حق یقین اس کو بڑھاتا ہے۔
- اعمال علم سے اور احوال باطن کے ساتھ کامل ہوتے ہیں۔
- تیزی ہر برائی کی کنجی اور غضب تجھ کو ذات عذر پر قائم کرتا ہے۔
- قدرت کے وقت معاف کرنا، ذلت میں تواضع کرنا، بغیر احسان کے دینا ہی مکارم اخلاق ہے۔

Marfat.com

- عمدہ اخلاق یہ ہے کہ احتیاج کے وقت قدرت پانے والے کو معاف کردے۔
- غضب سے مراد لن امورکو اکٹھا کرنا ہے جن کو نفس مکروہ جانتا ہے۔
- ایسی باتوں کا ہجوم دماغ میں اکٹھا کرنا جو نفس کے نزدیک مکروہ ہیں غم کا باعث ہیں۔
- غضب موجب غلبہ اور انتقام ہے جبکہ غم سے امراض و بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

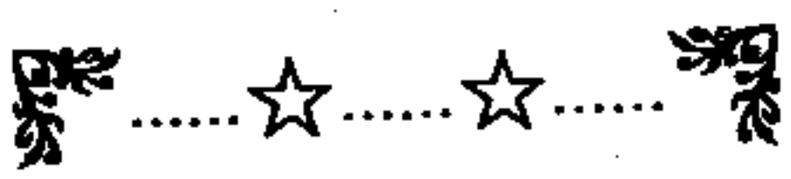

حضرت شیخ ابو مدین شعیب رحمۃ اللہ علیہ

- جمع یہ ہے جو تفرقہ انسان کو دور کرے تیرے اشارہ کو محو کردے۔
- وصول یہ ہے کہ تیرے اوصاف کا استغراق ہو تیری صفتیں لاشے ہو جائیں۔
- غیرت یہ ہے کہ نہ تو پہچانا جائے نہ پہچانے۔
- جس کے لئے اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے حق کی حقیقت کو ظاہر کردے وہ غنیوں میں سب سے بڑا غنی ہے۔
- بڑا فقیر وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے حق کو چھپائے۔
- انس و شوق سے خالی محبت کی گمشدگی ہے۔
- مفتون وہ ہے جو مخلوق کی طرف حقیقت کے وجود سے آنکھیں چرائے۔
- مراقبہ کا وارث وہی بنتا ہے جب دل سے خوف ساکن ہو جائے۔

Marfat.com

- عبودیت کو ثابت کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے افعال کو ریا کی آنکھ سے، اپنے احوال کو دعویٰ کی آنکھ سے، اپنے اقوال کو افتراء کی آنکھ سے دیکھنا۔
- انسان اس کے مشاہدہ کو اپنے لئے مشاہدہ بنائے نہ کہ اپنے مشاہدہ کو اس کے لئے مشاہدہ قرار دے۔
- مقرب اپنے قرب سے خوش جبکہ عاشق اپنی محبت سے عذاب پاتا ہے۔
- فقیر یہ ہے کہ اس کے سوا کسی اور کو نہ دیکھے۔
- فقر کو جب تک چھپایا جائے تو نور ہے اور جب اس کو ظاہر کیا جائے تو بے نور ہے۔
- وہ شخص فقر سے خالی ہے جو بہ نسبت دینے کو لینے سے زیادہ محبوب جانے۔
- اخلاص یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے مشاہدہ میں تجھ سے مخلوق غائب ہو جائے۔
- فقر فخر ہے اور علم غنیمت ہے خاموشی نجات ہے ناامیدی راحت ہے، قناعت غنا ہے زہد عافیت ہے نسیان حق خیانت ہے اس سے علیحدہ ہونا کمینہ پن ہے اسی کے ساتھ حضوری ڈھال ہے اس سے غائب رہنا دوزخ ہے اس سے قرب لذت ہے اس کے بعد حسرت ہے اس کے ساتھ انس زندگی ہے اس سے وحشت موت ہے گمنامی بندہ پر رحمت ہے یہی شکر کو پہچاننے کے طریق ہیں۔
- جو شخص مشغول بالقرب کو شغل میں ڈالے وہ غضب الٰہی کا حق دار ہوتا ہے۔
- اعمال و احوال سے مہلت بساط حق تعالیٰ کی حامل نہیں ہوتی۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحیم مغربی رحمۃ اللہ علیہ

- علائق کا قطع گم شدہ کو بھلا دینا ہے۔
- ظہور عقد یہ ہے کہ ماسوا کی طرف التفات نہ ہو۔
- وقت کے لحاظ سے آنکھ کو بند کرو یہاں تک کہ موجودات بدل جائیں اور ان کا باطن ظاہر ہو جائے اس کا متحرک ساکن ہو جائے۔
- آسمان اس کے لئے چارہ اور زمین بساط ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی عظمت کی ہیبت باطن کی آنکھوں کو اس کے مشاہدہ اور ماسوا کے مشاہدہ حسن سے اندھا کر دے۔
- رضا یہ ہے کہ تقدیروں کے مجازی کے نیچے بطور حال تفرقہ کی نفی اور بطور جمع کے علم توحید کی نفی ہو پھر وہ قدرت کو قادر کے ساتھ اور امر کو امر کرنے والے کے ساتھ مشاہدہ ہر حال میں کرے۔
- بھوک یہ ہے کہ استغراق اذکار ہیں اسرار کی صفائی ہو۔
- شوق یہ ہے کہ خوشی کے مارے مبادی ذکر میں استغراق ہو۔
- زندگی یہ ہے کہ دل کشف نور سے زندہ ہو پھر خدا کے بھید کو دیکھ لے کہ جس کے ساتھ موجودات اپنے مختلف اطوار میں زندہ ہیں۔
- حول و قوت سے بیزاری یہ ہے کہ خواطر اس پر اترنے سے جاتے ہیں۔
- امتزاج انفاس میں فنا کا فنا ہونا غیبت ہے۔
- اسرا کی صفائی یہ ہے کہ وہ کسی آیت کے سوا مخاطب کے اپنے باطن میں مراد کے سر کے ساتھ عمل نہ سنے۔

Marfat.com

- عمل میں اختلافات مقامات کے ساتھ سمجھیں مختلف ہوتی ہیں تبھی وہ اسرار کے باغوں میں چرتا ہے خالص انوار کے ساتھ صاف ہوتا ہے۔
- تقویٰ یہ ہے کہ اس کے محل پر جو حرکت ظاہر ہے وہ ایسی ہو کہ علم کی رسی سے وہ وابستہ ہو اس کے ساتھ اس کی حرکت سے غیب ہو۔
- جب بندہ اپنی حالت درست کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ عزوجل اسے علم لدنی عطا کرتا ہے۔
- کشف یہ ہے کہ صدیقی میزان اور حنفی راستہ پر افعال و احوال کا ظہور ہو۔
- ذکر یہ ہے کہ ذاکر مذکور کی رویت میں مضمل ہو جائے یہاں تک کہ عین محو میں محق اور صحو کے سر میں نشہ دار ہو جائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ ابوعمرو عثمان مرزوق بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

- ایمان توحید کے اقرار کا نام ہے اس کی مٹھاس موحدین کی زبانوں کی دوست ہے صادقین کے دلوں میں اس کی گرہ ہے اسرار عارفین میں اس کی معرفت ہے۔
- اولیاء کے دل معرفت، عارفین کے دل محبت، عاشقوں کے دل شوق، مشتاقوں کے دل محبت، محبت والوں کے دل مشاہدہ، مشاہدین کے دل خدائے یکتا کے موتیوں کے برتن ہیں ان احوال میں سے ہر ایک حال کے لئے آداب کی پابندی لازم ہے۔

Marfat.com

- غافل اللہ تعالیٰ عزوجل کے حکم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور عاشق اللہ تعالیٰ عزوجل کی محبت کی بساط پر، پھر وہ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔
- محبت ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں اور ایسی رات ہے جس کی کوئی آخر نہیں غم ہے بغیر خوشی کے، بیماری ہے بغیر طبیب کے، بلا ہے بغیر صبر کے، مراقبہ ہے بغیر محافظت کے، ذکر ہے بغیر نسیان کے، شغل ہے بغیر فراغت کے، رنج ہے بغیر راحت کے، سوزش ہے بغیر آرام کے، شوق ہے بغیر اقرار کے، بیماری ہے بغیر شفاء کے۔
- محبت ایک فریفتگی ہے جس کے شروع میں افسوس ہے اس کی غائت دائمی مرض ہے اس کی نہایت تلف ہے۔
- جو محبت کو چکھے وہ اس کو پہچانتی ہے جو اس کو پہچانتا ہے اس سے محبت کرتی ہے جو اس سے محبت کرتا ہے اس کی تعریف کرتی ہے۔
- عاشق لوگ اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ ایک قدم پر قائم ہیں اگر آگے بڑھیں تو غرق ہوتے ہیں اگر پیچھے ہٹتے ہیں تو پردہ میں ہوتے ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ

- ہدایات کی تصحیح یہ ہے کہ نفس کے پامال کرنے کے لئے رخصت کو دور کر دیا جائے امر کو ماننے کو سنت کی حکومت بنایا جائے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ مکارم النہر خالصی رحمۃ اللہ علیہ

- عارف اپنے علم کے ساتھ اس ہمت پر واقف ہے جس کے سبب ہر غم کو پہچانتا ہے جو اس کے دل میں خطرہ کرتا ہے۔
- جو شخص ولائیت کو طلب کرتا ہے تو اس کو کوئی غایت نہیں جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کو طلب کرے وہ اس کو ایک ہی قدم میں جس کا وہ قصد کرتا ہے پا لیتا ہے۔
- بندہ کا خدا سے پہلا وصل یہ ہے کہ اپنے نفس کو چھوڑ دے اور بندہ کا خدا کو چھوڑنا یہ ہے کہ وہ اپنے نفس سے ملے۔
- قرب کے اول درجات یہ ہیں کہ دل میں شواہد نفس محو اور شواہد حق ثابت ہوں اور سچا مرید وہ ہے جو اپنے دل میں عدم کی لذت پائے اور اپنے نفس سے درد کی نفی کردے جس پر قلم جاری ہو چکا ہے تسکین پائے۔
- فقیر وہ ہے جو صبر کرے اس کا کھانا تھوڑا ہو اور باادب ہو اس کا خلق اچھا ہو اپنے رب عزوجل سے مراتب ہو اپنے راز کو چھپائے اپنے رب عزوجل کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے۔
- فقیر وہ ہے جو اپنے حال کو چھپائے اپنے مولا پر بھروسہ کرے ان کے ضرر سے کسی کو شکست نہ ہو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف پناہ لے اپنے ہر احوال میں اسی کی طرف عاجزی کرے۔
- زاہد وہ ہے جو طمع کو قطع کرے راحت کو چھوڑ دے ریاست کو چھوڑے نفس کو شہادت سے روکے ارادوں سے ہوائی نفس کو جھڑکے۔

Marfat.com

- پرہیز گاری یہ ہے کہ دنیا کو اہانت کی نظر سے دیکھے اپنے مولا کی طرف توبہ کے ساتھ رجوع کرے جو اس پر امانت ہے اس کو ادا کرے دنیا سے اپنی زبان کو روکے اپنے دل کو خواہش سے بند کرے اپنے باطن سے مولیٰ کی طرف بھاگے۔
- مجاہدہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا وہ ہے کہ ست لوگوں سے علیحدہ رہے عبرت و فکر والوں سے معانقہ کرے خشوع اور بیماریوں، حسرتوں کا التزام کرے۔
- مجاہدہ حقیقت پر کاربند ہونے ، صفائی کو زندہ کرنے، محل قضا کی طرف تسلی پانے، ایذا سے علیحدہ رہنے، بڑے بادشاہ(اللہ تعالیٰ عزوجل) سے شرمانے اور بالداری میں راحت کو چھوڑنے کا نام ہے۔
- مراقب وہ ہے جس کا غم لمبا ہو اس کا احسان دائم ہو اپنے غصہ کو کھائے اپنے رب سے ڈرے۔
- مخلص وہ ہے کہ اپنی ہمت سے مخلوقات سے نجات پائے اپنے باطن سے کائنات سے بلند ہو سید المخلوق ﷺ کے حکم کی تعمیل کرے۔
- شاکر وہ ہے کہ حاجت کے وقت مِلک غلام کے ساتھ صبر کرے خاص و عام سے کسی کی طرف رجوع نہ کرے تدبیر و اہتمام سے اپنے دل کو خالی کرے۔
- متوکل وہ ہے جو دل کے ساتھ مخلوق سے اعراض کرے اور خدا سے رزق اور اپنی ہمت سے مولیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہو یقین کے ساتھ اس کی عبادت پر استقامت کرے مولیٰ کے دروازہ کے سوا غیر کی التفات چھوڑ دے۔
- عاشق وہ ہے کہ خلوت سے رغبت رکھے وحدت سے محبت رکھے اس کی ہمت یکتا ہو۔

Marfat.com

- عاشق وہ ہے کہ اپنے رب عزوجل سے شرم کرے اس کے دروازہ پر کھڑا رہے اس کی عبادت کی طرف جلدی کرے اس کی یاد بہت کرے اپنے آنسو بہائے اس کے قرب کو چاہے۔
- عاشق وہ ہے جو اس کی فراخی سے ڈرے پھر اس کا دل میلوں سے صاف ہو اس کا باطن اغیار سے پاک ہو اپنے رخساروں کو صبح کے وقت جبار کے سامنے خاک آلودہ کرے آزاد لوگوں کا طریقہ اختیار کرے پھر وہ بہترین انسانوں میں ہوگا۔

☆.....☆.....

حضرت شیخ خلیفہ بن موسیٰ تھرملکی رحمۃ اللہ علیہ

- زاہدوں کا آخری قدم متوکلین کا پہلا قدم ہے ہر شے کے لئے زیور ہے اور صدق کا زیور خشوع ہے۔
- ہر شے کی کان ہے صدق کی کان زاہدوں کے دل میں ہے۔
- ہر شے کا نشان ہوتا ہے اور رسوائی کا نشان یہ ہے کہ نرم دل سے رونا نہ ہو۔
- ہر شے کا مہر ہوتا ہے اور جنت کا مہر دنیا اور جو اس میں ہے کہ اس کا ترک کر دینا ہے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب نفس کشی کے ساتھ توسل کرتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے نفس کو ثابت رکھتا ہے اس کو اپنی طرف پہنچاتا ہے۔
- افضل اعمال نفس کی خواہش کی مخالفت ہے اور تقدیر کے احکام پر

Marfat.com

رضامند ہونا درجات معرفت کا وسیلہ ہے۔

- جب دل کا خوف ساکن ہوتا ہے تو شہوتوں کو جلا دیتا ہے غفلت کو دور کر دیتا ہے۔
- ہر ایک شے کی ضد ہے اور نور قلب کی ضد پیٹ بھر کر کھانا ہے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف انقطاع کو ظاہر کردے تو اس پر ماسوا کا دور کرنا واجب ہوجاتا ہے۔
- جس کا وسیلہ سچ ہو تو اس کا انعام اللہ تعالیٰ عزوجل کی اس سے رضا مندی ہوگی ہر شے کا گواہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا خوف ہے۔
- بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بڑا قوی سبب یہ ہے کہ پرہیز گاری کے ساتھ حساب لیا کرے علم و ادب کا اتباع کے ساتھ مراقبہ کرے۔
- جو شے تم کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے روکے اہل ہو یا مال یا اولاد وہ تم پر نحوست ہے۔
- جس عمل کے لئے دنیا میں ثواب نہ ہو اس کا آخرت میں بھی ثواب نہ ہوگا اور آخرت میں اس کی جزا نہ ہوگی۔
- جب بندہ بھوکا اور پیاسا رہے تو صاف دل ہوتا ہے اور جب پیٹ بھرے اور پانی خوب پیئے تو اندھا ہوتا ہے۔
- جو شخص اپنے نفس کی قیمت کا خیال کرے وہ مناجات کی شیرینی نہیں چکھتا۔
- رضا سے قناعت کرنا ہے ایسا ہے جس طرح زہد سے پرہیز کرنا۔
- جس نے تین درہم کا کرتہ پہنا ہے اس کے دل میں پانچ درہم کرتہ کی شہوت ہے اس کا باطن ظاہر کے مخالف ہے۔
- جب دل میں شہوت باقی نہ رہے تو جائز ہے کہ وہ زاہدوں کا لباس پہنے پھر وہ صدق کا طریقہ لازم کرے۔

Marfat.com

- جب تو وسواس معلوم کرے تو خوش ہو وہ تجھ سے جاتا رہے گا کیونکہ مومن کی خوشی کو شیطان بہت برا جانتا ہے اگر تو اس سے غم زدہ ہے تو وہ غم بڑھاتا ہے۔
- دل کی دوستی چار خصلتوں میں ہے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اور اللہ تعالیٰ کی جانب احتیاج ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا خوف اور اللہ تعالیٰ عزوجل سے امید۔
- نفس کے لحاظ اور اس کے ذکر سے تکبر پیدا ہوتا ہے خوف تم کو خدا تک پہنچا دیتا ہے اور تکبر اس سے قطع کرتا ہے۔
- تفویض یہ ہے کہ جو تجھ کو معلوم ہو اس کو اس کے عالم کی طرف لوٹائے۔
- تفویض رضا کا مقدر ہے اور رضا اللہ تعالیٰ عزوجل کا بڑا دروازہ ہے۔
- بندگی پر صبر کرنا چاہیئے تاکہ تجھ سے اس پر پیشگی فوت نہ ہو جائے۔
- غضب پر صبر کرنا چاہیئے تاکہ اس پر اصرار کرنے سے تم نجات پاؤ۔
- خیرات سے تعلق کا اصل یہ ہے کہ اس کی نافرمانی کرے اور امید رکھے کہ تو اس کا مقبول ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالحسن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ

- معرفت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ زندہ رہے۔
- محبت یہ ہے کہ دل سے ماسوائے حبیب کی محبت کے ساری محبتیں جاتی رہیں۔
- زہد یہ ہے کہ دنیا کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھے عزت و کنارہ کشی کے لئے اس سے اعراض کرے۔
- جس نے دنیا میں کسی چیز کو اچھا سمجھا تو اس نے اس کی قدر پر خبردار کیا۔
- شکر کا ثمر خدا کی محبت ہے اور اس سے ڈرنا ہے۔
- زبان کا ذکر کفارے و درجات ہیں جبکہ دل کا ذکر منزلت و قرب ہیں جس کے نزدیک ماسوائے اللہ تعالیٰ سب برابر ہوں تو اس نے معرفت پائی۔
- تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ باطن کی حفاظت، مخلوق کے ساتھ حسن معاشرت کے حفظ ظاہر میں موافق ہو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کا زیادہ پہچاننے والا اس کے احکام میں زیادہ مجاہد ہوگا افلاس کے ساتھ نبی محمد ﷺ کی سنت زیادہ پابندی سے کرتا ہو گا۔
- زاہدوں کا رونا آنکھوں سے ہوتا ہے جبکہ عارفین کا رونا دل کا مرہون منت ہے۔
- سچا مخلص یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ عزوجل ارادہ کرتا ہے کہ کسی بندہ

Marfat.com

کو مخصوص بنائے تو اس کے اخلاص سے اس کا اخلاص کو دیکھنا دور کر دیتا ہے۔

- توکل یہ ہے کہ زندگی کو ایک کی طرف لوٹائے اور کل کے غم کو دور کر دے۔
- جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو اشارہ کے ساتھ پایا تو اس نے ارادہ کو پورا کر لیا اور یہ امر انہیں کے لئے سزاوار ہے کہ اپنی ارواح سے کوڑے کو صاف کر دیا ہے۔
- اصل وصال یہ ہے کہ ماسوائے اللہ تعالیٰ عزوجل ہر طرف التفات چھوڑ دے۔
- افضل فقیر یہ ہے کہ اپنے قصور کو پہچانے۔
- نقصان پر اصل ثابت رہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب ہمیشہ احتیاج رہے۔
- علماء کا فساد دو وجہ سے ہوتا ہے ایک یہ کہ اپنے علم کے موافق عمل نہیں کرتے دوم یہ کہ اس پر عمل کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔
- مرید کی آفت یہ ہے کہ اپنے نفس کی مدد میں غصہ ہونا اور بھید کا ایک شیخ کے سامنے ظاہر کرنا جو کہ سردار نہ ہو، ہر شخص سے محبت کرنا۔
- جب فقیر دنیا کی زیادتی طلب کرے تو اس کے ادبار کی علامت ہے۔
- شقاوت کی تین علامات ہیں علم دیا جائے تو عمل سے محروم رہے عمل دیا جائے تو اخلاص سے محروم رکھا جائے، عارفین کی صحبت نصیب ہو مگر ان کی عزت سے محروم ہو۔
- علم پناہ ہے اور جہالت دھوکا ہے۔

Marfat.com

- صدق امانت ہے اور عذر غم ہے۔
- صلہ رحم بقا ہے قطع رحم کرنا غیبت ہے۔
- صبر شجاعت ہے جرأت ضعف ہے۔
- کذب عجز ہے صدق قوت ہے عقل تجربہ ہے۔
- ایسے شخص کی صحبت کر کہ تجھ میں اخلاص میں تحفظ کا ہار جاتا رہے اور وہ تجھ کو آداب شرع اور تیری غفلت کے وقت حفظ حال پر خبردار کرتا رہے۔

☆.....☆.....

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد قرشی رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص کاموں میں ادب کے ساتھ داخل نہ ہو وہ اپنے مطلوب کو ان میں نہ پائے گا۔
- ایک ہی بات کو عبودیت سے لازم پکڑ اور کسی شے سے تعرض نہ کر کیونکہ تیرا اس کے لئے ارادہ کرنا اس تک تجھے پہنچا دے گا۔
- جو شخص احوال قوم کے دیکھتے ہوئے زیادتی طلب نہیں کرتا وہ عمل میں قاصر ہے۔
- جو شخص کہ اپنے حقوق کو چھوڑ کر بھائیوں کے حقوق کی اعانت نہیں کرتا وہ صحبت کی برکت سے محروم رہتا ہے۔
- جس شخص کا توکل میں مقام نہیں ہے وہ اپنی توحید میں ناقص ہے۔
- خطرات کا بندہ مالک نہیں ہے اس پر واجب ہے کہ جو احکام اس پر ہیں ان کو بجالائے۔

Marfat.com

- جس شخص نے پختہ امر کو فسخ کیا یا عہد کا نقض کیا تو اس نے اپنا آپ بگاڑ لیا اور اس پر مطالبہ رہے گا کیونکہ پختہ وعدہ تیرے چھوڑنے سے تجھ کو نہ چھوڑے گا اور تیرے ساقط کرنے سے تجھ سے ساقط نہ ہوگا کیونکہ وہ تجھ پر حق ہے تیرے لئے نہیں۔
- عالم وہ ہے کہ ان اشیاء کا مالک ہو اور اس کی مِلک نہ ہوں ان میں خلافت سے تصرف کرے اور حریت کے ساتھ ان پر ترقی کرے۔
- عالم وہ ہے کہ اپنے مریدوں کو لوح محفوظ سے نہ لے جو شخص اپنے مریدوں کو لوح محفوظ سے نہ لے تو اس کی ان سے لڑائی ہوگی۔
- جو شخص کہ وقت میں ایسی چیزوں کے ساتھ مشغول ہو جس کو کہ وقت نہیں لاتا تو وہ تکلیف کرتا ہے۔
- جس شخص کی قرآن حسن خلق کے ساتھ تعریف نہ کرے اور اس پر تعبیر بے خوف نہ رہنا چاہیئے۔
- لوگوں کے دل عمدہ اخلاق سے بڑھ کر کسی عمل سے اعلیٰ درجہ تک نہیں پہنچتے اور سب طریق اخلاق میں ہے اور اسی قدر کے موافق لوگ بُرے ہوتے ہیں۔
- مفتیوں کا امام وہ ہے جو آدابِ شریعت کی پابندی کرے اور اسرار الٰہی اس پر کھلتے ہیں جو شریعت میں محقق و ثابت قدم ہو۔
- جو شخص مشائخ کی طرف عصمت کی آنکھ سے دیکھتا ہے وہ ان کے دیکھنے سے پردہ میں ہوتا ہے۔
- شیخ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ مرید کو اس وقت تک اسباب سے نکلنے کا حکم نہ دے جب تک وہ اسے اٹھانے پر قادر نہ ہو اور اس کی حفاظت میں حکومت رکھتا ہو۔
- مرید کا فقر و فاقہ اسی صورت اضافہ اختیار کرتا ہے جب مرشد اسے

Marfat.com

اخلاص کے ساتھ طلب کرے اور اس کے اعمال لاشے ہو جائیں۔

- ولی وہ ہے جو عمر بڑھنے کے ساتھ اعمال کی زیادتی کا حامل ہو فقر و سخاوت میں بلند ہو اور علم بڑھنے کے ساتھ اس کی تواضع بڑھ جائے۔
- وہ بدعتی ہے جس کی توحید بغیر سنت کے ہو۔
- فقر ایک ایسا سرِ ہے جس کو انبیاء علیہم السلام اور بعض صدیقین کے سواء کوئی بھی نہیں جانتا۔
- سنت کے خلاف عمل باطل ہے اور واردات کی زیادتی کے بغیر سراسر نفس کا دھوکا ہے۔
- جب کوئی سنت پر عامل ہو جائے تو ولی جبکہ اہل کو حاصل کرنے والا ابدال ہے۔
- تدبیر و اختیار غفلت کی نشانی ہے اس میں احتیاط سے کام لو۔
- جس شخص کے لئے عادت کے پردے نہیں اٹھتے تو اس کے لئے آخرت کے دروازے بھی نہیں کھلتے۔
- جو باارادت نہیں وہ مرید نہیں بن سکتا۔
- جس شخص کو احکام شیخ مہذب نہ بنائیں اس کی اقتدا درست نہیں۔
- ہر مقام کو علم ہی خاص کرتا ہے اور ہر حال کے لئے ادب لازم ہے۔
- مرید کے لئے ابتداء میں ارادہ غلبہ اور رعونت ہے۔
- ریاست کا مقصود تہذیب اخلاق پانا اور درد واحوال سے بھاگنا ہے۔
- جس کی ضرورت اس کا مولیٰ نہ ہو تو وہ مولیٰ کو نہیں پاسکتا۔
- خوف اہل علم اور امید اہل عمل کا طریق ہے جو اس کے حال کو نہ پہنچے اور اس کے منازل سے پہلے ہم کلام کرے وہ لاوارث ہے۔
- خواص وہ ہیں کہ جب وہ کسی شے کو دیکھیں تو وہ اس کے مالک بن جائیں اور کسی شے کی جانب جھانکیں تو وہ حرام ہو جائے۔

Marfat.com

- شیخ وہی ہے جو مرید کے احوال کے مناسب سے کلام کرے۔
- مرید صادق وہ ہے جو اپنے احوال کے مطابق علم حاصل کرے۔
- بلند ہمتی کا انحصار عقل پر ہے۔
- آفات کی پہچان اور حکم میں وسعت رکھنے والا ہی عارف کامل ہے۔
- عبودیت سے مراد خواہشات اور اختیار کو کھونا اور محل احتیاج میں ٹھہرنا ہے۔
- جو شخص الہام و وسوسہ میں امتیاز نہ کرے وہ سماع کے اہل نہیں۔
- عارف وہ ہے جس کے نزدیک تعریف قدرت و تدبیر حکمت دونوں برابر ہوں۔
- احوال' اعمال کے ثمرات اور علوم' احوال کے ثمرات ہیں۔
- جس کا علم حال سے ممتاز ہو وہ ناقل ہے۔
- علماء کے مونہوں پر اللہ تعالیٰ عزوجل کا ہاتھ ہوتا ہے وہ حق کے سوا کچھ اور نہیں بولتے۔
- آداب سالک یہ ہیں کہ ترک اختیار کیا جائے عمل اور عبادت کے لئے اپنے نفس پر سختی کرے۔
- راحت دنیا کے بغیر نفس غم زدہ اور سست ہوجاتا ہے۔
- جوان مردی یہ ہے کہ اپنے نفع کی بات چھوڑ دے اور فرض کو واجب جان کر پورا کرتا رہے۔
- متوکل کے لئے غیر کے بارہ کے اسباب کے لئے نکلنا مباح ہے۔
- شدید مشقت سے مراد یہ ہے کہ انسان اس کو نہ جانے۔
- ہمت محل نظر اور ہر عمل و جہت میں سچ بولنے والی ہوتی ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالبرکات بن صغر اموی رحمۃ اللہ علیہ

- محبت ایک لغت کا نام ہے جو کہ بدمزگی میں ہوتی ہے اور اس کے تحقیق کے مواقع دہشت و حیرت ہیں۔
- جو شخص کہ محبت کے پیالہ سے نشہ میں ہے اس کو مشاہدہ محبوب کے بغیر ہوش نہیں آتا۔
- نشہ ایک رات ہے جس کی صبح مشاہدہ ہے جیسا کہ صدقؓ ایک درخت ہے جس کا پھل مشاہدہ ہے۔
- مروت یہ ہے کہ قول و فعل پر ذکر صفائی کا مقام رکھتا ہو اغیار سے راز کی ظاہر و باطن میںؓ حفاظت ہو آنے والی شے کے لئے حفظ اوقات اور فوت ہونے والی شے کے لئے استدراک ہو۔
- مرید صادق وہ ہے جو دس عادات کو عمل میں لائے اور دس عادات سے اپنے کو بچائے۔
علم، حلم، مکارم، عفو، جود، خلق، شکر، ذکر، ایثار، تواضع اختیار کرے اور عمل میں لائے اور جن سے بچے وہ کبر، بخل، فضول، ہوائے نفس، دنیا، ارادت، میں اور تو اور میرے لئے ہیں۔
- خاص لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ ان کا کلام ذکر محبوب، ان کا سکوت فکر، ان کا علم طاعت، ان کی نظر اس کے کارخانہ میں عبرتؓ اپنے پاس موجود پر یقین اور ماسوائے سے ناامیدی۔
- عابدوں کا برہان پاک اعمال اور عارفین کا برہان ان کے احوال کی صفائی، محبین کا برہان ان کے انفاسؓ کی بقاء، عالموں کا برہان عجائب

Marfat.com

قدرت الٰہی کا ان کے اندر اسرار پھیلانا ہے۔

- محبت، شیفتگی، سکر خمود، ذکر استغراق، فکر حیرت و خوف کا نام ہے۔
- محبت کا دعویٰ وہ کرے جس کے دل سے پانی بہے، جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو شکلیں کوسوں دور ہوں اور جان اس میں خرچ کرتا ہو وگرنہ دعویٰ محبت عبث ہے۔
- علم الٰہی کا دعویٰ دار وہ ہوتا ہے جو حال کو خرچ کرے جبکہ معرفت کا دعوے دار جان خرچ کرنے والا ہوتا ہے۔
- جھوٹا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ حال یا مقام کا دعویٰ کرے اور اپنے اعتقاد میں اللہ تعالیٰ عزوجل پر تشبیہ یا تمثیل یا تجدید کو جائز رکھتا ہو۔
- جس طرح حق پر زیادتی کفر ہے ایسا ہی حق سے نقصان بھی کفر ہے۔
- جس طرح نشانات سنت پر زیادتی بدعت ہے ایسا ہی اللہ تعالیٰ عزوجل سبحانہ کی صفات میں تاویل بدعت ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

- تیرا ذکر تیرے ساتھ وابستہ ہے یہاں تک کہ تیرا ذکر اس کے ذکر کے ساتھ مل جائے پس اسی وقت تو بلند ہوگا اور علتوں سے خلاصی پائے گا۔
- گناہوں کے علم سے بھاگنے کے ساتھ پناہ مانگنا وصل ہے۔
- تصوف مراقبہ احوال و لزوم آداب کا نام ہے۔
- جو شخص شاہد ظلم کے ساتھ آراستہ ہے وہ توڑا جاتا ہے اور جو شاہد حق کے ساتھ آراستہ ہو وہ بچ جاتا ہے۔
- مشکل حال کو علم کے میدان میں طلب کرو اگر تو نہ پائے تو اسے میدان حکمت میں دیکھو اگر وہاں بھی نہ پائے تو اس کو توحید کے ساتھ وزن کرو اگر تو اس کو ان موقعوں پر نہ پائے تو اسے شیطان کے منہ پر مارو۔
- مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے رب عزوجل سے حیا کرتے ہوئے توبہ کرے۔
- تواضع یہ ہے کہ حق جہاں سے بھی ملے اسے قبول کر لیا جائے۔
- توکل یہ ہے کہ تیرے دل میں اسباب کی طرف حرکت ظاہر نہ ہو باوجود یکہ تم کو اس کی سخت حاجت ہو۔
- صبر یہ ہے کہ حسن ادب سے بلا کے ساتھ ٹھہرا رہے۔
- رضا یہ ہے کہ قلب کی نظر اللہ تعالیٰ عزوجل کے قدیمی اختیار کی طرف ہو۔

Marfat.com

- عبدیت چار خصلتوں سے مزین ہے۔
عہدوں کا وفا کرنا، حدود کی حفاظت، موجود پر راضی، مفقود پر صبر۔
- استقامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے دل تنہا ہو جائے۔
- ادب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے ظاہر و باطن میں اچھا معاملہ کرے۔
- معرفت کے تین رکن ہیں۔
(۱)۔ ہیبت
(۲)۔ حیا
(۳)۔ انس
- بڑا علم ہیبت و حیا ہے جو ان دونوں سے عاری ہو تو وہ خیرات سے عاری ہے۔
- محبت یہ ہے کہ عتاب ہمیشہ قائم رہے۔
- شوق یہ ہے کہ انتڑیاں جل جائیں دلوں میں بھڑک ہو جگر پارہ پارہ ہو۔
- یقین کامل یہ ہے کہ انسان کا دل چار اشیاء پر نظر رکھے۔
(۱)۔ تمام دیکھنے والی اشیاء کو اللہ ہی کی ملک جانے۔
(۲)۔ اللہ سے ان کا ظہور دیکھے۔
(۳)۔ اللہ عزوجل ہی کے ساتھ ان کا قیام دیکھے۔
(۴)۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ہی کی طرف ان کا مرجع دیکھے۔
- ولی کی چار علامتیں ہیں۔
(۱)۔ اپنے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے درمیان بھید کی حفاظت کرے۔
(۲)۔ اپنے اعضاء جو کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے

Marfat.com

درمیان ہیں حفاظت کرے۔

(۳)۔ اس تکلیف کو اٹھاؤ جو اس میں اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے درمیان ہے۔

(۴)۔ لوگوں کی ان کی عقلوں کے تفاوت کے موافق مدارت کرنا۔

- وصل الٰہی کے تین ارکان ہیں۔

(۱)۔ استعانت، کوشش۔

(۲)۔ ادب بندے کی طرف سے۔قرب بندہ کی طرف

(۳)۔ کوشش، توفیق

- جو شخص آداب صالحین اختیار کرتا ہے وہ کرامت کی بساط کے لائق ہے اور جو اولیاء اللہ کے آداب اپناتا ہے وہ قرب کے بساط کی صلاحیت رکھتا ہے۔
- جو شخص صدیقوں کے آداب کو اختیار کرتا ہے وہ مشاہدہ کی بساط کے لائق ہے اور جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آداب اپناتا ہے وہ انس و انبساط کی بساط کے قابل بن جاتا ہے۔
- جب تیرا نفس اپنے علم کو دیکھنے والا نہ ہو تو اس کو ادب سکھاؤ۔
- جو کوئی دنیا کی طرف میلان کرتا ہے اس سے دلوں کا غائب ہونا لازمی ہے۔
- مبتدی وہ ہے کہ حقائق کی ہدایت پائے علم کے ساتھ چلے عمل میں کوشش کرے۔
- جن کے دلوں اور علام الغیوب کے درمیان حجاب رفع ہو جائے وہی مقربین حق ہیں۔
- قرب کی علامت یہ ہے کہ نہایت پر اپنے شروع میں سوار ہوا جائے۔

Marfat.com

- جس نے ندا سنی وہ جنتی ہے جس نے بلاء دیکھی وہ درجات تک پہنچنے والا ہے جس نے دائمی کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب ہو کر خواص الخوائص بن جاتا ہے۔
- خواص الخواص وہ لوگ ہیں جن کے عزم کو اللہ تعالیٰ عزوجل فتور سے پناہ میں رکھے جن کے غم عدل کی باگوں سے مربوط ہوں جن کی منتیں بیماریوں کے آنے سے بچیں جن کے ارادے غیر کی جانب جانے سے قطع ہوں۔
- جن کے دل دیدار یار کے شوق کے پیاسے، عقلوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے درمیان پھیرنے والے، مراقبہ پر مطلع ہوں وہی قرب انس کے قابل ہیں۔
- بندہ الٰہی وہ ہے جو قرب حیا کا حامل ہو۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ ابوالحسن علی بن احمد مشہور رحمۃ اللہ علیہ

- بڑا عالم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے احکام میں علم، عمل، زہد، وراع، تمکین، تحقیق، ہیبت، ریاست میں ہاتھوں اور آنکھوں والا ہو۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شیخ ابن دقیق رحمۃ اللہ علیہ

- پہلا قصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا غیر کی طرف نہ چڑھے حتیٰ کہ وہاں تک پہنچ جائے۔
- حق عزوجل اشارات سے مقصود ہے اس کے غیر سے اس کا مشاہدہ نہیں ہو سکتا اور وہ اپنے سوا پایا نہیں جاتا۔
- جب بندہ معرفت تک پہنچتا ہے تو دل اس کو خطرات سے بچاتا ہے تاکہ غیر حق اس کے اندر نہ سما جائے۔
- جس شخص کو توحید کی آگ نشہ دار کردیتی ہے اس کو عبادت تجرید سے حجاب میں کردیتی ہے۔
- اگر دلوں سے اطاعت کے سرور کو دور کرنے کے خواہاں ہو تو مانند اولیاء اللہ اپنے مولیٰ سے حیا کرنا سیکھو۔
- کوئی شخص سوائے ملازمت، موافقت، معانقہ ادب، ادائے قرض، صحبت صالحین، خدمت صادقین کے شریف حالت تک نہیں پہنچ پاتا۔
- جب ذکر الٰہی میں عوض قائم ہوگیا تو ذکر کا لطف دل سے نکل گیا۔
- ایسے قلب جو کہ دنیا کی محبت میں مقید ہوں ان کے لئے یہ بات حرام کہ وہ غیوب کے درختوں پر چڑھیں۔
- جو شخص اس بات کو درست کر رکھے کہ لوگ اس کے عمل سے واقف ہو جائیں تو وہ ریاکار اور جھوٹا ہے۔
- خوف قطع سے کانپتا خوش رہنے والوں کی عبادت و اطاعت سے بہتر ہے۔

Marfat.com

- حق تعالیٰ کا امر غیر کے اثر سے پاک ہوتا ہے۔
- زہد دل سے شے کے گم ہونے کا نام ہے اور اس شے کی خوشی کا نفس سے مٹانا ذات اور منانا حال کو ہمیشہ اٹھانا ہے اور مراعات میں موت تک سعی کرنا ہے۔
- عارف وہ ہے جس کی معرفت اور امر اس کے موافق ہو اور کسی حال میں اس کی مخالفت نہ کرے۔
- حسنہ یہ ہے کہ اس میں کوئی اہل علم نہ جھگڑے۔
- زہد، دنیا میں اور سخاوت نفس و خیر خواہی مخلوق کا نام ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ ابوالحسن علی رحمۃ اللہ علیہ

- کرم یہ ہے کہ دنیا کو اس کے لئے چھوڑ دینا جو اس کا محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب اس لئے متوجہ ہونا کہ تو اس کا محتاج ہے۔
- تصوف تمام ادب کا نام ہے۔
- جو وقت اور مقام کے لئے ادب کرتا ہے اور آداب اوقات کا التزام کرتا ہے وہی مرد کہلاتا ہے۔
- جو شخص ادب کو ضائع کرتا اور قرب و قبول کا گمان کرتا ہے وہ مردود ہے۔
- آداب ظاہر کا حسن آداب باطن کا عنوان ہے۔
- سخاوت کا وہ مستحق نہیں جو بخشش کا ذکر زبانی یا دل کے اشارہ سے کرے۔

Marfat.com

- وہ مرد نہیں جو اپنے احوال و افعال کا ہر وقت کتاب و سنت سے موازنہ نہ کرے اور اپنے خطرات کو متہم نہیں کرتا۔
- مغرور وہ ہے جو اپنے نفس کو دوام اوقات پر متہم نہیں کرتا تمام احوال میں اس کی مخالفت نہیں کرتا تمام دنوں میں اسے مکروہ کی طرف نہیں چلاتا۔
- ہلاکت یہ ہے کہ ہر بات کو اچھی نگاہ سے دیکھا جائے اور اس کے خطرات سے آگاہی کے باوصف اسے اپنایا جائے۔
- ولی وہ ہے جس کو کرامات سے مدد دی جائے لیکن وہ ان سے خود غائب رہے۔
- نفس کی عمدگی، دل کی راحت، سینہ کی فراخی اور آنکھ کی ٹھنڈک چار چیزوں سے ہے۔
- محبت کے لئے خدا کی طرف رجوع کرنا، دوستوں سے محبت، سامان پر بھروسہ، غائت کا معائنہ۔
- بڑی عقل وہ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی وہ نعمتیں معلوم کرادے جو کہ اسے حاصل ہیں اور ان کے شکر میں مدد دے ہوس کے برخلاف قائم ہو۔
- زیادہ نفع بخش اخلاص یہ ہے کہ جو تجھ سے ریا و تصنع دور کردے۔
- زیادہ نافع اعمال وہ ہیں جن کی آفات سے انسان بچا رہے اور وہ مقبول ہوں۔
- نافع تر تواضع وہ ہے کہ تجھ سے تکبر کو دور کر دے تیرے غضب کو مار ڈالے۔
- بڑا نافع فقر وہ ہے جس سے تو بارونق راضی ہو جائے۔
- نافع تر معاملات وہ ہیں کہ دلوں کے خطروں کی اصلاح ہو۔

Marfat.com

- نافع تر خوف وہ ہے کہ تجھ کو گناہوں سے روکے اور تیرے غم کو بڑا بنا دے اور تجھ کو فکر لازم کر دے۔
- آداب کا سرِ دار یہ ہے کہ مرد اپنی قدرت کو پہچانے۔
- ہلاکت یہ ہے کہ انسان اس بات سے نہ ڈرے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اسی کے افضل اعمال پر اس کو سزا دے گا۔
- وہ شخص دنیا سے کیسے فلاح پاتا ہے جس کے نزدیک لوگوں کی محبت سے دنیا کی محبت زیادہ ہو۔
- وہی راحت پاتا ہے جو دنیا کی حاجت کو ترک کرتا ہے۔
- جو شخص اپنی زبان کی مخالفت کرتا ہے وہ عذر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔
- جو شخص کہ دنیا کے مصائب سے گھبراتا ہے اس کی مصیبت دین سے بدل جاتی ہے۔
- مخلوق کی طرف متوجہ ہونا خواہش نفسانی کو راضی کرنا ہے اور عاقل کو غافل بناتا ہے۔
- جو شخص خدا کے ساتھ تمسک کرتا ہے وہ بچ جاتا ہے اور جو اپنے نفس کے سپرد کرتا ہے وہ پردہ میں ہوتا ہے پس صحت و ورع خوف کی علامات میں سے ہے۔
- حسن خلق حسب کی بزرگی سے ماخوذ ہے۔
- جو عقل رکھتا ہے اس نے یقین کیا جو یقین رکھتا ہے وہ خدا سے ڈرتا ہے جو ڈرتا ہے صبر کرتا ہے اور جو صبر کرتا ہے وہ پرہیز گار ہے۔
- پرہیزگار وہ ہے جو شبہات سے رک جائے اور حرص و رغبت سے باز آجائے۔
- جس کی عقل تھکی ہے اس کا یقین ضعیف ہے جس کا یقین ضعیف ہے

Marfat.com

اس سے خوف کھو جاتا ہے۔

- جس کا خوف جاتا رہے وہ غافل ہے اور غفلت کے بھر جانے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔
- جس کا دل سخت ہو اس کو نصیحت فائدہ نہیں دیتی اور دنیا کی محبت اس پر غالب ہو جاتی ہے۔
- جس پر دنیا کی محبت غالب ہو جائے اس کے اکثر اعمال حقیقت میں خوف خدا سے مبرّا ہوتے ہیں۔
- محروم وہ ہے کہ سوال سے محروم ہو کیونکہ سوال اجابت کی کنجی ہے۔
- وعظ اسی وقت فائدہ دیتا ہے جب اس بات کی امید ہو اللہ تعالیٰ عزوجل اس سے لوگوں کو بدعت سے پاک کر دے گا۔
- ابدال کی چار خصلتیں ہیں کامل درجہ کی پرہیزگاری، ارادہ صحیح ہو، مخلوق کے لئے سینہ سالم ہو خاص و عام کے لئے خیر خواہی۔
- بلند مرتبگی پانے کے لئے چار خصلتوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱)۔ علم۔

(۲)۔ ادب دین۔

(۳)۔ امانت

(۴)۔ نفس پر غالب آنے کی بڑی قوت۔

- جو شخص اپنا ادب کرنے سے عاجز ہے وہ اپنے غیر کا ادب کرنے سے زیادہ عاجز ہوگا۔
- جو اپنے سے بڑے کی اطاعت کرے گا تو کم تر درجے والے سے وہی اطاعت پائے گا۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرتا ہے اس سے ہر شے ڈرتی ہے۔
- ظاہر کی پرہیزگاری یہ ہے کہ سواء اللہ تعالیٰ عزوجل کے حکم کے حرکت

Marfat.com

نہ کرے اور باطن کی پرہیزگاری یہ ہے کہ اس کے دل میں اپنے مولا کے سوا اور کسی کا گزر نہ ہو۔

- زہد ملک کی سخاوت کو پیدا کرتا ہے محبت روح کی سخاوت پیدا کرتی ہے جس کو پرہیزگاری اور زہد نہیں وہ محبت کا اہل نہیں۔
- زہد کی تین علامتیں ہیں۔

(۱)۔ عمل بدوں علاقہ

(۲)۔ قول بغیر طمع

(۳)۔ عزت بدوں ریاست

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ علی سنجاری رحمۃ اللہ علیہ

- معرفت الٰہی عقل سے محروم اور شرع کے نزدیک تر اور اس کے حقائق قرب کے موافقت ہوتے ہیں۔
- جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو وحدانیت پہچانا تو اس نے صمدانیت کی جانب راحت حاصل کی۔
- حیرانگی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کو اس کی قدرت اور عظمت سے پہچانا جائے۔
- مرید محب طالب تب بنتا ہے جب اس کے دل پر شوق غالب ہو اور غلبہ اس کو اس کی طرف کھینچنے والا ہو۔
- زہد ایک فریضہ و فضیلت و قربت ہے پس فرض تو حرام میں ہے فضل منشا برس سے ہے اور قربت حلال میں ہے۔

Marfat.com

- علامت اخلاص یہ ہے کہ تم سے مخلوق مشاہدہ حق میں غائب ہو جائے اور اپنے سے فنا ہونے میں لقا ابد ہو۔
- جس کا دل غیر اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب ٹھہرتا ہے لوگوں کے دلوں سے اس کی رحمت نکل جاتی ہے اور وہ طمع کے لبادے میں لپیٹا جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ موسیٰ بن ماھین زدنی رحمۃ اللہ علیہ

- رقائق ودقائق ارواح حکمت ازلیہ کے مقدمہ میں ہیں اور انوار انوار کے ساتھ منکشف ہوتے ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقاھر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

- مراقبہ یہ ہے کہ صفایقین سے منہایات کی جانب دیکھا جائے اور قرب الٰہی پایا جائے۔
- قرب سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے سامنے اپنے فکر کو ماسوئی کے غیب کرنے سے جمع کرنا ہے۔
- محبت یہ ہے کہ محبوب کی موافقت اس کے مرغوب و مکروہ میں کرنا ہے۔

Marfat.com

- امید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے جو وعدہ کیا ہے اس کی تصدیق کرنا۔
- خوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی سطوتوں اور انتقام کے لئے اپنے دل کا مطالعہ کرنا۔
- انس سے مراد اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف مجادی اقدار میں سکون کرنا۔
- یقین سے مراد یہ ہے کہ رفع شک کے ساتھ اللہ تعالیٰ عزوجل کی تصدیق کرنا۔
- مشاہدہ سے مراد رویت تعین اور رویت علانیہ کے درمیان فیصلہ کرنا ہے۔
- محبت اور امید تب غالب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ عزوجل کی مہربانی و قدیم احسان کو دیکھا جائے اور سمجھا جائے۔
- تصوف وہ علم ہے جس کا اوسط عمل اور آخر بخشش الٰہی ہے۔
- امید کے تین درجے ہیں۔

(۱)۔ مرید طالب

(۲)۔ متوسط سائر

(۳)۔ منتہیٰ واصل

- مقام مرید مجاہدات و تکالیف کے کڑوے گھونٹ پینا اور لذات و نفس کے فوائد سے علیحدہ رہنا ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن رحمۃ اللہ علیہ

- عمل کے لئے کسی تحریک اور جذبہ کا ہونا ضروری ہے۔
- صوفی وہ ہے جو پہلے عمل کرے پھر آس لگائے۔
- جب تک عقل، فکر، فہم نہ کھویا جائے مقام فنا فی اللہ حاصل نہ ہوتا ہے۔
- جب تک تو غم اور درد سے واقف نہ ہوگا تو عاشق نہیں کہلا سکتا۔
- موت درحقیقت محبوب سے وصال کا دوسرا نام ہے۔
- غم زندگی کا علاج ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب پہلا قدم۔
- حسن ایک ایسی قوت اور بڑی کشش ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کو اپنے اندر سماتی ہے جبکہ عشق حسن ازل کے دیس میں جانے والے قافلوں کا رہبر ہے۔
- حسن ایک ایسا چشمہ ہے جو اپنے ہی دل سے پھوٹتا ہے اور اس میں سے عشق، سدھرہ چاہت کے آرزو کے سوتے پھوٹتے ہیں۔
- حسن ایک ایسی تیز دھار ہے جو تقویٰ کا لبادہ اوڑھ کر اپنے وجود سے ہر شے کو علیحدہ کر دیتی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

- متکبر شخص کے ساتھ طعام و قیام سے گریز کرو اس سے ایمان میں خلل پیدا ہوتا ہے۔
- متقی مزدور اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک فاسق حکمران سے زیادہ عزت دار ہے۔
- جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے۔
- نیکو کار غریب و مسکین آدمی اس مالدار سے بہتر ہے جو بدکار یا بے راہ رو ہو۔
- طلب صادق ہو تو راہ حق کے دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں اور منزل مقصود سامنے آجاتی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت پیر امیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

- سوز محبت اور گداز عشق کے حق دار وہی ہیں جو عالم اسباب سے بے نیاز اور مشاہدہ حق میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔
- نفس کا بدترین دشمن اس کا نفس ہے اور جہاں تک ہو سکے اس کو دبا کر رکھو۔

Marfat.com

- عقل ایک صفت ہے اور صفت موصوف کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔

.....☆.....☆.....

حضرت غلام حیدر شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ

- اگر امیر فقیر کے دروازے پر جائے تو بہت اچھا ہے اگر فقیر امیر کے دروازے پر جائے تو بہت بری بات ہے۔
- جو شخص خدا کو رازق مطلق سمجھ کر دوسرے بنی نوع انسان سے طلب رزق نہیں کرتا اس کو کسی کی پرواہ نہیں۔
- جو لوگ صرف عبادت ہی کو زینہ ولایت و عرفان سمجھتے ہیں انہیں یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے۔
- دل کو لذات نفسانی سے یک سو رکھنے کا نام قناعت ہے۔
- مالک کو چاہیئے کہ اوصاف باطن کے حصول میں سعی کرے ظاہر کچھ بھی ہو درویشی لباس ظاہری پر موقوف نہیں۔
- جب فقیر کو درجہ معشوقی و محبوبی حاصل ہو جاتا ہے تو وہ جو کچھ خدا سے مانگتا ہے مل جاتا ہے۔
- درویش کو چاہیئے کہ جلال الٰہی سے خائف رہے اور اس کے فضل سے امید رکھے۔
- درویش کو مقام اعلیٰ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ ہر حاصل شدہ چیز کو صرف کر ڈالے اور اپنے دل کو فارغ بنالے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ سیّد غلام محی الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

- وہ شخص باحوصلہ ہے جو آتش پا کے ساتھ ساتھ اپنی رفتار کو بڑھاتا ہے۔
- وفادار وہ ہے جو بلا نفع و نقصان کے حکم کا پابند کرے۔
- ایثار سے مراد خود جلنا مگر دوسروں کو نفع پہنچانا ہے۔
- استقامت سے مراد سیدھی راہ اختیار کرنااور بے راہ روی سے بچنا ہے۔
- جھوٹی تعریف کو قابل فخر سمجھنے والے عجب نفس کے شکاری ہوتے ہیں۔
- طبیعت میں انکسار اور توجہ الی اللہ چاہتے ہو تو نفس کی مخالفت کرو۔
- باظرف وہ ہے جو سمندر کے سکوت کی مانند خاموش رہے اور شور دریا کی مانند گناہ سے دور بھاگے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ العارفین خواجہ شمس الحق سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

- جب محبوب کی محبت عاشق پر غالب ہوتی ہے تو وہ مصیبت اور حاجت سے تنگ نہیں ہوتا بلکہ یہ اس کے لئے یاد دوست کا تحفہ ہوتا ہے۔
- عشق ایک ایسی آگ ہے جو محبوب کے سوا ہر چیز کو جلا دیتی ہے اور محبوب کی منزل کا راستہ کھول دیتی ہے۔
- جب تک عاشق اپنی جان معشوق پر قربان نہ کرے اس کا عشق کمال کو نہیں پہنچتا۔
- جو راسخ الاعتقاد نہیں وہ سالک نہیں۔
- عالم باعمل کی دو رکعت نماز تمام دنیائے بے علم کی عبادت سے بہتر ہے۔
- جو عبادت ریائی اور حصول دنیا میں مشغول ہوا وہ بے علم شخص ہے۔
- حقیقی درویش وہی ہے جو خالق حقیقی کی عبادت ریا سے پاک ہو کر محض رضائے الٰہی کے لئے کرے ہر حالت میں وہی کارساز ہے۔
- بغیر ذکر دل کی صفائی اور فکر کی روشنی حاصل نہیں ہوسکتی۔
- قرآن پاک کا کامل ثواب پانا ہو تو اس کے معانی پر غور کرو اور سمجھو۔
- جو آدمی خیال ماسوا اللہ تعالیٰ عزوجل کو دل سے دور کر دے اور ہر وقت ذکر و فکر کے ذریعے دل کو متوجہ الی اللہ رکھے اس کی مثال دل بدست آور کہ حج اکبر است ہے۔
- درویش وہی ہے جو یاد حق اور مخلوق پر شفقت کا حامل ہو۔

Marfat.com

- جو آدمی گناہوں کی دلدل میں غرق ہوا تو اس سے لذت عبادت چھن جاتی ہے۔
- جس آدمی کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے اس کی تمام برائیاں نیکیوں میں بدل جاتی ہیں۔
- اپنی عبادت پر فخر کرنے والا منافق ہے۔
- زندگی عبادت ہے لائق نفسانی خواہشات نہیں۔
- عمل وہی اچھا جو خدا کی رضا کے لئے ہو۔
- جو شخص روزانہ سوتے وقت اپنا محاسبہ کرتا ہے تو وہ بری خصلتوں کا شکار کبھی نہیں ہوتا۔
- توکل تین قسم کا ہے۔

(۱)۔ ہر کام حاصل من جانب اللہ سمجھ کر کیا جائے

(۲)۔ دل کو تمام ظاہری اور باطنی تعلقات سے منقطع کر کے حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوا جائے۔

(۳)۔ اپنی ہستی کو اس طرح بھلادے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی شے باقی نہ ہے۔

- سالک کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔

(۱)۔ توکل

(۲)۔ تحمل

(۳)۔ صبر

- حمد سے مراد وہ اوصاف الٰہیہ ہیں جن کا زبان سے ذکر کیا جائے اور شکر سے مراد اعضائے انسانی کے صاد رشدہ افعال ہیں۔
- سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے اور نقصان پہنچانے سے احتراز کرے کسی کو رنجیدہ خاطر نہ کرے۔

Marfat.com

- صوفی وہ ہے جو مصیبت کے وقت تحمل سے کام لے۔
- ایثار یہ ہے کہ مفلسی کے باوجود اپنی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر لے اپنے نفس کو اس سے محروم رکھے۔
- خدائی مہمان کو موجب خیر وبرکت جاننا ہی اصل مہمان نوازی ہے۔
- انسان کا نفس مانند ریچھ ہے اور سالک مانند قلندر اس لئے سالک کے لئے لازم ہے کہ مانند قلندر اپنے نفس کے ساتھ گتھم گتھا ہو تبھی حق جہاد اکبر ادا کر سکتا ہے۔
- دنیا کی تمام چیزوں سے پرہیز اور زندہ رہنے کے مطابق کھانا کھانا ہی تقویٰ ہے۔
- جو شخص قلت، علت اور ذلت سے خالی نہیں وہ کامل الایمان نہیں۔
- زن و فرزند اور دیگر علائق دینوی کے باوجود انسان ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہے وہی خلوت معنوی کا حامل ہے۔
- جو صوفی کمال دنیا کو رفیق دارین سمجھ کر جمع کرے تو وہ مانند حدیث مردار دنیا کا کتا ہے۔
- اہل دنیا کے تنگی اور فراخی ان کے اعمال کا نتیجہ یہ ہوتی ہے اس لئے یاد حق کو اپنانا ہی اصل بات ہے۔
- دوست فکر والے بندہ کا کام صدق سے اور اس کا کام اخلاص سے ہوتا ہے۔
- اللہ اس کی فرض کی لذت حرام کر دیتا ہے جو وقت پر ادا نہ ہو۔
- اپنے علم اور عمل سے دنیا کی طلب گاری نہ کرو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل نے وسائل انسان کے لئے پیدا کئے ہیں۔
- نظام کائنات کو چلانے والے خدا کے برگزیدہ بندے ہیں کہ تمام امور پست و کشاد ان کے زیر فرمان ہیں۔

Marfat.com

- علم کی اصل حسن اعتقاد ہے پس طالب صادق کو چاہیے کہ حسن اعتقاد حاصل کرنے میں زیادہ کوشش کرے۔
- قسم قسم کے علوم سے فیض یاب ہونا چاہتے ہو تو اطاعت شیخ میں اپنے ظاہر و باطن کو مشغول رکھو۔
- عشق محض فضل الٰہی سے حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے عنایت فرما دے۔
- نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسوں سے بچنا چاہتے ہو تو اشغال و افکار اختیار کرو۔
- مثنوی مولٰنا روم کے چھ کے چھ دفاتر کا حاصل مطلب خدمت و اطاعت شیخ ہی نظر آیا۔
- سالک جب تک اطاعت شیخ کی منزل سے کامیابی کے ساتھ نہ گزرے اسے سلوک معرفت کے تمام مراحل حاصل نہیں ہو پاتے۔
- اطاعت شیخ، عین اطاعت خدا اور رسول اللہ ﷺ ہے۔
- سالک کے لئے لازم ہے کہ وہ ابتدائی مراحل میں امام غزالی کی کیمیائے سعادت اور سلوک کی آخری منزل میں مثنوی مولانا روم کا مطالعہ کرے۔
- نماز صوری یہ ہے کہ شریعت کے حکم کے مطابق تمام ضروری آداب و شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔
- معنوی نماز یہ ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ سے ترک تعلق کر کے حق تعالیٰ شانہ سے جا پیوند ہو جائے۔
- جب خدا کے بندے خدا کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں تو عشق کے شدید غلبے کی وجہ سے ان کا خون جاری ہو جاتا ہے۔
- جب عاشق فنا فی الحبیب ہو جاتا ہے تو وہ ہر جگہ اپنے معشوق کا حسن

Marfat.com

و جمال ہی دیکھتا ہے۔

- جب خدا کے بندے شریعت کی منزل سے گزر کر فنا کی حدود میں قدم رکھتے ہیں تو وہ کھانے پینے کی حاجت سے مبرّا ہو جاتے ہیں۔
- عبادت کی ابتداء استغفار ہے اور انتہا تسلیم و رضا ہے۔
- زندگی عبادت کے لئے ہے نفسانی خواہشات کے لئے نہیں۔
- صبر کا مرتبہ سخاوت سے اونچا، بھوک کا مرتبہ کھانے سے بلند تر ہوتا ہے۔
- جس مقام پر اہل صبر پہنچے ہیں اہل سخاوت کو وہاں کی بھی خبر نہیں اور جس مقام پر فاقہ کش پہنچتے ہیں فقراء کو وہاں کی بو نہیں پہنچتی۔
- انسان کا نفس ریچھ کی مانند ہے اور سالک قلندر کی مانند، نفس کے ساتھ اسی طرح جنگ کرو جس طرح قلندر ریچھ کے ساتھ گتھم گتھا ہو جاتا ہے۔
- سالک کے لئے کم کھانا، کم سونا، کم بولنا اور لوگوں سے کم میل جول رکھنا ضروری ہے۔
- جو شخص اولیاء اللہ سے دشمنی رکھتا ہے اپنی حیثیت کے مطابق رنج و بلا کا شکار ہو جاتا ہے اور جو شخص ان کا معتقد ہوتا ہے سعادت دارین پاتا ہے۔
- پیر وہ ہے جو اپنے مرید کو قلبی فنا بخشے اور دنیا کی طرف سے اس کا دل موڑ کر حق تعالیٰ سے واصل کروائے۔
- تصور شیخ ایک عظیم نعمت ہے اور گناہوں کے مقابلے میں ڈھال ہوتی ہے۔
- صوفی جب کامل تصور شیخ کو پا لیتا ہے تو اسے کسی گناہ کی ہمت نہیں رہتی۔

Marfat.com

- مرید صادق وہ ہے جس کے تصور میں ہمہ وقت شیخ کی ذات ظاہراً و باطناً جلوہ گر نظر آئے۔
- اگر مقصود حقیقی پانا چاہتے ہو تو ذات حق کا مطالعہ شیخ کے آئینہ میں کیا کرو۔
- ادب آموز عشق ہے عشق جتنا زیادہ ہو گا اسی قدر محبوب کے آداب زیادہ سے زیادہ حاصل ہونگے۔
- اندھے کو بینائی کا لطف کسی طرح محسوس نہیں ہوتا۔
- مذہب کی راہ تقلید ہی راہ راست ہے لیکن عاشق اپنے عشق کے غلبے کی وجہ سے اس راہ سے بہت آگے نکل جاتا ہے اور اسرار الٰہی میں گم ہو جاتا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

- مرشد کامل وہ ہے جس کی ایک نظر بھی ہزار سال کے سجدوں سے زیادہ فضیلت اور علم رسمی سے زیادہ اثر رکھتی ہو۔
- صاحب تاثر وہ ہے جس کی نظر نفس کی تربیت کرے اور اسے طمع دنیا و ہوا و ہوس سے فارغ اور رزق کی جانب مائل کر دے اور مقرب الٰہی بنا دے۔
- طالب دنیا محبت دنیا کے زیر اثر شیطان کا پیروکار بن کر دوسروں کو گمراہ کرتا ہے اس لئے وہ حال و قال سے ناواقف ہوتا ہے۔
- شیطان مانند زن راہزن ہے اس کو چھوڑ کر جوانمردوں کا ہاتھ جس

Marfat.com

نے پکڑا وہ صحیح معنوں میں جوان مرد ہے۔

- علم حقیقی وہی ہے جس سے معرفت الٰہی حاصل ہو اور حیوانیت کے دائرہ سے نکل کر انسان انسانیت کے درجہ میں پہنچے اور اس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہو جائے۔
- جوان مرد وہی ہیں جو خدا تعالیٰ کے سوا کسی شے کی جستجو نہیں کرتے نہ انہیں دنیا اور اس کی زیب و زینت کی خواہش، نہ خور نہ جنت و بہشت کی تمنا ہوتی ہے وہ تو صرف طالب اللہ ہوتے ہیں۔
- شان مسلم یہ ہے کہ وہ جو شیطان کے نام سے غصہ اور رحمان کے نام سے خوش ہوتا ہے۔
- جو شخص اسم اللہ تعالیٰ سے منع کرتا ہے وہ یا تو منافق ہے یا کافر اور حاسد و متکبر۔
- فقیر وہ ہے جس کا وجود ایک لطیف شعلہ کی مانند عشق کی آگ سے بھڑکتا اور بغیر ذات معشوق کے قرار نہ پاتا ہو اور جب تک اپنے معشوق کو دیکھ نہ لے ازل سے ابد تک پریشان رہے۔
- چار چیزوں کو قرار نہیں۔ آفتاب ماہتاب کو اور عاشق دباد کو۔
- زندہ دل وہی ہے جو ذکر اللہ تعالیٰ پر غور کرے اور راز سرِ الٰہی تک جا پہنچے۔
- ذکر قلبی کا حامل وہ شخص ہے جس کے سامنے حجاب اللہ اکبر پارہ پارہ ہو اور بے حجاب ہو کر ذاکر دائم السیر ہو اور شب و روز ذوق و مشاہدہ میں رہے۔
- جب شکم طعام سے خالی ہو اس وقت معراج فکر حاصل ہوتی ہے۔
- صبر و شکر یہ ہے کہ فقیر دنیا اور حب دنیا سے صابر شاکر ہو۔
- فقر حقیقی وہی ہے جو پیغمبروں کی میراث ہے۔

Marfat.com

- حب دنیا، حرص اور حسد نیز بدعت وضلالت شیوہ علم شیطانی ہیں جبکہ ترک دنیا اور اطاعت رحمان علم رحمانی ہیں۔
- علم صحیح معنوں میں وہی ہے جو باعمل ہو۔
- جو شخص کہ علم پر عمل نہیں کرتا علم اس کے لئے وبال بن جاتا ہے۔
- علماء وہی ہیں جو دنیا کو طلاق دے رہے ہیں اور سنت نبوی ﷺ کو بجالائیں اور گھر بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دیں اور خلق محمدی ﷺ کے بے یارو و بے طمع ہو کر پیرو رہیں۔
- جہالت یہ ہے کہ عمل اور اطاعت خوف الٰہی سے خالی ہو اور اس کا خانہ جہالت معصیت سے پر ہو۔
- یاد رکھیں کہ عالم کی نظر حروف و سطور پر ہوتی ہے جبکہ فقیر کی نظر معرفت و حضور پر۔
- علماء اہل شعور وفہم جبکہ فقرا اہل حضور و وہم ہوتے ہیں۔
- صاحب شعور کا دل نظر خدا سے محروم بوجہ شب و روز لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوتا ہے جبکہ صاحب نظر کا دل منظور نظر ہے۔
- صاحب نظر وہ ہے جس کا دل پر درد، اس کی مراد موت سلیم، حلیم و شکستہ خاطر، صراط المستقیم پر قائم، ذکر و اشغال میں مصروف اور غرق توحید ہو۔
- جن کا شعار توکل اور خدائے تعالیٰ سے راضی برضا ہو وہی فقیر ہیں۔
- فقرا خادم اور علما مخدوم ہوتے ہیں اور مخدوم سے خادم افضل ہوتا ہے۔
- فقر و درویشی ہم تن بے نیازی جبکہ طلب علم ہم تن حرص و ہوس ہے۔
- علم محض چون و چراں ہے اور علماء اللہ تعالیٰ عزوجل کو چون و چراہ

Marfat.com

سے مانتے ہیں جبکہ علم بے معرفت ایسا ہے جیسا طعام بے نمک۔

- عشق سے بے قراری و بے آرامی ہی راہ فقیری و درویشی ہے۔
- فقیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کو بے چونی و بے چگونی سے پہچانیں کیونکہ فقر میں خدائے تعالیٰ سے بے چون و بے چگون کے ساتھ بے خودی حاصل ہوتی ہے۔
- گو کہ عالم کے مراتب اور درجات نہایت بزرگ وبالا ہیں مگر سالک سلوک اور راہ تصوف سے بے خبر ہوتے ہیں۔
- علماء کی آنکھ نعمت دنیا اور اس کی لذتوں پر رہتی ہے جبکہ فقیر کی آنکھ خوف اور قیامت سے لرزتی ہے۔
- علماء کے نزدیک آخرت میں بہشت خوشی کی جگہ ہے جبکہ فقیر کے نزدیک بجز دیدار الٰہی کے سب کچھ زشت و خوار ہے۔
- عالم کے نزدیک فقیر احمق و دیوانہ جبکہ عالم خدائے تعالیٰ سے بیگانہ ہے۔
- یاد الٰہی کے ماسوائے میں رہنا نادانی اور عمر کھونے میں محسوب ہونا ہے۔
- طالب مولیٰ کے چار معنی ہیں۔

(۱)۔ اپنے نفس کو اس کی خواہشات سے محروم رکھے اور معرفت الٰہی میں محو ہو۔

(۲)۔ وحدانیت میں غرق ہو۔

(۳)۔ دنیائے دوں پر لاحول پڑھے تاکہ لائق دیار ہو جائے۔

(۴)۔ یاد حق میں مشغول رہے نہ کہ مال و زر و زن و فرزند اور جان و تن میں۔

- علم تین حروف سے مربوط ہے۔

Marfat.com

(۱)۔ طلب علم و عرفان

(۲)۔ لاالہ الا اللہ

(۳)۔ محبت الٰہی اور مودت رسالت مآب ﷺ

- مراقبہ سے مراد رقیبوں سے دوری اور وحدت الٰہی میں رسائی ہے۔
- مراقبہ محبت الٰہی کا نام ہے جو استغراق مقام حی و قیوم کا رہنما ہے اور اس مقام سے مقام موتو اقبل ان تموتو (مرنے سے پہلے مر جاؤ) حاصل ہوتا ہے۔
- مراقبہ مومن سر اسرار معرفت ہوتا ہے جبکہ مراقبہ منافق تحت الثریٰ میں ہوتا ہے۔
- جس ذاکر کو نامحرم کے دیکھنے سے شرم و حیاء نہ آئے اس کا ذکر قلب خاص سے محروم ہے۔
- جس کا دل غنی ہوگیا وہ محروم حب دینار ہوگیا۔
- جس کا دل آئینہ کی طرح اور بے کدورت اور جب دنیا سے خالی ہے وہ صاحب کشف القلوب ہے۔
- الوہیت عین ذات ہے جس میں عاشق دیوانہ اور اپنی جان سے بے گانہ اس طرح ہوتا ہے جیسے آگ میں پروانہ۔
- مشاہدہ مراقبہ چار ہیں۔

(۱)۔ مشاہدہ ناسوتی، فانی اور کاذب۔

(۲)۔ مشاہدہ باری تعالیٰ

(۳)۔ مشاہدہ ظاہر و باطن میں خوف الٰہی کا غلبہ

(۴)۔ مشاہدہ ظاہر و باطن میں تارک الصلوٰۃ اور اہل مشرب۔

- مراقبہ کی مثل آفتاب ہے جس کے طلوع ہونے سے قاف سے قاف تک مشرق تا مغرب روشن ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

- مراقبہ میں غرقی یہ ہے کہ نہ ذکر و فکر یاد رہے نہ دم قدم نہ راحت، نہ غم نہ فقر و فاقہ، نہ نفس نہ ذائقہ یاد رہے، نہ حضور مذکور اور بعدو دور، نہ قدروقضا، نہ حرص و ہوا صرف ذوق شوق محبت ہی باقی رہے۔
- مراقبہ کی سات اقسام ہیں۔

(۱)۔ مراقبہ جہل

(۲)۔ مراقبہ اہل بدعت

(۳)۔ مراقبہ ذکر

(۴)۔ مراقبہ اہل فکر

(۵)۔ مراقبہ کمال باکمال عارفیت

(۶)۔ مراقبہ کمال

(۷)۔ مراقبہ لازوال

- مرشد چار حروف کا مجموعہ ہے۔

(۱)۔ م سے مراد مردان خدا از خود جدا اور ملازم مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، محبت جمیع انبیاء و اصفیاء علیہم السلام

(۲)۔ ر سے مراد روگردانی از ماسوائے اللہ تعالیٰ عزوجل۔

(۳)۔ ش سے مراد شوق لب، عشق اور محبت

(۴)۔ د سے مراد دائمی غرق حضور فنا فی اللہ۔

- طالب چار حروف کا مجموعہ ہے۔

(۱)۔ ط سے جمیع علائق ماسوائے اللہ تعالیٰ کو طلاق دینا۔

(۲)۔ الف سے مراد الوہیت و ربوبیت میں پہنچنا، اللہ تعالیٰ بس ماسوائے ہوس۔

(۳)۔ ل سے مراد لائق روزگار ہونا۔

(۴)۔ ب سے مراد بدکاری اور بدی سے بچنا اور صبح سے شام

Marfat.com

تک باادب ہونا اور ہر وقت بے ریا ہو کر خدائے تعالیٰ کا طالب ہونا اور ماسوائے اللہ تعالیٰ ہر ایک سے ہاتھ دھونا۔

- مرشد کامل وہ ہے جو طالب کو اس طرح پہچانے جس طرح کسوٹی سے سونا پہچانا جاتا ہے اور جس طرح صراف زر کو اور ایک چابک سوار گھوڑے کو پہنچانتا ہے۔
- فقیری مانند موج دریا اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت اور مہربانی ہے۔
- انسان کامل، مانند بوتل، روح مانند شراب، قالب مانند لے آواز اور خادم مانند فانوس ہے جس میں خالی چراغ رکھا ہو اور روشنی نہ ہو۔
- مراقبہ ایک بڑا بھاری اور ناپیدا کنار دریا ہے جو دریائے توحید و معرفت ہے اور غوطہ زن کو تارک الدنیا بناتا ہے اور ماسوائے اللہ تعالیٰ عزوجل سے پاک کرتا ہے۔
- ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کا منظور نظر اور مجلس محمدی ﷺ کا حضوری جس کا دل ذکر الٰہی سے صاف شدہ ہو، انبیاء و اولیاء کی روحوں سے اسے ملاقات حاصل ہو۔
- زانی و فاسق وہ ہے جو کسی مومن مسلمان کی غیبت کرنے سے باز نہ آتا ہو۔
- اہل نفس وہ ہیں جس کا وزیر شیطان ہو اور وہ خود شیطان کا بادشاہ ہو حرص و ہوس میں مبتلا ہو۔
- علم ایک روشن راستہ ہے جبکہ وسیلہ مرشد ہے۔
- کامل مرشد وہ ہے جو طالب کے ہر حال، ہر فعل اور ہر قول سے واقف، آگاہ ہو اور طالب کے قرب و وصال، خطرات، وکیل اور وہم سے باخبر اور ایسا ہوشیار ہو کہ گویا طالب کی گردن پر سوار ہے۔

Marfat.com

- فقیر وہ ہے جو قوت ظاہری اور قوت باطنی کے پانچ خزانوں کا مالک ہو لیکن اللہ تعالیٰ عزوجل کے سوا کسی کا محتاج نہ ہو۔
- سخت دل حق قبول کرنے سے قاصر رہتے ہیں ایسے لوگوں کے دلوں کو جب تک ریزہ ریزہ نہ کیا جائے وہ قابل حضوری نہیں ہو پاتے۔
- مال دنیا فساد اور جھگڑے کی جڑ ہے اس سے جو بچ گیا وہی حضوری الٰہی کا حق دار بن گیا۔
- فاقہ کی رات فقر کے لئے معراج کی رات ہوتی ہے۔
- دیدار الٰہی کا باعث فاقہ کی رات بنتی ہے اس لئے فاقہ کھانے سے کروڑہا درجہ بہتر ہے۔
- نظر کیمیا اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک خشیت حق تعالیٰ ادا نہ کیا جائے۔
- دیدار الٰہی کے مست و مشتاقین کشف و کرامات پر تکیہ نہیں کیا کرتے۔
- سنگ پارس اور نظر کی اکسیر ہی وجودی لوہے کو خالص سونا بناتی ہے۔
- دل کی تاریکی دور کرنے کے لئے اندر کی ہو کے قبلہ کی درستگی لازم ہے جو بنا مرشد کامل صحیح سمت نہیں پا سکتی۔
- یاد الٰہی کے بغیر جو کچھ بھی ہے وہ سب برباد ہے اس سے بچو تا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تک رسائی حاصل ہو۔
- نفس چار چیزوں سے ہلاک ہوتا ہے۔

(۱)۔ خاموشی کا خنجر

(۲)۔ بھوک کی تلوار

(۳)۔ لوگوں کے مجمع سے الگ تھلگ اور تنہا رہنا

(۴)۔ کم سونا

Marfat.com

- کھانا اور سونا عشق کے مرتبہ سے انسان کو دور لے جاتے ہیں اس لئے اس سے حتی الوسع اجتناب ہی منزل عشق کی انتہا تک لے جانے کا باعث ہیں۔
- یہ ضروری نہیں کہ جہان سے الگ تھلگ رہا جائے خواہ کسی رنگ میں رہو خدا کے ساتھ رہو۔
- دنیا کیا ہے؟ خدا سے غافل ہونا نہ کہ اسباب چاندی، فرزند اور عورت۔
- اندر سے آشنا اور باہر سے بیگانہ کی طرح بنے رہنا ہی حقیقی عاشق کی نشانی ہے۔
- درویش کے لئے لازم ہے کہ وہ رات کو اپنے دوستوں، گھر والوں سے جدا ہو کر تنہائی میں ہر رات کو لیلتہ القدر (قبر کی رات) بنا کر اللہ تعالیٰ عزوجل سے خلوت بنائے تا کہ راز ونیاز کی باتیں ہو سکیں۔
- فقیر کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر دن کو روز محشر خیال کرے اور اس دن کے حساب کتاب کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے۔
- خاموشی ایمان کا سر ہے خاموشی مومنوں اور ایمان کا تاج ہے اور رضائے الٰہی کا تاج ہے۔
- جب تک نفس یعنی بشریت اور بشر کو فنا نہ کیا جائے گا درجہ بقاء حاصل نہیں ہو گا۔
- نماز، روزے اور بہت طاعت کی نسبت ایک گھڑی کا قلبی ذکر بہتر ہے۔
- صوفی کی طرح صوف کا لباس اختیار کر، اللہ تعالیٰ عزوجل کی صفات سے متصف ہوگا۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے لطف وکرم کی طرف دھیان رکھو، بندہ گناہ کرتا

Marfat.com

ہے اور شرمندہ خدا کرتا ہے۔

- خاموشی عبادت کی کنجی، جنت کا مکان، اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت، شیطان سے بچنے کا قلعہ ، خیر البشر کی سنت، دوزخ سے بچنے کا ذریعہ، قرب رب، غرق توحید ہے۔
- جب کباب پک جاتا ہے تو اس سے پانی کم نکلتا ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب دوست وداع ہو رہا ہو۔
- اس کو جسم میں اس طرح پوشیدہ کرو جیسے کہ بسم میں الف پوشیدہ ہو جاتا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت بابا بُلھے شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ

- اس علم کا کیا فائدہ جس سے اپنے سے باہر تو روشنی پھیلی ہوئی ہو اور من میں اندھیرا ہی اندھیرا نظر آئے۔
- اس مشیخیت سے کیا حاصل جو بہانوں اور حیل و حجت سے سادہ لوح انسانوں کو خوب لوٹ لوٹ کر کھایا جائے اور اپنا کام چلایا جائے۔
- اس علم سے کیا حاصل جو ذلت وخواری کا باعث ہے۔
- جو علم بے عمل ہے وہ من کے کھوٹ کو کھرا نہیں بنا سکتا۔
- حرص و ہوس محض ذلت و خواری کا سکہ ہے۔
- ظاہری علوم سے ہزاروں دلدلیں وجود میں آئیں اور لاکھوں راہی راستوں میں ہی بھٹک گئے اور ہجر کے ہاتھوں انتہائی خستہ ہوئے ایسے علوم کے حصول کا کیا فائدہ؟

Marfat.com

- ایک پائی کے بدلے لوگوں کے گلوں پر چھری چلانے والے علماء محض قصائی ہیں اور لوگ اللہ تعالیٰ عزوجل کے بجائے قصائی سے زیادہ پیار رکھتے ہیں۔
- اگر عاشق الٰہی بننے کے خواہاں ہو تو وحدت کے دریا میں بلا خوف و خطر کود جاؤ۔
- ایک ہی علم نافع ہے اور وہ علم لدنی ہے جس کا سبق الف اللہ اور میم محمد ﷺ ہے۔
- مکے جا کر حج نہیں ہوتا۔ جب تک دل کو خانہ کعبہ نہ بنایا جائے۔
- اگر دنیا کی گہری ندی کو برسر پار کرنا چاہتے ہو تو اپنے وجود کو تُلا (کشتی) بناؤ۔
- محبت کے جال میں وہی پھنستا ہے جو اس کے داؤ پیچ سے ناواقف ہو۔
- اصل عاشق وہی ہے جو اپنے محبوب کے تصور سے مست و بے خود ہو اور ہر کام سے ناآشنا بن جائے۔
- عشق کا معاملہ اس طرح سے ہے کہ جس تن لاگے وہی جانے دوسرا محض خاک چھانے۔
- عشق میں لعن طعن رسم دنیا ہے عاشق کو اس کی کیا پرواہ ، وہ تو اپنے ہی محبوب کے خیالوں میں گم سم رہتا ہے۔
- جس نے انا احد کا گیت سنا وہی عرب بے عین بنا۔
- عشق کی بازی ایسی بازی ہے جسے کھیلنے پر فرشتے بھی راضی نہیں ہیں۔
- مصیبتیں اور دکھ عاشق کا زیور ہیں فرشتوں کا نہیں۔
- عشق میں شرم و حیا کا کیا کام اگر ناچنے سے محبوب مل سکے تو اس

Marfat.com

سے اچھا کام کونسا ہے۔

- واصل الٰہی ہونے کے لئے عشق کی تلوار سے ذات کی دوئی کو کاٹ دینا ہی جوان مردی ہے۔
- مسیحا وہی کہلوا سکتا ہے جس کے پاس دکھ دردوں کا علاج شافی موجود ہو اور وہ صرف ذات ربانی ہے۔
- اگر تجھے باغ و بہاروں کی طلب ہے تو خادم بن کیونکہ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔
- ہجر کی آگ ایسی آگ ہے جس میں محبوب کی یاد ہر دم تڑپاتی رہتی ہے اور عاشق کو رلاتی رہتی ہے۔
- عشق ایک ایسی شے ہے جسے لاکھ چھپاؤ کبھی نہ چھپے بلکہ الٹی اپنی ٹھاٹھ باٹھ دکھلائے اور عاشق کو مذاق دنیا بنائے۔
- عشق ایک ایسی بے خودی ہے جس میں جلوہ یار کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔
- عشق بڑا نٹ کھٹ بازی گر ہے جو پتلی کی طرح ہر تال پر عاشق کو نچاتا رہتا ہے۔
- بلا وصل محبوب کے تمام ہار سنگھار بے کار ہیں۔
- عشق میں جس نے اپنا ہر ابھرا کھیت نہیں لٹایا اس نے کچھ بھی نہیں پایا نہ ہی وہ عاشق صادق بنا۔
- عاشق وہی ہے جو بکرے کی مانند قصاب (محبوب) کی چھری تلے دم نہ مارے۔
- وہ اندھا ہے جو خارجی دنیا میں تو اللہ تعالیٰ عزوجل کی نشانیوں کو دیکھے مگر من کی دنیا میں نہ جھانکے اور اسے پائے۔
- عشق کی مستی ایک ایسی مستی ہے کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ عزوجل

Marfat.com

کے دوستوں نے اپنی ہستی کو پالیا اور دنیا میں گونگے اور اندھے بن گئے۔

- مرشد کامل وہ ہے جو اس جہان فانی بحث و تکرار کے سمندر میں پھنسے ہوئے انسان کو منزل مقصود تک پہنچائے اور راہ حق میں فانی بنائے۔
- محبوب حقیقی تو انسان کے اپنے من میں ہوتا ہے مگر اندھا کیا جانے اور کیسے پہچانے۔
- عاشق خاموشی اختیار نہیں کر سکتا کیونکہ سچ اس کے لئے خوشبو کی مانند ہے۔
- حقیقی عاشق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کو وحی کی بجائے براہ راست دیدار سے جاننے کا خواہاں ہو۔
- جس نے خود کو دنیا اور آلائش دنیا سے الگ کیا اسی نے کسب فقر پایا۔
- عین اور غین کی مانند اپنے اندر کی دوئی کے نقطے کو دور کر اور یکجائی پا تاکہ ذات باری تعالیٰ تک رسائی حاصل کر سکے۔
- شریعت دائی اور طریقت ماں ہے اس لئے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو معرفت سے حاصل کرو۔
- عارضی ٹھکانہ (دنیا) کو چھوڑ اور ہمیشگی کے ٹھکانے (آخرت) کی فکر کیونکہ دنیا محض ایک مسافر خانہ ہے جہاں زندگی کی چند ساعتیں گزار کر کاروان منزل مقصود کی جانب بڑھ جاتے ہیں۔
- اے انسان تجھے روز ازل کو بارامانت الٰہی اٹھانے کا شوق تو تھا مگر دنیا میں آکر تو اسے کیوں بھول گیا اب تجھے منزل مقصود تک کون پہنچائے گا۔
- عشق ایک زہر بھرا پیالہ ہے جسے عاشق کو ہر حالت میں پینا ہی پڑتا

Marfat.com

ہے کیونکہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

- عشق راہ کٹھن اور بعد کا پچھتاوہ، اہل دنیا کا تماشا اور دیوانوں کا سہوادہ۔
- آخرت کا توشہ کمانا چاہتے ہو تو محبوب حقیقی کی محبت اپناؤ۔
- عشق کی حیثیت اور ماہیت جاننا چاہیئے تو ترک آسائش دنیا کرو۔
- جب تک خواب غفلت نہ چھوڑی جائے من کے موتی و جواہرات سے محروم رہنا پڑتا ہے۔
- عشق کا خریدار وہ ہے جو عشق کی منڈی میں اپنا سر دے کر عشق کا مول چکائے۔
- اللہ کو ہمیشہ ہر شے سے زیادہ یاد کرو۔
- ہر شے سے زیادہ مرشد سے محبت کریں۔
- طرز فکر کا بیج ہمیشہ مرشد ہوتا ہے۔
- جب تک دل سے تکبر اور بڑائی کو نکال کر جلا نہ دیا جائے اور حرص و طمع کو کنویں میں پھینک نہ دیا جائے محبوب حقیقی نہیں مل سکتا۔
- دنیا میں تین چیزوں کی محبت انسان کو خدا بھلا دیتی ہے، زن، زر اور اولاد۔
- زبانی جمع خرچ محض تکبر کی نشانی ہے جب تک عملاً کچھ نہ کیا جائے پھل مراد حاصل نہیں ہوتا۔

Marfat.com

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

- فقیر کو صحبت اغنیاء مردہ دل کر دیتی ہے۔
- نفس انسان گرسنگی اور تنہائی سے راہ راست پر آجاتا ہے۔
- فقیر وہ ہے جس کو فقر سے انس ہو جس طرح غنی کو فقر سے نفرت ہو۔
- فقیر کو حضور مرشد سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں۔
- فقیر وہ ہے جس کا ادراک نہ ہو اور نادل میں خورسند ہو۔
- دل کی زندگی محبت ہے جس دل میں محبت کی آگ نہ ہو وہ دل زندہ نہیں۔
- ایمان محض محبت ہے اور محبت ایمان سے ہوتی ہے اگر تم میں ان میں سے ایک بھی نہیں تو دونوں کالعدم ہیں۔
- انسان کا خاصہ محبت ہے جو محب نہیں وہ انسان نہیں۔
- جس دل کے اندر عشق نہیں اس کا مقام کتے سے بھی بدتر ہے۔
- دل میں نخوت و غرور تکبر کی میراث ہے اس سے بچو ورنہ راندہ درگاہ الٰہی ہو جاؤ گے۔
- ہدایت انہیں لوگوں کا محاصل ہے جو ازل سے سعید ہوں۔
- جو کسی کے احسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا۔
- اس فانی دنیا سے دل نہ لگاؤ کیونکہ اس کی کسی بھی شے کو بقا حاصل نہیں۔

Marfat.com

- دنیا اور اس کی تمام چمک و دمک جھوٹی، فریب اور دھوکا ہے اور فنا ہو جائے گی جبکہ سچا عشق ہی انسان کی بقاء کا ضامن ہے۔
- عشق ہی وہ واحد جذبہ صادق ہے جو انسان کو لحظہ بہ لحظہ جدوجہد میں مصروف رکھتا ہے۔
- تصوف ایک دریا ہے اور مرشد کامل ایک ملاح، جس کے بغیر کشتی میں بیٹھ کر دریائے وحدت کے پار نہیں اترا جاسکتا۔
- جس انسان کو عشق نہیں ہے وہ انسان نہیں ہے حیوان ہے بلکہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔
- خاص انسان وہی ہیں جن کو اپنے مالک سے حقیقی عشق ہو اور وہ اس کے عشق میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کریں۔
- جو لوگ یقین کے ساتھ اپنے سفر پر روانہ ہوتے ہیں وہ اپنے محبوب سے ضرور واصل ہوتے ہیں۔
- جو تلاش کرتا ہے وہی حاصل کرتا ہے یاری ایسی شے نہیں جو مفت میں ہاتھ آجائے۔
- جہاں کہیں میٹھا چشمہ ہو ہر کوئی اسی طرف جاتا ہے پردیسی مسافر کی بھی جہاں خدمت ہو وہ وہیں ڈیرا لگاتا ہے۔
- مغرور، تکبر دولت مند سے وہ مزدور اچھا جو محنت مزدوری کر کے رزق حلال کماتا ہے۔
- شریف وہی ہے جس میں چار طبعیں رحمت، علم، وفا اور محبت ہو۔
- عشق کی آگ میں تلے ہوؤں کا رنگ درد کے ہاتھوں ہمیشہ زرد ہوتا ہے۔
- اگر بحرِ وحدت پار کرنا چاہتے ہو تو رحمت الٰہی کے امیدوار بنو۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شاہ حسین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

- جو محبوب حقیقی (اللہ تعالیٰ عزوجل) کو بھول گیا وہ آخرت کی دائمی زندگی میں سرخرو ہوا۔
- انسانی زندگی ایک ایسی پتنگ ہے جس کی ڈور محبوب حقیقی کے ہاتھ میں ہے۔
- پیار و محبت اور فیض عشق کا چشمہ تلاش کرنا چاہتے ہو تو دنیا کے غم سے گزر جاؤ۔
- عاشق صادق وہ ہے کہ وہ اپنے محبوب سے کوئی گلہ شکایت نہیں کرتے اور ہر حالت میں راضی برضا رہ کر محو طلب و جستجو رہتے ہیں۔
- عشق کا رستہ سوئی کے نکے کی طرح تنگ اور باریک ہے اور اس میں سے گزرنا تب ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ جب نفس کو مار کر دھاگے کی طرح باریک نہ کر لیا جائے۔
- شیخ جاہل وہ ہے جس کا ظاہر بڑا پاک صاف اور اندر سے باطن گناہوں کی آلودگی سے لتھڑا ہوا ہو۔
- اگر دوامی زندگی کے خواہاں ہو تو اللہ تعالیٰ عزوجل سے محبت و پیار کا رشتہ استوار کر کیونکہ اسے فنا نہیں۔
- سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ انسان صرف محبوب حقیقی سے ہی رشتہ محبت استوار کرے۔
- اگر برگزیدہ بننے کے خواہاں ہو تو اللہ والوں کی انمول اور بیش قیمت باتوں پر غور و فکر کرو اور عمل کرو۔

Marfat.com

- دنیا میں انتہائی خوش نصیب انسان وہ ہے جسے اس کا محبوب پہچانے۔
- نگاہ پاکیزگی یہ ہے کہ وہ کبھی بھی اس دنیا کے فریب میں نہیں آتے۔
- یہ دنیا سراسر فانی ہے لہٰذا دل لگانے کے قابل نہیں۔
- دنیاوی زندگی کو جاننا چاہتے ہو تو جنگل کی اندھیری رات (قبر) کا تصور اپنے من میں سجاؤ۔
- اگر عشق الٰہی کی دولت چاہتے ہو تو دنیاوی دولت اور خواہشات سے ہاتھ دھو۔
- نیک اعمال کمانا چاہتا ہے تو اپنے نفس کے چور کو اپنے من سے مار بھگا۔
- جب تک علم یقین حاصل نہ ہو تو انسان بارگاہ الٰہی تک رسائی نہیں پاسکتا۔
- جب تک نفس امّارہ اور دنیاوی خواہشات سے کنارہ کشی اختیار نہ کی جائے فقیری تخت و تاج حاصل نہیں ہوا کرتا۔
- محبوب حقیقی کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو خلوص دل سے عبادت، ذکر و فکر اپناؤ۔
- دنیاوی مال و دولت اور حسن بے ناز اور بے وفا اشیاء ہیں ان سے دل لگانے کا کیا فائدہ۔
- دنیا کی چار روزہ زندگی پر بھروسہ اور ناز نہ کرو وگرنہ جہنم کی آگ میں گرا دیے جاؤ گے۔
- اے انسان تو تکبر اور گمان چھوڑ دے ورنہ تو عرفان نفس نہیں پاسکتا۔
- جب تک مرنے سے پہلے نہیں مروگے حقیقی زندگی نہ پاسکو گے۔
- اس جہان میں گر کامیابی کے خواہاں ہو تو تکبر اور غرور سے ہاتھ کھینچ لو۔

Marfat.com

- بامراد انسان وہی ہے جس نے خواہشات نفسانی پر قابو پالیا۔
- فقیروں کی سوئی اگرچہ داغ دار وسیاہ، گناہ آلود ہے لیکن وہ ریا کے رنگ سے پاک ہوتی ہے۔
- اندر کے زخموں کو پریم کے دھاگوں سے سینے کا عمل بے حد اذیت ناک ہوتا ہے۔
- جب تک وجود کا چرخا ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہو اس وقت تک جان عذاب سے نہیں چھوٹتی۔
- نفس امارہ جاگتے ہوئے مست ہاتھی کی مانند ہے جس پر قابو پانا بے حد کٹھن کام ہے۔
- محبوب حقیقی کو پانے کا واحد راستہ دنیاوی اسباب کو خدا کی راہ میں لٹانے سے ہی ملتا ہے۔
- محبوب حقیقی سے لو لگانے والوں کے لئے ماسوائے عشق کوئی راہ سلامت نہیں ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ

- جب تک نفس کا گھروندانہ توڑا جائے تب تک دوئی ختم نہیں ہوتی اور یکجائی حاصل نہیں ہو پاتی۔
- جب تک جسم کو خستہ حال نہ کیا جائے روح کی تاروں سے نغمہ الٰہی بلند نہیں ہوسکتا۔
- جب تک وصال یار کی راحت پر طریق زہد و پارسائی قربان نہ کئے

Marfat.com

جائیں حقیقی وصال یار حاصل نہیں ہوتا۔

- مفہوم تسلیم و رضا سے مراد نگاہ دوست پر سر قربان کرنا ہے۔
- اگر جلوہ محبوب کا طالب ہے تو صحبت دیگراں کو چھوڑ اور اپنے ضمیر کے اندر ڈوب جا۔
- تشنگی روح ایک ایسی شے ہے جو بحر ہستی سے سیر نہیں ہوتی بلکہ محبت کے جزو میں جستجو، اضطراب اور سوز و درد ہیں۔
- جس نے اپنی ہستی کو پہچان لیا اس نے دوسروں پر فوقیت پالی۔
- جو واقف اسرار وحدت بنتے ہیں وہ ماسوائے ذکر الا اللہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔
- جن کی روح حقیقت آشنا ہوجاتی ہے وہ اپنی ذات میں خضر طریقت ہو جاتے ہیں۔
- تمنا عشق انہی کو زیب دیتی ہے جو ہتھیلی پر اپنا سر اٹھائے پھرتے ہیں۔
- جب محبوب چارہ ساز بن جائے تو دل کا ہر آزار ختم ہوجاتا ہے۔
- اگر محبوب سے سچی محبت رکھتے ہو تو پہلے چور کے اطوار سیکھو جس کا کام ہی رات بھر جاگنا اور نیند کے سکھ سے دور بھاگنا ہے۔
- راز سوز محبت عشق کے پروانوں سے جاننا چاہیئے جو عشق کے الاؤ میں جلنے میں بے پناہ مزا پاتے ہیں۔
- مرد عارف وہ ہے جو اپنے وجود خاکی کو جب تک آئینہ نہ بنائے اسے جلوہ یار نصیب نہیں ہوتا۔
- اگر طلب حسن وحدت ہے تو اپنے خاکی وجود کو ختم کرو تاکہ چشمہ حقیقت سے واقف و سیراب ہوسکے۔
- یہ مت بھولو جوبن دو دن کی مایا ہے۔

Marfat.com

- عاشق خواہ اپنے دل کا راز ظاہر نہ کرے آہیں اور سسکیاں اس کا بھرم توڑ دیتی ہیں اور عشق کی کسک کو عیاں کر کے اسے بدنام کر دیتی ہیں۔
- خود پرستی ایک خیال خام کے سوا کچھ بھی نہیں۔
- جو عیش و عشرت کو چھوڑ کر غم محبت اپناتا ہے اس میں نور حسن فطرت جلوہ گر ہوجاتے ہیں۔
- جوگ کے راز کو چھپانا ہے تو کشکول، گدڑی اور ناوس سنبھال اور حق شناس بن جا۔
- جس دل میں جھوٹ کے کانچ کا انبار ہو وہ طلب گار گوھر نایاب کیسے ہوسکتا ہے۔
- جلوہ یار دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے دل کے اندر سے گرد مکرو فریب صاف کرو اور آئینہ دل کو اچھی طرح چمکاؤ۔
- مشکلات چوب کار کی مانند ہر درختِ امید کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔
- فقیر کو اپنی گودڑی کو بادشاہ کی پوشاک پر ترجیح دینا چاہیئے۔
- اچھے کھانوں سے خشک روٹی بہتر۔
- محبوب سے دور زندگی ایک قید ہے۔
- خوف زدہ ہونا چھوڑ دیں۔
- وہ شخص گمراہ ہے جو خدا کو نہیں مانتا اور حضور رسول کریم ﷺ پر ایمان نہیں لاتا وہ ہمیشہ قہر و ذلت میں گرا رہتا ہے۔
- جو شخص عشق کو اپنا راہ نما اور ضابطہ اخلاق بنا لے وہی کامیاب و کامران ہے۔
- جب بندہ بے راہ رو ہو جائے تو اس پر عذاب مسلط ہو جاتا ہے تو جس سے نجات پانا بے حد مشکل ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت حرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ

- عالم غیب سے آگاہی کا باعث انسان کی روح کا غلبہ نفس سے پاک ہونا ہے۔
- دل کی غیر اللہ سے حفاظت لازم ہے ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔
- بقا چاہتے ہو تو مشاہدات پر غور کرو اور فنا چاہتے ہو تو مجاہدات سے کام لو۔
- صحو سے مراد مقام باللہ اور سکر سے مراد فنا فی اللہ ہے۔

☆ ☆

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ

- صوفی وہ ہے جو مفلسی میں امیر نظر آئے بھوکا ہو تو مطمئن دکھائی دے غمگین ہو تو خوش نظر آئے۔
- دین کی سلامتی کے ساتھ فقر بہتر ہے اس دولت سے جس سے غفلت طاری ہو۔
- فقیر تفکرات سے پاک اور امیر تفکرات کا مجموعہ اور اس کا ہاتھ دنیائے دون سے لبریز۔
- مصیبت سے مراد یہ ہے کہ دل غفلت کا شکار اور تن نعمت میں غرق رہے۔

Marfat.com

- یاد خدا وہ حلال ہے جس میں حرام نہیں اور غیر اللہ کی یاد وہ حرام ہے کہ جس میں حلال نہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت ابو حلیم حبیب بن اسلم الراعی رحمۃ اللہ علیہ

- دل کو حرص کا صندوق اور باطن کو حرام کا زینہ نہ بنادے۔
- شکر یہ ہے کہ رنج و راحت میں حق تعالیٰ کی رضا پر راضی رہا جائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

- نظربازی اور ناجائز تعلقات فساد فی المعاشرہ ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

- طمع ایک ایسی بلا ہے جو انسانوں کو دونوں جہانوں یعنی زمین و آسمان میں ذلیل کرتی ہے۔
- عزت دار غنی ذلیل فقیر سے بہتر ہے۔
- ذلیل ترین وہ فقیر ہے جو لالچی ہے۔
- معزز ترین وہ عاشق ہے جس نے محبوب حقیقی کے لئے اپنی محبت مخصوص کردی ہے۔
- دنیا سے محبت کرنے والا دنیا کا غلام ہے۔
- عاشق جس قدر محبوب کے پیچھے دوڑتا ہے محبوب اسی قدر بے پرواہی کرتا ہے اور جب عاشق اس کا پیچھا چھوڑ دیتا ہے تو محبوب عاشق کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔
- حقیقی محبت یہ ہے کہ عاشق وصال اور فراق سے بالاتر ہو کر محبت کرے۔

.....☆.....☆.....

حضرت سمنون بن عبداللہ خواص رحمۃ اللہ علیہ

- محبت ایسی شے ہے جو الفاظ میں نہیں سما سکتی۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن محمد بن فضیل بلخی رحمۃ اللہ علیہ

- سب سے بڑا عارف وہ ہے جو شریعت کی پابندی میں سب سے بڑا مجاہد اور نبی علیہ السلام کی سنت کا سب سے بڑا متبع ہو۔
- دل محل معرفت الٰہی ہے اور کعبہ سے افضل ہے۔
- کعبہ وہ ہے جس پر عابد کی نظر ہوتی ہے اور دل وہ ہے جس پر حق تعالیٰ کی نظر ہے۔

☆ ☆

حضرت علی بن محمد اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

- حضوری بارگاہ معلٰی بہ نسبت یقین کے افضل ہے۔

☆ ☆

حضرت ابو محمد بن احمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

- اگر ایمان کی سلامتی چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ، پرہیز گاری اور اللہ کو ہر معاملہ میں کافی جانو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ابوالعباس احمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جو شخص اپنی پسندیدہ اشیاء میں مشغول ہوا حقیقت سے محروم ہوا۔

☆ ☆

حضرت ابوبکر بن موسیٰ واسطی رحمۃ اللہ علیہ

ذاکر اپنے ذکر کے وقت' بہ نسبت ذکر نہ کرنے والوں سے زیادہ غافل ہوتا ہے۔

☆ ☆

حضرت شیخ ابومحمد جعفر نصیر خالدی رحمۃ اللہ علیہ

توکل یہ ہے کہ رزق ملے یا نہ ملے قلب کو فکر لاحق نہ ہو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ابوالعباس قاسم بن مہدی میساری رحمۃ اللہ علیہ

- توحید یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے تیرے دل میں کوئی خیال نہ گزرے اور نہ ہی تیرے اپنے معاملات کا خیال تجھے پریشان کردے۔

.....☆.....☆.....

حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف رحمۃ اللہ علیہ

- توحید نام ہے نفسانی خواہشات سے اجتناب کا۔
- صبر یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے سوا ری اور ڈول پر توکل نہ کرے۔
- مرید حقیقی وہ ہے جو بلا کسی پس و پیش حکم مرشد بجا لائے۔
- فقیر وہ ہے جسے جو کچھ میسر آجائے کھا کر خدا کا شکر ادا کرے اور میسر نہ آئے تو صبر سے کام لے۔
- عبادت نام ہے دائمی غم اور خوشی کو ترک کر دینے کا۔
- وصل نام ہے محبوب سے اس اتصال کا جس کے بعد کچھ بھی یاد نہ رہے۔
- تقویٰ چاہتے ہو تو نفس، دنیا اور ابلیس سے بیک وقت کنارہ کشی اختیار کرو۔
- ریاضت سے مراد عبادت الٰہی سے نفس کو شکست دینا۔

Marfat.com

- قابو یافتہ شے سے اعراض اور غیر قابو یافتہ شے کو طلب نہ کرنا قناعت ہے۔
- زہد سے مراد زر و مال کو نظر انداز کرنا ہے۔
- عبودیت سے مراد اپنے تمام امور کو خدا کے سپرد کر کے مصائب پر صبر کرنا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت ابراہیم بن محمد نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

- انسان دو نسبتوں کے درمیان ہوتا ہے ایک نسبت اس کے اپنے جسم کی اور دوسری نسبت حق تعالیٰ کے ساتھ۔

☆.....☆.....☆

حضرت ابوالحسین علی بن ابراہیم مصری رحمۃ اللہ علیہ

- جب آدمی کو کھلی چھٹی ملتی ہے تو نافرمان حق بن جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت شامل حال ہو تو وہ ہمہ تن محبت بن جاتا ہے۔
- تصوف وہ چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی شے آرام نہیں پکڑتی۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ

- مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ کفر سے بچے۔
- ایسی دولت جمع کرنی چاہیئے جو مرتے وقت ساتھ جائے۔
- جو شخص جوانی میں فرمان خداوندی کو ضائع کرتا ہے خدا اسے بڑھاپے میں ذلیل و خوار کرتا ہے۔
- بے ادب بے مراد اور باادب بامراد۔
- بے علم فقیر کافر کے برابر ہے۔
- حضور نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک بھیجنا چاہیئے۔
- حرص اور لالچ سے دور رہو۔
- دنیا کی محبت انسان کو بزدل بنادیتی ہے۔
- ایمان کی بنیاد دل کی تصدیق، زبان کا اقرار، اور سنت کی متابعت ہے ایسا ایمان محکم اور محفوظ ہوتا ہے۔
- دنیا ایک دریا ہے اس دریا کا کنارہ آخرت ہے اور تقویٰ کشتی ہے اس کے بغیر دنیا کے دریا کو پار کرنا مشکل ہے۔
- قرآن پر عمل کرنا اور دنیا سے بے رغبت ہونا تبلیغ دین کا سب سے بڑا اور پہلا اصول ہے۔
- ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ کفر سے اجتناب کرے۔
- انسان کو ایسی دولت جمع کرنی چاہیئے جو مرتے وقت ساتھ جا سکے۔
- جو شخص جوانی میں فرمان خداوندی کو ضائع کرتا ہے خدا اسے بڑھاپے میں ذلیل و خوار کرتا ہے۔

Marfat.com

- جس انسان کی زبان میں نرمی ہو اس کے دل میں محبت کا مادہ ضرور ہوتا ہے۔
- عورت جزو ایمان ہے۔
- جہان کی سب خوشیاں ان کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے رب کے حکم پر قائم رہتے ہیں۔
- سکوت سے رہنا اچھا صدق اور ناپسندیدہ باتوں سے کنارہ کرنا ایمان میں داخل ہے۔
- بے وجب تہی دست اور بے مراد ہوتا ہے۔
- بے کار باتوں کے لئے زبان اس وقت آمادہ ہوتی ہے جب قوت عمل اور اطاعت کا جذبہ مفقود ہو جائے عشق الٰہی بے کار باتیں کرنے کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔
- عشق کی فطرت تعلیم و رضا ہے۔
- جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو شیطان مس کرتا ہے جس سے بچہ روتا اور چیختا ہے لیکن نیک صفت، پاکیزہ اولیاء، صدیق و شہید، انبیاء و آئمہ معصوم صفت بچگان کو شیطان مس نہیں کرتا۔
- بے علم فقیر و درویش کافر ہے۔
- اصل درویش وہ ہے جو اپنی استطاعت کے مطابق لوگوں کی حاجت روائی کرے۔
- بھنگی اور شرابی کو حضور سرور کائنات ﷺ کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔
- کامل ولی کی نشانی یہ ہے کہ اسے قرب الٰہی حاصل ہو اس کا باطن نور سے معمور ہو اور وہ شوق میں مسرور ہو۔
- اہل بدعت اور بے نمازیوں کا ذکر وفکر قبول نہیں ہوتا۔
- صاحب ہدایت جو کچھ اپنے مشاہدے میں دیکھتا ہے وہ سراسر گمراہی

Marfat.com

ہے۔

- ایک سچے عالم دین کی تباہی جہاں کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔
- خداوند تعالیٰ کا نام سن کر جل جلالہ کہنا چاہیئے۔
- جو شخص سخت آفت میں مبتلا ہو جس کا مال ضائع ہوگیا ہو تو اس کو بقدر ضرورت سوال کرنا حلال ہے۔
- وہ شخص جس کو فاقہ درپیش ہو اور اس کی قوم کے تین عقل مند آدمی اس کے فاقہ کی تصدیق کر دیں تو اس کو سوال کرنا جائز ہے۔
- جس قوم میں بھیک مانگنے والوں کی تعداد زیادہ ہو اس میں بہت خرابیاں پیدا ہوتی ہیں قوم کی دولت روز بروز گھٹتی ہے اور دولت کے ساتھ قوت بھی زائل ہو جاتی ہے۔
- محنت کی عادت روز بروز زوال پذیر ہو رہی ہے۔
- کاہلوں اور فاقہ مست لوگوں کی تعداد بڑھنے سے بے حیائی اور فحاشی کو ترقی ملتی ہے۔
- مفت خوری کی وجہ سے معاشرہ آوارگی اور بداطواری کا گہوارہ بنتا ہے۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ

- ہمیشہ قول اور فعل رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے مطابقت رکھتا ہو۔
- گناہ سے بچنا اور توبہ کرنا واجب ہے۔
- بُروں کی صحبت سے تباہی بدرجہا بہتر ہے۔
- جھوٹ میں بدترین جھوٹ خیانت ہے۔

☆ ☆

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ

- جب تک انسان دنیا میں مشغول رہتا ہے وہ خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔
- اسرار الٰہی کو ہمیشہ پوشیدہ رکھے۔
- مرید کو اپنے پیر کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں میں یکساں خدمت کرنی چاہیئے۔
- بزرگوں کی مجلس میں جہاں جگہ پاؤ وہیں بیٹھ جاؤ۔
- اللہ تعالیٰ سے دوستی اور قربت حاصل کرنی چاہیئے۔
- قلندر وہ ہے جو دنیا سے آزاد ہو کر صرف معبود میں محو ہو جائے۔
- قلب کی سختی دور کرنے کے لئے سماع ضروری ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شرف الدین بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

- بفرمان الٰہی مال اور اولاد فتنہ ہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کو اہل محبت پسند ہیں وہ انہیں دوست رکھتا ہے۔
- خرقہ پہن لینا آسان ہے مگر اس کا حق ادا کرنا مشکل ہے۔
- ایمان خدا کی محبت کا نام ہے۔
- اپنی ہستی کو مٹانا عین فقیری ہے۔
- ایسی نماز پڑھنے کا کیا فائدہ جس میں خیال یار کی جگہ عالم رنگ و بو دنیا مدنظر ہو۔
- عاشق عشق الٰہی میں ایسے خاموش ہوتا ہے جیسے غلام۔
- شرعی پابندیوں کا متحمل وہی ہو سکتا ہے جو اپنے ہوش و حواس میں ہو۔

☆ ☆

حضرت مادھو لال حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ

- دعا سے اپنی نفی کرو۔
- ایمان محبت کامل کا نام ہے۔
- انسان اس کے ساتھ رہتا ہے جس سے محبت ہوتی ہے۔
- کسی کو برا نہ کہو نہ برا سمجھو۔

Marfat.com

- محبت میں ادب اور بے ادبی کا فرق نہیں۔
- ہر شے بھلیں، رب نہ بھلیں، رب نہ بھلن جیہا۔

.....☆.....☆.....

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

- اے ابوالمعالی! اپنے رب بزرگ و برتر کا بندہ بن مال و زر کا بندہ نہ بن۔
- آدمی نفسانی خواہش رکھتے ہوئے خدا کی بارگاہ میں باریاب نہیں ہو سکتا۔
- جب تک کوئی بندہ دنیا میں مشغول رہتا ہے وہ خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔
- محبت کے ساتھ بندہ اللہ کو یاد کرے۔
- عقل محض اس لیے پیدا کی گئی ہے کہ ہم یہ جان سکیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کی اطاعت کیسے کرنی ہے۔
- دنیا ایک بے سروپا شے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اس کا خادم بنا دیا ہے، اگر تو چاہتا ہے کہ ابلیس تیرے کاموں میں دخل اندوز نہ ہو، تو وہ کلام نہ کر جس میں اس کا دخل کارفرما ہو۔
- اگر دنیا و آخرت کی سب نعمتیں فقیر کے سامنے لا کر رکھ دی جائیں تو وہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا اور نہ انہیں اپنے راستے کا پتھر بناتا ہے۔
- جو شخص اپنی عقل سے دھوکا کھاتا ہے وہ نفسانی اور شیطانی وسوسوں کی

Marfat.com

وجہ سے شریعت کی اطاعت سے روگرداں ہو جاتا ہے۔

- اپنی ناقص عقل پر مغرور ہونے والا سعادت سے محروم ہو جاتا ہے عقل کا دارومدار قیاس پر ہے اور خدا قیاس سے سمجھ میں نہیں آتا۔
- نفس کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ نفس کی مخالفت کے باوجود محنت و ریاضت میں مشغول رہنا چاہیئے۔
- اکثر دُعا فرماتے: الٰہی! مجھے اپنے مرشد کی محبت کی توفیق عطا فرما تاکہ مجھے میرا مقصود حاصل ہو جائے۔
- اپنے بزرگ و برتر کا بندہ بن اور مال و زر کا بندہ نہ بن۔
- ہر شخص اعلیین کے درجے پانے کا اہل نہیں ہوتا جس کو جس کام کی جتنی برداشت ہوتی ہے اتنا ہی وہ حقدار ہوتا ہے۔
- اپنے رب بزرگ و برتر کا بندہ بنو مال و زر کے قیدی نہ بنو۔
- اولیاء اللہ کی لحہ بھر کی ہم نشینی انسان کو سعید اور نیک بخت بنا دیتی ہے۔
- موت کو ہمیشہ اپنے تکیے کے نیچے جانو اور امید رکھ کر چھوٹے چھوٹے گناہوں سے گریز کرو تو ذلت و خواری سے محفوظ رہو گے۔
- جو علم سیکھنے میں رائی برابر بھی بخل سے کام لے اس کی ساری ریاضت بے کار اور عبث ہے۔
- جس نے خدا کو پہچان لیا تو اس سے کوئی شے پوشیدہ نہ رہی۔
- جو شخص خدا کو خدا سے جان جاتا ہے وہ ہر شے کو جان لیتا ہے۔
- غیر کا خیال دل کی طرف سے نہ گزرنے پائے ورنہ محروم قربت الٰہی ہو جاؤ گے۔
- فقر و محتاجی کے بغیر فخر و بندگی حاصل نہیں ہوتی۔
- زہد باعث راحت، قناعت باعث شرف، توکل باعث بے پروائی اور

Marfat.com

استغناء ہیں۔

- انسان کو اپنی نیت ہمیشہ اچھی رکھنی چاہیے کیونکہ عمل کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت شیخ طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ

- جو کوئی اپنے نفس کو برا نہیں جانتا وہ کسی کام کا نہیں ہے۔
- ایک مسلمان بھائی کو بے عزت کرنے سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کو اہل محبت پسند ہیں اور وہ انہیں دوست رکھتا ہے۔
- دل خالق کائنات کو دیکھتا ہے اور خالق کائنات دل کو دیکھتا ہے۔
- جسے پیر کامل کی مطابقت نصیب ہو جائے وہ درویش کامل ہے۔
- جو شخص اولیاء اللہ تعالیٰ کے قرب میں آجاتا ہے حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

- جو اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتا ہے اسے اطاعت میں لذت حاصل ہوتی ہے۔
- طلب دنیا میں خیر کی نیت ہو تو وہ فی الحقیقت طلب آخرت ہے۔
- بڑی فقیری یہ ہے کہ مر جائے مگر کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔
- پوری کائنات ایک علم ہے۔
- کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو کاروبار میں دیانت داری کو اختیار کرو جو اس کی پہلی شرط ہے۔
- کسب کمال بھی عبادت ہے۔
- حلال کی کمائی کبھی بھی ضائع نہیں ہوتی۔
- ناجائز ذرائع سے ترقی حاصل کرنے کا قصد کبھی نہ کرو کیونکہ پہاڑ پر چڑھنا اور اترنا دونوں خطرناک ہیں۔
- جو یاد الٰہی سے دل کو بساتا ہے اس کے اندر شیطان کا عمل دخل بالکل نہیں رہتا اور شیطان اس قلب سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔
- فقر کا دوسرا نام اطاعت ہے اور جو اطاعت سے خالی ہے وہ فقیر ہی نہیں۔
- دنیا ایک ریا کار کی مانند ہے جس کے جال میں پھنسنے والا بمشکل ہی چھٹکارا پاتا ہے۔
- کمال حقیقی چاہتے ہو تو علم اور عمل دونوں کو یکجا کرو۔
- نادانوں اور جاہلوں کی صحبت میں بیٹھنے سے بہتر ہے کہ بندہ کسی تنہا

Marfat.com

گوشہ میں اپنا ٹھکانہ صحبت ڈھونڈے۔

- ماسواء اللہ تعالیٰ کسی اور سے حاجت طلب کرنا شرک حقیقی ہے۔
- اپنی خطاؤں کا اعتراف کرنے اور ان سے تائب ہونے کا نام ہی بزرگی ہے۔

☆ ☆

حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے خدا کو سمجھا اس نے ہر شے کو سمجھ لیا۔
- دنیا اور آخرت سے بے نیازی اختیار کر۔
- تنگدستی کے باعث سخاوت کرو۔
- انسان اپنے اندر تفکر کرے۔

☆ ☆

حضرت شاہ عبداللطیف امام بری رحمۃ اللہ علیہ

- ناچ رنگ کی محفل سے بچو۔
- بہترین احسان وہ ہے جو ہمسائے کے ساتھ کیا جائے۔
- دنیا سے رغبت کم سے کم لگا۔
- جو شخص صبح وشام توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔
- ما سوا اللہ کسی سے توقع نہ رکھ۔

Marfat.com

- اگر انسان اپنے عیوب کا اعتراف اور کمزوریوں کا اقرار کر کے استفسار کرے اور آئندہ کے لئے محتاط روی سے کام لے تو دُعا قبول ہو جاتی ہے وگرنہ نہیں۔
- فقیر وہی ہے جو ظاہری طور پر تہی دست اور باطنی طور پر دولت عرفان سے مالا مال ہو۔
- چونکہ دنیاوی مال و زر فقیر کی عبادت میں دخل انداز ہو کر اسے بھٹکاتا ہے اس لئے وہ اس سے ہمیشہ بھاگتا ہے۔
- وہی درویش اعلیٰ و ارفع مقام کا حامل ہے اور حقیقت اسرار و رموز کا مالک ہوگا جو سب سے زیادہ تہی دست ہوگا۔
- فقیر کی شان یہ ہے کہ عرفان کے سمندر پی جانے کے وصف بھی اپنے لب خشک پائے۔
- فقیری بڑا کٹھن اور نازک راستہ ہے اور اس راہ پر چلنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔
- فقیر ہمیشہ تین باتوں پر نگاہ رکھتا ہے علم، فقر اور شمشیر۔
- فقیر کی زبان اور دل یکجان ہوتے ہیں اس لئے ان کے قول و فعل میں ذرا برابر بھی فرق نہیں ہوتا۔
- اگر انسان کا دل نیک ہے تو جسم بھی پاک ہے بصورت دیگر تمام اعمال کوڑے کا ڈھیر ہیں۔

Marfat.com

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ

- جو اپنے عمل پر نازاں ہو وہ استدراج ہے۔
- دنیا سے پرہیز کرنا آخرت کی کنجی ہے۔
- جس نے اپنی کرامت ظاہر کی وہ مدعی ہے اور جس پر کرامتیں ظاہر ہوئیں وہ ولی ہے۔
- دنیا مفروضہ اور فکشن کے علاوہ کچھ نہیں۔
- اگر زبان سیدھی راہ پر ہے تو انسان مامون ہے وگرنہ خرابی میں مبتلا ہے۔

☆ ☆

حضرت میراں محمد شاہ موج دریا بخاری رحمۃ اللہ علیہ

- اپنے نفس سے باہر نکلو اور اس سے دور ہو جاؤ۔
- طاعت کی جڑ پرہیزگاری و تقویٰ ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے نزدیک راستہ اس کا عشق ہے۔
- بندہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے عشق کر کے اس کو پہچان لے۔
- جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اسے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
- جس نے الف اللہ پا لیا اس نے سب کچھ پا لیا۔
- اولیاء قبل از وصال مانند زیر نیام تلوار ہوتے ہیں اور بعداز وفات ننگی

Marfat.com

تلوار۔

- موتی کیچڑ میں گر کر بھی قیمتی رہتا ہے اور دھول آسمان پر چڑھ کر بھی بے قیمت ہی رہتی ہے۔
- جو شخص اپنی برائیوں کا محاسبہ نہیں کرتا وہ مرد نہیں۔
- جس نے اپنے دل کی اصلاح کی اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کا دیدار پایا۔
- جو اپنی بے جا خواہشات پر قابو نہیں پانا چاہتا وہ حیوان ناطق ہے انسان نہیں۔
- عاقل کی نیند تباہی کا گھر ہے۔
- عقل کا تقاضا یہ ہے کہ کسی بھی برائی میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اس کے سدباب کا اہتمام کر لیا جائے۔
- قدرے تفہیم بے پناہ علم، عبادت اور زہد سے لاکھ درجے بہتر ہوتی ہے۔
- جس نے حسد اور غرور کو دل سے نہیں نکالا اس کے لئے نماز، روزہ بھی بے کار ہے۔
- عالم بلا زہد اور زاہد بلا علم شیطان کے نائب ہیں۔
- محبت سخت سے سخت دل کو بھی جیت سکتی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت عزیز الدین پیر مکی رحمۃ اللہ علیہ

- خلوت بہترین شے ہے اس سے دل کو سکون اور راحت ملتی ہے جو شوروغل میں نہیں ملتی۔
- علم کو لگن سے حاصل کرو تاکہ راہ الٰہی پر صحیح معنوں میں گامزن ہو سکو۔

.....☆.....☆.....

حضرت صدر الدین عارف ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

- طریقت ظاہری یہ ہے کہ بندہ خوف اور امید سوائے خدا کے کسی سے نہ رکھے۔
- انسان کے دل میں نہ تو جنت کی آرزو ہو اور نہ ہی دوزخ کا خوف صرف اللہ ہی اللہ ہو۔
- جو کوئی بغیر ذکر کے سانس لیتا ہے وہ اپنا حال ضائع کرتا ہے۔
- وسوسہ اور حدیث نفس ذکر کے نور سے جل جاتے ہیں۔
- تمام عالم اسی کا پیدا کردہ ہے اس میں چوں چراہ کی گوئی گنجائش نہیں نہ وہ خود کسی شے سے مشابہ ہے۔
- اتباع رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو جانو اور اس کی کہنہ اور کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو۔

Marfat.com

- ایمان کے استقامت کی علامت یہ ہے کہ بندے کو ازدوائے ذوق و حال کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ محبوب ہوں بجائے علم کے۔
- ذکر زبان سے قلب کی موافقت پید اکرو۔
- زبان بے شک ذکر سے خاموش ہو جائے دل خاموش نہیں ہونا چاہیئے۔
- تفرید باطن یہ ہے کہ قلب شیطانی وساوس اور نفسانی خواہشات سے پاک ہو جائے اور اس میں نور کے ذکر کا جوہر نمایاں ہو جائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شاہ رکن عالم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

- آدمی دو چیزوں سے عبارت ہے صورت اور صفت اور اوصاف ذمیمہ ہی اس کے مصور ہیں۔
- تزکیہ نفس حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے التجا واستعانت کرے۔
- فضل و رحمت کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ بندہ کی چشم بینا میں اس کے عیوب ظاہر ہو جائیں۔
- دنیا کے بھیدوں میں پھنسے رہنے والے کبھی بھی رحمت حق کے لائق نہیں ہوتے۔
- فرشتوں جیسے خصائل یہ ہیں کہ انسان میں ظلم کی بجائے عفو، غضب کی بجائے حِلم، کبر کی بجائے تواضع، بخل کے بجائے سخاوت، حرص کی

Marfat.com

بجائے ایثار کی خوبیاں پیدا ہو جائیں۔

- جس نے اچھے کام کئے نفس کے لئے کئے اور جس نے برے کام کئے تو بھی وہ نفس کے لئے ہوتے ہیں۔
- اعضاء و جوارح کو شرعی ممنوعات سے قولاً و عملاً باز رکھنا چاہیئے۔
- اس مجلس سے پرہیز کرو جو حق تعالیٰ سے برگشتہ کر کے دنیا کی طرف مائل کرے۔
- بطال وہ لوگ ہیں جو طالب حق نہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

- ہر کام کا دارومدار ایمان ہے اور شفاعت رسول اللہ ﷺ بھی اس کے بغیر ممکن نہیں۔
- انسان کامل جان عالم ہے اس کا فوت ہو جانا گویا کل جہان کا فوت ہو جانا ہے۔
- اولیاء اللہ کا جسد روح کا حکم رکھتا ہے جہاں ان کی روح ہوگی وہاں ان کا جسم ہوگا۔
- تربیت پانے کے خواہاں افراد کو کبھی بھی اپنے سے دور نہ کرو یہی صحیح معنوں میں فیضان شیخ ہے۔
- اگر کوئی شخص اللہ کی مخلوق کو خوش حال کرے تو اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں کہ تو نے مجھے خوش حال کیا۔
- ماسوائے اللہ تعالیٰ عزوجل کبھی کسی سے حاجت طلب نہ کرو۔

Marfat.com

- جو اپنے آپ کو مریض نہ جانے اس کا علاج بے حد مشکل ہوتا ہے۔
- نزول نعمت محض عنایت ازلی اور فضل لم یزل ہے اس میں تدابیر کو داخل کرنے سے اس مقام سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے کام میں کسی نبی یا ولی کو دخل نہیں ہے وہ خداوند عالم میں اپنا کام کبھی جمال سے کرتے ہیں اور کبھی جلال سے۔
- اہم ترین کام قلت طعام، قلت نیام، قلت کلام اور قلت صحبت مع الانام ہے مگر اس طرف کوئی رجوع نہیں کرتا۔
- جس شخص کے اخلاق سے انسان خوش ہوں ان سے خدا بھی خوش ہوتا ہے۔
- کامل انسان کے مرنے سے دنیا علم کے ایک حصّے سے خالی ہو جاتی ہے۔
- جو کوئی اپنے دشمن کو راضی کر لیتا ہے وہ خدا کو پالیتا ہے۔
- فقراء کا کام تو کسی کو نیک کام کہنا اور دُعا دینا ہے آگے جو کسی کے ساتھ ہونا مقسوم رہے وہ ہو جائے گا۔
- اگر سالک ہمیشہ اپنے پیر کی خدمت میں اپنی آمد کو نوآمد خیال کرے اور ہر دن کو پہلا تصور کرے تو وہ اپنے مقصود کو پہنچ جائے گا اگر دوسرے دن کو دوسرا دن ہی سمجھا تو تباہی و ہلاکت میں گرفتار ہو جائے گا۔
- ہر کام کا مدار ایمان پر ہے حضور رسول کریم ﷺ کی شفاعت بھی استقامت ایمان کے بعد ہے چاہے کوئی جمعہ کی رات کو فوت ہو جائے یا رمضان میں۔
- شیخ و مرشد طالب کو ذکر وفکر اور اشغال و اوراد کی تلقین کرتا ہے مگر جب وہ ان کو قضاء کرتا ہے تو شیخ بھی اسے نہیں پہچانتا وہ بہت مدت

Marfat.com

تک ہی کیوں نہ اس کے پاس بیٹھا ہو۔

☆ ☆

حضرت شیخ شرف الدین منیری رحمۃ اللہ علیہ

- شریعت دراصل یہ ہے کہ ہمیشہ ادب کو ملحوظ رکھا جائے اور خلق خدا کے ساتھ اسلام کی ظاہری تعلیمات کے مطابق معاملہ رکھا جائے۔
- تصرف حقیقی حق تعالیٰ ہے اور بندہ درمیان میں ایک واسطہ ہے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

- اگر مجھے خدائے عزوجل کی طرف سے دُعا مانگنے کا حکم ہو تو میں سلطان وقت کے لئے دُعا مانگوں گا تاکہ مخلوق خدا کی بہتری ہو۔

☆ ☆

حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا چاہتے ہو تو کردہ گناہوں کی نسبت ناکردہ گناہوں سے زیادہ ڈرو۔

Marfat.com

حضرت شاہ آغا محمد رحمۃ اللہ علیہ

- انصاف و حق کے خلاف ہمدردی کرنے والا خود ہی ظالم ہے۔
- آدمی کا سب سے بڑا عیب، عیب جوئی کی عادت ہے جو اسے کہیں کا نہیں چھوڑتا۔
- بلا مضبوط ارادے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
- ہر دلعزیز وہ ہے جو ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملائے اور اس کا اپنا مذہب کوئی نہ ہو۔
- سب سے بڑا اہل وہ ہے جو کم سخت ہو۔

☆.....☆.....☆

حضرت سیّد اسحاق گازرونی رحمۃ اللہ علیہ

- انسان کو عفو و درگزر سے کام لینا چاہیئے اور اپنے اخلاق و کردار میں سنت نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا نمونہ ہونا چاہیئے اس کے بغیر تبلیغ کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔
- نیک آدمی برے فعل کا مرتکب ہو کر کبھی اپنی نظروں میں ذلیل ہونا گوارا نہیں کرتا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت سیّد محمود حضوری رحمۃ اللہ علیہ

- متکبروں کے پاس جا کر اپنی انسانیت کا خون نہ کرو۔

☆ ☆

حضرت نظام الدین چشتی المعروف پیر مہر کار رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص اپنی حیثیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عادی ہے وہ کبھی کسی کا محتاج نہیں ہو سکتا۔
- بلندی حق پر پہنچنا مشکل لیکن گرنا بے حد آسان ہے۔
- جس نے بتوکل الٰہی اپنے قوت بازو سے رزق حلال کمایا گویا اس نے جنت میں اپنا مکان بنایا۔
- جب تک بندہ احساس بے چارگی اور اضطراب شدید میں مبتلا نہ ہو اس کی دُعا قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتی۔
- جس کے دل میں خوف خدا ہے وہی مومن ہے۔
- شمع کا کام جلانا ہے اور پروانے کا کام جان نچھاور کرنا ہے اس لئے شمع حق پر پروانے کی مانند جان نچھاور کر کے بلند مرتبہ پا جاؤ۔
- غم کا مداوہ استغفار ہے۔
- وہ بھوک جس سے سیری کا اظہار ہو نفس کے لئے بمنزلہ گوہر ہے۔
- زہد یہ ہے کہ دنیا فانی سے دل کو نہ لگایا جائے بلکہ دل یاد الٰہی میں

Marfat.com

مشغول رہے۔

☆ ☆

حضرت سیّد فریدالدین شیرازی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ عزوجل سے زیادہ نزدیک وہ ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہے۔
- ہر شخص کو سلام میں پہل کرو مگر کسی سے سلام کی امید نہ رکھو۔
- دنیا میں پھل دینے والے عمل کا حصہ آخرت میں نہیں ہے۔
- دنیا کی طرف رغبت اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہے۔
- دنیا کو محبوب رکھنے والے کو نجات نصیب نہیں ہوتی۔
- لالچ سے ذلت اور قناعت سے عزت ملتی ہے۔
- خوف الٰہی سے عاری دل محض ایک ویرانہ ہے۔
- مسلمان کو اپنا مال راہ حق میں خرچ کرنا چاہیئے۔
- فقیر کے پاس سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہیں ہوتا۔
- دوسروں کو دینا بہترین عمل ہے۔
- جہاں تک ہو سکے مخلوق کی خدمت کرو۔
- بخیل کو دیکھنے سے دل سخت ہوتا ہے۔
- منافقت بُرے انجام تک پہنچا دیتی ہے۔
- دل کی بات برملا کہہ دینا صدق کی علامت ہے۔
- خوشامد سے فتنہ بڑھتا ہے، لہٰذا اس سے کنارہ کش رہو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن پاک رحمۃ اللہ علیہ

- نفس کے تئے بڑے خراب ہیں اس کو قابو میں رکھنا بے حد ضروری ہے۔
- شجر ادب ہی ایسا شجر ہے جو ہر وقت پھل سے معمور رہتا ہے۔
- مرشد کی محبت کے بغیر دین اور معرفت الٰہیہ نصیب نہیں ہوتی۔

☆ ☆

حضرت سیّد عبدالعلی قادری رحمۃ اللہ علیہ

- ظلم کرنے والا ظلم کی چکی میں خود پس جاتا ہے اس سے بچو۔
- جھوٹی قسم محض خسارے کا گھر ہے اس سے بچو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ

- چراغ سے ہی چراغ جلتا ہے اور معرفت کی روشنی بکھیرتا ہے۔
- اہل حزب اللہ کی محبت انسان کو مشقت سے محفوظ رکھتی ہے جب کہ باقی تمام اشیاء کی محبتیں اور چاہتیں کلفتوں کے دلدل میں پھنسا دیتی ہیں۔
- نفس عبادت کو قبول کر لیتا ہے خدمت کو نہیں کیونکہ یہ اس پر انتہائی گراں گزرتی ہے۔
- دنیا کی محبت انسان کو مصیبتوں کے خونخوار درندوں کا شکار بنا دیتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے حسن سلوک سے رہو اخلاق حسنہ کے جامع بنو اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔
- مرد کو بناؤ سنگار سے کوسوں دور رہنا چاہیئے جو ایسا نہیں کرتا وہ غیر کو دعوت دیتا ہے۔
- پیدل چلنا مردانگی ہے کیونکہ پیدل چلنے سے قوائے جسمانی و روحانی نشوونما پاتے ہیں۔
- بے ادبی جیسی بیماری لاعلاج ہوتی ہے اس لئے بے ادب نہ ہو۔
- سوائے پانچ اشیاء کے ساری دنیا فضول ہے۔

(۱)۔ روٹی اس قدر جس سے زندگی قائم رہے۔

(۲)۔ پانی اتنا جس سے پیاس رفع ہو۔

(۳)۔ کپڑا اتنا جس سے ستر پوشی ہو سکے۔

Marfat.com

(۴)۔ گھر جس میں رہائش ہو سکے۔
(۵)۔ علم اتنا جس پر عمل ہو سکے۔

تکلف محض دکھاوا ہے اس لئے اس کی حاجت سے بچو۔

.....☆.....☆.....

حضرت فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ

اگر انسان اپنی سمت کو درست کر لے اور اپنے ہر عمل کی تصدیق حضور رسول کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں تلاش کرے تو راست انسان بن جاتا ہے۔

رزق حلال کماؤ، کھاؤ، پھر دُعا مانگو، تبھی تمہاری دُعا قبول ہوگی اور آفات سے نجات ملے گی۔

دُعا خلوص دل کے ساتھ کی جائے نہ کہ معاوضہ کے لالچ میں۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ جلال الدین سلہٹی رحمۃ اللہ علیہ

- اگر روحانیات و ریاضت میں ترقی کے خواہاں ہو تو حقوق العباد کی ادائیگی میں مستعدی اور استقلال سے کام لو۔
- جھوٹے عقیدے کے پرچم لہرانے چھوڑ دو مالک حقیقی کے خاص بندے بن جاؤ گے۔
- آنکھوں دیکھی بات کانوں سنی بات سے بہت بہتر ہوتی ہے۔
- حقوق العباد کی کوتاہی یا تغافل برتنا دین اور دنیا کو برباد کرنا ہے۔
- حقوق الٰہی تو اللہ تعالیٰ عزوجل معاف کر دیتا ہے لیکن حقوق العباد نہیں۔
- صوفی وہ ہے جسے دنیا کی کوئی شے بھی اپنی طرف راغب نہ کر پائے۔
- سہارے کی زندگی اختیار کرنے کی بجائے اپنے آپ پر بھروسہ کرنا سیکھو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت سیّد احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ عزوجل کی غفور الرحیم اور ستار العیوب کی صفت پر نظر رکھو مہر سے لغزش معاف ہو جائے گی۔
- سفر شوق آسان بات نہ ہے کیونکہ منزل عشق پر پہنچنا ہما شما کے بس کی بات نہیں۔
- جو صاف کلید سے واقف ہوگیا وہ ہر بات سے بے نیاز ہوگیا۔
- فضول گوئی سے اپنی زبان کو آلودہ نہ کرو کیونکہ یہ فساد کی جڑ ہے۔
- مزاج میں استغناء پیدا کرنا چاہتے ہو تو ہوس اور خواہش سے چھٹکارا پاؤ۔
- اتنے موم نہ بنو کہ دوسروں کے ارادوں کے آگے بے بس ہو جاؤ۔
- جو دوسروں پر رحم نہیں کھاتا خود بھی رحم کھانے کے قابل نہیں ہوتا۔
- نفس کی بے جا پیروی راہ حق سے بھٹکا دیتی ہے۔
- خالق کو پہچاننا ہے تو اس کی لامتناہی کا گہرائی سے نظارہ کرو۔
- فضول دھمکیاں انسان کو بذات خود ذلت میں گرا دیتی ہیں۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت سائیں کرم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

- جو کوئی نام حسین علیہ السلام کی قدر کرے گا اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں پچھاڑ سکتی۔
- معرفت چاہتے ہو تو اولیاء اللہ کی قدر کرو۔

.....☆.....☆.....

حضرت بابا رحمکار رحمۃ اللہ علیہ

- زبان کا وہ وعظ بے کار ہے جو دل کی گہرائیوں سے نہ کیا جائے۔
- اگر بات دل کی گہرائی سے کی جائے تو تبھی اپنا اثر رکھتی ہے۔
- جب تک ابر محبت سے برق رحمت نہ چمکے اور مکاشفے سے جمال ذات ظاہر نہ ہو انسان فنا فی اللہ نہیں بن سکتا۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص پانچ وقت بانماز جماعت کا عامل نہیں اس کا کوئی سلسلہ رشد نہیں۔
- قول و فعل میں اگر تضاد ہو تو خدا کی رضا اور اس کی دستگیری حاصل نہیں ہو سکتی۔
- جس بادشاہ نے انصاف، دیانت داری، مساوات، اخوت، عدل، غرباء پروری اور حسن سلوک سے رعایا کے ساتھ معاملات طے نہیں کیئے وہ اپنی زندگی کے اصل مقصد سے محروم رہا۔

☆ ☆

حضرت سیّد حسن بادشاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

- زمین کے ٹکڑے کے حقدار وہ ہیں جو محتاج اور ضرورت مند ہیں تا کہ وہ پرسکون زندگی بسر کر سکیں۔
- کرامات جتلانا باعث آفت ہے اگر راہ سلوک باآسانی طے کرنا چاہتے ہو تو اس سے بچو۔
- اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور مقبول بندوں کا وجود یاد الٰہی کی وجہ سے نور اور رحمت ہوتا ہے جو ان سے دور بھاگتا ہے محروم سایہ رحمت خداوندی ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ سیف الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

- علم کے زور اور عقل کی بناء پر اپنے آپ کو حق پر جاننا صریحاً گمراہی ہے۔
- مسلمان وہ ہے جوایک دوسرے کا بہی خواہ اور خیر خواہ ہو۔
- وہ علم کسی کام کا نہیں جو بھلائی کی بجائے انسان کو برائی کی جانب متوجہ رکھے۔
- کبروتخوت مقام عزت سے گرا دیتا ہے۔
- خدا کے خوف سے آنکھ سے گرنے والا ایک قطرہ تمام عبادتوں سے افضل ہوتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور استغناء کے مقابلے میں تمام عبادتیں اور اطاعتیں کمتر ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت میاں اخوند سعید شوربانی رحمۃ اللہ علیہ

- ہر حال میں شکر خداوندی ادا کرنے سے لازوال نعمت الٰہی حاصل ہوتی ہیں۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت سیّد احمد سون افغانی رحمۃ اللہ علیہ

- جب سرکش نفس امّارہ عالم کالبُد (جسم) پر قابو پالیتا ہے تو تمام حواس جوارع و حواس واعضاء اس کے زیرِ حکم آکر اسے اپنا رب بنا لیتے ہیں جس سے انسان مکمل گمراہ ہو جاتا ہے اس سے بچو۔
- اللہ تعالیٰ کی ناراضگی چاہتے ہو تو اپنے دل و دماغ کو کبر و غرور سے لبریز کرلو۔
- وحدت الوجود یہ ہے کہ موت کے بعد انسان کل میں جذب ہو کر ہمیشہ زندہ رہے۔
- کائنات اللہ تعالیٰ کی تجلّی ہے جو اس سے جدا نہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت جلال الدین حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- دوائیں یا نفسی کیفیات انسان کے انداز نہیں بدل سکتیں جب تک نگاہ کامل ہمراہ موجود نہ ہو۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت ضیاء الدین نخشبی رحمۃ اللہ علیہ

- عاشق وہ انسان ہے جو بہادری اور غیرت کے ہاتھوں اپنا آپ ختم کر لیتا ہے لیکن عشق کو بدنام نہیں کرتا۔
- دنیا کا سب سے زیادہ سرکش اور متکبر حیوان ناطق انسان ہے۔
- بہترین انسان وہ ہے جو ہمہ وقت توبہ و استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے۔
- اپنے آقا کی رضا چاہتے ہو تو اس کے حکم کی تعمیل میں سرمو انحراف نہ کرو۔
- آدمی اپنے زعم باطل کے ہاتھوں ہی ذلیل ہوتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ احسان جتلانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
- اچھا انسان وہی ہے جو اپنی غلطی سے سبق سیکھے۔
- کسی معصوم کا سہارا تھامنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

- ظلم سے بچو ورنہ خود ظلم تلے آجاؤ گے۔
- کم کھاؤ اور کسی پر اعتراض نہ کرو فائدے میں رہو گے۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع یہ ہے کہ دل کو وساوس سے پاک کیا جائے۔
- منزل حق پانا چاہتے ہو تو مرشد و شیخ سے دلی و قلبی رابطہ رکھو۔

☆ ☆

حضرت ابراہیم بن شہریار رحمۃ اللہ علیہ

- مرد کامل وہی ہے جو لے لے اور دے دے آدھا مرد وہ ہے جو لے لے اور دوسرے کو کچھ نہ دے۔
- جو نہ کچھ لے اور نہ کچھ دے وہ مردانگی صفت سے خارج ہے۔
- جو راہ تصوف پر چلا اس کو لوہے کے چنے چبانے پڑے۔
- خدا کی عبادت کرنے کے لئے خدا سے ڈرنا اور مخلوق خدا کی بھلائی چاہنا ضروری ہے۔
- علم سیکھنے کے بعد دکھاوے سے پرہیز کرو ورنہ ریا کار کہلاؤ گے۔
- بغیر عمل قالب بے روح کی مانند ہے۔
- خدا کی رضا چاہتے ہو تو جو جانتے ہو اسے چھپاؤ۔

Marfat.com

حضرت سیّد علی ترمذی المعروف پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ

- اگر نجات آخرت چاہتے ہو تو شریعت فقہ اسلامی پر ثابت قدمی اختیار کرو۔
- طریقت اور معرفت کی راہ میں سالک اور صوفی تین انعامات سے نوازا جاتا ہے۔
- شہرت، مقام کشف و کرامات، اللہ تعالیٰ کی رضاء خوشنودی۔
- اپنے ایمان سے بہت سے لوگوں کے ایمان کے زنگ سے بچاؤ۔
- عام مسلمانوں کے لئے سیدھا سادا دین بتاؤ تا کہ وہ عمل پیرا ہو سکیں۔
- جو طریقت کی حقیقت سے آگاہ نہیں وہ مختلف نظریات کا شکار ہے۔
- گمراہ وہ ہے جو اپنے علم پر گھمنڈ کرے۔

.....☆.....☆.....

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

- حقیقی درویش کی نظر میں سرمایہ دار کا سرمایہ دنیا کے کتے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ

منکر رسول اللہ ﷺ سے مراد ایمان حقیقی سے خالی ہونا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت محمد یونس خان آفریدی رحمۃ اللہ علیہ

ہمیشہ اوامر الٰہی کے منتظر رہو اس سے راہ حق میں کامیابی و کامرانی ملتی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ

اسرار عالیہ قرآن مجید کے الفاظ میں چھپے ہوتے ہیں اور جو شخص قرآن پاک پر نظر ڈالنے کے باوصف ان اسرار و رموز سے غافل رہے وہ قرآن حکیم کو پانے میں یکسر ناکام ہے۔

سعادت اور راحت بغیر تکلیف و مصیبت کے حاصل نہیں ہوسکتی۔

جاہل اور عالم کے درمیان اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ مٹی اور سونے کے درمیان۔

Marfat.com

- علم تمام اوصاف حمیدہ سے اعلیٰ صفت ہے اور جہالت تمام صفات رذیلہ سے بدتر شے ہے۔
- بلا محنت شاقہ کے اسرار الٰہی حاصل نہیں ہوتے۔
- ضدیں کبھی یکجا نہیں ہو سکتیں اس لئے ان کا اثر قبول کرنا بے کار ہے۔
- عالم علوی و سفلی میں جس قدر مخلوقات اور حوادثات ہیں وہ خدا کی وحدانیت کی دلیل ہیں۔
- رنج و الم کے ازالہ کا نام ہی لذت ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت سیّد غوث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- غیر اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا انتہائی ذلیل فعل ہے۔
- اسلام کی ترقی کا دارومدار اتفاق، الوالعزمی اور غیرت پر ہے۔
- دنیا میں فساد کی جڑ تین اشیاء ہیں۔

(۱)۔ زن

(۲)۔ زر

(۳)۔ زمین

- توحید کی چار قسمیں ہیں۔

(۱)۔ توحید شریعت

(۲)۔ توحید طریقت

(۳)۔ توحید حقیقت

Marfat.com

(۴)۔ توحید معرفت

☆ ☆

حضرت شیخ عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ

- اگر تم اپنا راز اپنے دشمن سے چھپانا چاہتے ہو تو اس کو اپنے دوست سے بھی نہ کہو۔
- انسان کا سب سے بڑا دشمن گناہ ہے۔
- مرد کامل وہی ہے جو دشمن کو دوست بنا سکے۔
- فیاض خدا کا دوست ہے جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہے۔
- خدا کا خوف بے ادب بندوں کے لئے تازیانہ ہے تاکہ اس کے سبب گناہوں سے بچے رہیں اور نیک راستہ پر قائم رہیں۔
- دل میں ایک درخت خوف کا ہوتا ہے جس کا پھل دُعا اور گریہ و زاری ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

- بندے کو اپنے خدا کی رضا پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ تمام کاموں میں کوئی کام بھی بغیر حکمت کاملہ کے نہیں ہوتا۔
- جس نے دنیا کو چھوڑ دیا وہ خدائے ذوالجلال کا محبوب و مقبول ہو گیا۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل کی معرفت سے آگاہی حاصل کر لیتا ہے اس کو دنیاوی علوم کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔
- بندہ وہی ہے جو ایک دوسرے کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے اس طرح اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی پردہ پوشی فرمادیتے ہیں۔
- تلاش و جستجو سے گوہر مقصود حاصل ہوتا ہے۔
- خواص الٰہی کی نشانی یہ ہے کہ وہ خدا کے دیے ہوئے رزق پر قانع ہوتا ہے اس کے دل میں زیادتی کی طلب اور حرص نہیں ہوتی۔
- مردان خدا وہ ہوتے ہیں جو ہمیشہ خدا تعالیٰ پر شاکر ہوتے ہیں ان کے کلام اور ان کے وجود میں نفسانیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت حسن اجکان رحمۃ اللہ علیہ

- قرآن مجید کے حروف کا نور زمین سے عرش معلیٰ تک پہنچتا ہے اس لئے اس کی بے ادبی کرنے سے بچو۔

.....☆.....☆.....

حضرت سخی سیدن شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- جو مخلوق اپنے خالق و معبود کی بندگی و عبادت بلا کسی غرض سے کرے خالق اس کا خود ہی نگہبان و رزاق بن جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا یہ ہے کہ بندہ اس کی مخلوق کے ساتھ محبت کرے۔
- جو بادشاہ شہنشاہ کائنات کا حق بندگی ادا نہیں کرتا اور نہ ہی حق مخلوق بجا لاتا ہے وہ شاہی کے لائق نہیں۔
- جو کوئی خشیت الٰہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے دنیا اس کے لئے راحت و آرام کا مسکن بن جاتی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شیخ شرف الدین منیری رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ عزوجل کو کسی بھی حال میں نہ بھولو بلکہ اس کا شکر ادا کرتے رہو۔
- بلند ہمتی سے ہی ہر میدان میں فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔
- جو سختیوں میں جینا نہیں سیکھتے وہ خام رہ جاتے ہیں۔
- سماع اہل حق کے لئے مستحب، اہل زہد کے لئے مباح اور اہل نفس کے لئے مکروہ ہے۔
- سماع اگر طلب منفعت کے لئے ہو تو مذموم اور اگر طلب حقیقت کے لئے ہو تو محمود ہے۔
- سماع سے اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کی تحریک ہو تو حلال ہے اور اگر اس سے طبیعت معجور کی طرف مائل ہو تو حرام ہے۔
- راہ توحید ایک دریائے محیط ہے جو شخص اس میں گر جاتا ہے وہ عالم حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت امیر ابوالعلی رحمۃ اللہ علیہ

- مخلوق خدا کو نقصان پہچانے والا خود ہی نقصان اٹھاتا ہے۔
- مخلوق خدا کو نقصان پہچانے سے باز رہو اگر رضا الٰہی چاہتے ہو تو مخلوق خدا کی خدمت کرنا اپنا شعار بناؤ۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ احمد کھتو رحمۃ اللہ علیہ

- جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے وہ کبھی مشکل میں گرفتار نہیں ہو سکتا۔
- اگر علم وعقل وشعور کی طرح اچھی پوشاک ہو تو نفس چغلی، شرارت اور دیگر بڑے کاموں کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔
- فقیرانہ پوشاک انسان کو غرور اور تکبر سے بچاتی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت ابن الفارض الحموی رحمۃ اللہ علیہ

- جب کسی انسان کے ساتھ خدا کا فضل و کرم ہوتا ہے تو وہ نادر و نایاب بن جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت فقیر نور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

- نیک اور خدا سے ڈرنے والی عورت مانند کتاب الٰہی ہے اور باعث طمانیت و تسکین شوہر ہے۔
- توکل الٰہی ایک ایسا وصف ہے جو بندہ کو ماسوا اللہ تعالیٰ عزوجل ہر شے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔
- حقیقی رزاق کے دیے ہوئے رزق کے سامنے دنیاوی رزق کی کوئی وقعت نہیں۔
- درحقیقت اللہ والوں کی پہچان یہی ہے کہ وہ غیر اللہ سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی ان کی پرواہ کرتے ہیں۔
- خدا پر بھروسہ کرنے والوں کے لئے خدا خود ہی کافی ہے۔
- فقیر کو خود بھی متوکل ہونا چاہیے اور اس کا فرض ہے کہ اپنے اہل و عیال کو بھی متوکل بنائے۔
- عشق لا علاج مرض ہے مطلوب کے سوااس کا کوئی معالج نہیں۔

Marfat.com

حضرت شمس العرفان رحمۃ اللہ علیہ

- یہ دنیا مسافر خانہ ہے اس میں دل لگانا نری حماقت ہے۔
- جو دنیا کے جال میں پھنسا اس کا حال برا ہوا۔
- انسان کو اس جگہ کی فکر کرتے رہنا چاہیے جہاں اس نے مستقل رہنا ہے۔
- جو مخلوق خدا میں رہ کر اپنا زہد و تقویٰ سنبھال لے وہی حقیقی درویش ہوتا ہے۔
- جس نے آزمائش میں اپنے آپ کو سنبھال لیا اس نے درجات اعلیٰ پا لئے۔
- عادت بد انسان کو برباد کر کے چھوڑتی ہے۔

☆.....☆.....

حضرت سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں خود ہی دریا، خود ہی سمندر، خود ہی گلاب کا پھول، خود ہی خوشبو، خود ہی ابر اور خود ہی باراں ہے۔

☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت بدیع الدین مدّار رحمۃ اللہ علیہ

- ہر عمل کا پھل انسان کی نیت کے درخت سے جھڑتا ہے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ کے بجائے انسانوں کی خوش نودی کے لئے عبادت و ریاضت کرتا ہے اس سے بڑا بدبخت اور منافق انسان اور کوئی نہیں ہو سکتا۔
- جو انسان یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے کون ہے کہاں سے آیا ہے کیوں آیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کو کیوں پیدا فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا۔

☆ ☆

حضرت شیخ محمد طاہر پٹنی رحمۃ اللہ علیہ

- مال اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اس لئے اس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔
- نیک کام کے نصب العین کی تکمیل میں کسی شے کو رکاوٹ نہ جانو اور نام اللہ سے ابتداء کرو کامیابی سے ہمکنار ہو گے۔
- مخالفت کے باوصف بھی حق کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ کے دربار میں کروفر، تکبر اور غرور کی کوئی وقعت نہیں ہے بلکہ اصل وقعت عاجزی کو حاصل ہے۔
- دنیا میں ناممکنات دنیاداروں کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز ناممکن نہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے مقصد کو جب پورا فرماتا ہے تو وہ قلیل اور کثیر کی پرواہ نہیں کرتا۔

☆ ☆

حضرت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ

- قرب الٰہی یہ ہے کہ فقیر دنیا داروں سے خدا کی پناہ مانگے جب کہ دنیا دار اس سے پناہ مانگیں۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہے جو اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں انہیں مادے کی کثیف ظلمت سے نکال کر عالم غیب کی لطیف نوری دنیا میں داخل کر دیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل سے جو محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ عزوجل ان کی دوستی و محبت کا پورا پورا حق ادا کرتا ہے۔

☆ ☆

حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

- خدائی راز کی حفاظت اولیاء کا فرض اولین ہے جو راز کے افشاء سے سولی پر چڑھنا پڑتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

- جو بزرگان دین کو دھوکا اور فریب دیتا ہے خود ذلت کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔
- معشوق حقیقی کے ساتھ وصل کے لئے تین باتیں ضروری ہیں۔

(۱)۔ علم الیقین

(۲)۔ عین الیقین

(۳)۔ حق الیقین ۔

☆ ☆ ☆

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

- پانی کے بلبلے ہمیشہ سطح آب پر رہتے ہیں اور گہرا پانی ہمیشہ دریا کی تہہ میں ہوتا ہے۔
- قرض خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو وہ انسان کو اذیت میں مبتلا رکھتا ہے اس لئے ایسے کام سے بچنے سے ہی عذاب آخرت سے نجات مل سکتی

☆ ☆ ☆

Marfat.com

حضرت مولانا محمد کریم رحمۃ اللہ علیہ

- فقیر کے ہر لفظ کے اپنے معانی ہوتے ہیں مثلاً ف سے فائدہ، ق سے قادر، ی سے یاد الٰہی اور ر سے راضی بہ رضا اسی لئے فقیر ان شانوں کے درمیان متوکل علیٰ اللہ رہتا ہے۔
- ولی وہ ہے جو ہر حال میں راضی برضائے الٰہی رہے اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔
- مرید بنا کر بندہ ایک شخص کو خرید لیتا ہے اور خریدی ہوئی شے کی بہتر طور پر نگہداشت نہ کی جائے تو یہ کفرانِ نعمت ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت عبدالخالق عارف ربانی رحمۃ اللہ علیہ

- ذکر جلی سے انسان اور ذکر خفی سے شیطان متاثر ہوتا ہے۔
- جب ذاکر کلمہ توحید کا حول سے ذکر کرے تو ہر بار حکم توحید کے بعد اپنے دل کی زبان سے کہے کہ میرا مقصود تو اور تیری ہی رضا ہے۔
- قلب کو خطرات اور حدیث نفس سے نگاہ میں رکھنے کا نام ہی نگہداشت ہے ایسے وقت کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے ہوئے قلب کو تمام وسوسوں سے دور رکھا جائے۔
- جو سالک مقام فنائے نفس کے مقام پر نہ پہنچا ہو تو شیطان اس پر

Marfat.com

غالب آجاتا ہے۔

- غصے کا مطلب یہ ہے کہ انسان پر شیطان نے غلبہ پا لیا ہے ایسے میں اس سے بچنے کی سعی ہی جہاد اکبر ہے۔
- جہاں غیرت ہو گی وہاں شیطان کا گزر نہ ہو گا۔
- اللہ تعالیٰ کے دیے گئے ذخیروں پر یقین رکھنے سے ہی انسان حق شکر ادا کرے تا کہ اس نعمت میں مزید اضافہ ہو۔
- نفس ایک سرکش شے ہے اس کی اتنی ہی عزت نہ کرو کہ یہ آپے سے باہر ہو جائے اور باعث آزار بنے۔
- دوست بننے کے لائق وہ شخص ہے جس میں ذیل کی پانچ خصوصیات موجود ہوں۔

(۱)۔ جو موت کے لئے ہر وقت تیار رہے۔

(۲)۔ جو دین کو ہمیشہ دنیا پر ترجیح دے۔

(۳)۔ جو علوم ظاہر و باطن کا عالم ہو۔

(۴)۔ جو عزت کو ذلت پر ترجیح دے۔

(۵)۔ جو امیری پر فقیری کو ترجیح دے۔

- اگر کوئی بلند مرتبہ پانے کے خواہش مند ہو تو زنار قلب خود پسندی کو توڑ ڈالو۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ

بندے کے رزق کا اختیار اللہ تعالیٰ عزوجل کو ہے وہ جب اور جتنا چاہتا ہے عنایت کرتا ہے اس لئے انسان کو اس کے سوا کسی اور کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا چاہیئے۔

☆ ☆

حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

جس درویش میں چار صفات ذیل نہ ہوں اس کی عبادت و ریاضت بے کار ہوتی ہے۔

(۱)۔ چھوٹوں سے محبت کرنا۔

(۲)۔ بڑوں کی خدمت کرنا۔

(۳)۔ اپنے نفس سے انصاف چاہنا۔

(۴)۔ خود اپنے نفس کی دوسروں سے تعریف یا داد نہ چاہنا۔

کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے کون سے اعمال قبول ہیں اور کون سے مسترد اس لئے ہر دم توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

آئندہ گناہوں سے بچنا چاہتے ہو تو ہمہ وقت توبہ و استغفار کرتے رہو۔

حقیقی راحت پانا چاہتے ہو تو اپنے دل کی کثافتوں کو دور کرو۔

Marfat.com

- گناہ کبیرہ سے انسان اپنی عادات و ریاضت کی لذت کھو بیٹھتا ہے اور پھر کسی کام کا نہیں رہتا۔
- صبر و تحمل اور امید و رجاء سے کام لیا جائے تو پھر انسان کبھی بھی فضل ربی سے مایوس نہیں ہوتا۔
- شاکر بندہ وہ ہے کہ جس کے آگے نعمتوں کا ڈھیر لگا دیا جائے تو وہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔
- اگر دلی اور ذہنی طمانیت چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ عزوجل کی مرضی پر قانع رہو۔
- دو نیکیاں ایسی ہیں جن کی موجودگی میں گناہ بے ضرر ہو جاتے ہیں۔
(۱)۔ قضائے الٰہی پر رضا مندی۔
(۲)۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے درگزر۔
- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر سے مدد مانگنا ایمان کو ضائع کرنا ہے۔
- ایمان کی سلامتی چاہتے ہو تو ہر وہ کام کرو جو رضائے الٰہی کے تابع ہو۔

☆ ☆

حضرت شیخ بہان مصری رحمۃ اللہ علیہ

- خبردار اہل حق کا انکار نہ کرو ورنہ رسوا اور ذلیل ہو جاؤ گے۔
- تانبے سے سونا بننا چاہتے ہو تو نیک اور اہل حق کی صحبت اختیار کرو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

- مومن اور کافر کے درمیان فرق نماز ہے جو نماز کا عادی نہیں وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا۔
- جب تک شریعت کو مضبوطی سے نہ پکڑو گے کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے۔
- جو شخص طریقت اور حقیقت کو جانتا ہے لیکن شریعت سے واقف نہیں تو وہ شیخ نہیں بلکہ جاہل ہے۔
- کوئی صالح آدمی اس وقت تک ولی نہیں ہو سکتا جب تک شریعت، حقیقت اور طریقت کا اس کو علم نہ ہو۔
- جو شخص کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔
- تصوف کا ایک مقصد یہ ہے کہ مجبور انسانوں کی مدد اور ان کی حاجت براری کی ہر ممکن سعی کی جائے۔
- حلقہ طریقت میں داخل ہونے کے لئے تین شرائط ضروری ہیں۔

(۱)۔ اپنی آستین چھوٹی کرنا۔

(۲)۔ دامن اونچا رکھنا۔

(۳)۔ سر منڈوانا

درویشی کا شیوہ یہ ہے کہ ظلم برداشت کرے اور ظلم کو معاف کرتا رہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شاہ دولہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

- دولت دیدار نصیب! طلب کی انتہاء سلوک ہے اور سلوک کی انتہا معرفت اور معرفت کی کوئی انتہا نہیں۔
- عالم الٰہی عالم معنی ہے اور اس کا دیکھنا ممکن نہیں مگر صاحب کمال کی صورت میں کہ انسان کامل کی ذات، ذات حق ہے اور کمال حق کی مظہر ہے۔

☆ ☆

حضرت شمس الدین کلالی رحمۃ اللہ علیہ

- بدگمانی بہت بُری شے ہے یہ انسان کو تباہ و برباد کر کے چھوڑتی ہے۔
- خدا کی راہ اس وقت تک نہیں کھلتی جب تک کوئی انسان تقویٰ کو اپنا شعار نہ بنائے۔
- جب باطن کی آنکھ کھل جاتی ہے تو کائنات کی ہر شے سامنے عیاں ہو جاتی ہے۔
- توبہ تمام گناہوں کا سر ہے توبہ صرف زبان سے نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے اپنے گناہوں پر پشیمان ہو کر کرنی چاہیے۔
- توبہ کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ اس کا اثر اپنے باطن پر محسوس ہو۔

Marfat.com

- ارادت نام ہے خدا کی طلب کا، ترک عبادت کا، وفائے عہد کا، ادائے امانت کا، ترک خیانت کا، اپنی تقصیر کی دید اور اپنے عمل کی تادیب کا۔
- اپنے اعمال کو زر خالص مت خیال کرو انہیں شریعت کی کسوٹی پر کسو اگر نیک ہوں تو قبول کر لو ورنہ رد کر دو۔
- صوفی وہ ہے جو معرفت اور توحید میں اپنے اعتقاد کو درست رکھے، گمراہی اور بدعت سے دور رہے اپنے اعتقاد میں مقلد نہ رہے اور اپنی ہر بات میں دلیل اور برہان رکھتا ہو۔
- علماء کی صحبت اختیار کرو کیونکہ عالم امت محمدیہ کے چراغ ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت سید امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

- اگر روحانیت کے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے خواہاں ہو تو ارادت، تحقیق و مکارم اخلاق سے مزین ہونا ضروری ہے۔
- اگر انسان اپنی سابقہ لغزشوں سے باز آکر سچے دل سے توبہ کرے تو زہد کا وارث بنتا ہے۔
- اگر انسان اپنے اندر قناعت کا جذبہ پیدا کرے تمام حیوانی اور نفسانی صفات کو ترک کر دے تب جا کر اسے اعلیٰ و ارفع مقام حاصل ہوتا ہے۔
- بعض اوقات مریض جن تکالیف کے ہاتھوں شاکی رہتا ہے وہ

Marfat.com

درحقیقت اس کے لئے باعث رحمت و بخشش ہوتی ہیں۔

- اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے انسان پر جب کوئی تکلیف آئے تو اس کو کوئی خوشی کا پیغام سمجھنا چاہیے کیونکہ گلشن میں اس کا آنا ہی امید بہار دلاتا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت مولانا حمید شاعر قلندر رحمۃ اللہ علیہ

- صوفی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نوازشوں کی شکر گزاری سے کبھی غافل نہ ہو۔
- عبدو معبود کا رشتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب بندے کو اپنی نعمتوں سے محروم نہیں رکھتا تو بندے پر بھی فرض ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے معبود کا شکر ادا کرے۔
- اپنے دل کو ماسوائے اللہ تعالیٰ کے ہٹا کے صرف اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرنا ہی مجاہدہ ہے۔
- شعر گوئی سے بدتر، حجاب اور مانع اور کوئی شے نہیں۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت ماہ چشت خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ

- فقیر حقیقی وہ ہے جو فقر کی دولت کو سلیمان کی دولت سے زیادہ بہتر جانے۔

.....☆.....☆.....

حضرت شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

- علم بڑی شے ہے علم کے بغیر سینہ گداز نہیں ہوتا اور خدا کے بغیر علم کو پہچانا نہیں جا سکتا۔
- ہمیشہ وہی کام کرو جو نفس کی مخالفت میں ہو۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

- غیر اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکانا حرام ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت حاجی نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

- خدا کے کئے گئے فیصلے پر ہر وقت راضی رہنا دنیا کی جنت ہے۔
- خدا تعالیٰ کی محبت فرض ہے اور دنیا کو ترک کرنا سنت۔
- دنیا میں صرف ایک شے موجود ہے یعنی نور خدا اور باقی سب کچھ غیر موجود ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت میاں نتھا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

- جن پر عالم ملکوت کا دروازہ کھل جاتا ہے تو جمادات اور نباتات اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔
- صوفی کے لئے فنا اور نیستی کے سوا دوسری شے طلب کرنا تصوف سے گرنا ہے۔
- کرامت کی داد دینا مصیبت کو دعوت دینا اصل حقیقت ان چیزوں سے دور پرے رہنے میں ہے۔
- محمود کا فعل بھی معمور ہوتا ہے اسی لئے کارخانہ الٰہی میں دخل دینے کی بجائے اس کی قضاد پر راضی رہنا فقیر کے لئے ضروری ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت حاجی مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ

- تصوف دنیا کی دشمنی اور مولا کی دوستی کا نام ہے۔
- خود ستائی کے برابر کوئی حماقت نہیں اور علم سے زیادہ کوئی رہنما نہیں ہوتا۔

☆ ☆

حضرت ملا اوحی مسمیٰ رحمۃ اللہ علیہ

- بہترین زہد، زہد کو چھپانا ہے۔
- جو دنیا کی طرف رغبت کرنا ہے خدا اس کے دل سے نور زاہد نکال لیتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت ملا خواجہ کلان رحمۃ اللہ علیہ

- اگر اہل دنیا کو پوری عقل حاصل ہوتی تو دنیا کے کاروبار اور اس کی موجودہ حالت میں ضرور خلل آجاتا۔
- انسان کی عقل کا اندازہ غصے کی حالت میں لگانا چاہیے۔
- وہ فقیر بہت بڑا ذلیل ہے جو مال داروں کی چاپلوسی کرے اور سب سے بڑا بزرگ وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے۔
- دین نام ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول و خلفاء اسلام اور عام مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے کا۔
- پہلے عبادت خلوت ہے اور طلب علم، بعداس پر عمل اور آخر اس کی اشاعت۔
- توکل پہلے حقیقت اور پھر علم ہو جاتا ہے اور توکل نہ کسب کرتا ہے بلکہ سکون دل ہے خدا کے وعدے پر جو اس نے فرمایا ہے۔
- جس میں علم کی محبت نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

Marfat.com

حضرت حاجی صالح کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

- جس میں شہوت زیادہ ہوتی ہے اس میں عشق و عرفان بھی زیادہ ہوتا ہے۔
- بارگاہ الٰہی کی خدمت سے بڑھ کر اور کوئی سعادت نہیں ہے۔
- اگرچہ عرفان کی کوئی انتہا نہیں لیکن بندے کی کمال پہچان الٰہی اور بے حد مرتبہ ہی عرفان کی حد کا پتہ دیتا ہے۔
- امیدیں چھوٹی رکھو عمل خود بخود درست ہو جائے گا۔
- کم عمل زیادہ گفتگو نری حماقت اور کم عقلی ہے۔
- قول بے عمل اور علم بے اخلاص زندگی ضائع کرتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت ملاں عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ

- وہ منافق ہے جو اپنے ظاہر و باطن کو یکساں نہ بنائے۔
- تفکر کرنا، ہر چیز سے حاصل کر کے عبرت پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا عارفوں کی سب سے بڑی نشانی ہے۔
- کسب نہ کرنا محتاجی لاتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ عقل کو ضعیف اور مروت کو زائل کرتی ہے۔
- علم یہ ہے کہ اپنے نفس کو سمجھو، عبادت علم کی زبان ہے شریعت یہ

Marfat.com

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

- علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔
- عالم وہ ہے جسے اپنا علم نہ وہ جو اور چیزوں کا علم رکھتا ہو۔

☆ ☆

حضرت ملا شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- فقیر کی کرامت خود اس کا فقیر ہونا ہے فقیر کو کرامات اور مقامات سے کیا نسبت فقیر کا مرتبہ تو اس سے بہت بڑھ کر ہے۔
- کامل شیخ جب اور جس وقت چاہئے انسان کو اعلیٰ مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ یہ بات اس کے کمال پر منحصر ہوتی ہے۔
- انسان کی پیدائش ہی عرفان سے ہے۔
- کرامت درجہ، مقام حالت اور کشف نہیں بلکہ مردہ دلوں کو زندہ کیا جائے۔
- ایمان کی تین قسمیں ہیں ایمان عوام، ایمان خواص اور ایمان اخص الخواص۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خواجہ بہاری رحمۃ اللہ علیہ

- وہبی علم یقینی کشف ہے یہ ایسا علم ہے جس کو برہان اور دلیل کی ضرورت ہو۔
- نفی اثبات کی حقیقت یہ ہے کہ ایک خیالی تعین اور تقلید سے عاید ہوتی ہے اور اثبات حقیقی وساطت کی جانب راجح ہے۔
- مجتہد سے مراد یہ ہے کہ مجاھدہ باطنی سے اپنے باطن کو آراستہ کیا جائے۔
- جس نے بارگاہ الٰہی کی خاطر اپنی آبرو بگاڑ لی ہو اس کے چہرے کو آگ نہیں جلا سکتی۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ

- تنہائی اختیار کرو اور لوگوں سے میل جول نہ کرو کیونکہ ویرانوں اور جنگلوں میں زندگی بسر کرنے سے بہت جمعیت حاصل ہوتی ہے۔
- آدمی کا اپنے آپ پر ناز کرنا خود اس کی عقل کا کھیل ہے۔
- اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرے تو دانا کے سپرد کر، اگر دانا میسر نہ ہو تو خود کر ورنہ ترک کر دے۔
- انسان میں دانائی کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی بے

Marfat.com

وقوفیوں سے واقف ہو۔

☆ ☆

حضرت میاں مراد رحمۃ اللہ علیہ

- بزرگ ترین انسان درویش صادق اور ذلیل ترین انسان لالچی ہوتا ہے۔
- درویشی پردہ پوشی کا نام ہے۔
- امام وہ ہے جو دنیا کی ہر روش کا تجربہ حاصل کر چکا ہو۔
- متواضع دنیا و آخرت میں جو شے چاہے گا پوری ہوگی۔
- معرفت الٰہی ان لوگوں پر حرام ہے جن کے باطن میں دنیا کی محبت رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔

☆ ☆

حضرت میرزا مداری عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

- بھوک کے وقت نفس کو گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے۔ کتے کا منہ لقمے سے میسے رکھنا بہتر ہے۔
- دنیا کے ساتھ مشغول ہونا جاہل کا بد ہے لیکن عالم کا بدتر۔
- علم ایک حقیقت ہے اور جہل عدم علم۔
- جاہلوں کی بات پر تحمل کرنا عقل کو زکوٰۃ دینا ہے۔

Marfat.com

- خوبی اور نیکی دولت سے نہیں پیدا ہوتی بلکہ دولت خوبی اور نیکی سے وجود میں آتی ہے۔

☆ ☆

حضرت خواجہ فیض کمال چشتی مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ عزوجل نے دنیا کو حکمت خانہ بنایا ہے اور اس حکمت خانہ سے ہر شخص اپنی استعداد و جستجو کے موافق فائدہ حاصل کرتا ہے۔
- غرور، حرص اور خود پسندی کی حالتوں میں خدا نے ڈالا۔
- جو شخص علم چھپائے اور دوسروں کو فائدہ نہ پہنچائے وہ گویا جاہل ہے۔
- جہل سے زیادہ سخت کوئی مرض نہیں۔
- آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ مذہب و اخلاق کی پابندی نہ کی جائے۔
- خلق اچھا ہو تو کلام لطیف ہو جاتا ہے۔
- بے وقوفوں کی طرح سوال کرو اور عقل مندوں کی طرح یاد رکھو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت لمولوی خدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ کے بندو اپنے آپ کو پہچانو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے ذریعے قرب الٰہی حاصل کرو۔
- والدین کی خدمت کرو، خدا پر توکل رکھو، بندگان خدا کی خدمت کرو۔
- چھوٹوں سے شفقت کے ساتھ پیش آؤ۔
- متحد ہو کر کسی کی خوشامد و مخالفت نہ کرو۔
- بندے کو ہر حال میں راضی برضا رہنا چاہیے اور تکلیف میں خدا کا شکر ادا کرو۔

☆ ☆

حضرت سیّد محمد علی مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ

- دوست حقیقی وہ ہے جو دوست کے فرمان کو حقیر نہ جانے اور نہ ہی اس فرمان کا ادنیٰ درجہ اختیار کرے۔
- درویش کی عزت کو پوشیدہ رکھو۔
- اخلاص یہ ہے کہ بندہ اعمال کی خرابیوں سے نجات پا جائے۔
- درویش کی غذا حالت وجد، لباس، تقویٰ اور مسکن غائب ہے۔
- انسانی اعمال و افعال کا دارومدار صحیح اور سچی نیت پر ہوتا ہے جس کے بغیر انسان گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

- جاہل صوفی وہ ہے جس نے نہ تو پیر کامل کی صحبت اختیار کی ہو اور نہ ہی کسی بزرگ کا صحبت یافتہ ہو۔
- صوفی وہ ہے جو اپنے اخلاق اور معاملات کو مہذب بنائے اور اپنے باطن کو کفر و شرک کی آلودگیوں سے پاک رکھے۔
- دوست وہی ہے جو اپنی صفت کے لحاظ سے فانی اور دوست کی صفت کے ساتھ باقی ہو۔
- جاہ پرستی اور نفس کی پیروی فسق و فجور کی منبع ہے اور انسان کو منافق بناتی ہے۔
- تصوف ظاہری نمودو نمائش، لباس پر ہرگز منحصر نہیں بلکہ اس کا دارومدار عمل صالح پر ہے۔
- جو طبیب بیمار کی بیماری سے واقف نہیں وہ خود بیماری ہے اور اسے طبابت کرنا زیب نہیں۔
- جو باطل پر راضی ہوگیا وہ گمراہ ہوگیا۔
- دل کو حق کے تابع کرنا ہی شیوہ مردانگی ہے۔
- محبت نفاق کی اور منافقت موافقت کی ضد ہیں ان میں ملاپ ممکن نہیں۔
- مرد کامل وہی ہے جو رضائے الٰہی پر قانع رہے۔
- طوق انسان نفسانی خواہشات اور بیڑی نافرمانی الٰہی ہے۔
- جو دل نفاق کے غبار سے پاک ہے وہی خدا کی رضا کے اہل ہے۔
- ماں کے حق کو مقدم جاننا حج کرنے سے افضل ہے۔
- دوئی یہ ہے کہ دل میں غیر اللہ تعالیٰ کی محبت سمائی ہو۔
- زبان کی حفاظت جھوٹ بولنے سے، نظر کی حفاظت خواہش سے اور آنکھ کی حفاظت خواہش نفس سے کرنا ہی مردانگی ہے۔

Marfat.com

- وہ فقیر نہیں بلکہ غنی ہے جو منعم حقیقی کا مشاہدہ کرے۔
- مومن وہی ہے جس کا دل طامع اور شہوات سے پاک ہو۔
- دنیا دار انسان کے لئے خواہش نفس کا مخالف دشمن اور خواہش نفس کا موافق دوست ہوتا ہے جبکہ دل کی بات اس کے مخالف ہوتی ہے۔
- سبب مسبب کا تابع ہے اور مسبّب حقیقی کی جانب رجوع کرنا ہر شغل دنیا سے نجات پانا ہے۔
- محبت ایک نرم و نازک پودا ہے جو ذرا سی غفلت سے مرجھا جاتا ہے۔
- نہ شریعت حقیقت کے بغیر اور نہ حقیقت شریعت کے سوا ہے بلکہ سب شریعت حقیقت کی فرع ہے۔
- حریص وہ ہے جو سب سے زیادہ حق کے نزدیک ہو۔
- معرفت الٰہی پانے کے خواہاں ہو تو معرفت نفس کا طریقہ جانو۔
- اہل غفلت وہ ہیں جو اپنے عیوب سے جاہل ہوں۔
- مرید وہ ہے جو اپنے نفس کے لئے وہی بات چاہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔
- مراد وہ شخص ہے۔ جو دونوں جہانوں میں حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ چاہے۔
- توفیق کا وارث اللہ تعالیٰ عزوجل ہے اور بخیر اس کی عطائیگی کے توفیق کا حصول ناممکن ہے۔
- ماسوئی اللہ تعالیٰ سے اُنس کرنا معرفت حق سے دور کرنا ہے۔
- بجز توفیق الٰہی بندہ حکم الٰہی پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔
- جو نعمت منعم سے باعث حجاب ہو وہ بلائے دنیا ہے۔
- رضا زہد سے افضل ہونے کے ناطے سب سے افضل اور بلا منزل ہوتی ہے۔

Marfat.com

- بدافعال باطن کے پسندیدہ اوصاف کی ضد اور باعث ذلالت ہوتے ہیں۔
- عقل کی تدبیر راست اور خواہش کی تدبیر خطا۔
- جب تک انسان کامل فنائی حاصل نہ کرے وہ کبھی بھی بقاء کا مقام نہیں پا سکتا۔
- بندہ مرید اور اللہ تعالیٰ مراد ہیں اور اس کا محاصل ہی بندہ مومن ہے۔
- ولی وہ ہے جو خوف سے پاک، شکر اور رضائے الٰہی سے مامور ہو۔
- صدق کی علامت کا ظہور کرامت سے ہوتا ہے جب کہ جھوٹا اس پر کمال نہیں رکھتا۔
- دنیا کو ہمیشہ عبرت کی نگاہ سے دیکھنے والا ہی ولی کامل ہوتا ہے۔

☆ ☆

حضرت محمد ابراہیم ناچیز قادری رحمۃ اللہ علیہ

- جو بندہ حق تعالیٰ کا فرمانبردار بن گیا سارا جہان اس کا مطیع ہوگیا۔
- معراج سے مراد قرب حق تعالیٰ ہے۔
- علم فنا سے مراد دنیا فانی اور علم بقاء سے مراد عقبےٰ باقی۔
- فنا اور بقا صفات انسانی ہیں جبکہ دائمی بقاء الٰہی صفت ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔
- عمل میں بندگی دیکھنے والا باعمل نہیں ہو سکتا۔
- معرفت الٰہی یہ ہے کہ بندہ عاجز اور خدا قادر ہے۔

Marfat.com

- عذاب سے امن کے خواہاں ہو تو حقیقی بندگی اختیار کرو۔
- ایمان معرفت الٰہی اور اقرار عمل کا قبول ہے۔
- امر الٰہی کا تارک ہونے سے مراد امر الٰہی سے بے خبری اور جہالت ہے۔
- مومن اور واصل بحق وہی ہے جس کا دل عطیہ معرفت الٰہی پر بایقین ہو۔
- جس نے بدنی طہارت حاصل نہیں کی اس کی نماز درست نہ ہوئی اور جس نے طہارت قلب نہ پائی وہ معرفت حق سے محروم ہوا۔
- اگر توبہ حقیقی کے طالب ہو تو اپنے احوال اور برے افعال پر غور کرو اور ان سے خلاصی پانے کی سعی کرو۔
- ظاہری طہارت آب سے اور باطنی طہارت توبہ کرنے اور رجوع الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔
- عبادت بلا ریا ہی عبادت حقیقی اور حب الٰہی کا مظہر ہے۔
- دل کا غنی دنیا کے نہ ہونے کا محتاج نہیں۔
- نعمت حقیقی سے مراد یہ ہے کہ اس سے منعم حقیقی سے روشناسی حاصل ہو جائے۔
- محبت الٰہی سے خالی دل خرابی نفس کا دوست اور پیرو شیطان لعین ہے۔
- محبت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے بہت زیادہ کو بہت کم اور دوست کے بہت کم کو بہت زیادہ جانے۔
- نیک عمل گو سخت ہی کیوں نہ ہو وہ بہتر اور افضل ہوتا ہے۔
- کوئی بھی زینت کثرت و سامان دنیا سے نہیں ہو جاتی اور نہ ہی اس کی کمی سے درویش بن جاتا ہے۔

Marfat.com

- زندگی نعمت الٰہی اور بندگی شکر الٰہی ہے۔
- شرط کلام یہ ہے کہ ماسوائے حق کے زبان خاموش رہے۔
- دوست سے ڈرنا، بے گانگی اور اُنس کرنا یگانگی ہے۔
- دوستوں کی خلوت کا وقت رات اور بندوں کی خدمت کا وقت دن ہے۔
- ولی وہ ہے جو اپنے حال میں فانی اور مشاہدہ حق تعالیٰ میں باقی ہو۔
- انسان کا اپنے آپ کو بھلانا ہی سب سے بڑی غفلت ہے۔
- طلاق ایک بری شے ہے کیونکہ خاوند اور بیوی دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے جوڑے ہوئے کو توڑنا گناہ عظیم ہے۔
- بلندی کی منازل طے کرنا مشکل اور گرنا بے حد آسان ہے۔
- حقیقی بیداری یہ ہے کہ بندہ باہوش ہو جائے۔
- بلا تقاضا ادائیگی قرض حقیقی احسان ہے۔
- جو طمع کا غلام نہیں وہی حقیقی آزاد ہے۔
- اگر ترقی کے خواہاں ہو تو تکرار عمل جاری رکھو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت سیّد عترت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

- بلاضرورت کسی شے کا تجسس دعوت گمراہی ہے۔
- دوستی کی شیرینی کو معمولی رنجش کے زہر سے آلودہ کرنا نری حماقت ہے۔
- امن اور سلامتی چاہتے ہو تو نیک خو بنو۔
- مرد مانند آنکھ اور عورت مانند بینائی، مرد مانند پھول اور عورت مانند خوشبو ہے۔
- اگر محمدی نسبت کے خواہاں ہو تو کثرت تلاوت قرآن پاک اپناؤ۔
- دنیا دار العمل ہے عمل کا صلہ چاہتے ہو تو ریا کاری سے نجات حاصل کرو۔
- انسان کامل وہ ہے جو اپنی حماقتوں سے عبرت حاصل کرے اور غفلت اور اغماض سے پرہیز رکھے۔
- خود غرضی قابل نفرین اور پستی میں گرانے والی شے ہے۔
- تقدیر محکم اور تدبیر ناقص ہے اور دونوں میں یکجائی ممکن نہیں ہے۔
- نافرمانی الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو زبان کو لگام دو۔
- اگر مومن بننا چاہتے ہو تو افعال بد کا خیال تک دل میں نہ لاؤ۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک اقوال سے زیادہ افعال محکم اور قابل صلہ ہیں۔
- نعمت آخرت سے زیادہ محبوب کسی شے کو نہ جانو۔
- کسب سے ہاتھ کھینچنا محتاجی کو دعوت دینا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف اور مروت کو زائل کرتی ہے۔

Marfat.com

- جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے پریشان نہیں وہ عقل مند نہیں۔
- جو طالب علم سے شرم نہیں رکھتا وہ جاہل مطلق ہے۔
- بدنفس وہ ہے جو دوسروں کی بدی ظاہر کرے اور نیکی چھپائے۔
- صورت بلا سیرت وہ پھول ہے جس میں خوشبو کم اور کانٹے زیادہ ہوں۔
- حد افراط سخاوت، سخاوت نہیں بلکہ اسراف ہے۔
- نیک بات کہنے والے کو حقیر جاننا تکبر کرنا ہے جبکہ تکبر بذلتِ ذات ہے۔
- موتی کی قدرو قیمت وہی جان سکتا ہے جو جوہر شناس ہو اور اچھی بات کی قدرو قیمت وہی جانتا ہے جو اس کا تفکر کرے۔
- تریاق کی امید پر زہر کھانا نری جہالت ہے۔
- حقیقی تونگری سے مراد سلامتی جسم و جان ہے۔
- عقل مند وہ ہے جس نے غصے پر قابو رکھا۔
- تحمل ظاہر کرنا ذلیل و سرداری اور بہترین نیکو کاری ہے۔
- مایوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن اور عذاب الٰہی ہے۔
- نیک چلنی سے مراد تمام صفات محمودہ کا انسان کی ذات واحد میں جمع ہونا ہے۔
- علم بلا عمل وہ بیماری ہے جو دوا بلا استعمال ہو اور بیماری سے شفاء نہ دے۔
- دوست صادق کا حصول نعمائے الٰہی میں سب سے بہترین نعمت ہے۔
- باوجود قدرت کے نیکی نہ کرنے والا ہمیشہ زود رنج رہتا ہے۔

Marfat.com

- زندگی اور صحت قائم رکھنا چاہتے ہو تو لالچ سے پرہیز کرو۔
- قلب دانائی کا منبع ہے اور کان اس کے محافظ۔
- اگر غنی ہونا چاہتے ہو تو تقدیر الٰہی پر راضی ہو جاؤ۔

☆.....☆.....☆

حضرت عبرت علی شاہ مکی قادری رحمۃ اللہ علیہ

- زندگی کی مشکلات کم کرنا چاہتے ہو تو گناہ نہ کرو۔
- دعوت دنیا قبول کرنا راہ طریقت کو چھوڑنا ہے۔
- فکر کا منکر خواہ دنیا دار ہو وہ نعمائے الٰہی کا منکر ہے۔
- پیٹھ پیچھے جس نے غیبت کی گویا اس نے مردار کھایا۔
- کتا مردار سے اپنی حاجت پوری ہونے کے بعد چلا جاتا ہے لیکن دنیا دار اس کے جمع کرنے کی خاطر گدھ کی طرح بیٹھا رہتا ہے۔
- رضا الٰہی یہ ہے کہ تمام امور دنیا کو سپرد الٰہی میں کر دے اور اس کی خوشی پر قانع رہے۔
- لالچ وہ شے ہے جو دل پر مہر لگا دیتی ہے اور مہر لگا ہوا دل لامحالہ مردہ ہوتا ہے۔
- شوق اور خوف الٰہی ایمان کے دوستوں میں سے ہے۔
- جو عمل طبیعت پر گراں گزرے وہی آخرت میں میزان پر سب سے بھاری ہوگا۔
- دوسروں کا عیب اس سے چھپانا خیانت اور دوسروں کو بتانا غیبت ہے۔

Marfat.com

- زیادہ قسمیں کھانے والا بداعتماد ہے اور اپنے عیب چاندی کے ورق میں لپیٹ کر پیش کرنے والا ہے۔
- استغناء یہ ہے کہ راضی برضاء الٰہی ہو اور اس کی نافذ کردہ تقدیر پر شاکر رہے۔
- جس نے رات کو اپنے دن بھر کے عملوں کا محاسبہ نہیں کیا وہی دوزخی ہے۔
- موتی پانے کا وہی اہل ہے جو جفاکشی کے سمندر کی تہہ میں بھرپور غوطہ لگائے اور پرامید رہے۔
- شیر کی وحشت کا دور سے پتا چل جاتا ہے جبکہ انسان اپنی وحشت کو دیکھتا ہی نہیں۔
- بہادر وہ ہے جو اپنے گناہوں کے وار سے بچے۔
- عفو کی امید پر گناہ کرنا شیطان کے فریب میں مبتلا ہونا ہے۔
- جسے صاحب کعبہ کا شرف حاصل نہ ہوا اس کا حج نہ ہوا۔
- دنیا کی سب سے بڑی معصیت دل آزاری ہے۔
- ریاکار وہ ہے جو دنیا کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ عزیز جانے۔
- عزت و سر بلندی کا حق دار وہ ہے جو شکستہ دلوں کا ہم نشین اور پرسان حال ہے۔
- نمائش اور ریا سے بچنا چاہتے ہو تو انسانوں کے ہجوم سے بچو اور ان کے حق میں غائبانہ روی سے کام لو۔
- انتقام کی قدرت کے باوصف عفو و درگزر سے کام لینا ہی مردانگی اور بہادری ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت سیّد احمد حسین شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ تعالیٰ کا ولی وہ ہے جس کا باطن ظاہر سے افضل ہو۔
- نماز حقیقی یہ ہے کہ بندہ کا دل اپنے رب کی یاد میں ہمہ وقت مشغول رہے۔
- اگر اولاد کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو اس کی تادیب سے کبھی بھی دست بردار نہ ہوں۔
- وہ مصلح اور درویش نہیں جو خود اپنے نفس کی اصلاح نہ کر سکتا ہو۔
- جو اندیشہ مخلوق سے بے نیاز رہا اسی نے سب سے بہترین کام کیا۔
- اگر رضائے الٰہی کے طالب ہو تو بلا اور فقر میں ثابت قدم رہو۔
- اگر بلا سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو کم خور اور کم گو بنو۔
- مرد خدا کی پہچان کرنی ہو تو دیکھو کہ وہ حق تعالیٰ کے وعدہ پر زیادہ بے خوف ہے یا مخلوق کے وعدہ پر تکیہ جمائے بیٹھا ہے۔
- سب سے بہترین احسان یہ ہے کہ جو اپنے پڑوسی پر کرے۔
- جھوٹی تعریف سے اپنے آپ کو بچانا ہی اطاعت الٰہی ہے۔
- اولاد کی جہالت تربیت کی چھڑی سے دور کرو۔
- تقدیر پر یقین کامل اور تدبیر پر یقین ناقص رکھنے سے ہی کامیابی ملتی ہے۔
- قانع وہ ہے جو اپنی تقدیر پر راضی اور شاکر رہے۔
- اگر دنیا میں راحت کے طالب ہو تو حسد سے گریز کرو۔
- مریدان صادقین وہ ہیں جو مانند کتے کے اپنے مرشد کو نہ چھوڑیں خواہ

Marfat.com

وہ جفا کرے یا مارے۔

- خوش خلقی جوہر کامل ہے اور محبت کاست۔
- اگر گمراہی سے بچنا چاہتے ہو تو بُروں کی صحبت سے بچو۔
- جس نے اپنی زبان اور دل کو یکساں بنا لیا وہی مخلوق خدا میں نمایاں ہو گیا۔
- حسن خلق یہ ہے کہ بلد امید بدلہ کے مخلوق خدا کا رنج دور کرو۔
- دل مردہ عذاب الٰہی سے کم نہیں۔
- مردانگی یہ ہے کہ دل کو قابو میں رکھا جائے اور باوصف اختیار کے ناجائز خواہشات سے بچا جائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج رحمۃ اللہ علیہ

- فقیر وہ ہے جس کی زبان مانند شمشیر ہو بلکہ دل میں گزرنے والی دلیل ہی شمشیر ہو۔
- مرید وہ ہے جو سلوک کی خاطر مرشد پر سب کچھ قربان کر دے۔
- درویش وہ ہے جو امراء کی صحبت سے دور رہے۔
- فقیر وہ ہے جو تسلیم و رضا کا پیکر ہو اور ظلم و جفا سے گریز کرے۔
- انسان کے دو غلام ایسے ہیں جو موقعہ پاتے ہی اس پر غلبہ پا کر اسے گمراہی میں دھکیل دیتے ہیں ان میں سے ایک نفس اور دوسرا شیطان ہے۔
- کرامات دکھانے سے بہتر نصف عقل ہے جو راہ راست پر رکھے۔

Marfat.com

- عبودیت یہ ہے کہ امور ظاہری شریعت میں بالکل رخنہ نہ آئے۔
- مردان خدا کا دل ذاکر الٰہی کا خزانہ ہوتا ہے اس لئے ان سے ڈرو۔
- نفس صرف لہو ولعب کا شکار نہ ہو بلکہ اسے یاد حق میں مگن ہونا چاہیے۔
- حج دل یہ ہے کہ نفس ذکر و شغل میں ہمہ وقت مصروف ہے۔
- دشمن تو دشمنِ من و دوست تو دوستِ من۔
- عشق کا مجاہدہ و مراد مشاہدہ حق پر منحصر ہے۔
- توحید خالص الخاص یہ ہے کہ دل ہمیشہ مشاہدہ میں مستغرق رہے۔
- عارف وہ ہے جو اسم باری تعالیٰ کے علاوہ کسی اور آواز کا سامع نہ ہو۔
- اگر طالب باطنی مراتب چاہتا ہے تو ہمہ قسم کے دنیاوی نظاروں سے دل کو بند کر دے۔

☆ ..... ☆ .....

حضرت عبدالرحمان بھڑی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے ہنستے ہوئے گناہ کیا اللہ تعالیٰ اسے اس حال میں دوزخ میں ڈالے گا کہ وہ رو رہا ہو گا۔
- جس نے روتے روتے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی وہ جنت میں اسی حال میں جائے گا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔
- جس نے یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر بھی اس کا کوئی دوست ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت حاصل نہیں اور جس نے یہ گمان کیا

Marfat.com

کہ اس کے اپنے نفس سے بڑھ کر کوئی اور اس کا دشمن ہے تو اسے نفس کی پہچان نہیں۔

- خواہش نفس بادشاہوں کو غلام اور صبر غلاموں کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔
- وہ خوش قسمت ہے جس کی عقل حکمران اور خواہش نفس قیدی ہو۔
- وہ بدبخت ہے جس کی عقل قیدی اور خواہش نفس حکمران ہو۔
- جس نے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کی اس کا دل رقت سے بھرپور ہوگیا۔
- جس طرح جسم کی حرکت زندگی کی دلیل ہے اسی طرح اطاعت میں متحرک ہونا معرفت کی دلیل ہے۔
- جس نے اپنی تقصیر کا اعتراف کر لیا وہ قبولیت پا گیا۔

.....☆.....☆.....

حضرت سیّد غوث رحمۃ اللہ علیہ

- وہ نجات پا گیا جس نے پوشیدہ اور ظاہراً خوف خداوندی میں زندگی گزاری۔
- زیادہ بخل، خواہشات نفس کی پیروی اور خود پسندی ہلاک کر دیتی ہیں۔
- جس میں صبر نہیں اس کا دین ایمان نہیں۔
- جس نے دنیا سے محبت رکھی اس کا ایمان کامل نہیں۔
- جس نے شیطان کی سنگت اختیار کی وہ باایمان نہیں۔
- جس نے دوسروں کو ایذا رسانی میں مبتلا کیا اس نے اپنا ایمان گنوایا۔
- جس نے موت، کفن اور قبر کو یاد رکھا اس کا ایمان سلامت رہا۔

Marfat.com

- اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ انس چاہتے ہو تو وحشت نفس اختیار کرو۔
- جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے بھی محبت رکھتا ہے اور ان کی ان اشیاء سے بھی پیار رکھتا ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے پسند کرتے ہیں۔
- حریص فقیر ہوتا ہے خواہ ساری دنیا کا مالک ہو۔
- جو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے اس کا دل روشن ہوتا ہے۔
- دنیا کی کنجی پیٹ بھر کھانا اور آخرت کی کنجی بھوکا رہنا ہے۔
- حرص دور کرنا چاہتے ہو تو قناعت اختیار کرو۔

☆ ..... ☆ .....

حضرت سیّد ظہیر الدین دمشقی قادری رحمۃ اللہ علیہ

- مرد میں اگر حیا ہو تو اچھی اور اگر عورت میں ہو تو اس سے بھی اچھی اور بہتر۔
- عدل کوئی بھی کرے تو اچھا مگر امیر کرے تو سب سے بہتر۔
- توبہ ہر ایک کے لئے اچھی مگر نوجوان کرے تو سب سے بہتر۔
- سخاوت امیر کرے تو اچھی مگر فقیر کرے تو بہت زیادہ اچھی۔
- نوجوان گناہ کرے تو بری بات مگر بوڑھا کرے تو اور بُری بات۔
- جاہل دنیا میں مشغول ہو تو بری شے اور اگر عالم دنیا میں مشغول ہو تو زیادہ بُری۔
- اطاعت الٰہی میں سستی عام انسان کے لئے قبیح جبکہ علماء اور طلباء کی

Marfat.com

جانب سے ہو تو قبیح تر۔

- تکبر امیر انسان کرے تو بُرا اور فقیر کرے تو بہت زیادہ بُرا۔
- ایمان کی علامتیں چار ہیں۔

(۱)۔ تقویٰ۔

(۲)۔ حیا۔

(۳)۔ شکر۔

(۴)۔ صبر

- تمام دواؤں کی ماں کم کھانا، تمام آداب کی ماں کم بولنا، تمام امیدوں کی ماں صبر ہے۔
- سب سے بہترین بندہ وہ ہے جو خواہش نفس، شیطان، زبان اور غصے پر غالب رہے۔
- جو اپنی شہوات میں مشغول ہوا اسے عورتوں کے سوا کوئی چارہ نہیں۔
- جو مال جمع کرنے کا عادی ہو اسے حرام کا سہارا لینا پڑتا ہے۔
- بغیر علم عبادت کا شغل فعل شیطانی ہے۔
- عبادت کے چار ستون ہیں۔

(۱)۔ پابندی وعدہ۔

(۲)۔ مدد الٰہی کے دائرے میں رہنا۔

(۳)۔ جو شے نہ ملے اس پر صبر کرنا۔

(۴)۔ جو مل جائے اس پر راضی رہنا۔

Marfat.com

حضرت سیّد عبدالوہاب قادری رحمۃ اللہ علیہ

- پانچ باتیں پانچ اشیاء سے محرومی کا باعث ہیں۔
  (۱)۔ علماء کو حقیر جاننا دین گنوانا۔
  (۲)۔ امراء کی اعانت باعث نقصان دنیا۔
  (۳)۔ پڑوسیوں کی بے عزتی فوائد سے محرومی۔
  (۴)۔ رشتہ داروں سے حقارت محبت سے ہاتھ دھونا۔
  (۵)۔ اہل و عیالی سے نفرت و حقارت، زندگی کی خوشیوں سے محرومی۔
- پانچ چیزوں سے محبت باعث نقصان ہے۔
  (۱)۔ دنیا کی محبت آخرت کا خسارا۔
  (۲)۔ گھر سے محبت قبر سے وحشت۔
  (۳)۔ مال سے محبت حساب آخرت برباد۔
  (۴)۔ بال بچوں سے محبت، جنت کے انعامات سے محرومی۔
  (۵)۔ نفس سے محبت اللہ تعالیٰ سے غفلت۔
- پانچ باتیں قابل غور اور منافع بخش ہیں۔
  (۱)۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و فکر، عقیدہ توحید کی درستگی۔
  (۲)۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر، اللہ تعالیٰ سے محبت میں اضافہ۔
  (۳)۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت کے وعدے پر غور و فکر نیکی

Marfat.com

کی رغبت میں اضافہ۔

(۴)۔ عذابات الٰہی پر غور وفکر، تفکر میں زیادتی۔

(۵)۔ احسانات الٰہی اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں کوتاہیوں پر نظر، حیا کا اضافہ۔

- اگر تقویٰ پانا چاہتے ہو تو ذیل کی گھاٹیاں طے کرو۔

(۱)۔ آسانی کو چھوڑ کر سختی کو اپنانا۔

(۲)۔ آرام چھوڑ کر محنت کو اپنا شعار بنانا۔

(۳)۔ عزت کو چھوڑ کر ذلت کو اختیار کرنا۔

(۴)۔ فضول باتوں کو ترک کر کے خاموشی اپنانا۔

(۵)۔ زندگی پر موت کو ترجیح دینا۔

☆ ☆

حضرت نور الدین نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

- جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ زبان کی لغزش سے نہیں بچ سکتا۔
- جس کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کا خوف نہیں اس کا دل حرام سے نہیں بچ سکتا۔
- جو مخلوق سے ناامید نہیں ہوتا اس کا دل طمع سے نہیں بچ سکتا۔
- جو اپنے اعمال کی حفاظت نہیں کرتا وہ ریا کاری سے نجات نہیں پا سکتا۔
- جس نے اپنے دل کی نگہبانی میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب نہیں کی وہ حسد سے نہیں بچ سکتا۔

Marfat.com

- جو علم و عمل کے اعتبار سے اپنے سے افضل کو نہیں دیکھتا وہ خود پسندی سے نہیں بچ سکتا۔
- حاسد راحت سے محروم رہتا ہے۔
- جھوٹے کو مروت سے محرومی ہوتی ہے۔
- بخیل کو حیلہ نصیب نہیں ہوتا۔
- برے اخلاق والا سردار نہیں ہو سکتا۔
- اللہ تعالیٰ کی قضاء کو کوئی شے ٹال نہیں سکتی۔
- توبہ کی قبولیت کا انحصار ذیل کی باتوں پر منحصر ہے۔

(۱)۔ جو اپنے آپ کو گناہوں سے پاک نہ جانے اور گو توبہ قبول ہو۔

(۲)۔ اپنے دل سے خوشی کو غائب اور غم کو موجود پائے۔

(۳)۔ نیک لوگوں کی صحبت پائے اور بروں کی صحبت سے دور بھاگے۔

(۴)۔ دنیا کے کم مال کو بہت زیادہ اور اپنے اعمال کی زیادتی کو کم جانے۔

(۵)۔ مکالف وہ چیزوں میں مشغول رہے اور جن باتوں کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے ان کی فکر سے دور بھاگے۔

(۶)۔ ہمیشہ زبان کی حفاظت کرے فکر مندی اور شرم و ندامت کو اپنے اوپر طاری کرے۔

- جو نجات کی امید تو رکھتا ہے مگر اس کی راہ پر نہیں چلتا تو جان لے کہ امید کی کشتی خشکی پر نہیں چلا کرتی۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت اسماعیل درویش رحمۃ اللہ علیہ

ذیل کی اشیاء بہترین شے ہیں۔

(۱)۔ پیدائشی عقل

(۲)۔ اچھا ادب

(۳)۔ موافقت کرنے والا ساتھی۔

(۴)۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والا۔

(۵)۔ بہت زیادہ خاموشی اختیار کرنے والا۔

(۶)۔ موت جو اسی وقت آجائے۔

- اگر رفعت و بلندی چاہتے ہو تو تواضع اختیار کرو۔
- اگر راحت چاہتے ہو تو زہد میں ڈھونڈو۔
- اگر دل کی روشنی کے طالب ہو تو نماز رات کی پوشیدگی میں ادا کرو۔
- اگر بروز قیامت پل صراط سے باآسانی گزرنا چاہتے ہو تو صدقہ دینے میں رغبت پیدا کرو۔
- اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو ذکر الٰہی میں ڈھونڈو۔
- اگر آرام چاہتے ہو تو تنہائی اختیار کرو۔
- اگر دل کا نور چاہتے ہو تو غور و فکر اور گریہ و زاری اپناؤ۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت نعمت اللہ خدا نما رحمۃ اللہ علیہ

- سچائی ایک ایسی تلوار ہے جس کے سامنے کوئی جابر نہیں ٹھہر سکتا۔
- خدا کو اپنے نفس کے لئے قبول کر لو صاحب سخی کہلاؤ گے۔
- سخاوت کی علامت یہ ہے کہ اس نے نعمت الٰہی پائی۔
- دنیاوی اور دینوی عیبوں کی پردہ پوشی کا راز سخاوت میں مضمر ہے۔
- اگر کشف و ہدایت چاہتے ہو تو اطاعت الٰہی اختیار کرو۔
- جس نے حرام مال کھایا اس نے اپنی عبادت کو گنوایا۔
- جو بارگاہ الٰہی میں جھکنے میں غفلت کرے وہ راندہ درگاہ الٰہی اور ذلیل ہے۔
- فقیر وہ ہے جس کے پاس بجز خدا کے کوئی شے نہ ہو۔
- نفس بلا خواہش غنا ہزار سال است۔
- جو شخص دنیا میں رہ کر دنیا کی محبت سے خالی رہا وہی محبوب الٰہی ہوا۔
- دولت کی مستی، دوزخ کا ایندھن۔
- وہ مستجاب الدعوات ہے جس کا دل رقیق ہے۔
- کثافت بھرا دل فساد دل و جان۔
- عاجزی یہ ہے کہ کوئی بھی اس کا دوست بننا پسند نہ کرے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

- قدرت انتقام کے باوصف غصہ پی جانا سب سے افضل و ارفع ہے۔
- جو مانند دریا سخی نہیں وہ صاحب سخا نہیں۔
- عظیم انسان وہ ہے جو مقاصد زیادہ اور خواہشات کم رکھتا ہو۔
- وہ انسان نہیں جو خدادار نہیں۔
- صوفی وہ ہے جو دنیا کو دشمن اور خدا کو دوست جانے۔
- شعور کے دریچوں سے واقفیت چاہتے ہو تو تصوف اختیار کرو۔
- اگر مرض روحانی سے بچنا چاہتے ہو تو تصوف اختیار کرو۔
- متکبر عاصی اور عاصی بہ سبب عذر اطاعت گزار ہوتا ہے۔
- جس نے تکبر کیا وہ گردن کے بل گرا۔
- کلیم الٰہی بننا چاہتے ہو تو تلاوت کلام پاک اپناؤ۔

Marfat.com

حضرت شیخ تاجدین سہروردی قادری رحمۃ اللہ علیہ

- اگر کشف چاہتے ہو تو وسوسے کی روٹی سے قلب کو پاک کرو۔
- اگر غم سے بچنا چاہتے ہو تو استغفار کرو کیونکہ غم آزمائش الٰہی ہے۔
- بیماری قلب سے نامراد شے کوئی نہیں اور اس کا علاج ذکر الٰہی ہے۔
- جس نے سوتے وقت اپنے نفس کا محاسبہ نہیں کیا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔
- زیادتی تکلف کمی محبت ہے
- حقیقی صابر وہ ہے جو عورتوں کی بدخلقی پر صبر کرے۔
- تمسخر اڑانا باعث حسد و بغض ہوتا ہے اور دشمنوں کی تعداد بڑھانے کے مترادف۔
- طالب دنیا وہ ہے جو سمندر کا سمندر پی جائے لیکن طلب اس کی ختم نہ ہو۔
- غلط فہمیوں کا شکار زندگی کا دشمن اور ذلیل و خوار۔
- دنیا محض تماشا، وقت کا ضیاع اور غفلت جہاں ہے۔
- جو موت کو بھول گیا وہ خدا کو بھول گیا۔
- کجروی، لغزش اور خطا سے پناہ الٰہی مانگنا ہی حقیقی دُعا ہے۔
- بدنیتی اعمال کی جڑیں کھوکھلی کر کے شکست و ریخت سے دوچار کرتی ہے۔
- جھوٹی قسم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بغاوت اور اپنے لئے ہلاکت ہے۔

Marfat.com

جس نے نفس کی نگہبانی کی وہ فلاح پا گیا۔

.....☆.....☆.....

حضرت شیخ اویس نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کامل رکھتے ہوئے مصیبت پر صبر کیا وہی صابر کہلایا۔
- حاجات زندگی سے زائد طلب قناعت کی دشمن ہے۔
- روح کی غذا اور زندگی کا نام حکمت ہے۔
- جلد بازی شیطان کی عادت ہے اور انسان کی دشمن اس سے بچو۔
- عارف وہ ہے جو خدا کو ہمیشہ یاد رکھے، بات کرتے وقت دھیان رکھے کہ خدا سن رہا ہے۔
- ابدی فتح چاہتے ہو تو نیکوں کی صحبت سے بھرپور فائدہ اٹھاؤ۔
- کوئی آئینہ انسان کو اس کی حقیقی شبیہہ سے آگاہ نہیں کرتا جتنی اس کی بات چیت۔
- اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دور کرنا چاہتے ہو تو خوش خوئی اپنا زیور بناؤ۔
- نصیحت وہی اچھی جو الفاظ کی بجائے عمل پر مبنی ہو۔
- حقیقی دولت مند وہ ہے جس کی ضروریات زندگی محدود ہوں۔
- حکمت ایک ایسا درخت ہے جو دل سے اگتا ہے اور زبان سے پھیلتا ہے۔
- بزرگ بننا چاہتے ہو تو اپنی بری خو کو نیک خوئی میں بدل ڈالو۔
- اگر محبت کی راستی چاہتے ہو تو خوف و ادب کو مقدم جانو۔

Marfat.com

- وہ بیمار قلب ہے جس کے دل میں خوف خدا نہیں اور دنیا کی اشیاء نگاہ عبرت نہیں۔
- اگر روح کی قید سے آزادی چاہتے ہو تو چشم و زبان کو لگام دو۔
- دنیا کو مانند سمندز جانو جس کے تم راہی ہو اور جس کا کنارہ آخرت اور جس کا تختہ تمہارا تقویٰ ہے۔

☆ ..... ☆ .....

حضرت حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ

- درویش وہی ہے جسے سونے چاندی سے کوئی غرض نہ ہو۔
- خلق یہ نہیں ہے کہ کسی سے عطا کردہ شے واپس طلب کی جائے۔
- جب تک انسان تسلیم و رضا کا دشوار راہ اختیار نہ کرے وہ درویشی کی ابجد سے واقف نہیں ہو سکتا۔
- درویش کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں کہ وہ دوسروں کی دل آزاری کرے۔
- فرض پر سنت اس لئے مقدم ہے کہ اس سے فرض کے اعمال میں پیدا ہو جانے والے تفادت کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے۔
- عاشق کو تنگ کرنے سے مراد عاشق کے جلے ہوؤں کی تپش سے اپنے آپ کو برباد کرنا ہے۔
- اگر دنیا میں سکھی رہنا چاہتے ہو تو ذیل کے امور اپناؤ۔

(۱)۔ کسی بے گناہ کو کبھی تنگ نہ کرو اور نہ ہی مظلوم کا حق مارو۔

Marfat.com

(۲)۔ دوسروں کے بھید کو جاننے سے اعراض کرو اور سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

- اگر اپنے رزق کی ثمر آوری چاہتے ہو تو غریبوں، یتیموں اور مساکین کا خیال رکھو۔
- اپنے نفس کو اپنے مرتبہ کی خاطر خوار نہ کرو۔
- مومن کے لئے بیماری گناہوں سے پاکی کا ذریعہ اور رحمت الٰہی کا موجب ہے۔
- انسان کی تکمیل تین باتوں سے ہے۔

(۱)۔ خوف

(۲)۔ امید

(۳)۔ محبت

- عمل کے بغیر عبادت بے معنی اور عقل کے بغیر واعظ لاحاصل اور نری سردردی ہے۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت صاحب آغا محمد رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے رزاق پر بھروسہ کیا اسے کبھی رزق کی تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔
- جس نے حق خدمت ادا کیا خدا نے اس کو اجر سے محروم نہیں رکھا۔
- خدا کے معاملات خدا ہی بہتر جانتا ہے بہرحال بھوک فانی ہے جبکہ خدا لافانی ہے۔
- محبت غیر سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہو تو اتباع سنت رسول اللہ ﷺ اختیار کرو۔
- جس نے حق پا لیا اس کی جگہ قدموں میں نہیں بلکہ سینے میں ہے۔
- منزل حق کی جستجو میں جس نے مصائب اور تکالیف کو گلے لگایا اس نے حق کو پا لیا۔
- طالب وہی ہے جو علم کے حصول کے لئے سچی لگن اور طلب رکھتا ہے۔
- مردانگی یہ نہیں ہے کہ خلوت میں خاموش رہا جائے بلکہ جلوت میں خاموشی کو اپنانا ہے۔
- تمام بیماریوں کی اصل دوا موت کو یاد رکھنا ہے۔
- جہاں تک ممکن ہو لقمہ کی اصلاح کرو کیونکہ عمل صالح کی بنیاد یہی عمل ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت فضل شاہ نور والے رحمۃ اللہ علیہ

- سخی وہی ہے جس کے ہاں سے کوئی بھی سوالی کبھی نامراد اور خالی نہ جائے۔
- جس نے سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل نہ کیا وہ گرفتار مشقت ہوا۔
- ایمان والے کی پہچان یہ ہے کہ اسے محبوب حق تعالیٰ ﷻ سے شدید محبت ہو اور اپنی جان سے زیادہ انہیں عزیز جانے۔
- محبّ سوائے محبت کے کسی عمل سے نہیں بنتا۔
- نجات کی صورت یہ ہے کہ جو مال بھی ہو اس پر راضی برحق رہنا چاہئے۔
- عطائے حق کو اپنی کاوش کا نتیجہ جاننا اور علم الٰہی میں اپنی چاہت کو داخل کرنا تکبرّ ہے۔
- تکبرّ کا علاج خدمت خلق ہے۔
- خالی تمنا حماقت کا جنگل اور احمقوں کا بسیرا ہے۔
- مومن کے لئے دنیا ریاضت کا مکان اور آخرت راحت کا محل ہے۔
- موت ایک ایسی شے ہے جو زندگی سے کم تر تکلیف دہ اور ابدی رحمت کا دروازہ ہے۔
- دنیا کی پہچان چاہتے ہو تو خدا کی پہچان کرنے کی سعی کرو۔
- جس نے غیر مقسوم کی طلب کی اس نے غضب الٰہی اور ذلت خواری کو پکارا۔
- جس نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی وہ فائدے میں رہا اور جس نے

Marfat.com

دنیا کو آخرت پر مقدم رکھا تو وہ خسارے میں رہا۔

جس نے حوادث اور آفات زمانہ کو برا کہا گویا اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو برا کہا۔

☆ ☆

حضرت سیّد حسن کامل شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اگر ہمت اور طاقت کا ارادہ کامل کر کے جرأت مندی سے کام لو تو نفس امّارہ کی واحد طاقت ور دیوار زمین بوس ہو جاتی ہے اور بندہ واصل باللہ ہو جاتا ہے۔

جب تک تزکیہ کے ذریعے نفس پر قابو نہ پاؤ گے کسی صورت قرب الٰہی نہ پا سکو گے۔

نفس لوامہ وہ واحد شے ہے جو انسان کو نفس امّارہ کی مکروفریبی، اس کے جالوں سے آگاہی بخشتی ہے۔

طریقت کے اعلیٰ مناصب کو پانا چاہتے ہو تو شریعت کی راہ اختیار کرو۔

وہ ولی نہیں جو شریعت کماحقہ پر عمل پیرا نہیں۔

نیک بننا چاہتے ہو تو مالدار بننے کی کوشش نہ کر اور ابوالہوس مت بن۔

عمل صالح یہ ہے کہ لوگوں سے ثناء کی امید نہ رکھی جائے۔

کامیابی کی کنجی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے میں ہے۔

احمق کی صحبت سے بچو ورنہ شدید نقصان سے دوچار ہو گے۔

Marfat.com

- حافظ قرآن تو بنتے ہو مگر عمل سے کوسوں دور رہتے ہو تو ایسے میں دعویٰ پاکبازی عبث ہے۔
- صبر تقویٰ اور توکل کی بنیاد ہے۔
- جس نے حرام مال کھایا وہی دل مردہ ہے۔
- خودی کی تکمیل چاہتے ہو تو ایسی عبادت کرو جس میں ظاہر و باطن دونوں ہی سربسجود ہوں۔
- پیر کی حیثیت ایک ایسی مشاطہ ہوتی ہے اور پیر اپنے مرید کے اخلاق و عادات کو سنوارنے کا ضامن ہے۔
- جس نے صحبت صالح نہیں پائی اس نے اپنا سب کچھ گنوایا۔
- جس نے ماسواء اللہ تعالیٰ عزوجل ہر شے سے اپنے دل کو پاک کیا وہی غنی ہے۔
- راہ حق کی تلاش میں مدد چاہتے ہو تو ہمہ وقت استغفار کرتے رہو۔
- فنا یہ ہے کہ جہالت، خواہشات نفس اور غفلت سے چھٹکارا پایا جائے اور علم، طاقت، زہد اور ذکر اللہ تعالیٰ کو اپنایا جائے۔

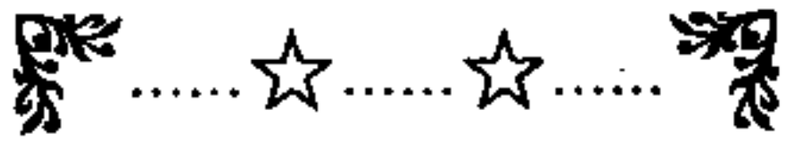

Marfat.com

حضرت معصوم ولی رحمۃ اللہ علیہ

- جس نے اللہ تعالیٰ کے دوست کو ناراض کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔
- جس نے اپنے سینے کو بھیدوں کا مخزن بنایا وہی عقل مند کہلایا۔
- جس کسی نے دو کشتیوں میں قدم رکھا اس کا پار لگنا محال ہے۔
- جس نے تقویٰ اختیار کیا اس نے دین اور دنیا کی تمام نعمتوں کو پا لیا۔
- یقین کامل سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور ہر پہاڑ راہ سے ہٹ جاتا ہے۔
- تاثیر دوا خدا کے ہاتھ میں ہے چاہے اس سے شفا بخشے چاہے اس سے مرض میں اضافہ کر دے یہ اس کی رضا پر منحصر ہے۔
- جو گھڑی کسی بندہ کامل کی خدمت میں نہ گزرے وہ بے کار ہے اور عمر کا زیاں ہے۔
- معجزہ اور کرامت کا ظہور محض فضل خداوندی اور اس کی پاک کلام کے طفیل ہوتا ہے اور اعجاز الٰہی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت سیدی مولا رحمۃ اللہ علیہ

- اللہ والوں سے چھیڑ خانی ماسوائے بربادی کے کچھ حاصل نہیں اس سے بچو۔
- معاشی بدحالی ہی ہر خرابی کی جڑ ہے اگر یہ مرض ختم ہو جائے تو انسان بہت حد تک برائی سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔
- معاشی بدحالی وہ شے ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ تک سے منکر کرا دیتی ہے۔
- امراء کا ساتھ ولی اللہ کے لئے بدحالی کا نشان ہے۔
- رازق ذات صرف رب کریم ہی ہے اور رزق بہم پہنچانا اس کا ہی کام ہے اس میں بندے کا کیا دخل۔
- جب تک دماغ سے رعونیت اور دل سے خبث نکال کر ریاضت نہ کرو گے دستِ غیب نہیں پا سکتے۔
- تقدیر میں جو کچھ بھی لکھا ہو انسان کو اسے ہر حال میں بھگتنا ہی ہوتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

- شہرت ایک آفت ہے اور ولی کے لئے صیاد کا جال ہے جس نے خدا سے لو لگائی ہے اور بارگاہ الٰہی تک رسائی پیدا کرنی ہے اسے چاہیئے کہ وہ خدا کی ذات میں خود کو فنا کر لے کیونکہ خدا کو بھلا دینے سے ہی عشق الٰہی دل میں پیدا ہوتا ہے۔
- اگر درگاہ خداوندی کے طلب گار ہو تو مانند نمک کے بن کر اپنی ہستی کو ذات الٰہی میں فنا کر دو۔
- دوسروں کی ملکیت کی امید نہ کرنا ہی سب سے بڑی دولت ہے۔
- جو کوئی تیرے بارے میں نیک گمان رکھتا ہو تو بھی اس کو نیک بن کر دکھا۔
- حرص روزی میں اضافے کا باعث بننے کی بجائے انسان کی قدر گھٹا دیتی ہے۔
- صبر وہ سواری ہے جو کبھی شاہسوار کو ٹھوکر لگنے سے گرنے نہیں دیتی۔
- بات کو پہلے جانچو پھر بولو اور کہنے والے کی طرف دھیان نہ دو کہ وہ کون ہے۔
- برائیوں سے بہتر مظلوموں اور عاجزوں کی بروقت فریاد رسی کرنا ہے۔
- حسد مانند تیل نیکیوں کو جلا کر راکھ کرنے والا ہوتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت حافظ محمد اسحاق قادری رحمۃ اللہ علیہ

- ولی وہی ہوتا ہے جو سادگی پسند اور اتباع سنت رسول اللہ ﷺ کا پابند ہو۔
- محبت اور الفت کے آگے پہاڑ بھی سرنگوں ہو جاتے ہیں اس لئے الفت الٰہی اختیار کرو۔
- اہل حاجت کو دینے سے دولت کبھی بھی کم نہیں ہوتی اور نہ ہی ندی سے پانی پینے سے پانی کم ہو جاتا ہے۔
- زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں جس قدر دوسروں کے کام آؤ اتنا ہی اچھا ہوتا ہے۔
- جس نے اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ عزوجل پر چھوڑ دیے وہی بہترین بدلہ پانے والا ہے۔
- اپنی تعریف بہت زیادہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔
- جس شے کو تم حاصل نہیں کر سکتے اس کے لئے پریشان ہونے سے کیا حاصل۔
- اچھے کام کی ابتداء انتہائی مشکل اور انتہا بے حد آسان ہوتی ہے۔
- علم ایک ایسا سمندر ہے جس میں کسی حالت میں بھی کمی نہیں آتی۔
- اپنے آپ کو منوانا چاہتے ہو تو لوگوں کی خیر خواہی کیا کرو۔
- فرشتوں جیسی عبادت کے باوصف اگر اللہ تعالیٰ عزوجل پر بھروسہ نہیں تو قبولیت بارگاہ الٰہی سے محرومی پانا ہے۔
- سوتے وقت موت کو سرہانے رکھو اور جاگتے وقت اپنے سامنے۔

Marfat.com

- علم ایک ایسا نور ہے جو بلا عطائے الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔
- دل کا چراغ علم سے ہی روشن ہوتا ہے اور اس کا دیا مال سے بجھتا ہے۔
- غصہ ایک تیز آندھی کی مانند ہے جو دماغ کے چراغ کے ٹکڑے کر کے انسان کو مختل اور دیوانہ بنا دیتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت سیّد محمود حضوری رحمۃ اللہ علیہ

- صبر حقیقی سے مراد یہ ہے کہ بلا آنے کو اس طرح سمجھا جائے جیسے اس کے جانے کو۔
- جس نے آج کا کام کل پر چھوڑا وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوا۔
- حریص، بخیل اور بزدل شتاب کار شیطان کے مددگار ہیں ان سے بچو۔
- جس نے خواہش نفسانی کو ترک کیا اس نے حصول مراد کو پایا۔
- بزرگی کی نشانی یہ بھی ہے کہ خلقت کے ساتھ تواضع سے پیش آیا جائے۔
- عاقل کو پہلے دن وہ کرنا چاہیئے جو جاہل تین دن میں کرتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد عبداللہ مغربی رحمۃ اللہ علیہ

- حق تعالیٰ سے نزدیکی بندے کو فرد بنا دیتی ہے۔
- وہ مرد آزاد ہے جو ماسوائے اللہ تعالیٰ ہر آزار سے آزاد ہو۔
- ناشکر گزار پر احسان اپنے اوپر ظلم کرنا ہے۔
- اخلاق عظیمہ یہ ہیں کہ انسان اپنے اعمال کا عوض طلب نہ کرے۔
- تصوف یہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کا اخلاق اختیار کیا جائے اور ادنیٰ درجے کے اخلاق سے بچا جائے۔
- کمینگی انسان کو بزدل اور اللہ تعالیٰ کے حضور شرمندگی عطا کر دیتی ہے۔

☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا

- اگر تم دنیا سے فارغ ہو تو دنیا کی برائی بھلائی کی تمہیں پرواہ نہیں ہو سکتی۔
- مجھے اجر و ثواب کی امید اس وقت ہوتی ہے جب اپنے اعمال و عبادت کو ہلکا سمجھتی ہوں اور اس وقت جبکہ میرا اعتماد محض خدائے رحمان کے فضل وکرم پر ہوتا ہے۔
- اے نفس تو اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویدار ہے اور اس کی نافرمانی بھی کرتا ہے۔ اگر تو محبت میں صادق ہے تو اپنے رب کی اطاعت بھی کر۔ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی اطاعت ضرور کرتا ہے۔
- محبت ازلی و ابدی شے ہے۔
- دل کو قابو میں رکھنا اور اختیار ہونے پر ناجائز خواہشوں سے بچنا ہی مردانگی ہے۔
- جس طرح موم اپنے آپ کو جلا کر روشنی پہنچاتی ہے اسی طرح تم بھی اپنے آپ کو جلاؤ۔
- جس طرح سوئی برہنہ رہ کر دوسروں کے تن ڈھانپنے کا سامان کرتی ہے اسی طرح تم بھی دوسروں کے کام آؤ۔
- اچھے کاموں میں مشغول رہنا جن سے لوگوں کی بھلائی ہو بزرگی ہے۔
- عورتوں کے مباحثے میں جو کہ عورتوں کی فضیلت پر تھا فرمایا کوئی عورت نبی نہیں ہوئی، کسی عورت نے خدائی کا دعویٰ بھی نہیں کیا

Marfat.com

پھر بھی انبیاء' اولیاء صدیق شہدا اسی کی گود میں پرورش پا کر بڑے ہوئے۔

- لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا آپ شیطان سے دشمنی کیوں رکھتی ہیں فرمایا کہ مجھے رحمٰن کی دوستی سے ہی فرصت نہیں ملتی کہ شیطان سے دوستی کروں۔
- عجیب و غریب اور فوق العادت امور دکھلانا ایک قسم کا مکر ہے کرامت استقامت میں ہے۔
- موم روشنی پیدا کرتا ہے۔ گھر میں اجالا کرتا ہے مگر خود جل کر فنا ہوجاتا ہے۔ اس طرح انسان کو عشق الٰہی اختیار کر کے خدمت خلق میں فنا ہو جانا چاہیے۔
- سوئی سے خواہ کیسا ہی کپڑا ہی کیوں نہ سیا جائے وہ ہمیشہ ہی تیز رہتی ہے بعینہٖ انسان کو بھی عمل عبادت میں تیز رہنا چاہیے۔
- انسان کو ہمیشہ بال کی مانند رہنا چاہیے تاکہ اسے نعمت دوام حاصل ہو اور برقرار رہ سکے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کے مشاہدہ میں غرق ہونے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی مصنوعات کا مشاہدہ کرنے کی فرصت نہیں ہوتی۔
- کسی انسان کے دل میں دنیا اور خدا کی محبت یکجا نہیں ہوسکتی۔
- جس دل میں شمع الٰہی روشن ہو اس کے زخمِ دل کا مرہم وصال الٰہی ہے۔
- وہ شخص انتہائی بدتر بندہ خدا ہے جو محض طمع اور لالچ کے خوف سے عبادت کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت خالصتاً مطلوب خدا ہونا چاہیئے اس میں جنت کا طمع اور دوزخ کا خوف شامل نہیں ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

- اس ذات سے انسان کو شرم کھانا چاہیئے جس کے ہاتھ میں ساری دنیا اور کائنات ہے۔
- انسان کو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور شرمندہ نہیں ہونا چاہیے۔
- جو بڑائی اور خودی مردوں کے دماغوں میں ہوتی ہے وہ عورتوں کے دماغ میں نہیں ہوتی کیونکہ کسی عورت نے کبھی بھی انا ربکم الاعلیٰ کا نعرہ نہیں لگایا۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ کو بُرا بھلا کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رزق کبھی بھی نہیں چھینتا۔
- جو انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کا دم بھرتے ہیں وہ ہمیشہ رزق ظاہری اور اس کے اسباب سے محروم رہتے ہیں۔
- جاہل وہ انسان ہے جو دنیا کو دوست رکھے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کو بھول جائے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا سے بہتر اور فائدہ مند کوئی شے نہیں ہے اس لئے اس کی رضا پر راضی و شاکر رہنا چاہیے۔
- جو شخص اپنے محبوب کے مشاہدہ کے ہاتھوں لگے زخموں کی تکلیف محسوس کرتا ہے وہ کبھی بھی اپنے دعویٰ عشق میں سچا نہیں ہو سکتا۔
- اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری عبادت خوف سے کروں تو مجھے دوزخ میں جلا اور اگر صرف تیری خاطر تیری پرستش کرتی ہوں تو مجھے اپنے جمال لازوال سے محروم نہ رکھ۔
- اللہ تعالیٰ کے متعلق کبھی بھی برا گمان نہ رکھو ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔
- ثواب اور مغفرت کی امید اس وقت رکھو جب نیک اعمال اور عبادت کثرت کے باوصف کم تر نظر آئیں۔

Marfat.com

- دل کو قابو میں رکھنا اور اختیار ہونے پر ناجائز خواہشات کو روکنا ہی مردانگی ہے۔
- عمل کے بغیر علم ایسا ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔
- استغفار بھی استغفار کی محتاج ہوتی ہے کیونکہ یہ اخلاص و سچائی سے خالی ہوتی ہے۔
- صدیق شہید عورت کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں اور اسی میں پرورش پاکر بلند مقام تک پہنچتے ہیں۔
- ایمان کامل کی دولت ان کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب و محبوب ہوتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کی طلب اور نفس دونوں یکجا نہیں ہوتے۔
- اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والا کبھی مسائل کا شکار نہیں ہوتا۔
- جب تک معبود حقیقی کو پہچان نہ لیا جائے اس کی عبادت کس طرح ہو سکتی ہے۔
- جہنم کے خوف اور جنت کی طلب سے بے نیاز ہو کر عبادت کرنے سے انسان مقامِ محمود تک پہنچ سکتا ہے۔
- دنیا ایسے دوست کی مانند ہے جو بظاہر دوست ہے لیکن اندر سے دشمن ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے کرم سے وہی لطف اندوز ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا قرب عطا کر دیا ہے۔
- کسی کے برا کہنے سے رزق میں کمی نہیں ہوتی۔
- جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اس کے رزق میں کمی نہیں ہوتی۔
- دنیا خدا کی ملکیت ہے اسے دنیا والوں سے مانگ کر پستی میں نہ گرو۔

Marfat.com

حضرت بی بی تحفہ رحمۃ اللہ علیہا

- سب سے بہترین دوست انسان کا اپنا من ہے۔
- اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کا واحد ذریعہ محبت ہے۔
- ردِعمل طرزِ فکر کی نشاندہی کرتا ہے۔
- مومن ہر حال میں ثابت قدم رہتا ہے۔
- دنیا کا کوئی آدمی برا نہیں ہوتا خیالات اچھے یا برے ہوتے ہیں۔
- تعصب کرنے والا بندہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے محروم رہتا ہے۔
- جو چیز حقیقی نہیں ہے وہ حق تعالیٰ سے قریب نہیں ہوتی۔
- قلبی مشاہدات حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں۔
- بندہ کا سانس خالص شراب کا ایک گھونٹ ہے۔
- ہر چیز وقت کے ہاتھوں میں کھلونا ہے۔
- کھلونا دنیا ہے۔ وقت چابی ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت بی بی عین الحق رحمۃ اللہ علیہا

(ہمشیرہ حضرت حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ)

- ہمت سے مردہ قوم بھی زندہ ہو جاتی ہے۔
- ناکامیوں پر غور کرنے سے کامیابی کا زینہ تعمیر ہوتا ہے۔
- ایمان سادگی اور قناعت سے پیدا ہوتا ہے۔
- جب تک کسی شخص سے معاملہ نہ پڑے اس کے بارے میں رائے قائم نہیں کرنی چاہیئے۔
- اچھے حسن کے ساتھ اچھے اخلاق کی بھی دُعا کرنی چاہیئے۔
- مستقل مزاجی سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو سکتا ہے اور ست الوجود آدمی کو کنکر بھی پہاڑ لگتا ہے۔
- خودغرض لوگ غلام بن جاتے ہیں۔
- مزاج پرستی آدابِ مجلس میں شامل ہے۔
- عقل گناہ کے وقت مخالفت نہیں کرتی بصیرت ضمیر کو زندہ رکھتی ہے۔
- تجربہ بہترین معلم ہے۔
- ''تفکر'' بہتر نتائج کی کنجی ہے۔
- امید کے سہارے جینا اور عمل نہ کرنا خود فریبی ہے۔
- مصائب پریشان کرنے کے لئے نہیں بیدار کرنے کے لئے آتے ہیں۔
- دوست کی خوشبو مست و بے خود رکھتی ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی فاطمہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس کام کی حیثیت ہے جس میں خلوص ہو۔
- اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو معاشرے سے ریاکاری ختم ہو جائے گی۔
- جو شخص ہر وقت خدا کا دھیان نہیں رکھتا وہ گناہوں کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا

- عارف کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور ہوتا ہے۔
- ہدایت یافتہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی جواہر براثیہ رحمۃ اللہ علیہا

- جس طرح رئیس کو محل میں آرام ملتا ہے اور کٹیا میں بے سکون رہتا ہے۔ اسی طرح فقیر کو کٹیا میں سکون ملتا ہے اور محل میں ویرانی محسوس ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی دوست کو جاہ و جلال اور مال و دولت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔
- جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بن جاتا ہے تو دنیا اس کی محکوم بن جاتی ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت اُمِ ابوسفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

- علم اخلاق و کردار کو سنوارتا ہے۔
- علم سے تفکر کا پیرن بننا چاہیئے علم کو کبھی تجارت نہ بنایا جائے۔
- علم تمہارا رفیق زندگی ہو۔ ایسا رفیق زندگی جو قدم قدم پر تمہاری نگہبانی کرتا ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت بی بی رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا

- دنیا مانگتے ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ سے بھی شرم آتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ بے حساب رزق دینے والا ہے پیدا ہونے سے پہلے وہ تمام وسائل مہیا کر دیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرو۔

☆.....☆.....☆

حضرت اُم ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہا

- بچوں کو ڈرانے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ابتدائی عمر کا یہ ڈر ساری زندگی پر محیط ہو جاتا ہے اوز ایسے بچے زندگی میں کوئی بڑا کارنامہ انجام دینے کے لائق نہیں رہتے۔
- اپنے بچوں کو گود میں لیجئے۔ پیار کیجئے۔ شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیریئے۔ ماں کی ممتا اور باپ کی شفقت سے بچوں کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور ان کی فطری نشوونما پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- صالح اولاد ہی آپ کے بعد آپ کی تہذیبی روایات، دینی تعلیمات اور پیغام توحید کو زندہ رکھنے کا ذریعہ ہے۔
- بچوں کے سامنے ان کی اصلاح سے مایوسی کا اظہار بچوں میں احساس

Marfat.com

کمتری پیدا کر دیتا ہے یا ان میں ضد اور غصہ بھر جاتا ہے اس سے گریز کریں۔

- بے جا لاڈ پیار سے بچے ضدی اور خود سر ہو جاتے ہیں ہر جا و بے جا ضد پوری کرنے کے بجائے تحمل اور بردباری کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے کہ بچے ضد نہ کریں۔
- یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے کرخت آواز کو ناپسند کیا ہے۔
- نرمی، خوش گفتاری اور دھیمے لہجے میں ماں باپ جب بات کرتے ہیں تو بچوں کا لہجہ خودبخود نرم و شیریں ہوجاتا ہے۔
- کبھی کبھی اپنے بچوں کے ہاتھ سے غریبوں اور مساکین کو کھانا، پیسہ اور کپڑا وغیرہ دلوایئے تاکہ ان کے اندر غریبوں کے ساتھ سلوک، سخاوت و خیرات کا جذبہ پیدا ہو۔
- لڑکی کا حصہ دینے میں حیلہ جوئی سے کام لینا اللہ تعالیٰ عزوجل کے قانون میں خیانت ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت عفیرہ العابدہ رحمۃ اللہ علیہا

- جس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ عزوجل کے دیدار سے محروم ہوں وہ سب سے بڑا بدنصیب ہے۔
- اللہ تعالیٰ کو" پیار" سے یاد کرو، جسم و جان میں لطافت بڑھ جائے گی۔
- کام شروع کرنا انسان کا وصف ہے اور اس کی تکمیل اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔
- کسی کو مایوس نہ کرو۔ پُر امید رہو گے۔
- کسی کی دل آزاری نہ کرو فرشتے تمہارے لئے دُعا کریں گے۔

.....☆.....☆.....

حضرت عبقرہ عابدہ رحمۃ اللہ علیہا

- گناہ گار خود کو نادم و شرمندہ محسوس کرتا ہے۔
- وہ دُعائیں قبول ہوتی ہیں جن کے ساتھ عمل شامل ہو۔
- دُعا کرنا سنت ہے مانگنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ سے مانگو میں عطا کرونگا۔
- دُعاؤں کے ساتھ عمل نہ ہو، کردار نہ ہو، اخلاص نہ ہو تو دُعائیں زمین کے کناروں سے باہر نہیں نکلتیں۔

Marfat.com

حضرت بی بی فضہ رحمۃ اللہ علیہا

- مہمان کی عزت و مدارت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔
- حضرت ابراہیم خلیل اللہ اتنے زیادہ مہمان نواز تھے کہ اگر دستر خوان پر مہمان نہیں ہوتا تھا تو گھر سے باہر مہمان کو تلاش کرنے نکل جاتے تھے اور مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔
- مہمانوں کی خاطر تواضع تمام انبیائے کرام، اولیاء اللہ اور اچھے لوگوں کا شیوہ رہا ہے۔
- مہمان کے آنے سے گھر میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ رزق میں فراوانی عطا فرماتے ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت اُمِ زینب فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ عباس رحمۃ اللہ علیہ)

- دنیا میں دولت سے زیادہ بے وفا کوئی چیز نہیں۔
- ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مومن کا شعار ہے۔
- یہ دنیا معنی اور مفہوم کی دنیا ہے جو جیسے معنی پہنا دیتا ہے اس کے اوپر ویسے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت بی بی کردیہ رحمۃ اللہ علیہا

- سونے کی اصل جگہ قبرستان ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب انسان برابر ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کو رازق مان لو روزی تمہیں خود تلاش کرلے گی۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی اُم طلق رحمۃ اللہ علیہا

- دل بادشاہ ہے اگر اس کو قبضے میں رکھو تو تم دین و دنیا کے بادشاہ ہو۔
- ترغیب تو دی جاسکتی ہے جبر نہیں کیا جاسکتا۔
- دین میں جبر نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہیں۔
- ہم جو چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔
- ہم جو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ حسن رحمۃ اللہ علیہ)

- اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا عبادت ہے۔
- روزہ تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔
- قرآن مجید میں غور وفکر سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے روزہ کی جزا میں خود ہوں۔ روزہ دار کو چاہیئے وہ سب اہتمام کرے جس سے اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہو۔

☆.....☆.....

حضرت بی بی مریم بصریہ رحمۃ اللہ علیہا

- روزی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔
- محسن کی شکر گزاری اور احسان مندی شرافت کا اولین تقاضا ہے۔
- ''یقین'' قدرت کی خصوصی توجہ اپنی طرف منتقل کر لیتا ہے۔
- ساری دنیا یقین اور شک کی چادر میں لپٹی ہوئی ہے۔''یقین'' صراط المستقیم ہے۔ ایسا راستہ جس پر چلنے والوں کو انعام و اکرامات سے نوازا جاتا ہے۔'' شک'' راندہ درگاہ ابلیس کا بنایا ہوا راستہ ہے۔ اس راستے پر چلنے والوں کو وسوسے گھیر لیتے ہیں سکون لٹ جاتا ہے۔ چلتے چلتے بالآخر عورت یا مرد دوزخ میں گر جاتا ہے۔

Marfat.com

- جس نے اس زندگی میں اپنی روح کو نہیں پہچانا وہ ناکام رہا۔

☆ ..... ☆ ..... ☆

حضرت اُم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہا

- دوستی ایسے لوگوں سے کرو جو انسانیت کے نقطہ نظر سے دوستی کے لائق ہوں۔
- حقِ دوستی یہ ہے کہ دوست سے دل بیزار نہ ہو اور دوست آپ کی قربت کو باعثِ تسکین جانے۔
- حق الیقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے۔
- سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خواتین و حضرات کثرت سے درود و سلام بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

☆ ..... ☆ ..... ☆

Marfat.com

حضرت بی بی اُم حسان رحمۃ اللہ علیہا

- سادگی ایمان کا جزو ہے۔
- خودداری ایک نعمت ہے۔
- اللہ تعالیٰ بندے کی روزانہ ایک لاکھ خواہشات بھی پوری کر سکتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شے کا خالق و مالک ہے۔ جسے چاہے بادشاہ بنا دے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے۔
- استغناء شانِ فقیری ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ المثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ)

- اللہ تعالیٰ سے محبت یہ ہے کہ وہ جس حال میں رکھے بندہ خوش و خرم رہے۔
- اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے روتے نہیں ہیں۔ راضی بہ رضا رہتے ہیں۔
- آدمی جب دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اسے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے اور دوزخ اس کے قریب نہیں آتی۔

Marfat.com

حضرت بی بی ست الملوک رحمۃ اللہ علیہا

- جب کوئی بندہ یا بندی اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے تو "نور" سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔
- ضمیر "نورِ باطن" ہے۔ نورِ باطن سے ہی ساری سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے لئے نماز قائم کی جائے تو نمازی کو حضور قلب ہوتا ہے۔ حضور قلب کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ یا بندی دیکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکوع میں ہوں، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوں۔

.....☆.....☆.....

حضرت جاریہ مجہولہ رحمۃ اللہ علیہا

- دونوں جہاں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں ہے۔
- تقویٰ زادِ راہ ہے، زہد طریقہ اور پرہیز گاری سواری ہے۔
- ایسے مقام پر پہنچ جاؤ جہاں اللہ تعالیٰ سے دوری نہ ہو۔
- جب بندہ راضی بہ رضا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کارندوں کو حکم دیتا ہے کہ اس بندہ یا بندی کے ساتھ تعاون کیا جائے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت حبیبہ مصریہ رحمۃ اللہ علیہا

- خوش و خرم زندگی بسر کرنے کا راز یہ ہے کہ آدمی ہر حال میں اللہ تعالیٰ عزوجل کا شکر گزار رہے۔
- جو لوگ دولت کو سب کچھ سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ عزوجل کے قانون کے مطابق ان کی زندگی سکون سے ناآشنا ہوجاتی ہے۔
- جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ سونا چاندی پگھلا کر ان کی پیشانی پر رکھا جائے گا۔
- سائل کو کبھی بھی خالی ہاتھ واپس نہ لوٹاؤ۔

.....☆.....☆.....

حضرت جاریہ سودا رحمۃ اللہ علیہا

- ''برتن کا منہ بند تھا اس لئے خالی تھا'' کا مطلب یہ ہے کہ خود بھی خرچ کرو اور دوسروں کو بھی دو۔
- اللہ تعالیٰ ہر ایک شخص کو رزق پہنچاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کو بے حساب رزق دیتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت لبابہ معتبدہ رحمۃ اللہ علیہا

- بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح تعلق استوار ہو جائے کہ بندگی کا ذوق اس کی رگ رگ میں رچ بس جائے۔
- بندے کے اندر یہ طلب پیدا ہو جائے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے اور اس کا عرفان حاصل کرنا ہے۔

☆ ☆

حضرت ریحانہ والیہ رحمۃ اللہ علیہا

- میرا دل اس سے انکار کرتا ہے کہ وہ تیرے سوا کسی کو دوست رکھے۔
- یا اللہ! میری محبت، میرا خلوص اور میرا سرور بس تو ہی ہے۔
- میں تجھ سے تیری جنت اور نعمتوں کی سوالی نہیں ہوں۔ میں تو تجھ سے ملاقات کی تمنائی ہوں۔
- میں محبت کے ساتھ تیرا قرب چاہتی ہوں۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی اُمتہ الجلیل رحمۃ اللہ علیہا

- سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ بری باتیں چھوڑ کر اچھی باتیں اپنا لی جائیں۔
- ولی وہ ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ عزوجل کی یاد میں مشغول رہے۔
- آدمیوں میں سب سے زیادہ غنی، قناعت کرنے والا ہے۔
- جس طرح شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اسی طرح شیطان صفت آدمی بھی وسوسہ ڈالتا ہے۔ دونوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی میمونہ رحمۃ اللہ علیہا

- ہر آدمی کی جان اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔
- جو جس سے محبت کرتا ہے اس کا تذکرہ کرتا رہتا ہے۔
- جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسے اطمینانِ قلب نصیب ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے اسے اپنے دل میں تلاش کرو۔
- ابتداء، انتہا، ظاہر و باطن سب اللہ تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ)

- زاہد پیروں سے چلتا ہے اور عارف اڑتا ہے اور اڑنے میں ہفتوں کا فاصلہ گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا عارف راستہ نہیں بھولتا۔
- روح سے واقف بندہ کے لئے فاصلے سمٹ جاتے ہیں۔

☆ ☆

حضرت کریمہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ محمد مروزیہ رحمۃ اللہ علیہ)

- دل کی حفاظت کرو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل مخلوق سے محبت کرتا ہے مخلوق کو اللہ تعالیٰ عزوجل سے محبت کرنی چاہیئے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل سے عشق کرنا مخلوق کی صفت ہے۔
- خود شناس مرد یا عورت عشق کا امین بن جاتی ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی رابعہ شامیہ رحمۃ اللہ علیہا

- محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے پہلی منزل ''توبہ'' ہے۔
- جھوٹ شخصیت کو تاریکی میں دفن کر دیتا ہے۔
- غیبت انسان کے اچھے عمل کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔
- ''حیا'' عورت کا زیور ہے۔
- بیوی کے لئے ضروری ہے کہ شوہر کی دلداری کرے۔

.....☆.....☆.....

حضرت زینب اُمّ محمد رحمۃ اللہ علیہا

- استغناء زبانی کلامی حاصل نہیں ہوتا۔ یہ تجرباتی اور مشاہداتی عمل ہے۔
- ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ بستا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں تمہارے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں۔
- انسان ایک قمقمے کی طرح ہے اللہ تعالیٰ کا نور اس کی روشنی اور کرنٹ ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت آمنہ رملیہ رحمۃ اللہ علیہا

- ولی سوتا ہے اس کا دل بیدار رہتا ہے۔
- علم پھیلانے کے لئے ہر قسم کی کوشش کرنا فرض ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت میمونہ سودا بصری رحمۃ اللہ علیہا

- جن روحوں کی عالم بالا میں جان پہچان ہو چکی ہے وہ آپس میں الفت رکھتی ہیں۔
- جب بندے کا اللہ تعالیٰ سے معاملہ درست ہو جاتا ہے تو بھیڑیئے اور بکریاں ساتھ رہتے ہیں۔
- جس بندہ کو کوئی ایک شے رب تعالیٰ نے عطا کی اور وہ دوبارہ اس کی طلب میں رہا تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس سے لذت خلوت سلب کر لیتا ہے اور قرب کو بعد میں بدل کر وحشت سے بھر دیتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت بی بی اُم ہارون رحمۃ اللہ علیہا

- رات کو عبادت میں جو لطف آتا ہے وہ دن میں نہیں آتا۔
- اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے وہ خوبصورتی کا پیکر بن جاتا ہے۔

☆ ☆

حضرت میمونہ واعظ رحمۃ اللہ علیہا

- ہر عمل کی حقیقت کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے تاکہ اس کا پھل پایا جا سکے۔
- مادے کا پرستار مادیت پر یقین رکھتا ہے اور خدا کا پرستار غیب پر یقین رکھتا ہے مادہ فنا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اللہ باقی من کل فانی۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت شعدانہ رحمۃ اللہ علیہا

- جو آنکھیں محبوب کے دیدار سے محروم ہوں وہ آنکھیں اشکوں سے خالی نہیں ہوتیں۔
- بچہ وہی ذہن اور وہی خیالات اپناتا ہے جو ماں کے دماغ میں گردش کرتے رہتے ہیں۔

☆ ☆

حضرت بی بی عاطفہ رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ نے مایوس ہونے کو حکماً منع فرمایا ہے۔
- مشاہدہ، یقین کو مستحکم کرتا ہے۔ شک اور وسوسہ سے آدمی نجات پا لیتا ہے۔
- وہ دُعائیں مقبول بارگاہ ہوتی ہیں جن کے ساتھ عمل مسلسل اور پیہم عمل ہو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت کنیز فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کے دوست اس کے سپاہی ہیں جو ایک دوسرے سے واقف ہیں۔
- جب بندہ یا بندی اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ پردے میں نہیں رہتا۔
- اللہ تعالیٰ رگِ جان سے زیادہ قریب ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو احاطہ کیا ہوا ہے۔
- اللہ تعالیٰ ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ انتہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ باطن ہے۔

☆ ☆

حضرت الماس رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ)

- جس کا خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ دین اور دنیا میں پریشان رہتا ہے۔
- اچھی اور نیک بیوی خاوند کو جنت سے قریب کر دیتی ہے۔
- غلطی تسلیم کر کے معافی مانگ لینا نہایت اعلیٰ کردار ہے۔
- جس کا یقین الٰہی ناقص، کمزور اور ضعیف ہو وہ اخلاص یقین سے خالی ہے۔

Marfat.com

- جس نے خدا کے سوا کسی اور پر توکل کیا گویا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔
- ہر ایک سے رواداری کرنے والے کو ذلیل و خوار نہ جانو۔
- نیکی کر کے پچھتانا گویا اس کے اجر کو زائل کرنا ہے۔
- متقی و پرہیزگار وہ ہے جو ماسوائے اللہ تعالیٰ کسی بھی دوسرے پر اعتماد و بھروسہ نہ رکھتا ہو۔
- بدکرداری کے رائی برابر خیال سے بھی پناہ الٰہی مانگو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔
- خوشامدی لوگوں سے بہتر وہ انسان ہے جو تجھے تیرے عیوب سے ہر وقت آگاہ کرے۔
- زیادہ بولنا گویا مصائب و آلام کو دعوت دینا ہے۔
- دنیا کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ ماں کی نافرمانی کی جائے اور اسے ستایا جائے۔
- عورت کی سب سے بڑی آزمائش اس کے پاس مال و دولت امانت رکھوانا ہے۔
- جو ایماندار نہیں ہے اس کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔
- احساس برتری نہایت گھٹیا اور قابل مذمت شے ہے۔
- علم بلا عمل ایسا ہی ہے جیسا کہ دوا بلا علاج۔
- اگر دنیا میں عزت پانا چاہتے ہو تو اپنے پست خیالوں سے نجات حاصل کرو۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت اُم الابرار رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے مخلص بندوں کو باطل کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑتا۔
- تم اپنی اطاعت گزاری میں ثابت قدم رہو۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنی رحمتِ کاملہ سے تمہاری ہر خواہش پوری فرمائے گا۔
- رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک پر تشریف لے گئیں اتنا روئیں کہ بے ہوش ہو گئیں، ہوش میں آنے کے بعد فرمایا: ''کاش میں ہوش میں نہ آتی اور حضور ﷺ کے دیدار سے آسودہ ہوتی رہتی''۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی صائمہ رحمۃ اللہ علیہا

- ہر کام کو صحیح طریقہ سے انجام دینا'' اخلاص'' ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی قربت سے گناہ دھل جاتے ہیں۔
- فرمانبرداری کرتے وقت طبیعت میں انکساری نیک بختی کی علامت ہے۔
- ''ادب اور لحاظ'' دوستی کو مستحکم کرتا ہے۔
- احکام الٰہی کی بجا آوری میں ''سکون'' پنہاں ہے۔
- ادب فقراء کا لباس ہے۔

Marfat.com

- آدمی مٹی کا پتلا ہے روح اس کی زندگی ہے۔
- مروت یہ ہے کہ کسی پر احسان نہ جتاؤ۔
- بندہ جب تک اپنے نفس کے بت کو نہیں توڑتا اللہ تعالیٰ تک رسائی نہیں ہوتی۔

☆ ☆

حضرت سیّدہ فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(اُم الخیر رحمۃ اللہ علیہ)

- انسان کا شرف یہ ہے کہ وہ علم سیکھ لیتا ہے، حیوانات کے سروں پر دستار فضیلت نہیں باندھی جاتی۔
- ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں پھر بھی جھوٹ جھوٹ ہی رہتا ہے۔
- ماں کی گود بچوں کی پہلی تربیت گاہ ہے۔
- ماں بچے کے ذہن پر جو نقوش بنادیتی ہے وہ پوری زندگی قائم رہتے ہیں۔
- ماں کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصہ ہے۔
- اللہ تعالیٰ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔
- ماں کے قدموں میں جنت ہے، اس کا مطلب ہے کہ ماں کی خدمت اور اسے خوش رکھنے سے اللہ تعالیٰ عزوجل جنت عطا کر دیتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی خدیجہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی سوچ کا حامل ہونا بے حد ضروری ہے۔
- ''ولی'' اللہ تعالیٰ کے دوست کو کہتے ہیں اور دوست سے قربت صرف الفت و محبت سے ہوتی ہے۔
- ہر عورت کو اللہ تعالیٰ نے ذیلی تخلیقی کے لئے بنایا ہے اور عورت اپنی اس ڈیوٹی کو بھرپور طریقہ پر انجام دے رہی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ ماں کی محبت کو اپنی محبت قرار دیتا ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا

- علم لدنی اس بندے کو عطا ہوتا ہے جو رسول پاک ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کر کے رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر حاصل کرے۔
- بہترین رفیق وہ ہے جس کا رفیق اللہ تعالیٰ ہو۔
- فقر ایک دریا ہے جس سے تین نہریں جاری رہتی ہیں سخاوت، لوگوں پر شفقت اور سب سے بے نیازی اور حق تعالیٰ کے ساتھ نیاز مندی۔
- خدا کی دوستی اس شخص کے دل میں داخل نہیں ہوتی جو مخلوق پر مہربان

Marfat.com

نہ ہو۔

☆ ..... ☆ .....

حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا

- دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ تعالیٰ کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔
- وہ شخص نہایت بدقسمت ہے جس کے دل میں رحم کا جذبہ نہ ہو۔
- بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین صفت پرہیزگاری ہے۔
- بچوں سے پیار کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانی ہے۔
- سچی عبادت سے بری عادتیں ختم ہو جاتی ہیں۔
- موت کو یاد رکھنا تمام بیماریوں کا علاج ہے۔
- فقر کی ابتدا اس وقت ہوتی ہے جب لینے سے دینا اچھا لگتا ہے۔
- صدر دزوازے کو پکڑ لو باقی تمام دروازے کھل جائیں گے۔
- جو اللہ تعالیٰ کا ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کا محافظ خود بن گیا۔
- جس نے دل سے توبہ کی اس نے نئی زندگی پائی۔
- بزرگی یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور ماسوا اللہ تعالیٰ عزوجل ہر شے سے بے نیاز ہو جائے۔
- جو شخص اپنے آپ کو جنتی بتائے وہ جہنمی ہے۔
- بہترین بات یہ ہے کہ دنیا کو آخرت کے لئے ترک نہ کیا جائے بلکہ دونوں کو پایا جائے۔

Marfat.com

- ہاتھ سے چھوٹ جانے والی نیکی کی حرص کرو اور اس کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ سعی کرو۔
- خدائے واحد کو دل سے پہچاننے اور زبان سے اقرار کرنا اور احکام پر عمل پیرا ہونا ہی ایمان ہے۔
- حق بندگی یہ ہے کہ بدی کے عوض نیکی کرو۔
- انسان کی عزت دنیاوی مال سے نہیں بلکہ اعمال سے ہے۔
- اولاد کی تربیت اس انداز میں کرو کہ کل کو بارگاہ الٰہی میں جواب دہ نہ ہونا پڑے۔
- جس نے اپنے خاوند کے مال میں خیانت نہیں کی وہی صحیح معنوں میں باوفا ہے۔
- کسی کے نماز روزہ سے اسے نہ پرکھو بلکہ اس کی جانچ اس کے حسن اخلاق سے کرو۔
- سب سے بہترین نصیحت یہ ہے کہ تو ہمہ وقت موت سے ڈرتا رہے۔
- تعجب ہے اس انسان کو جو تقدیر کو حق جانتے ہوئے بھی دنیاوی مال کے جانے کا غم کرے۔

☆ ☆

حضرت ہاجرہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا

- نیک روحوں کی آمد کی بشارت پہلے سے دے دی جاتی ہے۔
- منتخب بندوں کو عالم ارواح میں ہی نسبت منتقل ہو جاتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی صفات کے سمندر کا عارف ہی متقی ہے۔

Marfat.com

حضرت سارہ رحمۃ اللہ علیہا

- بزرگوں کے پہنے ہوئے لباس یا استعمال کی ہوئی چیزوں میں ان کے انوار و برکات ذخیرہ ہو جاتے ہیں اور ان انوار و برکات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عزوجل ان کے وسیلے سے مانگی ہوئی دعاؤں کو قبول کرتے ہیں۔

☆ ☆

حضرت اُم محمد حبیب رحمۃ اللہ علیہا

- نیک ماں انوار و تجلیات کا عکس ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جنت ماں کے قدموں میں ہے۔
- والدین کی شکر گزار اور احسان مند ہونا سعادت اور نیک ہونے کی علامت ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی اُم علی رحمۃ اللہ علیہا

- حاجت کا پورا نہ ہونا بے عزت ہونے سے بہتر ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے بندوں پر انعامات کی بارش کی لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔
- جب بندے پر تکلیف یا پریشانی آتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دُعائیں قبول کرتے ہیں، انہیں آرام پہنچاتے ہیں لیکن بندے یہی کہتے ہیں کہ یہ کام تو ہم نے اپنی عقل سے کیا ہے پھر تکلیف میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے اوپر پھر رحم فرماتا ہے اور بندے پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ کام ہم نے اپنی محنت اور عقل سے کیا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت مریم بی اماں رحمۃ اللہ علیہا

- رنگوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور حکمت کے الگ الگ نور ہیں اس لئے کوئی شے رنگ کے بغیر نہیں۔
- ہم جو کچھ باہر دیکھتے ہیں وہ ہمارے لئے اندر ہے۔
- علم کی ناقص روشنی نے صحیح کو غلط قرار دے دیا ہے۔
- آخری دور میں حضور رسول کریم ﷺ کی امت ہی فاتح قرار پائے

Marfat.com

گی۔

- ہر انسان طبعًا معصوم ہے۔ ماحول کی سخت گیری اسے پریشان کر کے سخت گیر بنا دیتی ہے۔
- مرشد معلم جنت ہے۔ اچھا اور فرمانبردار شاگرد جنت دیکھ لیتا ہے۔
- اگر بڑا آدمی بننا چاہتے ہو تو جھوٹ اور چھچھورے پن سے باز رہو۔
- انسان کے پہنے ہوئے لباس میں اس کی صفات کا عکس ہوتا ہے۔
- انسان اشیاء کو دیکھنے سے نہیں تجربات سے سیکھتا ہے۔
- اگر دل کو یقین کا مقام حاصل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے۔
- مقام حاصل کرنے کے لئے آزمائش ضرور ہوتی ہے، بالکل اس طرح جیسے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے،وقت ٹیلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔
- راہ سلوک کے سارے مسافروں کو ہوا کی طرح رہنا چاہیئے۔ جو پھولوں میں سے گزرتی ہے اور کانٹوں سے بھی گزر جاتی ہے۔
- کائنات کی تمام حرکات اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم ہے۔
- جو بندہ خالق کو جان لیتا ہے دنیا سے اس کی توقعات ختم ہو جاتی ہیں۔
- سب سے ترقی یافتہ دور نبی کریم ﷺ کا دور ہے۔
- بچوں اور بچیوں پر لازم ہے کہ وہ روحانی تعلیم کے ساتھ دنیاوی فنون میں بھی مہارت حاصل کریں۔
- عورت کو خالق کائنات اللہ تعالیٰ نے تخلیق کا وسیلہ بنایا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی اماں صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

- دوسروں کے کام آنا اور ان کی مدد کرنا انسانیت کی معراج ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کا سچا اور مخلصانہ جذبہ انسان کے اندر محبت، اخوت اور مساوات کو جنم دیتا ہے۔
- جھکنے میں عظمت ہے۔
- سکون کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے اندر استغنا ہو۔
- تسخیر کائنات اور جنت کی زندگی نوع انسانی کا ورثہ ہے۔
- فعل و عمل میں اپنی ذات کو اولیت دینے سے جو خول وجود میں آتا ہے وہ انسان کا رشتہ لازمانیت اورلامکانیت سے منقطع کر دیتا ہے۔
- قوت ارادی سے دنیا انسان کے سامنے سرنگوں ہو جاتی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت سکوبائی رحمۃ اللہ علیہا

- امیدیں اتنی رکھنی چاہیں جو آسانی سے پوری ہو جائیں۔
- پیدل چلنا بقائے صحت کا راز ہے۔
- اتنا غصہ نہ کرو کہ وہ تمہیں کھا جائے۔
- شرافت پگڑی میں نہیں سیرت میں ہے۔
- آزمائشی لباس سے آرام دہ لباس بہتر ہے۔

Marfat.com

- بھوکے کو کھانا کھلانا اور پیاسے کو پانی پلانا انسانی صفت ہے۔
- جو نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننے کا عادی ہو جاتا ہے۔
- توبہ کرنا کمال نہیں، توبہ پر قائم رہنا کمال ہے۔
- گناہوں سے پاک انسان بہادر ہوتے ہیں۔
- کم بولنا عقل مند ہونے کی علامت ہے۔
- فقیر کی بخشش سب پر عام ہوتی ہے۔
- دنیا میں سب سے قیمتی چیز عزت ہے۔
- لالچ ایک جال ہے جس میں آدمی پھنس جاتا ہے۔
- پہاڑ سے گر کر آدمی اٹھ سکتا ہے لیکن ذلت میں گرا ہوا انسان زمین میں دھنستا چلا جاتا ہے۔
- جو بات پوری نہیں کر سکتے اسے زبان پر نہ لاؤ۔
- گزرگاہوں پر نہ بیٹھو یہ غیر اخلاقی بات ہے۔
- بہترین کام وہ ہے جو اعتدال میں کیا جائے۔
- جاہل اپنی خامیاں خود بیان کرتا ہے اور دانش مند اسے آخری موقع تک چھپائے رکھتا ہے۔
- سلام کرنے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت عاقل بی بی رحمۃ اللہ علیہا

- آدمی صرف اس وقت مغلوب ہوتا ہے جب وہ خود کو شکست خوردہ سمجھ لیتا ہے۔
- اصل عزت وہی ہے جو اپنی ہمت و کوشش سے حاصل ہو۔
- راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا نیکی ہے۔
- نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔
- مخاطب کو اچھی طرح بلانا بھی محبت ہے۔
- تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتار سے روح گھائل ہو جاتی ہے۔
- بے ہودہ بات میں ہاں میں ہاں ملانا منافقت ہے۔
- اچھے اعمال سے عقل میں نکھار پیدا ہو جاتا ہے۔
- کم گو آدمی زیادہ اچھی باتیں کرتا ہے۔
- الفاظ کی بہ نسبت لہجے کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔
- عیاری چھوٹی چادر کی طرح ہے سر چھپاؤ تو پیر ننگے ہو جاتے ہیں۔
- دوستی کو اگر مضبوط بنانا ہے تو تحائف کا تبادلہ کیجئے۔
- تمام رات عبادت کرنے سے اگر پڑوسی تنگ ہوتا ہے تو یہ عبادت نہیں ہے۔
- حکمت عملی قوت بازو سے زیادہ کام آتی ہے۔
- علم کی روشنی میں رات نہیں ہوتی۔
- بروں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر ہے۔

Marfat.com

- قبر کو روشن رکھنے کے لئے حضور اکرم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک بھیجئے۔
- فقراء کی خدمت..بہت بڑی سعادت ہے۔
- لقمہ حلال کھانے سے اولاد صالح سے اللہ تعالیٰ عزوجل نوازتا ہے اور والدین کی بخشش کا سامان پیدا کر دیتا ہے۔
- ماں کا دل جس نے دکھایا اس نے اپنی جنت کو گنوایا۔
- اس بے مہر دنیا میں ماں کے دل میں موجزن محبت کے چشمے سے زیادہ کوئی چشمہ اس قدر میٹھا اور شیریں اور مضبوط نہیں ہوتا۔
- جو دوسروں سے بدی کر کے خود کو آرام میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے وہی اپنی غلطی کا خود شکار ہو جاتا ہے۔
- جو اپنے والدین کی خدمت کرنے سے گریزاں رہتا ہے اس کو اسی بات کی توقع بڑھاپے میں اپنی اولاد سے رکھنی چاہیئے۔
- خودغرض سے بچو یہ ہر حال میں قابل نفرت انسان ہے۔
- جب تک قطرہ فانی سمندر حقیقی میں غرق نہ ہو وہ سمندر نہیں کہلا سکتا۔
- صلوٰۃ باجماعت معرفت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت بی بی تاری رحمۃ اللہ علیہا

- نیکی ایک چراغ ہے جس سے انسانیت روشن ہوتی ہے۔
- امیروں، سرداروں، وڈیروں اور بادشاہوں کی قربت آنکھوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔
- تصوف کے معنی ہیں روحانی علوم جن کو سیکھ کر حقائق کا ادراک ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی بنائی ہوئی تقدیر پر راضی رہنا ہزاروں مقبول کاموں سے افضل ہے۔
- والدین کی خدمت عبادت ہے۔
- توبہ کے وقت اللہ تعالیٰ عزوجل کو اپنے بندے کے آنسو بے حد پسند ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت مائی نوری رحمۃ اللہ علیہا

- ہر انسان اپنی سیرت سے پہچانا جاتا ہے، سیرت کی جڑیں اخلاقی قدروں سے نشوونما پاتی ہیں۔
- انسان کے دل میں شخصی تعمیر کا عزم ہو تو عمارت خود بخود کھڑی ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

- بڑی تعمیر ستونوں کی محتاج ہے، روح ستون کی محتاج نہیں ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی معروفہ رحمۃ اللہ علیہا

- شکم سیری آفتوں کی جڑ ہے۔
- خدا کے سواء کوئی مددگار نہیں، رسول اکرم ﷺ کے سوا کوئی رہبر نہیں، تقویٰ کے سوا کوئی زاد راہ نہیں، صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی دمن رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کو اپنا مقصد بنالیں اور جس طرح بھی ممکن ہو آدم و حوا کے رشتے سے اپنے بہن بھائیوں کی خدمت کریں، روحانی ترقی اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ مخلوق کی خدمت ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی حفضہ رحمۃ اللہ علیہا

- جب بندہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی توفیق طلب کرتا ہے تو اسے بھلائی کی توفیق مل جاتی ہے۔
- عبادت سے چہرہ پرکشش اور پر نور ہو جاتا ہے۔
- اپنی زندگی کو دوسروں کے لئے عشق و وفا کی تصویر بنا دینا ہی اخلاص ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر قسم کے احتیاج سے مبرّا ہے اور مخلوق ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔
- نیکی کا ڈھنڈورا نہ پیٹو بری باتوں سے بچنے کی تدبیر کرو۔
- چھوٹے بچوں کو غور سے دیکھو روشنی نظر آئے گی۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی حفصہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنت شیریں رحمۃ اللہ علیہ)

- ماں کی گود بچوں کی صحیح تربیت گاہ ہے۔
- ماں کے دل میں اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت ہو تو بچوں کا خود بخود اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔
- سائل کو کبھی جھڑکو نہیں، گھر میں مسافر آجائے تو اسے عزت و احترام

Marfat.com

سے کھانا کھلانا چاہیئے۔

- کھانے پینے کی چیزیں رات کے وقت خاص طور پر ڈھانپ کر رکھنی چاہیئے۔

☆ ☆

حضرت بی بی غریب نواز رحمتہ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کے کام نرالے ہیں جس سے جو چاہے کام لے لیتے ہیں۔
- غیر معمولی طاقت اس کو ملتی ہے جو اس کا موزوں استعمال جانتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے دوست پر ہمیشہ نوازشات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔
- حقیقت ایک ہوتی ہے ہزاروں لاکھوں نہیں۔

☆ ☆

حضرت بی بی یمانہ بتول رحمتہ اللہ علیہا

- جو قوم قرآن سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے قرآن اس کی رہنمائی کرتا ہے اور جو قوم قرآن سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتی قرآن اس کی رہنمائی نہیں کرتا اور ایسی قوم کو اللہ تعالیٰ اس کے حال پر چھوڑ دیتا

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی میمونہ حفیظ رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کے جو بندے روحانی آگاہی کے ناپیدا کنار سمندر میں اتر جاتے ہیں ان کے اوپر سے ٹائم اور اسپیس کی گرفت ٹوٹ جاتی ہے۔
- موت انسان کی سب سے بڑی محافظ ہے۔
- احساس برتری انسان کے لئے ایسی ہلاکت ہے جس میں ابلیس مبتلا ہے۔
- موت کا فرشتہ عزرائیل انسان کی خود حفاظت کرتا ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی مریم فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کی طرز فکر یہ ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی خدمت کرتا ہے اور اس خدمت کا کوئی صلہ نہیں چاہتا۔
- مومن کی پوری زندگی مہم جوئی اور جدوجہد ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت اُمت الحفیظ رحمۃ اللہ علیہا

- کثرت سے درود شریف پڑھنے سے حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔
- بھرپور طریقہ سے سیرت طیبہ ﷺ کا مطالعہ کرو جو کام رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اس پر صدق دل سے عمل کرو اور جو کام رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا اسے چھوڑ دو۔
- ہم ان ہی وسائل سے استفادہ کرتے ہیں جو ہمارے لئے پہلے ہی سے تحقیق کر دے گئے ہیں۔
- غصہ نفرت کو جنم دیتا ہے اور محبت نفرت کو ختم کرتی ہے۔
- جسم روح کے تابع ہے روح جسم کے تابع نہیں ہے۔
- ہر خاتون اور ہر مرد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو سکتا ہے۔
- آدم کی اولاد کو جب تک اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم منتقل نہیں ہوتا وہ سرتاپا شر ہے اور صفات کا علم منتقل ہونے کے بعد وہ سرتاپا خیر ہے۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت بی بی مائی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

- دل میں صرف اللہ تعالیٰ کی محبت ہونی چاہیئے۔
- جب دل میں حق ہوتا ہے تو کسی اور کا خیال نہیں آتا۔
- نفس کی نفی حق کا اقرار ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ تمہاری ساعت اور بصارت کو تمہاری مرضی کے تابع کردے گا تو فاصلے تمہارے قدموں میں سمٹ آئیں گے۔
- انسان اللہ تعالیٰ کی مشیّت و حکمت کا خزانہ ہے۔
- تزکیہ نفس سے قلب مصفٰی ہو جاتا ہے اور مصفٰی دل پر تجلیات کی بارش برستی ہے۔
- آدمی اپنی ذات کی نفی کے بعد غیب کی دنیا میں داخل ہوتا ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا

(اُم سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ)

- صادق وہی ہے جس کا صدق اقوال و احوال میں قائم رہے۔
- پھول بن جاؤ جسے مسل بھی دیں تب بھی اپنا رنگ اور خوشبو چھوڑ جاتا ہے۔
- دھول نہ بنو خود بھی آنکھیں ملو گے اور دوسرے بھی پریشان ہوں گے۔

Marfat.com

- علم سیکھو جہاں سے بھی علم حاصل ہو۔
- مرشد سے غیر معمولی عقیدت مرید کو مرشد کا عکس بنا دیتی ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی پاک صابرہ رحمۃ اللہ علیہا

- تم اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کو طلب کرو جب وہ تمہارا ہو جائے گا تو سب چیزیں تمہاری ہو جائیں گی۔
- سچے انسان کی دو نشانیاں ہیں، اطاعت کو مخفی رکھتا ہے اور تنہائی کو پسند کرتا ہے۔
- بھوک رکھ کر کھانا صادقین کا شیوہ ہے۔
- ماں کو بچوں کی تربیت اس طرح کرنی چاہیئے کہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں سرخروئی حاصل ہو جائے۔

☆ ☆

حضرت بی بی جمال خاتون رحمۃ اللہ علیہا

- موقع کی مناسبت سے آگے آنے والے لوگ کامیاب رہتے ہیں۔
- توکل یہ ہے کہ خوشی اور پریشانی دونوں میں انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔
- نور فراست سے سوچنے والا بندہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیتا ہے۔

Marfat.com

- چالاک طبیعت انسان ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے خول میں بند ہو جاتا ہے۔
- نیک خواہشات رکھنا سخاوت ہے۔
- شکر یہ ہے کہ ہر حال میں خوش رہے۔
- جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ سے دنیا کم مانگو اور آخرت کی فکر کرو۔
- کسی سے غرض نہ رکھو سب میں ممتاز ہو جاؤ گے۔
- پیٹ بھر کر کھانے والا عبادت سے دور ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی محبت خشوع سے پیدا ہوتی ہے۔
- کم گوئی خود حفاظتی کے لئے ایک قلعہ ہے۔
- سر کو جھکنے اور دل کو سوچنے کی عادت ڈالو۔
- جب بندہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں گم ہو جاتا ہے تو پھر ہر شے تابع فرمان ہو کر حکم بجا لاتی ہے۔
- مرشد کے پردہ پانے کے باوصف کبھی بھی اسے مردہ نہ سمجھو بلکہ اسے حاضر جان کر ذکر حق میں مشغول رہو۔
- ہر کام توکل الی اللہ بسم اللہ شریف پڑھ کر کرو برکت الٰہی سے مستفید ہو کر اس کام میں کامیابی پاؤ گے۔
- اولیاء کے احوال کی چھان پھٹک مت کرو وگرنہ اپنا حال برا کر لو گے۔

Marfat.com

حضرت بی بی فاطمہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا

- استاد کا حق کبھی فراموش نہ کرو۔
- انسان کی زبان اس کے دل کی ترجمان ہوتی ہے۔
- ہر نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مومن کی پہچان ہے۔
- جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے خالق کائنات اس پر شفقت فرماتا ہے۔

☆ ☆

حضرت زینب پھوپھی رحمۃ اللہ علیہا

- خدمت خلق کو اپنا شعار بنا لو یہی اصل زندگی ہے۔
- حلال روزی چاہے کم ہو اس پر قناعت کرو رفتہ رفتہ وسائل میں اضافہ ہو جائے گا۔
- اللہ تعالیٰ کو جسمانی ٹانگوں پر چل کر نہ ڈھونڈو وہ اس وقت سامنے آتا ہے جب دل کے قدموں سے چل کر اس کے پاس پہنچو گے۔
- بندہ اپنے نفس سے جتنا واقف ہوتا ہے خدا اس سے اتنا ہی قریب ہو جاتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی میراں ماں رحمۃ اللہ علیہا

- راضی بہ رضا رہنا اس بات کی نشاندہی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل آپ سے خوش ہے۔
- منافق اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں ہوتا۔
- تقویٰ اور تواضع اعلیٰ ترین صفات ہیں۔
- سیرت نبی ﷺ پر ثابت قدم رہنے سے ایمان و ایقان مضبوط ہو جاتا ہے۔
- توکل انسان کو غلامی سے آزاد کر دیتا ہے۔
- ہر ظاہر کا وجود اس بات کی علامت ہے کہ اس کا باطن بھی ہے۔
- جو کوشش کرتا ہے وہ پاتا ہے۔
- حضرت علیؓ نے فرمایا ہے: مومن کسی کا حق مارتا نہیں اور اپنا حق چھوڑتا نہیں ہے۔
- بزرگوں کی غلطیاں ڈھونڈنا خود بڑی غلطی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی رانی رحمۃ اللہ علیہا

- انسانیت کی خدمت اللہ تعالیٰ کی خدمت ہے۔
- مخلوق کی خدمت بندے کو اللہ تعالیٰ سے قریب کر دیتی ہے۔

Marfat.com

حضرت بی بی حاجیانی رحمۃ اللہ علیہا

- توبہ کر کے توبہ پر قائم رہنے کی کوشش کریں۔
- دوبارہ گناہ ہو جائے تو پھر توبہ کر لیں۔
- اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے، ہر بندی اور ہر مخلوق سے محبت کرتا ہے، وہ اپنی مخلوق کو خوش دیکھنا چاہتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا دربار ناامید ہونے کا دربار نہیں ایک لاکھ مرتبہ بھی اگر توبہ ٹوٹ جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو۔
- اللہ تعالیٰ عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف کرتا ہے۔

☆ ☆

حضرت اماں جی رحمۃ اللہ علیہا

- دوسروں کی اصلاح کے لئے اس وقت کچھ کیا جاسکتا ہے جب آدمی خود صاحب عمل اور صاحب کردار ہو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی حور رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے ساتھ راز و نیاز کرتا ہے۔
- مرد و زن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبوبیت کا رشتہ ہے۔

☆ ☆

حضرت مائی حمیدہ رحمۃ اللہ علیہا

- قرض اتنا دو جو واپس مل جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو نہیں تو بھول کے خانے میں ڈال دو۔
- اپنی بیویوں سے نرم خوئی کے ساتھ بات کرو اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورت کا سرپرست بنایا ہے۔
- بیٹے اور بیٹی کو پیار کرو بچوں کے دل میں یہ خواہش بار بار ابھرتی ہے کہ ابا اماں ہمیں پیار نہیں کرتے۔
ہمیشہ بچوں کا حوصلہ بڑھاؤ اس عمل سے بچوں کا دماغ بڑا ہوتا ہے۔
- بچوں کو بہترین لباس پہنانا، عمدہ قسم کے کھانے کھلانا اور اعلیٰ تعلیم دلوانا والدین کی ذمہ داری ہے۔
- بیوی کو چاہیئے کہ وہ مصیبت اور پریشانی کے وقت شوہر کی دلجوئی کرے اور اس کا حوصلہ بڑھاؤ۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرتِ للّٰہ عارفہ رحمۃ اللہ علیہا

- عورت اور مرد کا وجود بذات خود کچھ نہیں وہ صرف روح کے مظاہر ہیں۔
- کامیابی بے لوث اور بہادر لوگوں کے لئے ہے۔
- چوب خشک اور شمع کا جلنا یکساں نہیں۔
- مکھی کو پروانے کا عشق نصیب نہیں ہوتا۔
- جب میں نے فکر و آلام کی دنیا کو خیر باد کہا تو اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں دیکھا۔

☆ ☆

حضرت بی بی سائرہ رحمۃ اللہ علیہا

- بندے کے اوپر یہ فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کر لے۔
- یقین تلاش میں سرگرداں رہتا ہے تو حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔
- متقی سے مراد وہ انسان ہے جو سمجھنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتا ہے ساتھ ہی دل میں بدگمانی کو راہ نہیں دیتا۔
- قرآن آئینہ کی طرح ہے جو آپ کے اندر ہر ہر داغ اور دھبے کو نمایاں کر کے پیش کرتا ہے۔

Marfat.com

حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

- رب راضی سب راضی۔
- وجود لحہ بہ لحہ موت اور لحہ لحہ حیات ہے۔
- ہر لمہ، ہر آن موت وارد رہتی ہے جس لمحے موت وارد ہوتی ہے اسی لمحے ایک نیا وجود تشکیل پاجاتا ہے۔
- جس بندے کو اپنے اصل مالک کا پتہ چل جاتا ہے وسائل اس کے پابند ہو جاتے ہیں۔
- مرشد سے طلب کرتے رہنا چاہیئے، جب تک بچہ روتا نہیں ماں دودھ نہیں پلاتی۔
- کسی کو دوست کہہ دیا تو دوستی ہر حال میں نبھاؤ۔
- مرشد کا دروازہ مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔
- جس کا مرشد نہیں اس کا اعتبار نہیں۔
- مرشد جو کہے وہ کرو مرشد کی نقل نہ کرو۔

Marfat.com

حضرت بی بی عنیزہ رحمۃ اللہ علیہا

- جہاں شک ہے، وہاں سے یقین چلا جاتا ہے۔
- یہ اللہ تعالیٰ کی مجھ سے محبت ہی تو ہے جو میں عبادت میں مشغول ہوں۔
- وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ دوسروی چیزوں کو عزیز رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ اور شیدائی نہیں ہے۔
- ایک آدمی زبانی دعویٰ کرتا ہے کہ میں اپنے محبوب سے محبت کرتا ہوں لیکن جب ایثار اور قربانی، کا وقت آتا ہے تو وہ اپنے قول میں سچا ثابت نہیں ہوتا اس کی محبت قابل تسلیم نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے جو لوگ محبت کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اس کا دل محبت سے معمور ہو جاتا ہے، محبت کی یہ خوشبو سماوات اور زمین پر محیط ہو جاتی ہے، زمین کی ہر مخلوق چاہے وہ انسان ہو، چرند ہو، پرند ہو، درندہ ہو، درخت ہو، پھول ہو، ہوا ہو، بادہ ہو، اس شخص سے محبت کرنے لگتی ہے۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت بی بی صالح رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ کعب رحمۃ اللہ علیہ)

- جو جھکتا ہے وہی عظمت پاتا ہے۔
- معاف کرنے سے انسان کا ظرف سمندر جیسا بن جاتا ہے۔
- اشیاء کے بجائے اشیاء کے خالق سے دل لگائیے۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی ستارہ رحمۃ اللہ علیہا

- ارادے میں یقین کی روشنیاں شامل ہونے سے ارادے پر عمل درآمد ہو جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت شمامہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ اسد رحمۃ اللہ علیہ)

- مخلوق خدا کو فیض پہنچاؤ۔
- اٹھو اور تلاش کرو۔
- کسی کی دل آزادی نہ کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔
- کوئی خاتون یا کوئی مرد جب اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو اس پر مستقبل منکشف ہونے لگتا ہے۔

☆☆

حضرت ملانی جی رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا ہی زندگی ہے۔
- جس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کر لی اسے سب کچھ مل گیا۔
- قناعت پسند آدمی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا مشکور رہتا ہے۔
- انسان وہ ہے جو ایک آن بھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو۔
- اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے دیکھنے والی آنکھ دیکھتی ہے۔
- دل اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس کو صاف ستھرا رکھو۔

☆☆

Marfat.com

حضرت بی بی نور بھری رحمۃ اللہ علیہا

- جو عمل رسول کریم ﷺ نے کیا ہے اس پر عمل پیرا ہو جاؤ، جو کام رسول کریم ﷺ نے نہیں کیا اسے چھوڑ دو۔
- جب کسی بزرگ کی خدمت میں جاؤ تو کچھ نہ کچھ ہدیہ لے کر جاؤ خواہ وہ ماچس کی ایک ڈبیہ ہو۔
- بزرگوں کی مجلس میں خاموش رہ کر ان کی گفتگو سنو، ادب و احترام ملحوظ رکھ کر سوالات کرو تاکہ مجلس میں موجود لوگ بھی ان کے علم سے استفادہ کریں۔
- گونگے بہرے بن کر نہ بیٹھو اولیاء اللہ تعالیٰ کی مجلس میں ادب کے ساتھ سوال کرو۔
- بچوں پر شفقت کرو بڑوں سے محبت کرو۔

.....☆.....☆.....

حضرت مائی جنت رحمۃ اللہ علیہا

- اے میرے محبوب! میں تیری راہ میں بیٹھی ہوں، تیری محبت کی روشنی میرے دل میں پھیل رہی ہے۔
- دل اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس کو نور سے معمور رکھو۔
- اللہ تعالیٰ کی جو صورت تو نے اپنے دل میں بنا رکھی ہے وہ کم عقلی پر

Marfat.com

دلالت کرتی ہے۔

- میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے زندہ ہوں۔
- جس طرح میں اس کی بندگی میں کسی کو شریک نہیں کرتی اسی طرح اس کے سوا سے کچھ نہیں لیتی۔
- ظاہری اور باطنی حسن یہ ہے کہ تکالیف پر صبر کیا جائے۔
- شکر کو اپنا شعار بنا لو شکر کرنے والے بندے بہت کم ملتے ہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی سعیدہ رحمۃ اللہ علیہا

- دل کی آنکھ کھل جائے تو خواتین بھی مومنہ کے درجے پر فائز ہوجاتی ہیں۔
- دل کی آنکھ سے دیکھنا حقیقت اور ظاہری آنکھ سے دیکھنا فریب نظر ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت بی بی وردہ رحمۃ اللہ علیہا

- سخاوت عطا ہے۔
- جب بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے سعی کرتا ہے تو محبوب حقیقی قلب پر متجلی ہو جاتا ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے تو ساری کائنات تعظیماً جھک جاتی ہے۔

☆ ☆

حضرت بی بی عائشہ علی رحمۃ اللہ علیہا

- قرآن میں غور وفکر اگر شعار بن جائے تو روح نور ہدایت سے معمور ہو جاتی ہے۔
- قرآن میں تفکر سے نئے نئے انکشافات ہوتے ہیں۔
- قرآن تسخیر کائنات کے فارمولوں کی مکمل دستاویز ہے۔
- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں''ہم نے قرآن کو سمجھنا آسان کر دیا' ہے کوئی سمجھنے والا۔
- محبت کی لطیف لہریں مصائب و مشکلات اور پیچیدہ بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔
- غصہ کی کثیف لہریں بیماری کو جنم دیتی ہیں۔
- ذکر الٰہی سے سکون ملتا ہے سکون سے چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت بی بی علینہ رحمۃ اللہ علیہا

- اسلام کے اصولوں پر عمل کر کے ہم اپنے گھر کو سکون کا گہوارا بنا سکتے ہیں۔
- خیالات اچھے ہو یا برے ہوتے ہیں آدمی اچھا برا نہیں ہوتا۔
- اگر کوئی کسی کی غیبت کرتا ہے تو اس کا خون پیتا ہے۔

☆ ☆

حضرت اُم معاذ رحمۃ اللہ علیہا

- قلب محبت کرتا ہے اور فواد مشتاق ہوتا ہے۔
- حق کو پانے کے لئے بے کیف ہونا ضروری ہے۔
- صادق اور سچے لوگوں پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا وہ خوشی خوشی چلے جاتے ہیں۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت عرشیہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ شمس رحمۃ اللہ علیہ)

- جس حال میں رب رکھے راضی رہنا چاہیئے۔
- تنگ دستی میں شکوہ نہیں کرنا چاہیئے۔
- خوشحالی میں اترانا نہیں چاہیئے۔
- صحت میں شکر گزار ہونا چاہیئے۔
- بیماری میں ناشکری نہیں کرنی چاہیئے۔
- بندہ ہر حال میں خوش رہ سکتا ہے۔
- اولاد اللہ کا دیا ہوا تحفہ ہے۔

☆ ☆

حضرت آپا جی رحمۃ اللہ علیہا

- ہر لڑکی ماں ہے چاہے وہ بیٹی ہو، بہن ہو، بیوی ہو اللہ تعالیٰ نے اسے ذیلی تخلیق کے لئے بنایا ہے، اگر بیوی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صفات سے شوہر کی تربیت کر لے تو شوہر کبھی بے وفائی نہیں کرے گا۔
- شوہر کے سامنے کبھی اونچی آواز میں نہیں بولنا چاہیئے، شوہر خود دھیمی آواز میں بولنا شروع کر دے گا صرف صبر اور استقلال کی ضرورت

Marfat.com

ہے۔

- شوہر آدم کا قائم مقام ہے اور بیوی حوا کی قائم مقام ہے۔
- عورت اور مرد کا عمل خود اس کا نگہبان یا محاسب ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور صبر سے سارا کام آسان ہو جاتا ہے۔
- اولاد کی تربیت کا دارومدار ماں کے کردار سے ہے۔
- عورت کو قدرت نے یہ وصف بخشا ہے کہ جب وہ دل سے کسی کا انتخاب کر لیتی ہے تو ہر طرح کا ایثار کرتی ہے اور ہر رکاوٹ کو پھلانگ جاتی ہے۔
- اچھی عورت مرد کی عفت پر آنچ نہیں آنے دیتی۔
- ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنا محافظ سمجھو۔
- اولاد اور مال فتنہ ہیں لیکن اگر مال اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھا جائے تو یہ دونوں جنت میں جانے کا پروانہ ہیں۔
- درود شریف کثرت سے پڑھو۔
- نماز قائم کرنے میں سستی نہ کرو۔
- صفائی اور پاکیزگی عورت کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔
- جس گھر میں مہمانوں کی خوش ہو کر تواضع کی جاتی ہے اس گھر میں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔
- ساس بہو کو دل سے بیٹی بنالے اور بہو دل سے ساس کو ماں سمجھ لے تو گھر میں فساد نہیں ہوگا۔
- سب سے بڑی پریشانی چولھا چکی ہے ساس کو چاہیئے کہ بیٹے کی شادی کے بعد چولھا چکی سے آزاد ہو جائے۔
- جس طرح بیوی کے اوپر ساس کی خدمت فرض ہے اس طرح داماد پر بھی اپنی ساس کی خدمت فرض ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ بہت

Marfat.com

بڑی ناانصافی ہے کہ بہو کے اوپر ساری ذمہ داریاں ڈال دی جاتی ہیں کہ سسرال کی خدمت میں لگی رہے لیکن داماد کے اوپر کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی کہ وہ بھی اپنی ساس کی خدمت کرے، پیر دبائے، سر میں تیل ڈالے پیسے ٹکے سے انکی خدمت کرے یہ بڑی ناانصافی اور حق تلفی ہے۔

☆ ☆

حضرت سعیدہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا

- عورت کے لئے شوہر اس کا تاج ہے شوہر کے بعد عورت اجڑ جاتی ہے۔
- ماں کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو اللہ تعالیٰ سے پیار کرنا سیکھائے۔
- بچوں کی ہر ضد پوری نہیں کرنی چاہیئے۔
- بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانا ماں باپ دونوں پر فرض ہے۔
- قیامت کے دن اللہ تعالیٰ یہ نہیں پوچھے گا کہ تم نے بچوں کو کیا کھلایا پلایا تھا اللہ تعالیٰ تربیت کے بارے میں پوچھے گا۔
- بزرگ مرد اور بزرگ خواتین سے اپنے سروں پر ہاتھ رکھواؤ اور ان سے دُعائیں لو۔
- شوہر میں کوئی کمزوری ہو تو بیوی کے اوپر لازم ہے کہ اسے چھپائے عورتوں میں ظاہر نہ کرے شوہر کی عیب جوئی اپنی ذات کی عیب جوئی ہے۔
- گھر سے باہر اولاد کی برائی کبھی نہیں کرنی چاہیئے اس برے عمل سے

Marfat.com

اولاد نافرمان ہو جاتی ہے۔

کوشش کرنی چاہیئے کہ شادی کے بعد بہو بیٹا الگ گھر میں رہیں ہر پرندہ اپنا گھونسلہ الگ بناتا ہے یہ فطری عمل ہے۔

☆ ☆

حضرت اسماء حبیبہ رحمۃ اللہ علیہا

ہمت مرداں مدد خدا! کمر کس کر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر عمل پیرا ہو جاؤ ہر ناممکن کام ممکن ہو جائے گا۔

☆ ☆

حضرت کوئل رحمۃ اللہ علیہا

کسی کا دل دکھانا اچھی بات نہیں ہے اور یہ اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے بندوں کو ناپسند ہے۔

ظاہر بین کے خول سے باہر نکلو حقیقت خود بخود سامنے عیاں ہو جائے گی۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت مائی رابو رحمۃ اللہ علیہا

- جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو اس میں راضی رہو۔

.....☆.....☆.....

حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا

- موت برحق ہے اس کی یاد کو ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دل سے محو نہ کرو۔
- غفلت سے بچنے کے لئے قبر کے معاملات کو پیش نظر رکھو۔
- نفس کی بہانہ بازیوں سے بچو یہ غفلت و گمراہی میں انسان کو دھکیل دیتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت عائشہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ)

- اللہ کی عبادت بلا کسی لالچ کے کرو۔
- اپنے خالق پر ناز کرو کیونکہ وہ انسان کے ناز اٹھاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ)

- روزہ انسان کو ہزاروں بیماریوں اور آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
- بوقت سماعت اذان صور قیامت کو یاد رکھو۔
- طاعت الٰہی حقیقی سے ہی بندہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا قرب پاتا ہے۔

☆ ☆

حضرت منفوسہ رحمۃ اللہ علیہا

- صبر سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور اعلیٰ اجر کا ایک ذریعہ ہے۔
- اطاعت الٰہی سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ بری رحمۃ اللہ علیہ)

- جو نفس کے جال میں پھنس گیا وہ نورِ معرفت سے ہاتھ دھو بیٹھا۔
- گھاگ شکاری کے وار سے بچو ورنہ کہیں کے نہ رہو گے۔
- غصہ سے بچو ورنہ ذلیل و خوار ہو جاؤ گے۔
- اپنے کمال پر اترانا کمال سے ہاتھ دھونا اور پچھتانا ہے۔

☆.....☆.....☆

حضرت گلیدن رحمۃ اللہ علیہا

- دل کے قفل کی چابی دوست کی مسکراہٹ پر منحصر ہے۔
- باکمال اور باجمال وہ عورت ہے جو باسلیقہ ہو اور اپنے سلیقے سے دوسروں کے دل موہ لے۔
- جو حاجت مند کی حاجت پوری نہیں کرتا وہ صاحب کمال نہیں۔
- اہل اللہ کی قدر کرو آخرت میں الٰہی انعامات پاؤ گے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت مستی النساء رحمۃ اللہ علیہا

- فقیروں اور محتاجوں کو نظر انداز کرنے والا کبھی بھی سخی نہیں ہو سکتا۔
- جو امیری میں محتاجوں کو بھول گیا برے وقت اس کا کوئی پرسان حال نہیں۔
- بچیوں کی تعلیم و تربیت سے غفلت برتنے والے والدین اندھے اور بہرے ہیں۔
- جہل عورت گھر کا کباڑا کر کے رکھ دیتی ہے اور شوہر کی نظر سے گر جاتی ہے۔

☆ ☆

حضرت جہاں آراء رحمۃ اللہ علیہا

- اگر کوئی اس حال میں مر جائے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔
- جس گھر میں عورت دکھی ہو وہ گھر جلد ہی تباہی کا نمونہ بن جاتا ہے۔
- عورتوں کا مردوں پر ایسا ہی حق ہے جیسا کہ مردوں کا عورتوں پر۔
- مالدار کا حیلہ بہانہ ظلم اور فتنہ پروری ہے۔
- عورتوں پر رعب جھاڑنے والا کبھی بھی بہادر نہیں کہلوا سکتا۔

Marfat.com

- بری عادات عورتوں کے حسن کو گہنا دیتی ہیں۔
- جو عورت سوچ بچار سے کام نہ لے اس پر دنیا ہنستی ہے اور اسے سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
- اقتدار کے نشے کے لئے باہمی لڑنا اقتدار سے ہاتھ دھونا ہیں۔
- بڑے بھائی کو باپ برابر جانو اور اس کی عزت کرو۔
- اگر نیکی اور سعادت حاصل کرنے کے خواہاں ہو تو اپنے غلط ارادوں کو ترک کر دو ورنہ سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔
- نیک اور پاک باز عورت وہ ہے جس سے شرعی امور کبھی بھی خطا نہ ہوں۔

☆ ☆

حضرت زینب النساء بی بی رحمۃ اللہ علیہا

- جب دل کا آئینہ شکستہ ہوتا ہے تو انسان کی خودبینی چور چور ہو جاتی ہے۔
- سخن مخفی برگ گل کی مانند ہوتا ہے اور اس کے افشاء سے دوسروں کی دنیا تباہ ہوتی ہے۔
- چار چیزیں دل کو بہت لبھاتی ہیں۔

(۱)۔ نماز

(۲)۔ روزہ

(۳)۔ تسبیح

(۴)۔ استغناء۔

Marfat.com

- اللہ تعالیٰ کے عاشق باحیا ہوتے ہیں اور بے حیاؤں کے سامنے ان کی حیا کو زنجیریں لگ جاتی ہیں۔
- اگر جنت خریدنا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیچ دو۔
- کلام الٰہی ایسی ہے جیسے پھول کی پتیوں میں پھول کی خوشبو۔

☆ ☆

حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا (رابعہ بصری ثانی)

(والدہ ماجدہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ)

- وہ عورت سب سے زیادہ پرآسائش ہے جس کا شوہر اس سے راضی و خوش ہو۔
- غریبی کا مقابلہ محنت مزدوری کر کے کرو۔
- اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں بلکہ بندہ اس کا محتاج ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی مہ لقا رحمۃ اللہ علیہا

- وہ انسان انسان نہیں جو بوقت ضرورت دوسروں کے کام نہ آئے۔
- سخی وہ ہے جو بلا امتیاز غریب و مفلس کا دھیان رکھے۔
- اصل کمال علم اور عمل دونوں کو اکٹھا کرنا ہے۔
- اگر غرور کوئی علم ہوتا تو اس کے متمنی بے شمار ہوتے۔
- خودستائی کے برابر کوئی حماقت نہیں اور علم سے زیادہ کوئی رہنما نہیں۔
- دوسروں کے مال کا لالچ نہ کرنا بھی داخل سخاوت ہے۔
- جو اپنی عورت کی عزت نہیں کرتا وہ کمین اور رذیل انسان ہے۔
- عورت اگر چاہے تو چاروں طرف سکھ اور شانتی کے پھول برسا سکتی ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت زینب رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ)

- کبھی دوسروں کے متعلق بدگمانی نہ کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کی نظر میں تم سے زیادہ عزیز ہو۔
- محبت کے لئے فرصت زندگی کم ہوتی ہے نجانے لوگ نفرت کے لئے کہاں سے وقت نکال لیتے ہیں۔

Marfat.com

- مذہبی عورت وہ ہے جو ہمیشہ خودنمائی، خود ستائی اور ہمہ اقسام برائیوں سے دور رہے۔
- بلند درجہ عورت وہ ہے جس کا اخلاق اور حسن سیرت زیادہ بلند ہو۔
- ہمارے کھانے کا مقصد زندگی کو قائم رکھنا ہے نہ کہ زندگی کی غرض سے کھائے چلے جانا۔
- بچوں سے پیار اور شفقت سے پیش آنا رحمت الٰہی کو پانا ہے۔
- بھوک صبر کے ساتھ ایسا بادل ہے جس سے باران رحمت کے سوا اور کچھ نہیں برستا۔
- وہی دل حکمت و دانش کا مخزن بن سکتا ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہو۔
- رحمت الٰہی کا حق دار وہ ہے جو قرابت داروں کو ان کا حق اور مسکینوں و مسافروں سے حسن سلوک کرے۔
- دوست حقیقی وہ ہے جو رنج و غم میں بھی دوستوں کا ساتھ دے۔

.....☆.....☆.....

حضرت اباداماں رحمۃ اللہ علیہا

- حق کی پکار پر بوڑھی اور معذور عورت کا گھر میں بیٹھنے رہنا جائز نہیں ہے۔
- سچی محبت ایک نایاب شے ہے لیکن سچی دوستی اس سے بھی زیادہ نایاب ہے۔
- دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہے جس کی بیوی عصمت

Marfat.com

مآب ہو۔

- دنیا میں عورت کی عزت تین باتوں سے ہے
  (۱)۔ کسی سے حاجت مت چاہے۔
  (۲)۔ کسی کی بدخوئی اور برائی نہ کرے۔
  (۳)۔ کسی غیر محرم کے ساتھ الفت و محبت نہ رکھے۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ خوف اور امید کے درمیان زندگی گزار۔
- عورت کا حسن اسے مغرور بنا کر اس کی نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔
- مرد ہمیشہ بزدل عورتوں کو پسند کرتے ہیں تاکہ ان پر محکومیت لاگو کر سکیں۔
- عورت کی آزمائش مال و دولت ہے۔
- نیک عورت امور دنیا سے نہیں بلکہ اسباب آخرت سے ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت زینت جہاں بی بی رحمۃ اللہ علیہا

- حسن الٰہی وہ حسن ہے جس کو دیکھ کر بلبل چمن میں گل کو بھی بھول جاتی ہے۔
- غیر محرم کی نگاہ عورت کے حسن کو گہنا دیتی ہے اس سے بچو۔
- نخوت، غرور، خوشامد سے نفرت کرو اور سادگی، انکسار، عفو و کرم اختیار کرو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گے۔
- جس میں دانائی، عزم، بردباری اور بلند حوصلگی نہ ہو وہ زیرک نہیں۔

Marfat.com

- جس میں خودداری اور عزت نفس نہیں وہ شریف نہیں۔

.....☆.....☆.....

حضرت جہاں بیگم رحمۃ اللہ علیہا

- جو عورت نماز کی پابند نہیں وہ کسی کام کی نہیں۔
- اہل اللہ کی خدمت کرتے رہو آخرت میں رضائے الٰہی سے مستفید ہو گی۔
- قرآن پاک کی تلاوت کو حرزِ جان بناؤ بہت زیادہ خوش بختی پاؤ گے۔
- پردہ عورت کا زیور حسن ہے۔
- جس نے قرآن و حدیث سے تجاوز کیا وہ راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔
- اگر آپ دنیا میں کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیشہ ناکامی کا سامنا کرنے کو تیار رہیں۔
- جس عورت کا عمل اس کی عقل سے زائد ہو جائے تو وہ وبال جان بن جاتا ہے۔
- جس طرح بصارت کی ایک حد ہوتی ہے اسی طرح عورت کی عقل کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔
- جو شے انسانی عادت سے دور ہے وہ عقل سے بھی دور ہے۔
- دوسروں کی خامیاں تلاش کرنے سے پہلے اپنی خامیاں تلاش کرو۔
- سب سے بہترین بات یہ ہے کہ ہم دوسروں کے جذبات اور احساسات کا احترام کریں۔
- عورتوں کی کج بحثی کم عقلی کی نشانی ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت نشاط النساء رحمۃ اللہ علیہا

- باوفا وہ ہے جو ہر موقعہ اور ہر جگہ پر اپنے شوہر کا پورا پورا ساتھ دے۔
- بہترین عورت وہ ہے جو مشکلات کا مقابلہ صبر، دلیری، بہادری اور استقلال سے کرے۔
- بہترین بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر کو مشکلات اور پریشانیوں کا احساس نہ ہونے دے۔
- بہترین عورت وہ ہے جو صبر کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑے۔
- صابر عورت وہ ہے جو مالی پریشانیوں میں دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔
- مکروہات دنیا میں نہ الجھو بلکہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے لولگائے رکھو تا کہ بہترین اجر کی حق دار بن جاؤ۔
- یہ دنیا حقائق کی دنیا ہے اس میں طلسمات کے سہارے زندہ رہنے کے بارے میں مت سوچو۔
- خدا کی رحمت سے نا امید ہونا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔
- عورت کا حسن اس کی زبان کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔
- عورت کا دل اس کی زبان کے تابع ہوتا ہے۔
- عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ خاموشی کو اپنا شعار بنائے تا کہ شوہر زبان سے محفوظ رہے۔
- عورت کا اچھا اخلاق یہ ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر شرم و حیا کی پتلی

Marfat.com

ہو۔

- عورت جب اتراتی ہے تو اپنے اوپر کسی کو قابو حاصل کرنے نہیں دیتی۔

☆.....☆.....☆

حضرت بی بی نصیر النساء رحمۃ اللہ علیہا

- ضرورت سے زائد کسی بھی شے کو بچا کر رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔
- شرم و حیا کے بغیر عورت کسی کام کی نہیں۔
- شغف نماز سب سے بڑھ کر عبادت ہے اور رضائے الٰہی کا موجب۔
- عاشق وہ ہے جو نماز، روزے سے عشق رکھے اور کسی صورت انہیں ترک نہ کرے۔
- عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا بھی داخل زنا کاری ہے۔
- عورت ایک تصویر کے مانند ہے اگر جاہل آدمی کے ہاتھ لگے تو اپنی قدرو قیمت کھو بیٹھے۔
- عورت کا باریک کپڑا پہننا عریاں ہونا ہے۔
- عورت کو ہمہ تن راستی اور صبر و قناعت ہونا چاہیے۔
- پراثر علم وہ ہے جو عمل پر آمادہ کرے۔
- جلد بازی حماقت ہے اور یہ عورت کی بدترین کمزوری ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت سیدہ عزیز النساء رحمۃ اللہ علیہا

- استاد کا احترام دل کی گہرائیوں سے کرو تبھی علم سے سرفراز ہو سکتے ہو۔
- مومنہ کے لئے لازم ہے کہ وہ صبر کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے دے۔
- زندگی امانت الٰہی ہے اس کی عبادت خلوص نیت سے کرو۔
- بیٹیاں چاردن کی چڑیاں ہوتی ہیں جب اپنے گھروں کو سدھار جاتی ہیں تو ان کی خوبیاں والدین کی زندگی کا سرمایہ کہلاتی ہیں۔
- علم دین کی خدمت کو اپنا شعار بناؤ تا کہ بہترین علماء تیار ہو سکیں۔
- علم ایک نور ہے اللہ تعالیٰ عزوجل جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔
- علم معرفت طلب کرنا سب طالب علموں پر فرض ہے۔
- عقل سے زائد عمل جہل کی نشانی ہے۔
- کوئی خیر اس عقل سے بہتر نہیں جس کو علم سے سنوارا گیا ہو۔
- عقل ہر وقت اور ہر جگہ سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔
- زندگی چاہتے ہو تو موت سے محبت کرو۔

Marfat.com

حضرت تاج الزلیخا رحمۃ اللہ علیہا

- خواہ کتنے ہی مصائب کے پہاڑ ٹوٹیں عزم و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو۔
- نیک بیوی وہ ہے جو اپنے خون جگر سے شوہر کو سرتاج العلم بنا دے۔
- صابر عورت وہ ہے جو کبھی بھی اپنی زبان پر شکوہ نہ لائے۔
- عورت کی شرافت کا اندازہ کرنا ہو تو اس کی شرم و حیا کو مدنظر رکھو۔
- جنتی عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کی آسائش و آرام کا بھرپور دھیان رکھے۔
- بیمار محبت یا الفت کا علاج دیدار یار کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔
- الفت محبت یہ ہے کہ دونوں جانب دلوں میں ایک عجیب تپش موجود ہو۔

☆.....☆.....☆

حضرت عزیز النساء رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ وجیہہ الدین رحمۃ اللہ علیہ)

- دوسروں کی دل آزاری مت کرو ورنہ خود ذلیل ہو جاؤ گے۔
- جس بات کو اچھا نہ جانو وہ مت کرو۔
- معمولی معمولی باتوں پر دوستی چھوڑنا دوستی کی حق تلفی کرنا ہے۔

Marfat.com

- نیکی کا بدلہ دینا احکم الحاکمین کے ذمہ ہے اس کی گرفت سے برے کو بچا کر ضعیف حاکم کی عدالت میں پیش کرنا، احکم الحاکمین کی ناراضگی مول لیتا ہے۔
- انتقام اور بدلہ جاہل لیتے ہیں عاقل نہیں۔
- توکل یہ ہے کہ ماسوائے اللہ تعالیٰ کسی بھی غیر شے پر نظر رکھنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔
- بندے پر جو مصیبتیں اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب سے آتی ہیں اس میں اس کی حکمت پنہاں ہوتی ہے مگر بندہ وہ حکمت نہیں سمجھ سکتا۔
- عادات وہی اچھی جن کا نباہنا باآسان ہو۔
- اگر نیکی کرنے والا برائی کا مُرتکب بھی ہو جائے تو اس کے نیکی کے احسان کو مت بھولو اور اس کے ساتھ برائی کرنے سے باز رہو۔
- مصیبت کا مقابلہ حوصلہ مندی سے کرو جلد نجات پاجاؤ گے۔

.....☆.....☆.....

حضرت فاطمہ بیگم رحمۃ اللہ علیہا

- زندگی کی مصیبتوں کو ہلکا کرنے کی خواہاں ہو تو گناہ سے بچو۔
- زندگی کا مقصد مسرت نہیں بلکہ تکمیل انسانیت ہے۔
- سب سے اچھی زندگی وہ ہے جس میں دوسرے بھی شریک ہوں اور بری زندگی وہ ہے جس میں دوسرے شریک نہ ہوں۔
- اپنی ضروریات کے لئے کبھی دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ۔
- علم سے محبت کرنا دانش سے محبت کرنا ہے۔

Marfat.com

- علم ادنیٰ کو اعلیٰ اور جہل اعلیٰ کو ادنیٰ بنا دیتا ہے۔
- علم کی روشنی کے سامنے چاند اور سورج کی روشنی بھی مات ہے۔
- کم عمل اور زیادہ بول جہالت کی نشانی ہیں۔
- کامیاب وہی ہے جو اپنے تصورات اور خاکوں کو الفاظ کی بجائے عمل کا جامہ پہنائے۔
- محبت کا ایک لمحہ بغیر محبت کی سو سالہ زندگی سے زیادہ انمول ہے۔
- مشکلات سے نہ گھبرانے والا انسان ہی صحیح معنوں میں انسان ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت سیدہ خیر النساء بہتر رحمۃ اللہ علیہا

- دولت ایک ایسی شے ہے جس سے جھگڑے چھوٹتے ہیں جب کہ علم ایک ایسی شے ہے جو محبت کا باعث بنتا ہے۔
- شکر الٰہی ادا کرتے رہنے سے حصول نعمت ہائے الٰہی ہوتا ہے۔
- حقیقی قابلیت یہ ہے کہ جس کام کی طرف جھکو چاہے وہ کتنا ہی دشوار ہو باآسانی کر کے رکھ دو۔
- ضرورت سے زائد شرم و حیاء اچھی اور قابل عزت بات نہ ہے اس سے بچو۔
- زیادتی شرم کام خراب کرنے کا باعث بنتی ہے۔
- بے فکری کی دال مثل قورمہ۔
- جو بدسلیقہ ہو تو اس کی زندگی حیوان سے بھی بدتر ہو جاتی ہے۔
- بچوں کی ہر خواہش پوری کرنا بڑی غلطی ہے یہ محبت نہیں بلکہ عداوت

Marfat.com

ہے۔

- دل شکنی جیسے برے فعل سے بچو وگرنہ نقصان اٹھاؤ گے۔
- بے جا نیک مزاجی، بے محل سعادت مندی بے وقوفی کی علامت ہے۔
- دنیا و آخرت کا فائدہ چاہتی ہو تو اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا وقت دُعا کے لئے نکالو۔
- تندرستی ہے تو جہان ہے بلا تندرستی یہ دنیا اندھیر ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت سیدہ امتہ اللہ رحمۃ اللہ علیہا

- انسان اپنی خوشی کا آپ خالق ہے۔
- بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا مغضوب ہے۔
- راہ وہ پکڑو جو بندے کو خالق سے ملا دے۔
- دنیا کے ساتھی (آنکھیں، ہاتھ اور پاؤں) جو بظاہر دوست نظر آتے ہیں تمہارے حقیقی دشمن ہیں۔
- اس دنیا میں نیک چلنی کی راہ دوسری دنیا کے لئے راہ نجات ہے۔
- عورت کا دل اس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے اسی لئے وہ کم عقل ہے۔
- تنگ دلی سے کبھی کامیابی نہیں ملا کرتی۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت سیدہ ذاکرہ رحمۃ اللہ علیہا

- ناشکری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کے مقابلہ میں دنیا کے احسان زیادہ جانے جائیں۔
- نیکی وہ ہے جس سے دوسرے فیض پائیں۔
- برائیوں سے پرہیز کرنا نیکیاں کمانے سے بہتر ہے۔
- سب سے بہترین عورت وہ ہے جو اپنے غصے اور تنک مزاجی پر قابو رکھے۔
- نیکی کا سب سے بڑا سرمایہ اعتقاد و یقین پختہ پانا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت اُم ابراہیم رحمۃ اللہ علیہا

- معصومیت حسن کا پہلا لبادہ ہے اور یہ ایک ایسی خوبی ہے جو ہر ایک کو بھلی لگتی ہے۔
- معصومیت میں منافقت نہیں ہوتی۔
- معصومیت ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہر جگہ اپنا کام دکھاتا ہے۔
- جھوٹ بولنے سے گونگا ہونا بہتر ہے۔
- فوراً معاف کر دینا شرافت اور بدلہ لینے میں جلدی کرنا کمین پن ہے۔

Marfat.com

- خوبصورتی اور بدصورتی کا معیار کردار کی عظمت ہے۔
- بدتر وہ ہے جس کی سیرت بدصورت ہو۔
- خاموشی دل کا سکون ہے اور روح کے لئے مانند نیند جسم ہے۔
- محبت ہستی کی وہ جیتی جاگتی تصویر ہے جس میں انسان کا ماضی، حال اور مستقبل واضح نظر آتا ہے۔
- دنیا کی محبت ہر ایک بُرائی کی جڑ ہے۔
- محبت مرد کی زندگی کا ایک واقعہ اور عورت کی زندگی کی پوری کہانی ہے۔
- محبت روح کا گلاب ہے جو گناہ کی دھوپ سے مرجھا جاتا ہے۔
- غصہ ایک ایسا طوفان ہے جو دماغ کا چراغ بجھا دیتا ہے۔
- کتنا حسین ہے وہ تخیل جو تنہائیوں کا احساس مٹا دے۔
- عمدہ شے حاصل کرنا کوئی خوبی نہیں بلکہ اسے عمدہ طریقے سے استعمال کرنا ہی خوبی ہے۔
- سب سے زیادہ غم میں مبتلا وہ عورت ہوتی ہے جو حاسد ہے۔
- سیرت کے جمال کو دیکھو نہ کہ صورت کی دل فریبی۔
- عورت ایک ایسی پہیلی ہے جو راز کو سنبھال نہیں سکتی۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت اُم سعدیہ رحمۃ اللہ علیہا

- عورت باوفا وہ ہے جو پھولوں کی مانند اپنی زندگی اپنے شوہر پر نچھاور کر دے۔
- شمع کی مانند زندگی گزارنے کا فن ہی عورت کا زیور حسن ہے۔
- زندگی کا بہترین معلم تجربہ ہے۔
- مسکراہٹ بارش کا وہ قطرہ ہے جو پتھروں کے دل چیر دے۔
- مسکراہٹ محبت کی زبان اور عورت کی شخصیت کا وقار ہے۔
- جس نے اپنے غرور پر ناز کیا وہ معدوم ہوگیا۔
- حسن باوصف خاموشی کے بھی اپنی زبان رکھتا ہے۔
- عورت کے لئے زبان پر قابو رکھنا ہی اس کی سب سے بڑی عبادت ہے۔
- زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔
- آنکھیں نیچی اور کان بند رکھو اسی میں تمہاری بہتری ہے اس طرح تم پر مصیبت سے بچ جاؤ گے۔

☆ ..... ☆ .....

Marfat.com

حضرت حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا

- حقیقی خوبصورتی کا سرچشمہ دل ہے اگر یہ سیاہ ہے تو چمکتی آنکھیں بھی بے کار ہیں۔
- زندگی کی خوشی درکار ہے تو زبان کو شکوہ شکایت سے محفوظ رکھو۔
- یہ بات کون جانتا ہے کہ چہرے پر کھلتی ہوئی خوشی اپنے اندر تلخیوں کے کتنے طوفان چھپائے ہوئے ہے۔
- خوشی ہمیشہ عارضی اور غم پائیدار ہوتے ہیں۔
- آنسو جذبات کی آواز ہونے کے ناطے قدر کے لائق ہیں۔
- زیادہ خوشی ملنے پر فطرت انسان سے آنسو کی صورت میں بدلہ لیتی ہے۔
- مذہب ایک ایسا راستہ ہے جو امن و آشتی کے دروازے کھولتا ہے۔
- اگر روحانی سکون اور امن چاہتے ہو تو دماغ کے چراغ کو علم کی روشنی سے منور کرو۔
- جھوٹے چہرے خزاں کی مانند اور سچے چہرے گلاب بہار ہوتے ہیں۔
- صورت کی بجائے اپنی سیرت کو مشعل راہ بناؤ۔
- دیدار الٰہی چاہتی ہو تو اپنے اندر کی بدی سے قلب کو پاک کرو۔
- ہمیشہ ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو دوسروں کے حالات سے خود عبرت حاصل نہیں کرتے۔
- قرض ایک ایسا مہمان ہے جو آنے کے بعد جانے کا نام نہیں لیتا۔
- وہی عورت بہادر اور نیک ہے جو بُرے کاموں سے بچے۔

Marfat.com

- اگر شہوت سے بچنا چاہتی ہو تو نکاح کرو۔
- مرد کی ترقی کا راز عورت کی پاکباز محبت پر منحصر ہے۔
- صورت کی بجائے سیرت کو ترجیح دو تبھی شہرت پا سکو گی۔
- اگر فضیلت کی خواہاں ہو تو کم گوئی اختیار کرو۔
- بندگی اس طرح کرو گویا ابھی مرنا ہے نیک کام اس طرح کرو جیسے ہمیشہ جینا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت اُم الحبیب رحمۃ اللہ علیہا

- ایسا وعدہ مت کرو جسے نبھانا مشکل ہو۔
- دوست دشمن سب کی ناگوار باتوں کو برداشت کرنا ہی حوصلہ مندی ہے۔
- آنی جانی اور فانی اشیاء کی محبت چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی محبت اختیار کرو تاکہ دائمی زندگی پا سکو۔
- قناعت سب سے بڑی نعمت خداوندی ہے جس نے اسے پالیا گویا اس نے قارون کا خزانہ پالیا۔
- جن چیزوں کی انسان بے قدری کرتا ہے اپنے وقت پر وہی ضرورت زندگی کا جزو بن جاتی ہے۔
- والدین کی خدمت ہی سب سے اہم فریضہ ہے اور عورت کی محبت کا ثبوت' ظاہری تواضع اور بناوٹی عجز و انکسار سے بچو یہ اخلاق نہیں رذالت ہے۔

Marfat.com

- مومن عورت وہی ہے جو دوسروں کی بدی اور اپنے احسان کو یاد نہ رکھے۔
- دوسروں کے علم سے اپنے علم کے چراغ میں تیل کا اضافہ کرنا سیکھو تاکہ زندگی سنور سکے۔
- زندگی ایک پھول ہے اور محبت اس کا شہد۔
- بے کاری اور سُستی عورت کو بیماریوں کا مجموعہ بنا دیتی ہے اور وہ دوسروں کی نظروں سے گر جاتی ہے۔
- اچھی سیرت برائیوں سے بچنے کا نام نہیں بلکہ ذہن میں بُرائی کرنے کی خواہش تک پیدا نہ ہونے دینا ہے۔
- تقدیر کا شکوہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا ہے۔
- محبت اور عداوت کبھی مخفی نہیں رہ سکتیں اس لئے اس سے بچو۔
- وہی عورت نیک اور شریف ہے جو سب سے زیادہ شرم وحیاء کا احساس رکھے۔
- اپنی اصلاح اور اخلاقی درستی کے لئے اپنے آپ پر خود حاکم بنو۔
- اتفاق کے فوائد نفاق کے مقابلے میں لاکھ گنا زائد ہیں۔
- کسی بھی کام کو نہ تو سہل جانو اور نہ ہی مشکل، ہمت اور ارادے کے سامنے ان کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت امینہ سعدیہ رحمۃ اللہ علیہا

- اپنے تئیں اس سے زیادہ کبھی نہ ظاہر کرو جتنی کہ تم دراصل ہو۔
- شیخی مارنا اپنی عزت نفس گنوانا ہے۔
- خوشی اور غمی دونوں میں صبر سے کام لینا سیکھو وگرنہ ساری عمر کا پچھتاوا ملے گا۔
- دنیا ایک لمحہ کی مانند ہے اسے اطاعت اور بندگی میں گزارنا ہی سب سے افضل عمل ہے۔
- اگر زمانہ کی طرف سے کوئی مصیبت نازل ہو تو صبر سے کام لو آہ فغاں بے کار شے ہے۔
- ہر وہ دل جس میں خوف خدا نہیں وہ ویرانہ ہے۔
- عزت نفس خوبصورت لباس کی مرہون منت نہیں ہے۔
- خواہش دنیا ایک ایسی بُری سواری ہے جو مصیبتوں کے اندھے گڑھے میں لے جاتی ہیں۔

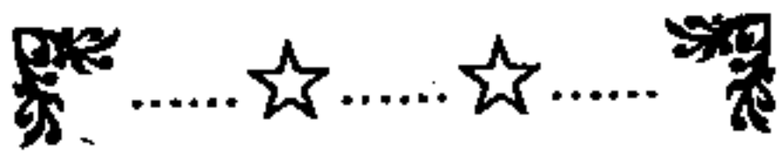

Marfat.com

حضرت بخت بی بی رحمۃ اللہ علیہا

- اللہ تعالیٰ کے ولی کا کام ناقصوں کو کمالیت تک پہنچانا ہے آگے ناقص کے مقدرات میں جو کچھ ہوتا ہے وہ برضاء الٰہی پورا ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے تمام کاموں میں مختار کل ہے کبھی اپنا کام جمال سے اور کبھی اپنا کام جلال سے کرتا ہے اور اسی میں مخلوق خدا کی بہتری ہوتی ہے۔
- جب تک ایمان کی رسی کو پوری طرح نہ پکڑو گے شفاعت رسول اللہ ﷺ سے محروم رہو گے۔
- جس کے دامن میں حُبِ رسول اللہ ﷺ نہیں ہے اس کا دامن حُبِ الٰہی سے بھی خالی ہے۔
- جس نے اپنی بساط کے مطابق خلق اللہ کی مدد نہیں فرمائی اس کا دعویٰ عبادت و ریاضت بے معنی ہے۔
- اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہو تو یتیموں کی والدین بن کر سرپرستی کرو۔
- جس نے سنتِ رسول اللہ ﷺ ترک کی گویا اس نے اپنی دنیا خراب کی اور نعمتہائے عقبیٰ سے محروم رہا۔
- دُعا کا صحیح حقدار وہی ہے جو دین اور دنیا دونوں معاملہ میں رحمت حق سے ناامید نہ ہو۔
- اگر نفس کی غلامی سے نجات چاہتے ہو تو صحبت اولیاء اللہ اختیار کرو۔
- جس نے فراخی میں شکر الٰہی ادا نہیں کیا وہ تنگی میں بھی شکوہ سنج اعتبار

Marfat.com

ہے۔

- زندگی ایک محدود شے ہے اس کی قدر کرو اور اس کی مہلت سے فائدہ اٹھاؤ تاکہ بارگاہ ایزدی میں سرخرو ہو سکو۔
- نااہل کی تربیت ایسی ہے جیسے بھیڑ کے بچے کو پالنا۔
- کم کھانا ہی مشاہدہ نور حق کرنا ہے۔
- بہترین فرد وہ ہے جو خود مٹی ہونے سے پہلے مٹی بن جائے۔
- مطلبی اور خود غرض کی مثال یہ ہے کہ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
- حرص و طمع انسان کے دو ایسے دشمن ہیں جو اُسے کسی لائق نہیں چھوڑتے۔
- جو بچہ بچپن میں تمیز نہیں سیکھتا وہ بڑا ہو کر بھی بدتمیز ہی رہتا ہے۔
- جس نے کم آمدن میں بھی اپنے نفس کی خواہشات کو مدنظر رکھا گویا اس نے ذلت کا دروازہ اپنے اوپر کھول لیا۔
- جو انسان بے ہودگی کی حد تک تکبّر کرتا ہے گویا وہ اپنے آپ کو ذلت کے اندھے کنوؤں میں گراتا ہے۔
- جو تجھ سے دلی رغبت نہ رکھے تجھے بھی اس سے دلی وابستگی نہیں رکھنی چاہیئے۔
- جو اپنے سے اچھے کو تلاش کرتا ہے گویا اس نے رحمت الٰہی سے استفادہ پایا ہے کیونکہ اچھے کی صحبت برے کو بھی رحمت الٰہی سے ہمکنار کرا دیتی ہے۔
- کتا خصلت آدمی کی مثال یہ ہے کہ کتے کو خواہ لاکھوں مرتبہ دریا سے نہلاؤ وہ پاک نہیں ہوتا۔
- جاہل وہ ہے جو اپنی دلیلوں سے کام لینے کی بجائے ہر وقت لڑائی پر

Marfat.com

کمر بستر رہے۔

- نادان کو نصیحت کرنا خود کو مبتلائے فساد کرنا ہے۔
- ہر وہ طالب علم جو استاد کی سختیوں کو نہ جھیلے اسے زمانہ کی سختیوں سے دوچار رہنا پڑتا ہے۔
- جو اپنے سے کم تر پر رحم نہیں کھاتا وہ اپنے سے برتر کے ہاتھوں ذلت اٹھاتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی حاجن رحمۃ اللہ علیہا

- جس نے سود کھایا گویا اس نے آگ کے انگارے چبائے اور راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔
- دنیاوی خوبصورتی اصل خوبصورتی نہ ہے بلکہ حقیقی خوبصورتی سیرت ہے جس کا تعلق انسان کے من سے ہوتا ہے۔
- جس نے اپنے دشمنوں پر احسان کیا گویا اس نے اپنے دوست کی دل آزاری کی۔
- اے انسان تو اپنے اصل دشمن نفس سے ہاتھ دھو کیونکہ یہ تیرے دشمن حقیقی ابلیس لعین سے یارانہ رکھتا ہے۔
- نہ تو دوسروں سے اس قدر سختی سے کام لے کہ تیرے ماتحت تجھ سے تنگ آجائیں اور نہ ہی اس قدر نرمی اختیار کرو کہ وہ تجھے نقصان پہنچائیں۔
- ہر خواہش کے پورا ہونے کی تمناء نہ کرو کہیں وہ پورا ہونے پر اپنی

Marfat.com

قدر و قیمت ہی کھو بیٹھی ہو۔

- جو شے ہاتھ سے نکل گئی ہو وہ واپس نہیں آسکتی اس کا افسوس کرنا گویا اپنے آپ کو خاک میں ملانا ہے۔
- جس نے مصیبتوں میں برداشت کی بجائے دوسروں کے آگے رونا رویا گویا اس نے منعم حقیقی کا شکوہ کیا اور شیطان ابلیس کو خوش کیا۔
- نااہل کو راز دار بنانا اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہے۔
- جہالت کی نشانی یہ ہے کہ بے موقع غصہ کرے اور نااہل کو راز دار بنائے۔
- جس نے کسی کی جھوٹی خبر پر خود کو رنج میں ڈالا گویا اس نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا۔
- صحت کے بعد جو مریض طبیب حقیقی کے احسان کی پرواہ اور وقعت نہیں کرتا وہی رذیل اور ناشکرا انسان ہے۔
- ہمہ وقت بے چین شخص وہ ہے جو اپنے شہوانی خیالات پر قابو نہیں پاتا۔
- جس نے مال و دولت کی ہوس کی گویا اس نے اپنے آپ کو تباہ و برباد کیا۔
- اگر سکھی رہنا چاہتے ہو تو بے کس انسانوں پر مہربانی کرنا سیکھو۔
- جس نے بے بس لوگوں پر ظلم ڈھایا اس نے دکھ ہی پایا۔
- بدنفس وہ فرد ہے جو دوسروں کی بدی کو ظاہر کرے اور اپنی نیکی کو بڑھا چڑھا کر پیش کرے۔
- کسی نیک عمل سے پہنچنے والا رنج غیر پائیدار ہوتا ہے۔
- قوی ترین وہ ہے جو اپنے غصے کو تسکین میں بدل دے۔
- جو لوگ امداد کے حقدار ہوں ان کی امداد کرنے میں کبھی بھی ان کے

Marfat.com

سوال کے منتظر نہ رہو۔

- اللہ تعالیٰ سے وہی شے مانگو جو پائیدار اور مستقل ہو۔
- اچھی بات کے حصول کی خاطر کسی بری بات کو ذریعہ اور وسیلہ نہ بناؤ۔
- کمزور ترین وہ ہے جو اپنا راز مخفی نہ رکھ سکے۔
- حقیقی صبر یہ ہے کہ انسان مفلسی اور ناداری میں صبر سے کام لے۔
- قناعت حقیقی یہ ہے کہ تجھے جو رزق ملے اس پر راضی رہے۔
- امانت پر سود لینا بہت بڑا گناہ ہے۔
- بزرگان دین سے نیک امداومت رکھو منزل مقصود پر پہنچنے میں آسانی رہے گی۔
- عبادت و ریاضت الٰہی خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرو۔

☆ ..... ☆ .....

حضرت بی بی اُحد رحمۃ اللہ علیہا

- جس نے میانہ روی سے کام لیا وہ کبھی مفلس نہ ہوا۔
- مصائب سے گھبرانے سے کبھی اندھیرے اجالوں میں نہیں بدلا کرتے۔
- والدین کے ساتھ نیکی کرو اور اپنے نفس کے ساتھ بدی تبھی بارگاہ الٰہی میں عزت پاؤ گے۔
- جو شے قسمت میں نہ ہو اس کی طلب سے افسردہ اور پریشان ہونے کا کچھ حاصل نہیں ہے۔

Marfat.com

- گو علم بے انتہا زائد اور عمر کم ہے لیکن عقلمندی یہی ہے کہ انسان اس بات کو سیکھے جس سے تمام علوم حاصل ہو جائیں۔
- خوشنودی الٰہی چاہتے ہو تو اپنے اندر اخلاص پیدا کرو۔
- جس بات کا تجھے علم نہیں اس کو اپنی زبان سے مت نکال اور جس کا تجھے علم ہے اسے مستحق تک پہنچانے میں بخل سے کام نہ لے۔
- نماز میں قلب کی حفاظت کرو اور مجلس میں اپنی زبان کی۔
- جس نے ہمہ وقت موت کو یاد رکھا مصائب اس کے لئے سہل بن گئے۔
- کمینگی کے مقابلہ میں خاموشی اختیار کرنے سے ہی اس سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔
- کسی ذکر میں بجز ذکر خدا کوئی خیر و خوبی نہیں۔
- کفرانِ نعمت بقا سے خالی اور شکر نعمت زوال سے مبرّا ہوتے ہیں۔
- جس نے غور و فکر سے کام لیا گویا اس نے مراقبہ کیا۔
- ضروریات نفس پر جس نے قابو پایا اس نے نعمت دیدارِ الٰہی پائی۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی اسد چشتی رحمۃ اللہ علیہا

- جب تک بندہ گرفتار مال رہتا ہے تو وہ مال کا خادم ہوتا ہے اور جب اس سے تہی دست ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا خادم بن جاتا ہے۔
- جھوٹے کا اعتبار سچوں کے آگے بیکار ثابت ہوتا ہے۔
- حکمت الٰہی یہ ہے کہ تیرا دل تیرے نفس سے پاک ہو اور محو دیدار الٰہی میں مصروف ہو۔
- کم گو آزار سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔
- حسن اخلاق ایک ایسی شے ہے جس سے زندگی راحت و آرام سے گزرتی ہے۔
- زندگی اعلیٰ و ارفع بنانا چاہتے ہو تو چار باتیں اختیار کرو۔

(۱)۔ نیک گفتاری

(۲)۔ نیک کردار

(۳)۔ نیک صحبت

(۴)۔ نیک نیت

- کسی بات کا بلا سوچے سمجھے جواب دینا خفت و پشیمانی سے دوچار ہونا ہے۔
- سخاوت و بخشش یہ ہے کہ دوسروں کے عیب جاننے کی کوشش نہ کی جائے۔
- ناامیدی رحمت الٰہی سے محرومی پانا ہے۔
- حرص و ہوس ذلت و خواری کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

- بخیلی باعث ذلت اور مفلسی باعث عزت ہوتی ہے۔
- مراد حق پانا چاہتے ہو تو علم بقدر ضروریات حاصل کرو۔
- بلند مرتبگی چاہتے ہو تو صحبت اولیاء اختیار کرو۔
- موت کی نسبت گناہوں سے بچنا ہی حقیقی مردانگی ہے۔

☆.....☆.....

حضرت اُم بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہا

- لقمہ حرام قابل زندگی اور اطاعت الٰہی سے دوری کا باعث ہے۔
- نعمت الٰہی سے سرفراز ہونا چاہتے ہو تو والدین کی خدمت کرنا اپنا شعار بناؤ۔
- جس نے اپنی ماں کی بے لوث خدمت کی اس نے راہ حق میں بلند مقام پایا۔
- اگر ولائت کا اعلیٰ درجہ چاہتے ہو تو خدمت والدہ کو اپنا شعار بناؤ۔
- عبادت بلا توبہ ایسے ہے جیسے تزئین مکان بلا روغن۔
- بُرے لوگوں کی صحبت سے تنہائی لاکھ درجے بہتر اور فائدہ مند ہے۔
- بساط سے بڑھ کر حصول دنیا ذلت و خواری کا نشان ہے۔
- اگر تکبّر سے بچنا چاہتے ہو تو خوشامدی لوگوں کی صحبت ترک کر دو۔
- بے جا تعریف ایسے ہی ہے جیسے کسی ٹھیکری کو سونا بنانا۔
- حقیقی حسن کا منبع دل ہے اگر یہ سیاہ ہے تو آنکھوں کی چمک محض دھوکا نفس ہے۔
- اے عورت اپنے حسنِ ظاہری پر نازاں نہ ہو حسن باطنی پیدا کر تاکہ

Marfat.com

تیری پہچان بارگاہ ایزدی میں ہو سکے۔

- جس نے اپنے نفس کو برے کاموں سے روکا اس نے بارگاہ الٰہی میں عزت و توقیر پائی۔
- خوبصورتی سیرت یہ ہے کہ ہر دیکھنے والا راضی رہے۔
- خالق حقیقی سے انس وحشتِ مخلوق ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت فاطمہ خضرویہ رحمۃ اللہ علیہا

- عارف وہی ہے جو رہبر ہو راہزن نہ بنے۔
- شوہر طبیعت کا محرم جبکہ مرشد طریقت کا مجرم ہوتا ہے۔
- اس عارف کی صحبت حرام ہے جس کی نگاہ میں ذرا برابر بھی عورت کے حسن کا خیال پیدا ہو جائے۔
- بیوی وہی ہے جو اپنے شوہر کی خدمت کرنے میں کسل مندی اور بخیلی سے کام نہ لے۔
- جب فیاض و کریم شخص کی دعوت کرو تو محلے کے کتوں کا بھی خیال رکھو تاکہ مہمانداری کا صحیح حق ادا ہو سکے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی قرب کے خواہاں ہو تو اپنا خلق درست کرو۔
- عرفان چاہتے ہو تو دنیا اور آسائش دنیا کو ترک کر دو اور عزلت نشینی میں پناہ ڈھونڈو۔
- اگر وصال ربانی کے خواہاں ہو تو طریقت اولیاء اللہ کی پیروی کرو۔
- آرزوئے بہشت بلا عمل کرنا سب سے بڑی منافقت ہے اس سے

Marfat.com

بچو۔

- بعد از توبہ گناہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے کہ لوہے کو بلا ریگمال زنگ سے صاف کرو۔
- اگر رحمان کی قربت چاہتے ہو تو رحمان کی عادات و صفات اختیار کرو اور رحمان کی صفت یہ ہے کہ وہ مخلوق کی خدمت کرتا ہے۔
- دوست کا دوست بھی دوست ہوتا ہے۔ انبیاء کا طرزِ عمل اختیار کرنے والا بندہ یا بندی انبیاء کی دوست ہے اور انبیاء کے دوست اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

☆ ..... ☆ ..... ☆

حضرت بنتِ یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہا

- خواہش نفس کی خاطر اللہ تعالیٰ سے مانگنا شرم و ذلت اٹھانا ہے۔
- موت ایک ایسا پل ہے جس سے گزر کر ہی دوست دوست سے ملتا ہے۔
- انسان ایک بہترین مخلوق ہے جس مکان میں چاہے رہے لیکن حق تعالیٰ سے زائل نہ ہو۔
- جوان مرد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے خادم کو اپنا خادم نہ بنائے بلکہ خود مخدوم بنے۔
- بقعہ مردوں سے بزرگ و مشرف ہوتا ہے نہ کہ مرد بقعہ سے۔
- مخدومی اللہ تعالیٰ عزوجل کی صفت اور خادمی بندوں کی جب بندہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی صفت حاصل کرنے کی آرزو کرتا ہے تو فرعون بن

Marfat.com

جاتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ عزوجل سے ایسی محبت رکھو کہ یاد مخلوق سے مبرّا ہو جاؤ۔
- سینوں کے اندر جلنے والے توحید و ایمان کے چراغ کی حفاظت کرو ایسا نہ ہو کہ بے نیازی کی ہوا انہیں بجھا کر تمہیں ایمان سے خالی کر دے۔
- فقیری خاموشی کے ساتھ فکر اور گفتگو ذکر سے بھرپور ہے۔
- سب سے بہترین کام یہ ہے کہ دوسروں کی بجائے اپنے آپ کو نصیحت کرنے ہے۔
- دوست الٰہی کا حال اپنے دل سے جانو کیونکہ اس سے بڑا کوئی گواہ نہیں ہے۔
- دوسروں کی عیب جوئی کرنے والے کو اپنا ہمدم کبھی بھی تصور نہ کرو اور اس کی صحبت سے بچنے کی کوشش و سعی کرو۔
- نفس کو کبھی بھی ریت کی رسی نہ جانو اس لئے اپنی حفاظت نفس سے مانند حفاظت سانپ کرو۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت خیرہ رحمۃ اللہ علیہا

(اُم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

- قناعت پسندی سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اس کی قدر کرنا سیکھو۔
- روزہ تمام عبادتوں کا سردار ہے اور باطن کی اصلاح کے لئے نادار و نایاب نسخہ۔
- نیک اور صالح اولاد جنت کا نشان۔
- مصائب دنیا سے بھاگنے والوں کو سعادت دارین حاصل نہیں ہوتی۔
- مراد الٰہی۔ چاہتے ہو تو علم نافع حاصل کرو اور اطاعت سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہو جاؤ۔
- عورتوں میں خوش قسمت عورت وہ ہے جس سے اس کا شوہر راضی و خوش رہے۔
- فیاضی اپنا وطیرہ بناؤ کیونکہ بفرمان رسول اللہ ﷺ فیاض خدا کا دوست ہوتا ہے۔
- اپنے آپ کو اس قدر بلند تر نہ بناؤ کہ پڑوسی بھی تم سے نفرت کرنے لگیں۔
- دُعا کے بدلے ایسی دُعا ہو جو تمہارے حق میں کی گئی دُعا سے زیادہ بہتر ہو۔
- دنیا ایک عارضی ٹھکانہ ہے اور مال و دنیا عارضی دولت۔
- خود رائی سے بچو ورنہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔
- بخل اور ایمان ایک دل میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اس لئے بخل سے

Marfat.com

اجتناب کرو۔

- صبر سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے اور صابر رضائے الٰہی کا فرمانبردار ہوتا ہے۔
- بدترین بدلہ لینا یہ ہے کہ دشمن کے حق میں بددُعا کی جائے۔
- اگر راحت چاہتے ہو تو گلے شکوے سے اپنی زبان کو بند رکھو۔
- عورتوں کے لئے باعث ہلاکت دو باتیں ہیں۔

(۱)۔ سونے کی چمک دمک اور سرخی

(۲)۔ زعفران کی زردی

- بے ہودہ گفتگو مصیبت کی جڑ ہے اس سے ہر صورت میں بچو۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی ماہ نور رحمۃ اللہ علیہا

(اُم خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

- جس نے زندگی بھر لقمہ حلال کھایا اللہ تعالیٰ نے اسے اولاد صالح سے نوازا۔
- علم بے شک بغیر عمل کے نفع بخش بھی ہے لیکن عمل کے بغیر علم کی کوئی وقعت نہیں ہے۔
- جس نے اپنے رب کے سوا کسی اور سے امید رکھی اس نے گناہ کبیرہ کیا۔
- انسان کو اپنے گناہ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے کیونکہ قرب الٰہی سے محرومی کا باعث بنتا ہے۔

Marfat.com

- دنیا کو محض سرائے جانو اور جس قدر ممکن ہو سکے زاد آخرت اکٹھا کر لو۔
- غنی کے لاکھوں کے صدقات سے فقیر کے ایک معمولی سکۂ صدقہ کی قدر لاانتہا اعلیٰ ہے۔
- عیال دار کے اعمال مجاہدین کے اعمال کی مانند بارگاہ ایزدی میں باعث مستجاب بنتے ہیں اور فلاح پاتے ہیں۔
- حیا باعث نیکی اور بے حیائی باعث بدی ہے۔
- جس نے اپنی گفتگو میں احتیاط نہ برتی گویا اس نے اپنی روح کو زخمی کیا۔
- مغلوب الحالی سے بہتر مفلوک الحالی ہے۔
- کم سے کم تر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔
- جس نے اپنے عقیدے میں شک سے کام لیا گویا اس نے ترک عقیدہ سے کام لیا۔
- عبادت پر غالب آنا ہی کمال فضیلت ہے۔

Marfat.com

حضرت اُم الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(والدہ ماجدہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ)

- اطاعت شوہر سے ہی اطاعت الٰہی کا حقیقی جذبہ ابھرتا ہے اور مقام رضاء الٰہی تک پہنچانے کا باعث بنتا ہے۔
- نیک اور صالح اولاد کے متمنی ہو تو ہر اس کام سے اجتناب کرو جو ناراضگی الٰہی کا باعث بنتی ہو۔
- رزق حلال ہی انسان کے نیک اعمال کا سرچشمہ اور وصال الٰہی کا اولین راستہ ہے۔
- ابتلاء اور مصیبت میں ہمیشہ رضاء و حکمت الٰہی پر شاکر رہو یہی حقیقی عبودیت ہے۔
- گناہوں کی سیاہی کو خوف خدا کے پانی سے صاف کرو۔
- جس نے گناہ چھوڑنے کی سعی کی وہی باریاب الٰہی ہوا۔
- باطن کی آنکھ چاہتے ہو تو عبادت الٰہی میں مشغول رہو کیونکہ اس کی رسائی لامکان تک ہوتی ہے اور اس سے کوئی راز الٰہی پوشیدہ نہیں ہوتا۔
- بے کار محض امیدوں پر بھروسا کرنا نگاہ الٰہی سے گرنا ہے اور احمقوں کے ٹولہ میں شامل ہونا ہے۔
- اپنی جان پر اتنا بوجھ ڈالو جتنا باآسانی اٹھا سکو وگرنہ ہمت ٹوٹ جائے گی اور منزل مقصود کھو بیٹھو گے۔
- نیک کاموں میں پیچھے رہنے سے یہ بہتر ہے کہ تو برے کاموں کا

Marfat.com

پیشوا نہ بنے۔

- کسی کی ذلت گاہی پر خوش نہ ہو اور اپنے آنے والے کل سے باخبر رہ سکیں تو اس سے بھی زیادہ ذلت و خواری میں مبتلا نہ ہو جائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا

(اُم شاہ رکن الدین عالم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ)

- اولاد صالح کی تربیت کے لئے لازم ہے کہ ارکان شرع کی پابندی کو اپنا شعار بنایا جائے۔
- دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اگر دل حقیقت پسند ہو تو انسان کو اس کے محبوب (اللہ تعالیٰ عزوجل) سے ملا کر وصل سے ہمکنار ضرور کرتا ہے۔
- راستی کا سفر صبر و تحمل سے طے کرنے سے ہی مالک راست سے وصال ممکن ہوتا ہے۔
- وہ کبھی راحت نہیں پا سکتا جو دنیاوی دولت کا بھوکا ہو۔
- اگر غم زدہ دل کی بے تاب دھڑکنوں کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب موڑ دیا جائے تو بندہ مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔
- زندگی کی مشکلات و مصائب سے بخیر و خوبی نکلنا چاہتے ہو تو گناہ اپنے دامن سے جھٹک دو۔
- ہر بچے کو عطیہ خداوندی جانو کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کا اظہار ہوتا ہے۔

Marfat.com

- اقبال کے زمانہ میں شکر الٰہی ادا کرنے والا ادبار کا وقت باآسانی صبر وتحمل سے گزار لیتا ہے۔
- احسان کی سب سے بہترین شکل یہ ہے کہ ہمسائے کے ساتھ احسان کیا جائے۔
- عبادت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال سے خدا کی ہم آہنگی پا لے۔
- نفس کو رام کرنے کے لئے شریعت اور نیکی کا تازیانہ استعمال کرو۔
- اعتقاد بالیقین سے تمام منازل فقر باآسانی طے ہو جاتی ہیں۔
- منافق وہ ہے جو غیر موجود صفت پر خوش ہو اور اپنے عیوب کے اظہار پر خفا ہو۔
- دوسروں کی خلوت میں تانک جھانک عادت بد اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

☆ ☆

حضرت اُم کلثوم رحمۃ اللہ علیہا

(والدہ ماجدہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ)

- انسان کے اندر کو دیکھو اور پرکھو اس کے ظاہر کو نہیں۔
- مصیبت اور ابتلا کا مقابلہ انتہائی شکر اور حوصلہ مندی سے کرو اور منعم حقیقی کی رضا کے آگے سربسجود رہو یہی تسلیم و رضا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے سو اس کی مشیت میں راضی برضا رہنا سیکھو۔

Marfat.com

- صابر وہی ہے جو مصیبت و ابتلاء میں بھی شکوہ الٰہی زبان پر نہ لائے۔

☆ ☆

حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

- مقام تشکر یہ ہے کہ بندہ ابتلاء و مصیبت اور فاقہ کشی میں راضی برضا رہے۔
- زہد و ریاضت اور نفس کے تزکیہ پر حکمرانی چاہتے ہو تو لباس فاخرہ اور بستر شاہانہ کی بجائے زمین کو اپنا مسکن بناؤ اور تفاخر سے عجز کی جانب لوٹو۔
- دنیا کی قیمت ایک ٹکیہ سے بھی کم ہے اگر حب الٰہی کے طالب ہو تو حب دنیا کو ترک کر دو۔
- حسن اخلاق ایسی شے ہے جس سے شیر بھی اطاعت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔
- رشک سے گریز کرنا ہی انسانیت ہے۔
- ناامیدی سے عمر گھٹتی ہے اور گناہ لازم آتا ہے۔
- رزق وہی ملتا ہے جو مقدر ہو چکا ہے اس سے زائد کی طلب حماقت ہے اور اس کو چھیننے کی قوت ماسواء اللہ تعالیٰ کوئی بھی نہیں رکھتا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت اُم آغا محمد رحمۃ اللہ علیہا

- جس کو اہل بیت سے محبت نہیں اسے حُب رسول کا دعویٰ زیبا نہیں۔
- جس نے اپنے نفس پر قابو نہیں پایا وہ نامراد رہا۔
- جس نے فاقہ اختیار نہیں کیا وہ حب الٰہی کا دعویدار نہیں۔
- قرض برائے نفس سے بہتر فاقہ کشی ہے۔
- رزق وافر چاہتے ہو تو اپنے دستر خوان کو وسیع کرو۔
- صبر سے بڑھ کر کوئی شے نہیں معرفت الٰہی سے اس کا دروازہ کھلتا ہے۔
- انسانی زندگی کا مقصد حقیقی یہ ہے کہ ہمہ وقت یاد الٰہی میں اس کا دل مگن رہے۔
- حسد طمانیت قلب کا دشمن اور روح کی دیمک ہے اس سے بچنے کی کوشش کرتے رہو۔
- حج اکبر چاہتے ہو تو اپنے قلب کو مصفا بناؤ۔
- جس کے افعال میں توحید اور اخلاق نہیں وہ دنیا کا سب سے نااہل انسان ہے۔
- قرب الٰہی چاہتے ہو تو اولیاء اللہ کے پاؤں کی خاک بن جاؤ۔
- غرور اور ظاہری حسن دشمن انسان ہیں باطنی حسن قرب الٰہی کا ایک ذریعہ۔
- برے ہم نشینوں کی صحبت سے بچو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔
- آزمائش یہ ہے کہ بندہ بوقت ابتلاء حق تعالیٰ سے روگردانی اپنا شیوہ

Marfat.com

بنائے۔

☆ ☆

حضرت بی بی رقیہ رحمۃ اللہ علیہا

- جس نے اولاد کی پرورش اچھے طریقہ سے کی اس نے بڑھاپے میں سکھ پایا۔
- خوف خدا یہ ہے کہ ہر برے کام سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔
- اگر محبوب بارگاہ الٰہی بننا چاہتے ہو تو حرص و ہوس اور طمع سے کنارہ کشی اختیار کرو۔
- عبادت کا صحیح لطف چاہتے ہو تو فرائض الٰہی کی بجا آوری میں کوتاہی سے کام نہ لو۔
- حرام مال سے حفاظت ہی حفاظت ایمان ہے۔
- اگر قبر میں کیڑوں کی خوراک بننے سے بچنا چاہتے ہو تو مرغن غذاؤں سے اجتناب کرو۔
- کینہ و حسد فساد روح، جسم ہیں اوران سے بچنا ہی دراصل حفاظت روح ہے۔
- قضاء پر رضا اختیار کرو جنت کے حق دار بن جاؤ گے۔
- حد سے زیادہ تکلیف باعث نفرت ہوتی ہے۔
- دنیا کی ظاہری چمک دمک سے بچو وگرنہ شدید آزمائش میں مبتلا کر دیے جاؤ گے۔
- امارت اور غربت کا انحصار روح انسانی پر منحصر ہے۔

Marfat.com

- اگر اپنا چین اور آرام گنوانا چاہتے ہو تو مال حرام کو اپنا مطمع نظر بناؤ۔
- جس نے شرم کے لبادہ کو اپنا پیرھن بنایا وہی باعصمت کہلائی۔
- اگر روح کی راحت کے طالب ہو تو قناعت اختیار کرو۔
- لالچ ایک دائمی غلامی ہے اور اس سے نجات دائمی آزادی ہے۔

☆.....☆.....

حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنت بری اُم عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ)

- جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا وہ بھی رحم کے قابل نہیں۔
- غیر محرم کا ہاتھ پکڑنا اپنے محرم (اللہ تعالیٰ) سے بغاوت کرنا اور اسے ناراض کرکے اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کرنا ہے۔
- نفس کی بے جا پیروی انسان کو ذلالت کے اندھیرے گڑھوں میں گرا دیتی ہے۔
- نفسانی خواہشات کو ترقی دینے والا ہر قسم کی ترقی کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھا سکتا۔
- انسانی جسم کے اندر گردش کرنے والے خون کے دو نشتر ہیں۔

(۱)۔ مفلس کو دولت کثیر کی خواہش۔

(۲)۔ باوصف کمزوری کے دوسروں پر برہمی۔

- بدخلق وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکے۔
- عافیت دین یہ ہے کہ نفس سے احتیاط اور سینہ کو کینہ سے پاک رکھا

Marfat.com

جائے۔

- عافیت تن قلت طعام ہے۔
- اس راستی سے جس سے کسی کو فائدہ نہ ملے اور لوگوں کا دل دکھے وہ لایعنی ہے اور اس سے پرہیز ضروری ہے۔
- جس نے قہر و غضب کو اپنایا اس نے محبت کو گنوایا۔
- حسن اخلاق وہ شے ہے جو بڑے سے بڑے دشمن کو بھی موم کر سکتا ہے اور بے ڈھنگی کمان کو سیدھا کر سکتا ہے۔
- نعمت حق کی تلافی تین باتوں میں مضمر ہے۔

(۱)۔ شکر کثیر۔

(۲)۔ توبہ از گناہ۔

(۳)۔ عبادت بے ریا۔

☆ ☆

حضرت جنت بی بی رحمۃ اللہ علیہا

- بچیوں کی زندگی سنوارنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں آداب و تلاوت قرآن پاک سے آگاہی دی جائے اور نماز سکھلائی جائے۔
- درود شریف ایک ایسی نعمت ہے جس سے دل کو سرور و سکون ملتا ہے اور آقائے دوجہان کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔
- مذہب کی راہ تقلید ہی راہ راست ہے۔
- جس عورت نے اپنی بچیوں کے اخلاق و عادات سنوارنے میں اپنی پوری قوت صرف کی وہ جنت الفردوس کے اعلیٰ مقامات کی حقدار بن

Marfat.com

گئی۔

- اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو راضی کرنا چاہتے ہو تو اپنی بچیوں کو حسن زیور تعلیم دینی سے آراستہ و پیراستہ کرو۔
- نکاح ایک ایسی شے ہے جو عورت کو راہ حق پر گامزن کر کے بارگاہ ایزدی میں مقبول بنا دیتا ہے اور انعامات الٰہیہ پانے کا حقدار بناتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کسی عورت یا مرد کے کسی بھی عمل کو ضائع نہیں کرتا۔
- سچا مسلمان وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کی محبت اپنی جان سے بھی زیادہ جاگزیں ہو۔
- صالح حلال لقمہ غذا اور خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی اولاد صالح پانے کا واحد ذریعہ ہے ایسی اولاد بلند مرتبہ ولایت کا عرفان پاکر والدین کی بخشش کا باعث بنتی ہے۔
- ابتلاء اور مصیبت میں صبر و استقامت سے کام لینا ہی اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کا بہترین ذریعہ اور انعامات عرفان الٰہی پانا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ حسام الدین ترمذی رحمۃ اللہ علیہ)

- حقیقی ضروریات زندگی جتنی کم رکھو گے اتنا ہی سکون و چین پاؤ گے۔
- الٰہی صفات سے ہمکنار ہونا چاہتے ہو تو اپنی لوازمات زندگی کو محدود تر کر دو۔
- جس نے امید کا دامن چھوڑا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑا۔
- دل کو ایسا آئینہ بناؤ جس میں حق تعالیٰ کا عکس واضح نظر آئے اور اس آئینے کو صیقل کرنے کا طریقہ خلوص دل سے عبادت کرنا ہے۔
- بچے کو نیکی کی راہ دکھلانا چاہتی ہو تو خود نیک بنو اور عمل صالح کرو۔
- سچائی ایک ایسا زیور ہے جس کے سامنے دنیا بھر کے زیورات اپنی چمک و دمک کھو بیٹھتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل نے انسان کو منہ پر دو ہونٹ اور دانتوں کی دو فصیلیں اس لئے عطا کی ہیں کہ وہ بے ہودہ گفتگو سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔
- بدزبان عورت جہنم کا الاؤ ہے جو اپنے ساتھ دوسروں کو بھی جہنم کا شکار بنا دیتی ہے۔
- جس نے اپنی زبان بدگوئی اور بے ہودگی سے پاک رکھی اس نے جنت خریدی۔
- عورت کی پاک بازی کا سب سے بڑا راز شرم گاہ کی حفاظت کرنا ہے۔

Marfat.com

- جھوٹی قسم باعث بربادی جسم و جاں۔
- جہالت ایک زہریلا مرض ہے جس کے زہر سے آنے والی نسلیں برباد ہوتی ہیں۔
- جس کو اپنے گناہ پر شرم نہیں وہ لاعلاج مریض ہے اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔
- دنیا کا سب سے بڑا گناہ ماں کو ستانا اور دکھ پہنچانا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت غلام فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

(اُم امام بری رحمۃ اللہ علیہ)

- طمع تنگ دستی اور قناعت مالداری ہے۔
- عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ نگہداشت اولاد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے مطابق کرے اور بدلے میں جنت کی حقدار بن جائے۔
- اولاد کو عمدہ تعلیم سے آراستہ کرو تاکہ وہ دنیا میں اپنا مقام پیدا کر سکے۔
- پرہیز گاری اور حیا ہی عورت کا حسن زیور ہے۔
- جو ایمان سے خالی ہے اس پر نعمت کارگر نہیں ہوتی۔
- جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو اپنا رزاق جانا وہ دنیاوی رزاقوں سے مبرّا ہو گیا۔
- خوف الٰہی ہی علم عرفان کی پہلی سیڑھی ہے اور جہالت کی آخری

Marfat.com

سیڑھی۔

- عورت کی سیرت کا اندازہ اس کے حسن معاملات سے لگایا جا سکتا ہے۔
- جس نے اپنے شوہر کو دین پر استقامت پانے میں مدد کی گویا اس نے جنت میں اپنا مقام بنایا۔
- ماں خدا کا انمول تحفہ ہوتی ہے جس نے ماں کی تعظیم کو مقدم جانا اس نے خدا کی راہ میں اپنا مقام بنایا۔
- اپنے اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا چاہتے ہو تو والدین کی اطاعت اپنا شیوہ بناؤ۔

☆ ☆

حضرت ستر معالی رحمۃ اللہ علیہا

(ہمشیرہ محمود غزنوی المعروف سید گل رحمۃ اللہ علیہ)

- لقمہ حرام عبادت حرام بود ہے۔
- جس نے غریب کو کچھ دینے کے بعد احسان جتلایا اس نے اپنی سخاوت کا صلہ گنوایا۔
- جس نے اپنی اولاد کے اخلاق سنوارنے پر توجہ نہیں دی اس نے توہین رسول اللہ ﷺ کی۔
- اولاد کو حق راہ دکھلانا ماں کا اولین فریضہ ہے جس نے اس سے روگردانی کی اس نے اپنی ممتا پر ظلم کیا۔
- ایمان کا افضل پیمانہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ عزوجل کو ہمہ وقت اپنے

Marfat.com

ساتھ جانے۔

- یقین کامل کا مالک وہ بندہ ہے جس کے پاس ایمان کامل ہے۔
- اولاد کو مثالی انسان بنانا چاہتی ہو تو اس کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دو۔
- بچیوں کو حسن خلق سے نوازنا رحمت خداوند تعالیٰ کے در اپنے اوپر کھلوانا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت حاجرہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا

- اگر عورت نیک و پارسا بنے تو اس کی گودہی سے اللہ تعالیٰ کا ولی جنم لے گا اور دنیا کو اپنی ولائت کی روشنی سے نوازے گا۔
- جس نے کسی لالچ میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت کی گویا اس نے جہنم کو خریدا۔
- جس عورت نے اللہ تعالیٰ کی نعمت اولاد کی پرورش میں تعلیمات اسلامی سے اغماض برتا گویا اس نے اپنی نسل کو جہنم میں جھونکا اور عتاب الٰہی کو دعوت دی۔
- جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کے متعلق غلط گمان رکھا وہ خسارے میں رہا۔
- مصیبت اور پریشانی کا مقابلہ صبر و شکر سے کرو تا کہ انعامات الٰہیہ کے حقدار بن جاؤ۔
- دوسروں کے عیبوں کی طرف نگاہ نہ رکھو بلکہ اپنے عیبوں پر نگاہ رکھو

Marfat.com

تاکہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے بندے بن جاؤ۔

- اگر دائمی دوستی کی خواہاں ہو تو اپنے من کو اللہ تعالیٰ سے لگاؤ تاکہ قربِ الٰہی کے دائمی دوست بن جاؤ۔
- محبت ایک ایسا بیج ہے جس کو اگر من کی کھیتی میں بویا جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ پروان چڑھ کر دیدِ الٰہی کا تناور درخت بن جاتا ہے۔
- ایمان کی سلامتی چاہتی ہو تو سادگی کو اپنا شعار بناؤ اور دنیا کے لہو و لعب سے کنارہ کش ہو جاؤ۔
- اگر دائمی دیدِ الٰہی چاہتی ہو تو من سے تفکر کرنا سیکھو۔
- جو کام اخلاص کی نیت سے نہ کیا جائے اس کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

☆ ☆

حضرت سیدہ بی بی خیل رحمۃ اللہ علیہا

- گناہوں کی دلدل سے بچنا چاہتے ہو تو راہِ مستقیم اختیار کرو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کو ظاہری نمود و نمائش کی ضرورت نہ ہے بلکہ دل کی زیب و زینت سے ہے اور اسی سے وہ اپنی دید سے نوازتا ہے۔
- علم قرآن و حدیث سے ہی راہ صراط مستقیم ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل ہی رزاق مطلق ہے اس لئے اس کے سوا کسی اور سے رزق کی خواہش رکھنا زندیقیت ہے۔
- جس نے اپنے اخلاق کو سنوارا گویا اس نے علم العرفان سیکھا اور

Marfat.com

راحت پائی۔

- اگر مشکلات پر قابو پانا چاہتے ہو تو صابر الٰہی بن جاؤ مشکلات کی زنجیریں خود بخود کٹ جائیں گی۔
- اگر بچوں کی زندگی صحیح خطوط پر سنوارنے کی خواہاں ہو تو انہیں ماسوائے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے بے معنی ڈر سے بچنا سکھاؤ۔
- جس نے نرمی خوش گفتاری کو اپنا وطیرہ بنایا اس نے ہر ایک سے سکھ و راحت پایا۔
- عورت کی ولائت یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی پرورش حکم خداوندی کے مطابق اسلامی اصول و تعلم سے کر کے انہیں خدا کا حقیقی بندہ بنائے۔
- ہر کام بتوکل اللہ تعالیٰ شروع کرو اللہ تعالیٰ اس کام کی تکمیل بلا کسی تکلیف و پریشانی کے کروا دیتا ہے۔
- اگر اخلاص عمل سے کام لو گے تو ہر دُعا قبول ہوگی۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی عصمۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہا

- اگر رضائے الٰہی چاہتے ہو تو اپنے گناہوں پر نادم ہو اور کسی کی دل آزاری نہ کرو۔
- مہمان اللہ کا فرستادہ ہوتا ہے اس کی عزت کرنا گویا اللہ تعالیٰ عزوجل کی عزت بڑھانا ہے۔
- اگر گھر میں رزق کی فراوانی کے خواہاں ہو تو اللہ تعالیٰ عزوجل کو مہمان بنانے کا وصف ڈھنگ سیکھو۔

Marfat.com

- اگر دید الٰہی کے خواہاں ہو تو بھوک کو صبر و تحمل سے برداشت کرو۔
- دل کی امارت کا اظہار غریب کے بلا کسی طمع کے آنسو پونچھنے سے ہے اگر اس میں اخلاص نہیں تو یہ فقیر الدنیا ہے۔
- اگر قرب الٰہی کے طالب ہو تو تفکر قرآن سیکھو۔
- تزکیہ نفس چاہتے ہو تو روزہ اور نماز کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناؤ۔
- جب تک حق الیقین پیدا نہ ہو تو دنیا کا کوئی کام بھی آسان نہیں ہوتا۔
- اگر فقیری کے طالب ہو تو اپنے اندر استغناء و صبر کا مادہ پیدا کرو۔
- جس نے اپنی خودی بیچی اس نے گویا اپنا ایمان بیچا۔
- اگر زندگی آسان بنانا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا و حکمت پر شاکر رہنا سیکھو۔
- جس نے دنیا کی محبت سے منہ موڑا دوزخ نے اس سے منہ موڑا اور وہ جنت کا حقدار بن گیا۔
- حضور قلب چاہتے ہو تو زندگی کے ہر لمحے میں اس بات کو پیش نظر رکھو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔
- ہوا میں اڑنا کوئی کمال نہیں کمال تو یہ ہے کہ معرفت حق کی فضاؤں میں اونچی پرواز کی جائے۔
- جس نے اپنے ضمیر کی طرف دھیان دیا گویا اس نے نور باطن پایا اور دین و دنیا کی سعادتوں سے ہمکنار ہوا۔
- اگر قربت رحمان کے خواہاں ہو تو خدمت خلق کو اپنا شعار بناؤ۔
- دنیا میں خوش و خرم وہ انسان ہے جس نے ہر حال میں اللہ تعالیٰ عزوجل پر شاکر رہنا اپنا معمول بنایا۔
- جس نے سائل کو خالی ہاتھ لوٹایا گویا اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو

Marfat.com

اپنے در سے خالی لوٹایا۔

☆ ☆

حضرت بی بی اُمتہ رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ)

- جس نے اپنے شوہر کو خوش رکھا گویا اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو خوش رکھا۔
- اگر دل محبت' خلوص اور سرور چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ عزوجل کو اپنے من میں بساؤ۔
- عورت وہی ولی ہے جو بری عادت سے کنارہ کش رہے اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں دل کو مشغول رکھے۔
- ولائت یہ ہے کہ بندہ خود سویا ہو اور اس کا قلب ذکر الٰہی سے بیدار ہو۔
- مومن کی فراست چاہتے ہو تو اپنے دل کو نور الٰہی سے منور کرو۔
- ولیہ وہی ہے جس نے حیا کو اپنا حسن زیور بنایا۔

☆ ☆

Marfat.com

حضرت بی بی حافظہ جمال رحمۃ اللہ علیہا

(بنتِ خواجہ معین الہند رحمۃ اللہ علیہ)

- بلا توبہ معرفت الٰہی پانے کا دعویدار جھوٹا ہے اور اس کا دعویٰ محض کذب۔
- عبادت کا صحیح لطف و مشاہدہ حق چاہتے ہو تو رات کو تنہائی میں عبادت الٰہی کرو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت سے مایوسی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے مترادف ہے اس سے بچو۔
- اللہ تعالیٰ عزوجل کو پانا چاہتے ہو تو اسے اس کے فرمان کے مطابق رگِ جان کے قریب ڈھونڈو وہ بسیار کوشش سے مل جائے گا۔
- جب ابتدا و انتہا کا مالک اللہ تعالیٰ عزوجل ہی ہے تو پھر اس سے بھاگنے کا کیا حاصل کیوں نہ اس کے اس سمندر میں اپنے آپ کو سمو کر اس کی رضا حاصل کر لی جائے۔
- اخلاص یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اپنے ذمہ کاموں کو فرمان الٰہی کے تحت صحیح انجام دینے میں کوشاں رہے۔
- دستار فضیلت کے خواہاں ہو تو حیوانیت چھوڑ کر انسانیت کو اپنا مطمعِ نفس بناؤ۔
- کسی عورت کے اچھے یا برے ہونے کا اندازہ اس کی اولاد کی تربیت سے لگاؤ۔
- چونکہ ماں کی محبت اللہ تعالیٰ عزوجل کی محبت کا پرتو ہے اگر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی محبت پانے کے خواہاں ہو تو ماں کی خدمت کرنا اپنا شعار بناؤ۔

- جو جذبہ رحم سے خالی ہے وہ قربت الٰہی کا حقدار نہیں۔
- جو ماسواء اللہ تعالیٰ ہر شے سے بے نیاز ہوگیا وہی قربت الٰہی سے معمور ہوگیا۔
- اگر رضائے الٰہی کے خواہاں ہو تو اس کے نیک بندوں سے الفت و محبت سیکھو۔
- بے جا حاجات کی طلب کرنا اس کی حقیقی نعمتوں کو ٹھکرانا ہے۔
- اپنی خواہشات کی نظر سے دیکھنا ہر شے کو حقیر اور ذلیل جاننا ہے اور خالق حقیقی کی رضا کی ناشکری کرنا ہے۔
- جو مرید جنت کا خواہاں ہے وہ اپنے مرشد کو معلم جان کر اس کی تعلیم کی روشنی میں اپنے آپ کو سنوارے اور باعمل بنے۔
- عورت کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ عزوجل کے عطیہِ تخلیق کو پروان چڑھانا ہے جس نے اس فریضہ میں کوتاہی برتی گویا اس نے خالق کی نافرمانی کی۔
- گلاب کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں اگر دید الٰہی کے طالب ہو تو مشکلات کے کانٹوں کو صبر و تحمل سے چنو۔
- جب تک راہ خدمت خلق نہ اپناؤ گے انسانیت کی معراج تک نہ پہنچ پاؤ گے۔
- بے جا امیدیں انسان کو ذلت کے گڑھوں میں گرا دیتی ہیں اور حاصل نتیجہ کچھ بھی نہیں ملتا۔
- سب سے زیادہ بہادر وہ ہے جس نے اپنے نفس پر قابو پایا اور شیطانی خیالات سے چھٹکارا حاصل کیا۔
- عقل مند وہ ہے جب بھی بولے پہلے اپنی بات کو تولے۔

Marfat.com

- کامل عورت وہ ہے جس نے اپنی عزت نفس اور حیاء کو آلائش دنیا سے بچائے رکھا۔
- توبہ باالزمان ہر ایک کرتا ہے حقیقی توبہ یہ ہے کہ وہ بالنفس اور بالتصدیق القلب ہو۔
- جہالت یہ ہے کہ اپنی خامیوں کی علیٰ الاعلان نمائش کی جائے۔

.....☆.....☆.....

حضرت بی بی اُم فردہ رحمۃ اللہ علیہا

(اُم امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ)

- ایمان سے مراد تصدق بالقلب ہے یعنی اللہ تعالیٰ عزوجل کی وحدانیت کا پختہ اقرار کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔
- نماز کے لئے طہارت ظاہری لازم ہے اور معرفت کے لئے طہارت باطن (دل کی پاکیزگی و صفائی نہایت ضروری ہے)
- اصل توبہ گناہ سے اس وقت پرہیز کرنا ہے جب ارادہ گناہ اور اسباب گناہ قوی موجود ہوں۔
- شیطان کو قید میں ڈالنے کے لئے بھوکا رہنا ازحد ضروری ہے اور سیدھی راہ حاصل کرنے کا ذریعہ۔
- ہر کام کی زیب و زینت ادب سے ہے اور ادب راہ الٰہی کا پہلا زینہ ہے۔
- حریصوں کی رفتار اور آہستہ خرامی میں سعی نہ کرنا ہی تکبر سے بچنا ہے۔

Marfat.com

- شہوت کی آگ کو بھوک کے پانی سے بجھاؤ اور دل خواہشات نفسانی کی جائے پناہ نہ بناؤ۔
- دل کے لئے راحت و سکون کا منبع تلاوت قرآن پاک ہے۔
- جس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی گویا اس نے نعمت ہائے الٰہی کا شکرانہ بھی ادا نہیں کیا۔
- بربادی کا ایک راہ حسد' کینہ اور بغض ہے اس سے بچو۔
- گھر کی زکوٰۃ مہمان نوازی ہے جبکہ انسان کی زکوٰۃ اپنے تمام اعضاء کو مشغول عبادت الٰہی کرنا ہے۔
- دستر خوان پر چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیکھنا میزبان کی دل آزاری کرنا اور اپنے تکبر کا اظہار کرنا ہے۔
- برا فعل یہ ہے کہ بے امر الٰہی بولے' امر حق کے سوا کچھ کہے' جھوٹ بولے اور دوسروں کو اپنے افعال سے نقصان پہنچائے۔
- جہالت پر راضی رہنا عقل سے محروم رہنا ہے اور موجب غضب الٰہی ہے۔
- سوال اس کے آگے کرو جو رزق حلال کا عادی ہو اور اجتناب حرام کرتا ہو۔
- بیوی کے تمام حقوق رزق حلال سے پورے کرنے والا جنتی ہے۔
- مرتبہ صدق و رضا پانے کے لئے ضروری ہے کہ دل حق کا مکمل پرستار اور مطیع بن جائے۔
- ہمیشہ کی ہلاکت سے محفوظ رہنے کا بہترین ذریعہ کل کی فکر چھوڑنا ہے اور ہر حال پر قانع رہنا ہے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حضرت بی بی عفیفہ رحمۃ اللہ علیہا

- ہر کام کی ابتداء کرنے سے پہلے مشورہ الٰہی حاصل کرو اس کے لئے استخارہ ایک بہترین ذریعہ ہے۔
- علم باضرورت اعلیٰ چیز ہے اور بے ضرورت بری شے اس لئے علم نافع حاصل کرنے کی ہمیشہ جستجو کرتے رہو۔
- علم بغیر عمل مانند گدھا وزن اٹھانا اور مصیبت میں مبتلا ہونا ہے۔
- دُعا کی قبولیت چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور انتہائی عجز کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے التجا و فریاد کرو۔
- حقیقی مرد مومن وہ ہے جسے دُنیا ذلیل تصور کرے جبکہ وہ اپنے رب کا بندہ بے نفس ہو۔
- مرشد وہی ہے جو مرید کے قلب کا علاج مانند طبیب کامل کرے اور اسے ان بیماریوں سے نجات دلائے۔
- متکبر وہ ہے جو مخلوق سے وجاہت و مدحت سرائی چاہے۔
- جو رضائے الٰہی کے برخلاف اپنے وجود کو خواہشات نفسانی سے آراستہ کرتا ہے وہ بندہ خدا نہیں بندہ شیطان ہے۔
- جو شخص بے جا تعریف اور عزت و احترام کا خواہاں ہو تو ایسے شخص پر لعنت خداوندی نازل ہوتی ہے اور اس کا قلب سیاہ (مردہ) ہو جاتا ہے۔
- وہ مومن نہیں ہو سکتا جس کا غیض و غضب کی حالت میں اپنے نفس پر قابو نہ ہو۔

Marfat.com

- عرفان الٰہی یہ ہے کہ بندہ کی نظر ہمہ وقت اس کے نفس کے عیبوں پر رہے۔
- جس نے اپنے حسن عمل پر ناز کیا اس نے اپنی ہلاکت کا سامان کیا۔
- جس نے اپنے آپ کو نہیں پہچانا وہ عرفان ذات کو کیسے پہچان سکتا ہے۔
- وہ شخص بے دین ہے جو بلا تحقیق توحید پر کلام کرے اور اس کا کلام نرا جھوٹ ہو۔
- جب بندہ اپنے برے حال اور برے افعال پر نادم ہو کر غور و فکر کی راہ اپناتا ہے اسے حقیقی توبہ کے اسباب باری تعالیٰ مہیا کر دیتا ہے۔
- محبت الٰہی پانا چاہتے ہو تو اپنے قلب کو معصیت کے خیال سے پاک رکھو اور اسے طلبِ حق سے سنوارو۔

☆ ☆

حضرت بی بی مستودہ رحمۃ اللہ علیہا

- دنیا کی کوئی نعمت دین سے افضل و ارفع نہیں ہے۔
- کامل عقل یہ ہے کہ ماسوائے رزاق حقیقی کے کسی دوسرے پر توکل نہ کرے اور ہر حال میں صابر و قانع بنائے۔
- جس نے جسمانی خواہشات کو پروان چڑھایا گویا اس نے عذاب الٰہی کو دعوت دی۔
- مصائب کا دروازہ کھلوانا چاہتے ہو تو خواہشات نفس کا دروازہ کھول

Marfat.com

لو۔

- جو حرص و ہوس میں مبتلا ہے وہ بندہ الٰہی نہیں بن سکتا۔
- خود کو دوسروں کا دست نگر نہ بنا بلکہ خود دوسروں کا کفیل بن۔
- متوکل ہونا یہ نہیں کہ مخلوق خدا پر بھروسہ رکھو اور ان سے فتوحات کی توقع رکھے۔
- بندہ وہی ہے جو اپنے اوپر احسان کرنے والے کا احسان پہچانے اور خود کسی پر احسان نہ دھرے۔
- دانا نما نادان سے پرہیز کرنا ہی عقل و دانش ہے۔
- مال و دولت کی خواہش میں مبتلا ہونا اپنے آپ کو اندھے کنویں میں دھکیلنا ہے اور فلاح و بہبود سے ہاتھ دھونا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بلندی چاہتے ہو تو اپنے ظاہر و باطن دونوں کو سربسجود الٰہی بناؤ۔
- صالح عورت وہ ہے جو اپنی زبان کو لغو باتوں اور کانوں کو بے حیائی کی باتوں سے بالکل بند رکھے۔
- نیکی کے لئے معمولی بہانہ ہی کافی ہوتا ہے بصورت دیگر نیکی کرنا ازحد مشکل ہو جاتا ہے۔
- جس نے اپنے گناہ پر شیخی بگھاری اس نے اپنے آپ کو ننگا کیا اور ذلت اٹھائی۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت حافظہ جمال بی بی رحمۃ اللہ علیہا

(اُمِ شمس بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ)

- ایسی بات مُنہ سے مت نکالو جو غلط ہو اور جس پر تم خود عمل پیرا نہ ہو سکو۔
- دنیا پرستی بلائے ناگہانی اور باعث تکلیف و ابتلاء ہے۔
- جب تک مکمل توبہ نہ کرو گے بارگاہ الٰہی میں رسائی نہ پاؤ گے۔
- صبر نام ہے تکالیف کا خوش دلی اور خندہ روئی سے مقابلہ کرنا اور رضا الٰہی پر شاکر رہنا۔
- اللہ تعالیٰ کی راہ پانے کا آسان طریقہ وہ روزہ ہے جو تنگ دلی سے پاک ہو۔
- اگر اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

حضرت بی بی رشیدہ بانو رحمۃ اللہ علیہا

- اگر اولاد کو نیک اور صالح بنانا چاہتے ہو تو اس کی پرورش لقمہ حلال سے کرو۔
- نیکی یہ ہے کہ راہ میں پڑی تکلیف دہ شے کو ایک طرف ہٹا دیا جائے تاکہ دوسرے اس کی تکلیف سے محفوظ رہ سکیں۔
- دل میں کچھ اور زبان پر کچھ منافقت اسی کا نام ہے۔
- برے القابات سے دوسروں کو مخاطب نہ کرو اس سے روح ناپاک اور قرب الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔
- اپنے والدین سے جیسا سلوک کرو گے بڑھاپے میں ویسا ہی پھل پاؤ گے۔
- خدمت خلق حب الٰہی پانے کا سب سے زیادہ نفیس طریقہ ہے۔
- من کی صفائی بندہ کی پیشانی سے ہویدا ہوتی ہے۔
- جس نے اپنی نیکی کا ڈھنڈورا پیٹا گویا اس نے بدی کا محل خریدا۔
- اللہ تعالیٰ بلا احتیاج اور بندہ محتاج ہے۔
- اگر زندگی میں رہنمائی کے خواہاں ہو تو قرآن پاک کی تعلیمات کو اپنی حرز جان بناؤ۔
- سائل ایک نعمت عظمیٰ ہے اس لئے اسے مت جھاڑو یہی سب سے بڑی عظمت ہے۔
- پیروی سنن رسول اللہ ﷺ ہی زندگی کا محاصل ہے۔
- غصے سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور نفرت جسم کو بے رونقی بخشتی ہے اور

Marfat.com

دوری پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔

- غیب کا راز اسی وقت پا سکتے ہو جب اپنے آپ کی نفی کرو گے۔
- تربیت اولاد وہی اچھی جس سے بارگاہ ایزدی اور بارگاہ رسالت میں سرخروئی ملے۔
- متوکل بنو خوشی اور پریشانی دونوں مواقع پر دل و زبان سے کلمہ شکر ہی ادا ہو۔
- نور فراست چاہتے ہو تو اپنے من کو غلاظتوں سے پاک کرو۔

.....☆.....☆.....

حضرت نوربی بی رحمۃ اللہ علیہا

- مرشد وہی ہے جو سیدھی راہ دکھلاوے اور اس پر چلنے کی ترکیب بتلا دے۔
- کم گوئی اپنانے سے عورت کی حیا کا پردہ قائم رہتا ہے۔
- جس نے اپنے استاذ مرشد کا حق فراموش کیا اس نے اپنے آپ کو گنوایا۔
- منافقت یہ ہے کہ دل ریا سے بھرپور اور اخلاص الٰہی سے خالی ہو۔
- ایمان و ایقان کی مضبوطی اور پائیداری چاہتے ہو تو سیرت النبی ﷺ پر بلا جھجک عمل کرو۔
- توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا رہتا ہے جب تک بندہ خود اس کا دروازہ بند نہ کرے۔
- ناامیدی گناہ کبیرہ اور ہلاکت ضمیمہ ہے۔

Marfat.com

- جس نے اپنی بیوی سے نرم خوئی اختیار کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا پائی۔
- بیوی وہی اچھی جو مشکل وقت میں اپنے خاوند کا ثابت قدمی اور صبر سے ساتھ نبھائے۔
- دُعا کی قبولیت چاہتے ہو تو اپنے من کو مانند خشک چوب جلاؤ اور اندر سے اس طرح پکار پیدا کرو جس طرح بچہ مصیبت کے وقت ماں کو پکارتا ہے۔
- دوست کہنا آسان اور ساتھ نبھانا مشکل اور دوستی کے دعویٰ پر پورا اترنا مشکل ترین بات ہے۔
- ذرا برابر شک منزل یقین کو کھوٹا اور خراب کر دیتا ہے۔
- شک کا ایک ذرہ آئینہ یقین کو پاش پاش کر کے انسان کو ذلتوں کے اندھیروں میں گم کر دیتا ہے۔

.....☆.....☆.....

حضرت سلطان بی بی رحمۃ اللہ علیہا

- تلاش کرنے سے سوئی بھی مل جاتی ہے۔
- منزل یقین کے بغیر معرفت کا حصول ناممکن ہے۔
- دل آزاری، فعل شیطانی، گناہ کبیرہ اور زنجیر ذلت ہے۔
- قانع وہی ہے جس کی زبان پر ہر وقت کلمہ شکر جاری رہے۔
- اللہ تعالیٰ کو اپنے قلب میں بسانا چاہتے ہو تو قلب کو نور الٰہی کا عکاس بناؤ۔

Marfat.com

- مومنہ بننا چاہتی ہو تو ظاہری آنکھ کو آلائشوں سے پاک اور دل کی آنکھ کو نور الٰہی سے منور کرنا سیکھو۔
- جس دل میں محبت کا دریا موجزن ہو وہاں کی کثافت نفس کا کیا کام؟
- بیماری درحقیقت کثافت نفس کا دوسرا نام ہے۔
- بیماری میں شکر گزاری کرنا صحت کا صدقہ ہے۔
- اپنے نفس کے محاسب بنو تمہارے اعمال درست ہو جائیں گے
- عورت ایثار کا پتلا ہے نہ کہ بے وفائی کا مجسمہ۔
- جس نے اولاد اور مال الٰہی کی قدر کی اس نے فلاح پائی۔
- راہ الٰہی پر ثابت قدمی چاہتی ہو تو کثرت سے درود پاک پڑھو اور نماز میں سستی سے بچو۔
- سدا سکھی رہنا چاہتی ہو تو بہو کو بیٹی جانو اور ناانصافی سے بچو۔
- بچوں کی تربیت میں جوش' ہوش' فراموش کا یکساں تناسب قائم رکھو تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہترین سانچے میں ڈھال سکیں۔
- شدید آفتوں سے نجات چاہتی ہو تو زندہ کو محبوب رکھو اور صدقہ وقتاً فوقتاً دیتے رہو۔
- آخرت میں اپنے اعمال کا اجر چاہتے ہو تو اس کی جانب سے نازل ہوئی آفات و بلیات پر صبر سے کام لو۔
- نفس کے آئینی جال کو توڑ دو آزادی جیسی نعمت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

Marfat.com

کتابیات

1۔ اقتباس الانوار
2۔ مراۃ الاسرار
3۔ سیارہ ڈائجسٹ اولیائے نمبر اول تا چہارم
4۔ اللہ کے ولی
5۔ رسول اللہ کے سفیر
6۔ ولی الٰہی
7۔ اللہ تعالیٰ کے دوست
8۔ مراۃ العاشقین
9۔ اخبار الاخیار
10۔ خزینۃ الاصفیاء
11۔ حکایات و اقوال گنج بخش"
12۔ اقوال و ارشادات حضرت غوث الاعظم"
13۔ انوار صوفیاء
14۔ ولی اللہ
15۔ فوائد الفوائد
16۔ حقیقت گلزار صابری
17۔ زندہ اقوال
18۔ اقوال زریں

Marfat.com

19۔ تاریخ الاولیاء
20۔ حضرت لعل شہباز قلندرؒ
21۔ سیر العارفین
22۔ انوار صوفیاء
23۔ تذکرہ اولیاء
24۔ تذکرہ صوفیائے نقشبند
25۔ مشائخ نقشبند
26۔ تذکرہ نوشہ گنج بخشؒ
27۔ سیر العارفین
28۔ ایک سو ایک خواتین اولیاء
29۔ پاک و ہند کی معروف اولیاء خواتین
30۔ تذکرہ خواجہ معین الہند
31۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری
32۔ تذکرہ نظام الدین اولیاء
33۔ تذکرہ صابری
34۔ تذکرہ جلیل
35۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ
36۔ ذکر حضرت شاہ دولہ شاہ دریائی
37۔ مشعل الاولیاء
38۔ تذکرہ صوفیائے سندھ
39۔ تذکرہ صوفیائے سرحد
40۔ تذکرہ صوفیائے بلوچستان
41۔ جواہر فریدی

Marfat.com

42۔ خواجہ غلام فریدؒ
43۔ ہشت بہشت
44۔ اقوال گنج بخشؒ
45۔ اقوال احمد رضا خان بریلوی
46۔ کشف المحجوب
47۔ ضیائے حرم مختلف نمبرز (اولیاء اللہ کے بارے میں)
48۔ حیات امیر خسرو
49۔ دہلی کے بائیس خواجگان
50۔ تذکرہ شاہ رکن عالم
51۔ سیر الاولیاء
52۔ لاہور کے اولیاء
53۔ لاہور میں اسلام کے سفیر
54۔ تحقیقات چشتی
55۔ شرح کلام حضرت بابا بلھے شاہؒ
56۔ شرح کلام میاں محمد بخشؒ
57۔ شاہ حسین لاہوری
58۔ دلیل العارفین
59۔ اولیائے بنگال

اس کے علاوہ بے شمار کتب اردو، فارسی، رسائل، اخبارات، کتابچے جن کے نام یہاں جگہ کی تنگی کی وجہ سے نہیں دیے جا رہے شامل ہیں۔

نوٹ: میں ان تمام کتب کے مصنفین، ناشرین، مدیران اخبار و رسائل اور ان کے اندر پیش کرنے والے مؤلفین کا تہہ دل سے شکر ادا کرتا ہوں۔

Marfat.com

Marfat.com

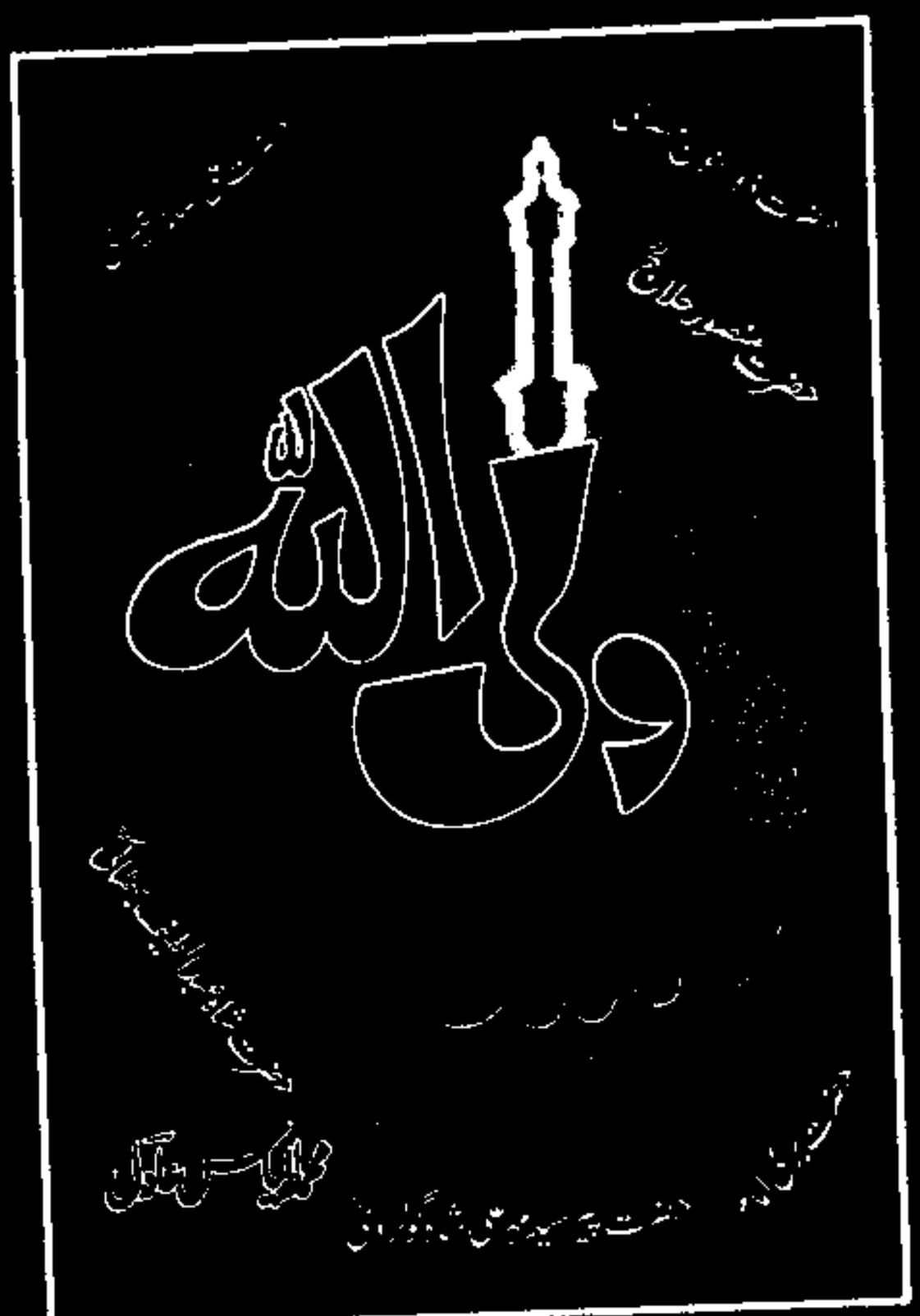

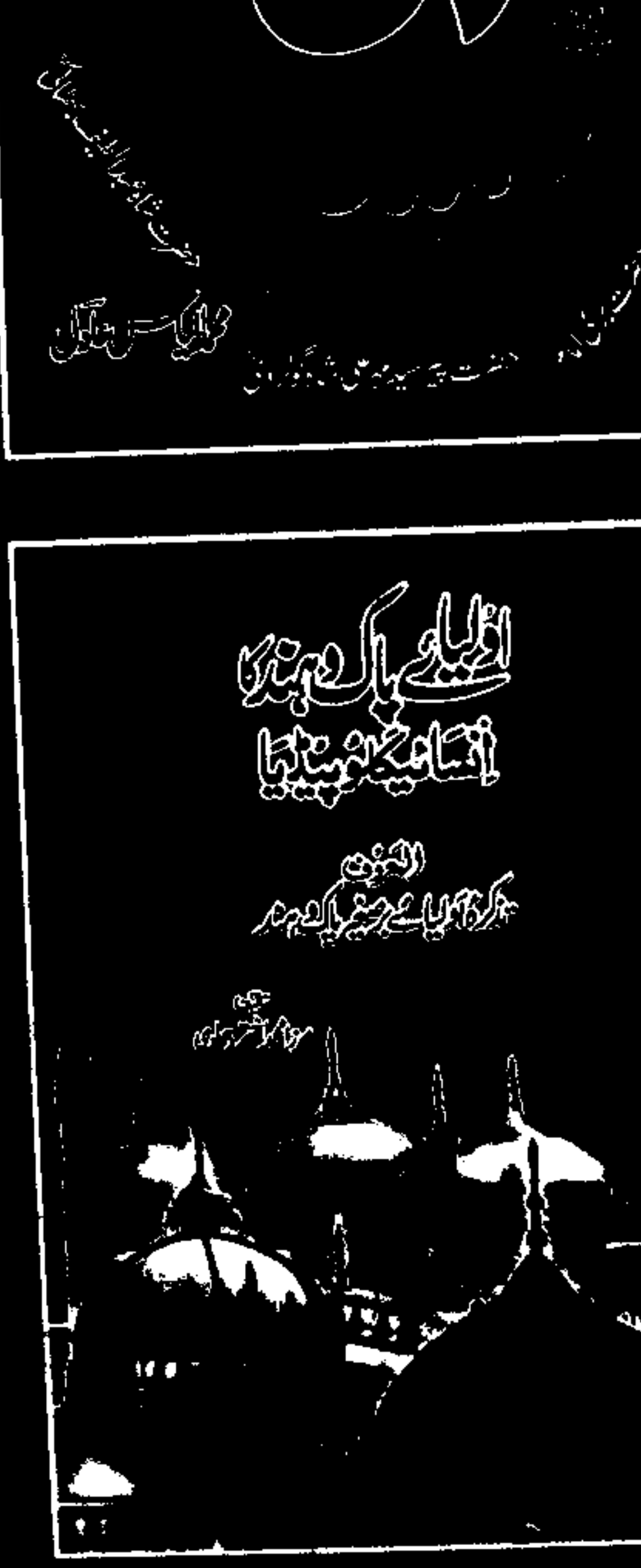

مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com